مثنوی مولانا روم

دو سلسلہ سہ حرفین -

تذکیر مشائخ مشہیر

خوش نوش لبؔ

خوش نصیب لڑکی

مس روز فاسٹر کے الم ناک مصائب زندگی کے سلسلے مین
مختلف طبائع کے نیک وبد مرقعوں، مساعدت ونامساعدت
روزگار کے عبرت آگین وسبق آموز تصویروں، عالم مسیحی کے
پر از حیرت وافسوس ناک کارناموں کا

دل چسپ مجموعہ

مولفہ
مرزا فدا علی خنجر لکھنوی

مہادیو پرشاد تاجر کتب وپبلشر رکتاب ہند لکھنؤ

تصانیف و تالیفات مرزا فدا علی خنجر

۱	ظالم عشاق	۱۹	انجام عشق
۲	انجمن محبت	۲۰	انگریز ڈاکو
۳	غمگین عاشق	۲۱	گلشن عفت
۴	نرالا عاشق	۲۲	خوفناک سازش
۵	مظلوم لڑکی	۲۳	خوفناک انتقام
۶	جنگ طرابلس	۲۴	خوفناک دوست
۷	محل خانہ شاہی	۲۵	خوفناک قتل
۸	بہشتی دلہی	۲۶	خونی آقا
۹	خریدار حسن	۲۷	بحری لاش
۱۰	بنگالی جاسوس	۲۸	لاڈو بیگم
۱۱	بے زبان دوست	۲۹	باپ غداری
۱۲	نازنین پیرس	۳۰	مناقب
۱۳	سرلا دیوی	۳۱	مناجات
۱۴	اعجاز محبت	۳۲	دوالشعار اردو
۱۵	ظریف اللہ	۳۳	خونی بھائی
۱۶	فطرتی جاسوس	۳۴	خوش نصیب قاتل
۱۷	سراغرساں عاشق	۳۵	امریکن نازنین
۱۸	امریکن جاسوسہ	۳۶	[illegible] چور
		۳۷	[illegible]

خوش نصیب لڑکی

باب ۱

"طوفانی رات"

رعد کی گرج! ہواؤں کے سناٹے! بارش کی کثرت نے کلکتہ والوں کے دلوں کو سہما کر یکسر اضطراب بنا دیا تھا شعلۂ تجلی (بجلی)! سہ شاخہ بن بن کر بادل کی گہرائیوں سے نمودار ہو کر تاریک فضاؤں میں ہیبت ناک نورانیت پھیلا جاتا تھا۔ بازاریں خاموش، آبادی کا شور، سکوت کے عمق میں ڈوبا ہوا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا طوفانی رات نے بارونق شہر کی چہل پہل بند کر دی ہے۔

رفتہ رفتہ طوفان کا زور گھٹنے لگا، ہوائیں سکوت کے سمندر میں غوطہ زن ہو گئیں، ابر پھٹا، اور بیچ بیچ سے نوخیز چاند نے اپنا جلوۂ منور منظر عام میں پیش کرنا شروع کر دیا! ابر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے خفیف ترشح کرتے ہوئے منتشر ہونے لگے، مکانوں، دوکانوں اور برآمدے کے سایہ میں چھپے چھپائے رہ نورد نکل نکل کر اپنا راستا لینے لگے۔ ایک مرتبہ خاموشی کی فضا میں گھیر ہاریوں کی آوازیں گونجنے اور راہ گیر دل کو چونکانے لگیں۔
ٹھیک یہی وقت تھا اور یہی منظر کہ ایک رہ نورد بے ساختگی میں لپٹا [illegible]

ایک طرف بڑھتا نظر آیا۔ طوفان کی تمام شدت اور بے پناہ حملے اس نے ایک سات منزلی
عمارت کے برآمدے میں روکے تھے بارش موقوف ہونے اور طوفان کا زور گھٹنے کا انتظار
کرنے میں، اس نے پورے دو گھنٹے نہایت ہی بے چینی میں کھڑے کھڑے بسر کیے تھے۔ بارش
کی بوچھار نے باوجود برساتی کے بھی اس کے لباس کو نصف سے زیادہ نم کر دیا تھا۔ وہ چاہتا تھا
بہت جلد موجودہ کام ختم کر کے بھیگا لباس تبدیل کرے، اور آتش دان کے سامنے بیٹھکر سردی
سے ٹھٹھرے ہاتھ پاؤں کو گرم کرے۔ اس کے چہرے سے پریشانی اور انداز رفتار سے عجلت
نمایاں تھی۔ ہنوز سو پچاس قدم کی مسافت طے کی تھی کہ سامنے سے آنے والے شخص کی ٹکر کھائی!
اس کے مزاج میں برہمی پیدا ہوئی چہرے کا رنگ جو سردی کی وجہ سے پھیکا پڑ گیا تھا، غصہ سے سرخ
ہوگیا، تیوریاں چڑھ گئیں اس نے ڈپٹ کر کہا:

"آنکھیں بند کر کے راستہ چلتے ہو؟ دکھائی نہیں دیتا؟ شاید تمہیں تہذیب سکھانے
والوں نے تہذیب نہیں سکھائی ہے!"

اف معاف کرنا صرف میں ہی مجرم نہیں تم نے بھی تو وہی غلطی کی جس سے مجھکو متہم کرتے ہو؟

بارش بند ہوجانے سے ضرورت مند گوشۂ عافیت سے نکل پڑے جو سڑکیں تھوڑی دیر پہلے
سنسان وغیر آباد نظر آتی تھیں، بے شمار راہ گیروں سے مملو ہو گئیں۔ سروں پر سیاہ چھتریاں
ہر جانب متحرک نظر آتی تھیں جس جگہ دو راستہ چلنے والوں میں تصادم کی واردات پیش
آئی تھی، وہ جگہ بھی آدمیوں سے کھچا کھچ بھری تھی۔

دونوں ٹکرا جانے والوں میں سے ایک نے "خیر! خیر!" کہہ کر آگے بڑھنا چاہا۔ یکایک آواز
کا خیال آ گیا، آواز سنی ہوئی تھی۔ تھوڑے غور کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا!
وہ دونوں دوست تھے؟ ان میں سے ایک شخص نے جانے والے کو روکتے ہوئے کہا:

"آخاہ! مسٹر ولیم! تم ہو؟"

ولیم: "مڑتے ہوئے" کون؟ مسٹر ساؤ ٹرس!

ساؤ ٹرس: "ہاں میں ہی ہوں"

ولیم: دوست تم نے تو ملنا ہی چھوڑ دیا! رجمنٹ سے کیا علیحدہ ہوئے، احباب سے قطع
تعلقات کر لیا! بہت زمانے کے بعد اتفاقیہ ملاقات ہوگئی! کہو کیسے ہو، کیا کام کرتے ہو، اور
[illegible]؟"

ساؤٹرس "ولیم! تم سے ملاقات ہو جانے نے میرے دل کو خوشی سے بھر دیا، تمھارا خیال بہت صحیح ہی، ہم تم پورے پانچ سال بعد ملاقی ہوے۔ تم کیسے ہو کیا کرتے ہو؟ اپنا حال بیان کرلو تو مجھ سے دریافت کرنا!"

ولیم کا پورا نام ولیم آرتھر ہی، وہ ہندی نژاد عیسوی مذہب کا پیرو ہی، رنگ کھلتا ہوا گندم گوں خوب صورت وجیہہ چہرا، بارونق دلکش آنکھیں، بھرے بھرے بازو، متناسب اعضا، کشیدہ قامت بائیس سال کا نوجوان ہی، اس کا دوست ساؤٹرس تیس چالیس سال کی عمر کا بدرو موٹا تازہ پستہ قد آدمی تھا، مونچھیں، ڈاڑھی صاف کرزن فیشن کا شیفتہ، نہایت چلتا پرزہ خود غرض معلوم ہوتا تھا، اس نے نیلگوں اور گول آنکھوں کو ولیم کے چہرے پر گڑ کر اپنے آخری جملے ادا کیے "

ولیم "پر محبت نظروں سے دیکھتے ہوے " شکر ہی۔ اچھا ہوں، اور اچھی بسر ہوتی ہی، فی الحال مسٹر ایکا۔ آر سنڈ فرڈ کے فرم میں بہ حیثیت منیجر کے کام کرتا ہوں "

ساؤٹرس "کون؟ وہی سنڈ فرڈ جس کا کاروبار امریکہ سے ہی؟"

ولیم "ہاں، ہاں، وہی"

ساؤٹرس "اس کا تو بہت بڑا فرم ہی! تمھاری تو بہت اچھی طرح بسر ہوتی ہوگی؟"

ولیم "بے شک! اس معاملے میں تو میری خوش قسمتی میں کلام نہیں۔ مسٹر سنڈ فرڈ، میرے والد کے دلی دوست ہیں، مجھے مثل اولاد کے سمجھتے ہیں، مالک و نوکر میں کوئی امتیاز نہیں!"

ساؤٹرس۔ تنخواہ بھی معقول ہوگی؟ میرا خیال ہی پانچ سو سے کم وظیفہ نہ ہوگا؟"

ولیم "ہاں! سر دست پانچ ہی سو ہیں، مگر آئندہ امید ہی، فرم میں دو ایک آنے کا حصہ دار بھی بنالیں۔ اب تم کہو تمھارا کیا رنگ ہی؟ میں نے سنا تھا، منیجر سے جھگڑ کر علیحدہ ہو گئے؟ اس کے بعد کیا ہوا؟"

ساؤٹرس "میری نہ پوچھو! ہر اچھے برے عنوان سے کچھ نہ کچھ پیدا کر لیتا ہوں! اور اسی میں موج اڑاتا ہوں! تم تو جانتے ہی ہو، ابتدا سے کسی کا دباؤ سہنے کا عادی نہیں منیجر صاحب خواہ مخواہ بھی دبانا چاہتے تھے۔ میں نے نوکری کو آگ لگادی!"

ولیم "کچھ جمع بھی کیا؟ یا سب اڑا دیا؟"

ساؤٹرس "ہاں دوست اب میں پہلا سا ساؤٹرس نہیں ہوں۔ وقت بے وقت کی ترقی

ولیم: "ٹھیک ہے، والد کے پاس لاکھوں روپیہ تھا۔ کچھ والدہ کی علالت و وفات میں خرچ ہوا، کچھ میری تعلیم و تربیت میں اٹھا۔ والد زمانہ دراز سے مفلوج ہیں۔ جسم کوئی کام نہیں کر سکتے۔ زبان موقوف ہو چکی ہے، بدقت تمام کانپتے ہاتھوں سے کچھ ٹیڑھے بکھرے حروف لکھ کر اپنا مافی الضمیر ادا کرتے ہیں۔ اُن کے الفاظ سمجھ ہی میں نہیں آتے! اس لئے مدت سے پٹنہ میں رہتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے بقیہ جائداد میں ہاتھ نہ لگائیں۔ میں بھی جوان ہو چکا ہوں، بڈھے باپ کی کمائی کھاتے شرم آتی ہے۔ اس لئے ملازمت اختیار کی ہے۔ اگر خدا نے میری مدد کی تو آئندہ کچھ روزگار کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔"

ساؤدرس: (ہنس کر) "ماشاءاللہ حسین و جمیل نوجوان ہو، آج کل کی لڑکیاں صورت دیکھتے ہی ریجھ جاتی ہوں گی۔ کسی دولت مند تاجر کی دختر سے شادی کر لو گے تو اچھے خاصے امیر ہو جاؤ گے۔ چھ ہزار روپیہ سال خود پیدا کرتے ہو، یہ سب ایک نفس کے لئے کم نہیں ہے۔ میرے خیال میں، بڑے گھر میں شادی ہو جانا کچھ مشکل نہیں، حسن کی دولت سب کچھ کر سکتی ہے، عجب نہیں جو تم بھی اسی فکر میں لگے ہو۔ .... کیوں میرا خیال غلط تو نہیں؟"

....

ولیم: "تمہارا خیال درست نہیں، ابھی تک میں نے شادی کا خیال بھی نہیں کیا ہے۔ میں غریب عیسائی ہوں، ہندوستان میرا مولد ہے، پانچ سات سو ماہوار پیدا کرتا، اس قابل نہیں کہ کوئی بڑا تاجر اپنی دختر کا ہاتھ مجھ سے مفلس کرانی کے ہاتھ میں دیدے۔"

ساؤدرس: "ولیم! تم بالکل سادہ لوح ہو، ذرا غور تو کرو، حسن کیا چیز ہے؟ جوان لڑکیاں حسن کے سامنے دولت کی پرواہ نہیں کرتیں۔ دوست! بازار میں تمہاری قیمت امید سے زیادہ اٹھے گی۔ تمہیں دیکھتے ہی ہر لڑکی فریفتہ ہو سکتی ہے۔ جس کو پیام محبت دو گے وہی قبول کرنے میں توقف نہ کرے گی۔ دوست! تم ساؤدرس کی طرح سے ہاتھ پاؤں والے بدشکل انسان نہیں ہو جو سوسائٹی میں محبت کی میٹھی نگاہوں کو ترستا ہے۔ جب تک دس بیس لاکھ کا سرمایہ جمع نہ کر لے بڑے گھرانے کی لڑکیاں اپنے پہلو میں بٹھانے کی روادار نہ ہوں۔ تم مبالغہ نہ سمجھو تو میں کہوں کہ ہزاروں میں اکیلے خوشرو نوجوان ہو۔"

ولیم: "ساؤدرس! تم بہت دلدار انسان ہو، جس طرح اپنی کوششوں سے ادنیٰ حالت سے ترقی

تھوڑا سرمایہ محفوظ کر لیا ہے؟ تمھیں اس اطلاع سے تعجب ہوگا! یہ تعجب حق بجانب ہے، جب تم ٹرینٹ
میں تھا، اس زمانے میں کوڑی کفن کو نہ چھوڑتا تھا، والدۂ مرحومہ اس سبب سے اکثر خفا بھی ہوتی
تھیں۔ ان کے مرنے نے میری آنکھیں کھول دیں۔ لوگوں کا خیال تھا۔ بڑھیا کے پاس پرانی
کھرچن ہوگی۔ مگر انھوں نے انتقال کے بعد ایک حبہ بھی نہ چھوڑا اور دس پانچ ہزار کی مقروض
تھیں! میں نے وہ قرض بھی بیباق کر دیا۔ خدا کا شکر ہے، عزت و آبرو سے گزرے جاتی ہے۔"
ولیم ؛ "تمھیں خوش حال دیکھ کر مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی، جس زمانے میں تم نے
نوکری چھوڑی تھی مالی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے۔ حقیقتاً وہ وقت نہایت کٹھن تھا اگر
میں تمھاری جگہ ہوتا تو غالباً خودکشی کے سوا کوئی علاج نہ کر سکتا! تمھاری ہمت و استقلال نے
تمھیں افلاس کی صعوبتوں سے نکال کر اطمینان و فراغت کی حالت میں پہنچا دیا دوست! تمھارا
قصہ تو بہت دلچسپ ہوگا۔ ہر چند راہ میں ان تذکروں کا موقع نہیں، مگر کچھ لب لباب تو بیان کرو۔"
ساؤتھرس ؛ "روپیہ پیدا کرنے کی ہزاروں ترکیبیں ہیں، میں ان میں سے بہت سی ترکیبیں
جانتا ہوں! تمھیں خود ہی واقفیت ہے ہندوستان میں کلکتہ عظیم تجارت گاہ اور بیوپار کی
منڈی ہے، یہاں ذرا سا عقل مند روپیہ سے آدمی ہاتھ پاؤں ہلا کر لاکھوں کے وارے نیارے
کر سکتا ہے، اگرچہ میں ابھی دولت مند کہلانے کا سزاوار نہیں لیکن امید پڑتی ہے، تھوڑے دنوں
بعد کلکتہ کے بڑے لوگوں میں شمار کیا جاؤں گا۔ جلد یا بدیر! ایک زمانہ آنے والا ہے جب میرا
عالیشان محل اہلِ بنگال کا مرجع نظر ہوگا! مجھے ہر طرح کا عیش، ہر قسم کی آسائش میسر ہوگی!
فی زمانہ بھی کوئی تکلیف نہیں۔ ولیم! اگر تم تھوڑا روپیہ نکال سکو تو میرے ساتھ روزگار کرو،
بہت جلد لکھ پتی ہو جاؤ گے، پھر نوکری کی ضرورت نہ رہے گی۔ ہمارے فرم میں خود ہزارہا پیشہ
کے منیجر اور کلرک کام کرتے ہوں گے۔ چند ہی روز میں تم سمجھ جاؤ گے کہ میرے ساتھ کام کرنے
میں کتنا بڑا فائدہ ہوا!"
ولیم ؛ "دوست! میرے پاس روپیہ کہاں؟ جو تمھارے ساتھ کام کر سکوں۔ زمین داری
کی آمدنی اتنی محدود ہے کہ فراغت سے بسر نہیں ہوتی! مجبوراً والد نے نوکری کرنے کی اجازت
دیکر [illegible] سے کلکتہ بھیج دیا!"
ساؤتھرس ؛ "تعجب ہے! زمین داری کی آمدنی اتنی محدود؟ تمھارے والد نے کچھ کم
پیدا کیا تھا۔ تباہ ہو جانے کے بعد بھی ہزاروں روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوگی؟"

کر کے بسطی حالت پر پہنچے ہو، یونہی ایک ندرپڑھ کر لکھ تی ہو سکتے ہو، اور پھر شادی کر کے زندگی کو خوشگوار بنا سکتے ہو۔ لیکن مجھ سا نا تجربہ کار دس ہیں لاکھ کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا! پھر کس امید پر دولت مند۔ لڑکی کی آرزو کروں؟ میں تو شریف خاندان کی غریب لڑکی سے شادی کر کے خوش ہو سکتا ہوں، وہ میری ہم پایہ ہوگی، اس خیال سے مجھ پر فخر کرنے سے باز رہے گی، دولت مند لڑکیاں بے جا اغماز اور دل شکن عشووں سے کلیجہ پکا دیں گی۔ میں اُن کی فرمائشات پوری کرنے سے عاجز ہوں گا، اس حالت میں نباہ ومسرت معلوم جب مجھے تو روپیہ والی لڑکی چاہیئے ہی نہیں! جہاں تک ممکن ہوگا غریب، مگر نیک لڑکی سے شادی کروں گا"

سائوٹرس "تمہاری باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے خلاف نہیں ہو۔ میں ایک لڑکی کے متعلق ذکر کرنا چاہتا ہوں تعلیم یافتہ، خلیق، اور خوش مزاج لڑکی ہے۔ سن کے لحاظ سے بہت زیادہ نہیں، بیس برس کی عمر ہے نہایت شکیل لڑکی ہے، بالکل تمھارا جوڑ ہے جس وقت تم اور وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر لیڈی بغیچہ کے سبزۂ خوابیدہ کو پامال کرتے ہوگے، اور بینڈ اپنی نغمہ پاشیوں سے مست کر دینے والا سرور برسا رہا ہوگا۔ لوگوں کی نگاہیں صرف تم ہی دونوں کی بلاگرداں ہوں گی! دیبم وہ انتہائی خوبصورت ہے، اگرچہ تمھاری طرح اس کی پیدائش بھی ہندوستان کی ہے، لیکن یہاں کی گرمیوں نے اس کے صاف وشفاف رنگ کو سانولایا نہیں ہے، وہ شاداب وتازگی بخش پھول کے مانند ہے۔ چاندی کی ٹھنڈی اور فرحناک روشنی میں اس کے چہرے کی دمک نہایت دلفریب سنہرا رنگ پیدا کر دیتی ہے! مذاق اس قدر سدھرا ہوا ہے کہ اتنی ہی عمر میں سوسائٹی کی جان ہے پھر لطف یہ کہ والدین کی تنہا اولاد! ایک لاکھ نقد کی مالک والدین انتقال کر چکے ہیں۔ لیڈی گرے گوری نے تربیت کیا ہے، اُسی کے ساتھ اب تک رہتی ہے، اُسکا ایک بوڑھا دولت مند چچا بھی ہے، سن کے ساتھ آزار اور آزار کے ہمراہ ضعف بڑھتا جاتا ہے۔ خیال ہوتا ہے بہت جلد اُس کی روح مفارقت کر جائے گی۔ چچا کی وفات کے بعد اس کی دولت وجائداد بھی وہی لڑکی پائے گی کیوں کہ اُس کے چچا کے بھی کوئی اولاد نہیں۔ لیڈی گرے گوری میرا بہت لحاظ کرتی ہیں۔ مجھ سے اکثر اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ وہ لڑکی کے واسطے ایک خوب صورت تعلیم یافتہ اور شریف لڑکے کی تلاش میں ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں لیڈی گرے گوری سے متعارف کرا سکتا ہوں؟"

ولیم "تمھاری دوستی و محبت کا شکریہ۔ مجھے ابھی شادی کے لئے عجلت نہیں ہے۔
ساؤتھرس "جانتا ہوں تمھیں تعجیل نہیں، لیکن کبھی نہ کبھی شادی کروگے، پھر ایسا اچھا موقع کھو دینا کون سی دانش مندی ہے؟ تم ایک مرتبہ لیڈی گرے گوری سے مل کر دیکھو تو سہی۔ میری دانست میں کلکتہ بھر میں لیڈی موصوف سی خوش باش و خوش اخلاق عورت نہ ہوگی۔ تم خود معترف نہ ہو تو سہی! دیکھو ولیم! میری صلاح کی قدر کرو۔ میں اس وقت وہیں جارہا ہوں۔ میرے ساتھ آؤ میں تمھیں، لیڈی گرے گوری سے ملا دوں۔ کچھ نہیں، تو تھوڑا وقت دل جیسی ہی میں بسر ہو جائے گا۔"
ولیم "ہیں! با ایں ہیئت کذائی؟ ساؤتھرس! تمھارے حواس کہاں ہیں؟ رات کو شریف سوسائٹی میں جو لباس پہن کر جانا چاہئے، وہ بھی میرے جسم پر نہیں ہے۔ کیچڑ پانی میں شوز کی حالت تو دیکھو، کپڑے بھی نم ہو کر خراب ہو چکے ہیں۔ اس حالت میں تو کوئی مہذب اپنے پاس بٹھانے کا بھی روادار نہ ہوگا!"
ساؤتھرس "اوہ! کچھ مضائقہ نہیں۔ دس قدم پر ایک دوکان ہے، وہاں شوز پر پالش پھر واکر برش سے صاف کرالیں گے طوفان باد و باراں کی وجہ سے لیڈی گرے گوری کے یہاں احباب کا مجمع بھی نہ ہوگا۔ اس لئے کپڑوں کی فکر فضول ہے، رہیں خود لیڈی صاحبہ! وہ مجھ سے اور ہیں ان سے بہت بے تکلف ہوں۔ تمھیں میرے ہمراہ دیکھکر کچھ خیال نہ کریں گی۔ میں خود بھی انھیں سمجھا دوں گا۔ تم ان وجوہ کا خیال نہ کرو۔"
ولیم "میں دیکھتا ہوں ساؤتھرس! تمھاری طبیعت سے قدیم ضد اور ہٹ کا مادہ فنا ہونے کے عوض کچھ اور بڑھ گیا ہے! اس زمانے میں بھی تمھارا یہی حال تھا دیوانوں کی طرح ایک بات کے پیچھے پڑ جایا کرتے تھے! بھلا یہ تو خیال کرو، شدید طوفان کے رفع ہوتے ہی، اس پریشاں حالت میں مجھے وہاں لے جاکر کیا کھو گے؟"
ساؤتھرس "متانت سے" ولیم! میں دیوانہ نہیں ہوں، جو میرا اصرار کچھ وقعت نہیں رکھتا حسن اتفاق سے اتنا احمق بھی نہیں، جیسا تم خیال کرتے ہو۔ مجھ سے لیڈی گرے گوری سے گہری دوستی ہے۔ اگر اتنی رات گئے میں وہاں جاؤں اور اپنے کسی دوست کو بھی ہمراہ لے جاؤں تو وہ تعرض نہ کریں گی، نہ مجھے عذر و معذرت کی ضرورت پیش آئے گی۔ وہ نہایت فراخ دلی و کشادہ پیشانی سے ہمیں خوش آمدید کہیں گی۔ میرے ساتھ جانے والے کی مناسبت سے کچھ زیادہ آؤ بھگت

کر کے بہتر حالت پر پہنچے ہو، یونہی ایک مدت پڑھ کر لکھ پتی ہو سکتے ہو، اور پھر شادی کر کے زندگی
کو خوشگوار بنا سکتے ہو، لیکن مجھ سا ناتجربہ کار دس بیس لاکھ کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا!
پھر کس امید پر دولت مند لڑکی کی آرزو کروں؟ میں تو شریف خاندان کی غریب لڑکی سے
شادی کر کے خوش ہو سکتا ہوں۔ وہ میری ہم پایہ ہوگی، اس خیال سے مجھ پر فخر کرنے سے باز
رہے گی، دولت مند لڑکیاں بے جا اغماز اور دل شکن عشووں سے کلیجہ پکا دیں گی۔ میں
اُن کی فرمائشات پوری کرنے سے عاجز ہوں گا، اس حالت میں نباہ و مسرت معلوم، سچ پوچھو تو
روپیہ والی لڑکی چاہیئے ہی نہیں! جہاں تک ممکن ہوگا غریب، مگر نیک لڑکی سے شادی
کر دوں گا۔"

ساوُتھرس "تمہاری باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے خلاف نہیں ہو۔ میں ایک لڑکی
کے متعلق ذکر کرنا چاہتا ہوں تعلیم یافتہ، خلیق، اور خوش مزاج لڑکی ہے۔ سن کے لحاظ سے بہت
زیادہ نہیں، بیس برس کی عمر ہے، نہایت شکیل لڑکی ہے، بالکل تمہارا جوڑ ہے۔ جس وقت تم اور
وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر لیڈی بغیچہ کے سبزۂ خوابیدہ کو پامال کرتے ہوگے، اور بینڈ اپنی
نغمہ پاشیوں سے مست کر دینے والا سرور برسا رہا ہوگا۔ لوگوں کی نگاہیں صرف تم ہی دونوں
کی بلا گرداں ہوں گی! ولیم وہ انتہائی خوبصورت ہے، اگرچہ تمہاری طرح اس کی پیدائش بھی ہندوستان
کی ہے، لیکن یہاں کی گرمیوں نے اس کے صاف و شفاف رنگ کو سانولایا نہیں ہے، وہ شاداب
و تازگی بخش پھول کے مانند ہے۔ چاندنی کی ٹھنڈی اور فرحناک روشنی میں اُس کے چہرے کی دمک
نہایت دل فریب سنہرا رنگ پیدا کر دیتی ہے! مذاق اس قدر ستھرا ہوا ہے کہ اتنی ہی عمر میں
سوسائٹی کی جان ہے۔ پھر لطف یہ کہ والدین کی تنہا اولاد! ایک لاکھ نقد کی مالک
والدین انتقال کر چکے ہیں۔ لیڈی گرے گوری نے تربیت کیا ہے، اُسی کے ساتھ اب تک رہتی ہے،
اُسکا ایک بوڑھا دولت مند چچا بھی ہے، سن کے ساتھ آزار اور آزار کے ہمراہ ضعف بڑھتا جاتا
ہے۔ خیال ہوتا ہے بہت جلد اُس کی روح مفارقت کر جائے گی۔ چچا کی وفات کے بعد اس کی دولت
و جائداد بھی وہی لڑکی پائے گی کیوں کہ اُس کے چچا کے بھی کوئی اولاد نہیں۔ لیڈی گرے گوری
میرا بہت لحاظ کرتی ہیں۔ مجھ سے اکثر اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ وہ لڑکی کے واسطے ایک خوبصورت
تعلیم یافتہ اور شریف لڑکے کی تلاش میں ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں لیڈی گرے گوری سے
متعارف کرا سکتا ہوں؟"

ولیم ۔" تمہاری دوستی و محبت کا شکریہ۔ مجھے ابھی شادی کے لئے عجلت نہیں ہے۔
ساؤتھرس ۔" جانتا ہوں تمہیں تعجیل نہیں، لیکن کبھی نہ کبھی شادی کروگے، پھر ایسا اچھا موقع کھو دینا کون سی دانشمندی ہے؟ تم ایک مرتبہ لیڈی گرے گوری سے مل کر دیکھو تو سہی۔ میری دانست میں کلکتہ بھر میں لیڈی موصوف سی خوش باش و خوش اخلاق عورت نہ ہو گی۔ تم خود معترف نہ ہو تو سہی! دیکھو ولیم! میری صلاح کی قدر کرو۔ میں اس وقت وہیں جا رہا ہوں۔ میرے ساتھ آؤ میں تمہیں، لیڈی گرے گوری سے ملا دوں۔ کچھ نہیں، تو تھوڑا وقت دل جسپی ہی میں بسر ہو جائے گا۔"
ولیم ۔" ہیں! یہ ایسی ہیئت کذائی؟ ساؤتھرس! تمہارے حواس کہاں ہیں؟ رات کو شریف سوسائٹی میں جو لباس پہن کر جانا چاہئے، وہ بھی میرے جسم پر نہیں ہے۔ کیچڑ پانی میں شوز کی حالت تو دیکھو کپڑے بھی نم ہو کر خراب ہو چکے ہیں۔ اس حالت میں تو کوئی مہذب اپنے پاس بٹھانے کا بھی روادار نہ ہو گا!"
ساؤتھرس ۔" اوہ! کچھ مضائقہ نہیں۔ دس قدم پر ایک دوکان ہے، وہاں شوز پہ پولش پھیر کر برش سے صاف کرالیں گے طوفان باد و باراں کی وجہ سے لیڈی گرے گوری کے یہاں احباب کا مجمع بھی نہ ہو گا۔ اس لئے کپڑوں کی فکر فضول ہے، رہیں خود لیڈی صاحبہ! وہ مجھ سے اور میں ان سے بہت بے تکلف ہوں۔ تمہیں میرے ہمراہ دیکھکر کچھ خیال نہ کریں گی۔ میں خود بھی انہیں سمجھا دوں گا۔ تم ان وجوہ کا خیال نہ کرو۔"
ولیم ۔" میں دیکھتا ہوں ساؤتھرس! تمہاری طبیعت سے قدیم ضد اور ہٹ کا مادہ فنا ہونے کے عوض کچھ اور بڑھ گیا ہے! اس زمانے میں بھی تمہارا یہی حال تھا دیوانوں کی طرح ایک بات کے پیچھے پڑ جایا کرتے تھے! بھلا یہ تو خیال کرو، شدید طوفان کے رفع ہوتے ہی، اس پریشان حالت میں مجھے وہاں لے جا کر کیا کھوگے؟"
ساؤتھرس ۔" متانت سے " ولیم! میں دیوانہ نہیں ہوں، جو میرا اصرار کچھ وقعت نہیں رکھتا حسن اتفاق سے اتنا احمق بھی نہیں، جیسا تم خیال کرتے ہو۔ مجھ سے لیڈی گرے گوری سے گہری دوستی ہے۔ اگر اتنی رات گئے میں وہاں جاؤں اور اپنے کسی دوست کو بھی ہمراہ لے جاؤں تو وہ تعرض نہ کریں گی، نہ مجھے عذر و معذرت کی ضرورت پیش آئے گی۔ وہ نہایت فراخ دلی و کشادہ پیشانی سے ہماری خوش آمدید کہیں گی۔ میرے ساتھ جانے والے کی مناسبت سے کچھ زیادہ آؤ بھگت

ہو گی - ولیم! وہ بڑے مزے کی نشست گاہ ہے؛ وہاں کلکتہ کی نازآفرین و سحر ساز لڑکیاں جمع ہو کر اپنے حسن کے کرشموں اور اداؤں کے حسین نظاروں سے صحبت کو پرستان بناتی رہتی ہیں - کچھ شک نہیں اتنا کمرہ جنت ارضی کہلانے کا مستحق ہے؛ ہر قسم کے شغل موجود، ایک طرف ہنگامہ رقص و سرود، ایک جانب دلکش نغموں کی ترنم ریزیاں - ہر طرح کے کھیل - مجال کیا کہ وہاں پہنچ کر کوئی شخص آنے کا نام لے - سب سے زیادہ مجسمہ رعنائی و زیبائی یا از کار فطرت کا مرقع رنگین، مس فلورین، جس کا حسن برق پاش، دلوں کو سینے کے اندر بے تاب کرتا رہتا ہے اف! جب وہ مسکرا مسکرا کے ترنم ریز انداز سے گفتگو کرتی ہے، نوجوان ایک طویل ودیعہ با محویت سے دیکھتے رہ جاتے ہیں! ولیم میرا خیال ہے، تم مس فلورین اور مس فلورین تم سے مل کر بہت محفوظ ہوں گی "

ولیم " تم نے کیا نام لیا مس فلورین؟ نام تو بہت پیارا ہے "

سادرلینڈس " ہاں! صرف نام ہی نہیں، مس فلورین اپنے نام سے زیادہ پیاری ہے، اس کے چہرۂ زیبا سے نظر ہٹانے کو دل نہیں چاہتا تم اس کے اخلاق سے بہت خوش ہو گے - جب اس عشرت کدے میں قدم رکھو گے مس فلورین، تمھاری مدارات و دلجوئی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی - وہاں تاش گنجفہ کی بیٹھک بھی بہت پر لطف ہے، بڑے بڑے لوگ آکر کھیلتے ہیں جن لوگوں کو جوئے سے دلچسپی نہیں - اُن کے واسطے ناچ گانے کی محفل آراستہ رہتی ہے؛ ہر وقت طوفان نشاط و خرمی برپا رہتا ہے؛ ایسی بارش اور تباہ کن آندھی کے بعد بھی تمہیں وہاں کچھ زندہ دل نظر آئیں گے جنھیں اس انقلاب کا احساس تک نہ ہوا ہوگا! کہو، میرے ساتھ وہاں چلنے پر رضامند ہو؟ "

ولیم " مجھے چلنے میں عذر نہیں، تم مصر ہوتے ہو تو مجبوراً چلنا ہی پڑے گا - مگر میری رضامندی سے یہ خیال کر لینا کہ میں شادی کرنے پر بھی راضی ہو جاؤں گا "

سادرلینڈس " اگر تم شادی کرنا نہیں چاہتے تو مجھے کیا پڑی ہے، جو ظلم و جبر سے تمہارا گلا پھنسا دوں؟ نہ خود مس فلورین ہی ایسی گئی گذری ہے کہ کوئی پوچھتا نہیں! اور وہ تمھیں دیکھتے ہی بیتاب ہو جائے گی! اُس کی خواہش کرنے والے ہزاروں ہیں، مگر وہ کسی کو نگاہ اٹھا کے نہیں دیکھتی ہاں یہی ہے کہ تم ایک مرتبہ اس صحبت میں جا اور مس فلورین کو دیکھ کر گنہ گار ہو جاؤ گے - رہا تمہارا کر آئندہ سامنے دوکان ہے، چلو چلو تنا صاف کرالو "

باب ۲

"خانۂ نشاط"

لبا س اہل تقویٰ پہ نہیں موقوف اے زاہد
کہیں کیا، ہم نے کس کس بھیس میں دیکھا ہے دنیا کو!

عنوان اصرار ایسا نہ تھا جو ولیم رد کر سکتا۔ چالاک رفیق نے پوری طرح غور کرنے کا موقع بھی نہ دیا بے تکلفی سے ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا لے چلا! ہر چند ولیم ہچکچاتا تھا اور جی نہ چاہتا تھا اپنا کام ترک کر کے ساؤتھرن کی ہمراہی قبول کرے، چار و ناچار جانا ہی پڑا! چند قدم پر جوتا صاف کرنے والے کی دوکان تھی۔ دوکان میں داخل ہو کر، دونوں نے اپنے بوٹ صاف کرائے، اُجرت دی اور وہاں سے نکل کر سڑک کے موڑ تک پاپیادہ گئے۔ موڑ پر کئی ٹیکسیاں سواریوں کے انتظار میں آغوش کشادہ تھیں دونوں دوست ایک ٹیکسی پر جا بیٹھے۔ ڈرائیور کو ایک طرف چلنے کا آرڈر ہوا ٹیکسی اسٹارٹ لے کر روانہ ہو گئی۔ کچھ سیکنڈ توقف کرنے کے بعد ولیم نے سوال کیا:

"لیڈی گھرے گورسی کا کیا پتا ہے؟"

ساؤتھرن "تھیٹر روڈ نمبر ۱۹۔ نہایت خوبصورت وسیع میدان ہے، ٹینس کھیلنے کا گراؤنڈ بھی ہے! سامان آرائش، اگرچہ ولایت کے دولت مندوں کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ مگر کلکتہ میں کوئی کوٹھی ایسی آراستہ نہ دیکھو گے۔ کمرے جس عنوان سے سجائے گئے ہیں، وہ لیڈی گھرے گورسی کی اعلیٰ سلیقہ شعاری پر دال ہیں! مس وہائیٹ نہایت خوش گلو لڑکی ہے، جب گانا شروع کرتی ہے تو معلوم ہوتا ہے، مرغزار میں کسی ہری بھری شاخ پر بیٹھی ہوئی خوش لحن چڑیا ترنم ریز ہے۔ اُس کے برابر گانے والی لڑکی سارے شہر میں نہ ملے گی، جس وقت پیانو کے سُروں سے لوچ دار حسین آواز ملتی ہے تو در و دیوار سے ایک نغمہ پیدا ہو جاتا ہے! تم سنو گے تو بہت ہی محظوظ ہو گے!"

ولیم "مس وہائیٹ کون ہیں؟"

ساؤتھرن "واہ رے تم مس وہائیٹ کو نہیں جانتے؟ موسیقی میں مشہور لڑکی ہے، مس فلورین کو ناچ گانے کی تعلیم دیتی ہے۔ بڑی خوبصورت لڑکی ہے۔ چہرے سے معصومیت اور بھولاپن نمایاں ہے۔

اُس گلدستہ میں ایک پھول ہے، جو سب سے بلند نظر آتا ہے۔ لیکن مجہول النسب! بالکل غریب و فلاکت زدہ لڑکی! غربت و افلاس نے اُس کو حقیر کر رکھا ہے، اُس کے حسن کی کچھ بھی قدر و قیمت نہیں! دوست! اُس کی صورت پر ریجھ نہ جانا ایسی لڑکیاں شریف نوجوانوں کی محبت کے قابل نہیں ہوتیں! میں فضول منع کرتا ہوں! تم تو خود ہی کسی کی زلفوں کے گرفتار ہو دلی بیقراریاں کسی جانب نظر اٹھانے کی اجازت نہ دیں گی۔"

ولیم "(کسی قدر ترشی سے)" ساؤٹرس! میں دیکھتا ہوں، تم قیاسات کے بھروسہ پر بڑی غلطی میں مبتلا ہو گئے ہو! شاید تمہارا خیال ہے" "میں اس طوفانی رات میں آوارہ گشت نوجوانوں کی طرح عیاشی کو نکلا تھا!" "یہ محض خیال ہے۔ میں اس مزاج کا آدمی نہیں۔ سبب یہ ہے، میرے آقا مسٹر سنڈ فرڈ نے اپنے ایک موکل کو دس ہزار روپیہ بھیجا، وہی لے کر فری اسکول اسٹریٹ گیا تھا۔ اُن کی ملاقات نہ ہوئی۔ واپس ہو کر گھر جا رہا تھا۔ راہ میں طوفان کا سامنا ہوا ناچار ایک مکان کے برآمدے میں ٹھہر کر پناہ لی اب مکان جا رہا تھا کہ تم سے ملاقات ہو گئی۔ تم جاڑے کا کانٹا بن کر پیچھے پڑ گئے۔ مجبوراً تمہاری خوشی و مرضی پر اپنے آپ کو چھوڑ دیا!"

ساؤٹرس "(چونک کر)" تو دس ہزار روپیہ تمہارے پاس موجود ہے؟"

ولیم "میرا قصد تھا، بنک میں امانتاً رکھ دوں، بنکر میرے ملاقاتی ہیں، سوئے اتفاق سے بنک بند ہو گیا۔ کل تک روپیہ میرے ہی پاس رہیگا۔ ہاں! تم کیوں دریافت کرتے ہو؟"

ساؤٹرس "(چبا چبا کر)" میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے، لیڈی گرے گوری کے مکان میں ہر قسم کے کھیل ہوتے ہیں، شہر کے دولت مند جمع ہو کر جوا کھیلتے ہیں، تم جوان ہو، تمہارا روپیہ بھی پاکٹ میں موجود ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو غلطی سے داؤں پر لگا دو۔"

ولیم "کیا تم مجکو اتنا ذلیل و آوارہ سمجھتے ہو کہ دوسروں کے روپیہ سے جوا کھیل ڈالوں گا؟ نہیں! میں ایسا رکیک الخیال نہیں ہوں، اگر ایسا ہوتا، تو مسٹر سنڈ فرڈ سا جہاں دیدہ مجھ پر اتنا اعتبار نہ کرتا۔"

ساؤٹرس "جس طرح شراب خوار بزم شراب میں بیٹھ کر رندانہ مستی سے پاک نہیں رہ سکتا، اسی طرح تاش کا شوقین بھیڑ پر خاموش نہیں رہ سکتا، مگر مضائقہ نہیں۔ بالفرض تم ہزار ہا جاؤ گے تو تمہاری جائداد کی آمدنی ادا کر دے گی۔"

"خدا وہ وقت نہ لائے کہ میں آبائی جائداد کے بل پر جوا کھیلوں" کہہ کر ولیم ادھر نے دیکھا

موٹر کار ایک عالیشان کوٹھی کے پھاٹک میں داخل ہوکر برآمدے میں رک گئی ؟
ساوٹرس ! یہی مکان ہے، ولیم ! تم ٹیکسی کا کرایہ نہ دو، میں دوں گا۔ تم میرے ساتھ آئے ہو
میرا فرض ہے آج کا سب خرچ تنہا برداشت کروں۔ یہاں سواریوں کی کمی نہیں، سامنے موٹروں کا
اسٹینڈ ہے، چلتے وقت اڈے سے ٹیکسی لے لیں گے "
" تمھاری جو خوشی" کہہ کر ولیم ارتھر ٹیکسی سے اتر پڑا۔ اس کے ساتھ ساوٹرس بھی اترا
مکان بہت وسیع تو نہ تھا، لیکن نہایت خوشنما اور نظر کش تھا، بادی النظر میں دیکھنے والا،
اس کی وسعت وجسامت کا اندازہ لگانے میں غلطی کے ارتکاب سے نہیں بچ سکتا۔ سامنے اور
پہلوؤں میں تھوڑی تھوڑی زمین افتادہ تھی۔ کچھ پودے اور سبزہ بھی تھا۔ ایک جانب ٹینس کھیلنے
کا گرونڈ بنا یا تھا۔ جا بجا الکٹرک کی روشنی تھی۔ مکان کی مجموعی حالت دیکھنے سے مکین کی شوقینی
وامارت کا پتا چلتا تھا۔ کوٹھی کے بالائی اور زیریں جھروکوں سے روشنی کی جھلک نمودار تھی۔
اصطبل میں اعلیٰ درجہ کی موٹر کارس کھڑی ہیں۔ برآمدے میں ایک زریں پوش خادم مہمانوں
کو راستہ دکھانے میں مصروف ہے اس کی شائستگی وادب آموز انداز سے مالک کی اعلیٰ
تہذیب ظاہر ہوتی ہے؟
اندرونی سجاوٹ نے ولیم ارتھر کو متحیر کر دیا۔ ہزاروں روپیہ کی چیزیں، قدیم تصاویر،
چینی کے پرانے ظروف نفیس پردے، کوچیں کرسیاں، اور جملہ نمائشی چیزیں قرینے قرینے
سے سجی تھیں، ہال میں اچھا خاصہ جماؤ ہے، زن ومرد ملاکر بیس پچیس آدمی ہوں گے۔ عورتوں
سے مردوں کی تعداد زیادہ ہے، صرف تین عورتیں باقی سب مرد ہیں !"
مخملی گچھے دار کرسی پر لیڈی گرے گوری بیٹھی ہے۔ اس کی پوشاک نفیس، بیش قیمت اور
فیشن ہے، جس سے گردن اور سینے کا نصف حصہ عریاں ہے، گلے میں آبدار موتیوں کی کنٹھی،
کانوں میں ہیرے کے بندے اور ہاتھوں میں الماس کی چوڑیاں اپنی تڑپ اور ضیا سے نظروں
کو خیرہ کر رہی ہیں۔ لیڈی صاحبہ کی عمر ڈھل چکی ہے، جوانی کی آب وتاب جو کمسنوں کے رخساروں پر
غازہ گری کر دیتی ہے، بالکل ماند پڑ چکی ہے، لیکن عارضی آرائش نے اب بھی تھوڑی بہت
دل کشی پیدا کر دی ہے"
ساوٹرس اس سوسائٹی میں بہت کچھ بے تکلف تھا، اسے نیز اس کے ساتھ ایک
خوب رو نوجوان کو دیکھ کر عورتوں کی عشوہ سازی وسحر نگاہی میں کچھ اور بھی اضافہ ہو گیا، لیڈی

گرے گوری "ہیلو مسٹر! ہیلو مسٹر! کہتی اور ولیم ارتھر کے وجیہ چہرے پر نظر پڑ جائے وہ قدم آگے بڑھی۔ مصافحہ کیا۔ ساؤ تھرس نے ہاتھ ملاکر لیڈی گرے گوری سے ولیم ارتھر کا تعارف کرایا۔ لیڈی نے گرمجوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے "خوش آمدید کہا اور ایک نرم مخملیں کرسی پر بٹھایا۔ ولیم نے بیٹھتے ہوئے دعوتی لباس میں نہ ہونے کی معذرت پیش کی۔"

لیڈی گرے گوری "مسٹر ولیم ارتھر! عذر خواہی کی ضرورت نہیں، مجھے علم ہے آپ محض اتفاقیہ طور پر یہاں آنے کے لئے مجبور کئے گئے لباس تبدیل کرنے کا وقت نہ ملا! کچھ مضائقہ نہیں، یہ خانۂ بے تکلف ہے، میں آپ کی تشریف آوری کو باعث فخر سمجھ کر مسٹر ساؤتھرس کی مشکور ہوں، انہوں نے نوازش قدیمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے ایک شریف نوجوان سے میرا تعارف کرایا۔ اس سے قبل بدقسمتی سے آپ کا نیاز حاصل کرنیکا موقع نہیں ملا! تاہم کہہ سکتی ہوں آپ نہایت باخلیق و لطیفہ سنج نوجوان ہیں! میں ایسے اصحاب کی بہت زیادہ شائق رہتی ہوں، اُمید کرتی ہوں آئندہ بھی اپنی نوازش سے محروم نہ کرکے غریب خانہ کو سرفراز فرمائیگا۔"

ساؤتھرس سے لیڈی گرے گوری کو اس قدر ملتفت دیکھ کر، ولیم کو تعجب ہوا! ساتھ ہی یہ خیال کرکے جو شخص بدصورتی میں اپنا آپ نظیر ہو اُس کی یہ قدر افزائی! ہنسی بھی آگئی، مگر خندۂ نادقت کو ضبط کرکے جواب دیا۔"

ولیم "میں! آپ کی عزت افزائی فرمانے سے نہایت مشکور ہوا۔"

لیڈی گرے گوری "مسکراکر، (یہ اُس کی خاصل داغی) وہ الفاظ جس سے تکلف کی بو آئے مجھے پسند نہیں، آپ جس قدر زیادہ تشریف لائیں گے، مجھے اتنی ہی زیادہ خوشی ہوگی۔ آپ ایسے خوبصورت اور مہذب جوانوں کے لئے ہمہ وقت میرے مکان کا دروازہ کھلا رہتا ہے، یہاں جو کچھ دلچسپی کا سامان ہے، محض اپنے کرم فرماؤں کی خوشنودی کے لئے ہے بہتر ہو اگر ایک مرتبہ آپ اپنے دوست مسٹر ساؤتھرس کی ہمراہی میں ملاحظہ کیجیے۔"

"اچھا! پہلے ہم لوگ مس فلورین سے مل لیں"

ساؤتھرس نے کہا، اور ولیم ارتھر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پہلو والے کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ بھی ہال کی طرح آراستہ وپیراستہ تھا۔ پیانو کے قریب تین کمسن لڑکیاں بے لیموں پر پڑی فریب تبسم لئے باتوں میں مشغول تھیں۔ ان کے لباس اعلیٰ درجہ کے اور جسم کو اصلی حالت سے بڑھا چڑھا کر دکھانے والے تھے۔ ان سے کچھ ہٹ کر مرمریں ٹیبل کے گرد آرام کرسیوں پر چند

اور ادھیڑ مرد متمکن تھے، دو شخص تاش کھیل رہے تھے، گنیوں کی جھنا جھن نوٹوں کی کھڑکھڑاہٹ
سے کمرہ کرنسی آفس بنا ہوا تھا!"

ساوڈرس! ولیم کو لئے ہوئے مسوں کی طرف بڑھا "مختصر حسین جھتے میں مس فلورین کو
شناخت کر لینا دشوار کام نہ تھا، گداز و متناسب اعضا، نفیس پوشاک، بیش بہا جواہرات، دولت
وامارت کی شان نمایاں کر کے امتیازی حالت ظاہر کر رہے تھے۔ کشیدہ ابرو، کشادہ پیشانی،
گلابی رخسارے، اور پر غرور نگاہیں، اشاروں میں اعلان کر رہی تھیں کہ لاکھوں کی جائداد
بہ ایں حسن و جمال میرے پائے ناز کے نیچے دبی پڑی ہے، وہ کون بے حس مرد ہے جو میری پرستش
کو اپنا جزو ایمان نہ سمجھے گا؟"

قدرت کے فیاض ہاتھوں نے فرقہ نسواں میں، جو خاص رعنائی و نزاکت ودیعت کی ہے،
وہ تمام و کمال فلورین میں موجود تھی۔ ساوڈرس کا یہ خیال کہ "ولیم صورت دیکھتے ہی حواس باختہ
اور دل از دست دادہ ہو جائے گا!" کچھ بے جا نہ تھا حسن میں جو جذبہ پنہاں ہے، وہ پہلو سے دلوں
کو کھینچ لینے میں بے پناہ قوت رکھتا ہے، مگر ساوڈرس کا گمان معیار امتحان میں پورا نہ اترا!"

ولیم ارتھر نے قریب پہنچ کر مس فلورین کے جمال زاہد فریب کا نظارہ کیا! مگر اس کے کھنچے
ہوئے ابروؤں نے ولیم کے دل پر تلواریں نہ برسائیں! صف مژگاں کو جنبش تو ہوئی لیکن
بارش پیکاں نے سینہ مجروح نہ کیا! سب تو سب! جادو نگاہی بھی طلسم محبت نہ بنا سکی! ولیم
کا دل طمانیت بخش انداز سے ہنوز اس کے پہلو میں ساکن تھا حسن کی قوت کہربائی نے
اس پر مطلق اثر نہ کیا تھا!"

ساوڈرس نے ولیم ارتھر کو مس فلورین سے ملایا، اور وہ الفاظ استعمال کئے جو ایسے
مہل کہے جاتے ہیں فلورین نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ مصافحہ کے بعد اخلاقاً
ولیم نے اس ملاقات پر مسرت کا اظہار کیا۔"

فلورین: "بیکرل خاندان! میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں، یہ خاندان اپنی شرافت و نجابت
میں بہت مشہور رہا ہے۔ برگنڈی خاندان سے اور بیکرل خاندان سے بہت قرابت ہے"

ولیم: "ممکن کہ برگنڈی اور بیکرل خاندانوں میں کنکشن ہو گیا ہو مگر مجھے علم نہیں، جہاں تک
میرا خیال ہے میرے کسی بزرگ کو برگنڈی خاندان سے کوئی علاقہ نہیں رہا!"

جب ولیم! مس فلورین سے گفتگو میں مشغول تھا ایک نوعمر مس بغور اس کی طرف دیکھ رہی تھی!

جملہ تمام ہوتے ہی وہ دریافت طلب لہجہ میں بولی ؛
مس :" مسٹر! آپ کا مولد تو عظیم آباد ہو؟"
ولیم :" مخاطب ہو کر،" ہاں، مس صاحبہ! آپ کا قیاس صحیح ہو، کیا آپ بھی عظیم آباد کی رہنے والی ہیں؟!"
مس :" نہیں، لیکن ایک زمانے میں کئی برس تک، گرجہ میں مقدس گیت گانے کی خدمت انجام دیتی رہی ہوں اس وجہ سے آپ کی خاندانی حالت سے تھوڑی بہت واقف ہو گئی ہوں اُس خاندان کی ایک لیڈی کو جانتی ہوں، وہ انتہائی نیک، رحیم النفس اور پاک باز تھی۔ مذہب سے بہت خلوص وعقیدت رکھتی تھی، اکثر گرجہ میں آ کر گھنٹوں عبادت میں مشغول رہتی تھی، اُس کی محبت عام تھی چھوٹے بڑے، واقف کار اور اجنبی میں وجہ امتیاز نہ رکھتی تھی ؛"
ولیم :" غالباً آپ میری والدہ کا ذکر کرتی ہیں! وہ فرشتہ تھیں، اُن کے پاک اور بے ریا اخلاق انسانوں کے سے نہ تھے، نیز یہ امر میرے خیال کی تصدیق کرتا ہو کہ دس بارہ سال قبل بجز میری والدہ کے بکیرل خاندان میں اس اخلاق کی کوئی عورت نہ تھی، خصوصاً عظیم آباد میں!"
فلورین :" رکھائی سے،" دھائیٹ! یہ اذکار تخلیہ کی صحبت میں دلچسپ ہو سکتے ہیں، عام دعوتوں میں اِن کا موقعہ نہیں تم صرف اپنی حل چسپی دیکھنے کی عادی ہو، دوسروں کا خیال نہیں رکھتیں! یہ عادت بہت بری ہو جو لوگ یہاں آتے ہیں، وہ باتوں سے تمہارا گانا بہت پسند کرتے ہیں ؛"

دھائیٹ نے افسردگی اور غمگینی سے سر جھکا لیا، اُس کی آنکھوں سے دل شکن محزونیت ٹپکنے لگی لیکن اپنی دل شکنی کا کچھ لحاظ نہ کر کے مس فلورین کی تعمیل حکم پر آمادہ ہو گئی!"

دھائیٹ دوستوں کے حلقہ میں داخل نہ تھی، لیڈی گرے گوری نے اپنے احباب کی ضیافت طبع کے لئے اس کو نوکر رکھا تھا۔ شب کو جب بے فکر امیر زادے عیاشانہ وقت گذارنے کو لیڈی گرے گوری کے نشاط محل میں رونق افروز ہوتے تو دھائیٹ پیانوں پر پُردرد نغمہ سنا کر اُن کے دلوں میں سرور پیدا کرتی، وہ مس فلورین کو موسیقی کی تعلیم بھی دیتی تھی۔ وہ سن کے تقاضے سے خود بھی آزادی ومسرت کی جویا تھی، لیکن یہ دونوں چیزیں غلامی کی زندگی میں اُس سے بہت دور تھیں، وہ چند طلائی سکوں کے عوض میں اپنی آزادی فروخت کرنے پر مجبور تھی، پھر بھی اُستانی ہونے کی حیثیت میں مس فلورین سے عزت کی خواستگار تھی۔ اُس کی

زبان سے سخت و ملامت انگیز باتیں سن کر دھائیٹ کا دل مجروح ہو گیا! وہ صحبت میں آنے والے بد چلن نوجوانوں سے خلط پسند نہ کرتی تھی صرف صبر و سکوت سے اپنے فرائض ادا کرنے کی عادی تھی۔ آج پہلا دن تھا جب اُس نے اپنی طفلی کا زمانہ یاد کر کے چند الفاظ منہ سے نکالے تھے، جس پر تیر ملامت کا نشانہ بنائی گئی! اُس کی حسین آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے! اور کلیجہ مسوس کر خاموش ہو گئی!"

ولیم ارتھر کو مس فلورین کی سخت کلامی بہت شاق گذری۔ دولت کے غرور میں غریب آزاری کسی طرح موزوں نہیں، پھر اُس حالت میں کہ خود ولیم سے ہم کلام ہونے کی حالت میں غریب و بے زبان دھائیٹ جھڑک دی گئی! اُس کے دل میں آیا، اس مغرور لڑکی کو ترکی بہ ترکی جواب دے کر اُس کے تکبر کو توڑ دے، لیکن ایک اجنبی کہلانے والی لڑکی، جس کے اخلاق و عادات سے بھی اطلاع نہیں، اس کی طرفداری میں صاحب خانہ کی محبوب ترین لڑکی کو رنجیدہ کر کے اُٹھ جانا عقل سے بعید نظر آیا، اس لئے سکوت ہی میں بہتری نظر آئی۔ مگر اس واقعہ سے اُس کا دل مکدر ہو گیا!

ساؤٹرس نے بھی ولیم کے چہرے پر غائر نظر ڈال کر محسوس کر لیا، کہ مس فلورین کی دبیب ولیم کو گراں گذری اُس نے اشارے سے ولیم کو خاموش رہنے کی تاکید کرتے ہوئے دوسرا ذکر چھیڑ دیا۔ اتنے میں لیڈی گرے گوری کے پکارنے سے مس فلورین وہاں سے اُٹھ کر چلی گئی۔ اُس کے جانے کے بعد ساؤٹرس نے دریافت کیا:

"کیوں ولیم! تم نے کچھ غور کیا! رفتار و گفتار، اخلاق و عادات، صورت و سیرت میں مس فلورین کیسی ہے؟"

ولیم: "مختصر ملاقات میں جس قدر اندازہ کر سکا ہوں، فلورین نہایت مغرور و متکبر، خود بین و خود نما، ضدی، اور بد سرشت لڑکی ہے، کوئی شک نہیں وہ حسین و جمیل ہے، لیکن حسن و جمال کی نقاب میں نہایت زشت و نامسعود چہرہ پنہاں ہے، اس کی بد اخلاقی کا ادنیٰ نمونہ یہ تھا جو غریب دھائیٹ کے مقابلے میں ہماری نظروں کے سامنے پیش کیا گیا! ساؤٹرس! تم مجھے معاف کرنا، اس معاملے میں تمھاری تائید کرنا میرے امکان سے باہر ہو گیا"

ساؤٹرس: "یہ تمھاری قدیم عادت ہے! جس کی تعریف میں زمانہ ہمزبان ہو گا تم بے خوف ہو کر اس کی مذمت میں رطب اللسان ہو جاؤ گے۔ یہ تیلی کمر، یہ پُر شوخ آنکھیں، یہ زاہد فریب حسن،

انسان تو انسان، ردسیوں کے حسن کی دیوی ونیس کو بھی نصیب نہ ہوگا! جس بدنصیب چھوکری سے تم باتوں میں منہمک تھے وہ تو اس کے سامنے بھدیکا شلغم ہے! اگر تمھارے پاس حسن بین آنکھیں ہوتیں تو مس فلورینا کا حسن وجمال دیکھتے"

ولیم: "بےساختگی سے "خدا مجھے وہ آنکھیں نہ دے جو فلورینا کے شمع جمال پر پروانہ ہوں، نہیں، دوست! تمھیں کو اس کا جمال جہاں آرا دیکھنا مبارک ہو، میں تو اس کے دیکھنے کو عاریتاً کسی کی آنکھیں مانگ کر اپنے پاک دل کو ہوس پرستی کی گندگی میں آلودہ کرنا نہیں چاہتا!"

ساوٹرس: "خیر! ہر شخص اپنے خیالات کا مالک و مختار ہے، میں یہاں کبر وانکسار، نیکی و بدی کی تمیز حاصل کرنے نہیں آیا ہوں، میرا مقصد ہے جس طرح سے پیسہ پیدا کروں۔ تھوڑی دیر تاش کی صحبت میں بیٹھکر دو چار سو کا فائدہ ہو جائے تو اپنے وقت کی قیمت سمجھوں!"

ولیم: "تمھارا فائدہ ہو جانے سے مجھے خوشی ہوگی"

ساؤتھرس: "تم تو عجیب بے مزہ گفتگو کر رہے ہو! اگر ہر ناصح لوگوں کی طرح سوسائٹی کی دل چسپیوں میں حصہ نہ لے کر کورے نکل جانا چاہتے ہو؟ تو میں تمھاری رائے کو اصرار کرکے تبدیل کرانا نہیں چاہتا۔ میرا خیال تھا۔ تم اس صحبت عیش ونشاط میں زندہ دل نوجوانوں کی طرح حصہ لوگے۔ معلوم ہوتا ہے میرا گمان غلط تھا، تمھیں ان اشغال میں ذرا بھی لطف نہیں آتا! اس حالت میں یہاں ٹھہر کر فضول وقت برباد کرنے سے کیا فائدہ؟ تاہم میں تمھیں تھوڑی دیر اور روکنا چاہتا ہوں۔ ذرا دیر میں مس دھائیٹ اپنے مست کن نغموں سے حاضرین کو مسرور کرے گی۔ تمھیں تو اس سے دلچسپی ہے؟ کیسے اخلاق سے باتوں میں مشغول تھے؟ ابھی تو محفل جمی بھی نہیں ہے، مہمان رفتہ رفتہ جمع ہو رہے ہیں۔ شہر بھر کی حسین نوجوان لڑکیاں یہاں آکر اپنے کرشموں اور اداؤں کی نظر کش ودل فریب بہاریں دکھاتی ہیں! تھوڑی دیر میں ایسی لڑکی سے ملاقات ہو جائے گی جو تمھارا ہاتھ پکڑ کر بڑے لطف سے ناچنے کی خواہش کرے گی۔ مجھے یقین ہے تمھیں بھی اس کے ساتھ رقص میں مزا آئے گا۔ اگر تم چاہوگے تو وہ گھنٹہ دو گھنٹے گھل مل کر اپنی میٹھی باتوں سے محظوظ بھی کرے گی۔ میں نے سب باتیں کھول کر کہہ دیں اب تمھاری خوشی پر ہے، چاہے گھر واپس جاؤ یا گھنٹہ آدھ گھنٹہ ٹھہر کر انتظار کرو۔ مجھے یقین ہے، تم قدیم دوستانے کا خیال کرکے مجھ سے آئندہ ملنے کی کوشش کروگے۔ نمبر ۳۸ مرانڈین اسٹریٹ۔ میرا پتہ ہے، لیکن میری ملاقات کے اوقات مخصوص ہیں، ہر وقت گھر پر موجود نہیں رہتا

جس روز تمہارا آنے کا قصد ہو، اُس سے ایک روز قبل خط کے ذریعہ سے مطلع کر دینا کہ وقت موعودہ پر تمہارا منتظر ہوں۔ ولیم! میرا دل چاہتا ہے، ایک روز ہم دونوں ایک میز پر کھانا کھائیں۔"

باب ۳

"غم نصیب دھائیٹ"

ساڈرس جملہ تمام کرتے ہی جوے کی میز کی طرف بڑھا۔ ولیم چند سکنڈ سر جھکا کے کچھ سوچتا رہا پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا، دھائیٹ کے قریب پہنچا۔ دھائیٹ کے دل پر فلورین نے زبان کا جو زخم لگایا تھا، تازہ ہونے کی جہت سے رِس رہا تھا، خوشنما آنکھیں اشک آلود ہو رہی تھیں، چہرے کا رنگ! یونہی مصیبتوں سے پژمردہ اور سفید پڑ گیا تھا۔ اس وقت کی بدمزگی نے اور زیادہ افسردہ کر دیا تھا۔ اُس کی اس افسردگی کی پرواہ گھر والوں میں سے ایک کو بھی نہ تھی! ہر شخص اپنے شغل میں ڈوبا ہوا تھا۔ ولیم نے اُس کی صورت دیکھتے ہی، غم نہاں کا اندازہ کر لیا۔ اس نے خیال کیا۔"

"وہ لوگ جو ہنگامۂ سرور و خرمی میں دنیا و مافیہا کو فراموش کئے ہیں، ایک غریب"
"لڑکی کے جذبات الم کا احساس کرنے سے معذور ہیں! نہ انھیں اُس کی طرف توجہ"
"کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی، بادی النظر میں نوجوان لڑکی، بجز از وقتہ بہم پہنچانے"
"اور فیشن کی پابندی کرنے کے کوئی فکر نہ رکھتی ہوگی! لیکن میری آنکھیں، اس حسین"
"تیلی کو انتہا کی محزون! نہایت غمزدہ اور دلی اضطرار و التہاب میں مبتلا پاتی ہیں"
"مجھے اس کی بیقراریوں کا علم معلوم ہے، میرے کانوں نے وہ الفاظ سنے ہیں، جو اپنے"
"اندر ہزاروں چھریاں حد یا نشتر یا ڈخیرہ لئے ہوئے کانوں کی راہ سے غریب کے"
"دل میں اُتر گئے! اچھا! جب اس کی طرف سے کل آنکھیں پھری ہوئی ہیں، جب"
"کسی دل میں اُس کا درد نہیں! تو میں دکھیا لڑکی کی ہمدردی، اپنا فرض سمجھتا ہوں"
"مجھے اُس کی تسلی و تشفی لازم ہے۔ یقیناً میں اس کے تڑپتے ہوئے دل کو"

" ڈھارس دینے کی کوشش کروں گا "

دلی خیال میں الجھا ہوا ولیم ! مس دھائیٹ کے قریب پہنچ گیا۔ اُس نے غم زدہ لڑکی کو خوش و محظوظ کرنے کے خیال سے کہا "

ولیم۔ مس صاحبہ ! بہت دیر سے آپ پیانو بجا رہی ہیں۔ میرا خیال ہے، آپ کا ہاتھ تھک گیا ہوگا؟ اگر کچھ مضائقہ نہ ہو تو میں آپ کی طرف سے یہ خدمت انجام دوں، اگرچہ پیانو بجانے میں کمال حاصل نہیں، لیکن ضرورت کے موافق جانتا ہوں، یقین ہے، آپ کو گانے میں زیادہ زحمت نہ ہوگی "

دھائیٹ سے اس گھر میں کوئی مرد اس اخلاق سے پیش نہ آتا تھا یہ پہلا ہی اتفاق تھا کہ ایک خوش پوش خوب صورت جوان نے پر محبت لہجہ میں اس کی توجہ کو اپنی طرف پھیرنے کی کوشش کی۔ اُس نے پہلے تو خوف آلود نظروں سے ولیم کی طرف دیکھا، پھر نرم لہجہ میں بہت ہی جھجک کے چپ کے کہا "

"جناب والا ! میں آپ کی ہمدردی کی قدر کرتے ہوئے مشکوری ظاہر کرتی ہوں افسوس ! دوسروں کے بجانے پر گانے کی عادت نہیں، ورنہ یہ امر میرے لئے موجب فخر تھا۔ میں خود ہی بجا کر گانے کی عادی ہوں "

ولیم " پر التجا انداز سے " اچھا ! تو اس طرح جواب صاف دے کر میری خدمت کو رد نہ کیجئے۔ کچھ نہیں تو اتنی ہی اجازت دیجئے کہ میں گیتوں کی ورق گردانی کرتا رہوں، جو نظم آپ بجانا چاہیں گی، میں نہایت خوبی سے پرنگ میں لگا دوں گا مس صاحبہ ! اگرچہ آج رات کو پہلی ہی مرتبہ آپ کا نیاز حاصل ہوا ہے، مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اب سے بہت پہلے سے آپ کا خیر اندیش ہوں ! "

یہ ہمدردی، ایسی مہذب گفتگو ! دھائیٹ کا سینہ غموں سے لبریز ہو گیا، آنکھوں میں آنسو بھر آئے، اور اُس نے اپنا خیال ہٹانے کو رنگ رلیاں منانے والے گروہ پر نظر ڈالی۔ اضطراب میں جو کمی پیدا ہوئی جو اس عنوان سے ہو سکتی ہے اُس نے ہوس پرست مجمع سے نظر ہٹا کر ولیم کو دیکھا۔ مردانہ حسن کو آغوش میں لئے شگفتہ چہرا ایسا معلوم ہوا، گویا کوئی فرشتہ اُس کی خاطر جمعی کو آسمان سے اتر آیا ہے ! اس نے آنسو روک کر جواب دیا "

دھائیٹ " درست ہے۔ مجھے بھی خیال پڑتا ہے، آپ کو ضرور کہیں دیکھا ہے، مگر یہ سچ ہے میری آپ کی ملاقات آج ! اور صرف آج ہی ہوئی "

ولیم "مجھے انکار نہیں، کہ میری آپ کی پہلی ملاقات ہے۔ اگر قبل آپ کو دیکھا ہوتا تو شاید بھول نہ سکتا! لیکن آپ کی گفتگو ظاہر کرتی ہے میرا آپ کا کوئی نامعلوم تعلق ہے جس کی وجہ سے آپ میرے ساتھ نہایت مخلصانہ برتاؤ کرتی ہیں۔ غالبًا وہ تعلق میری والدہ مرحومہ کی محبت ہوگی جو آپ کے ساتھ تھی اور آپ اب تک اس محبت کو اچھے الفاظ میں یاد کرتی ہیں۔ ان تعلقات کی تجدید و استحکام کے لئے خدا نے آپ کے دل میں میری عزت عطا کی ہے۔

مس صاحبہ! مجھے اس مکان میں آج سے قبل آنے کا اتفاق کبھی نہیں ہوا! آپ سے مل کر مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی، اور اس سے مجھے اپنے دوست مسٹر ساؤتھس! کا مشکور ہونا چاہیئے، کیوں کہ اس حسن اتفاق کے بانی وہی ہیں"!

دھائیٹ "آپ یہاں پہلے پہل آئے ہیں؟ مجھے یقین ہے، یہاں سے جانے کے بعد شاید آپ یہاں آنے کی جرات نہ کریں گے!"

ولیم "ہاں مس صاحبہ! ارادہ تو یہی تھا، لیکن چند منٹ پیشتر سے وہ رائے تبدیل ہوگئی میں نہیں چاہتا آپ سے نیاز حاصل ہو جانے کے بعد پھر آپ سے ملنے کی کوشش نہ کروں"!

جب خلاف امید، محبت آمیز الفاظ گوش گذار ہوتے ہیں تو اُن کا کیف و سرور ناقابل ضبط ہوتا ہے، مس دھائیٹ! اوائل عمر سے اب تک بہت کم ایسے الفاظ سن سکی تھی، خصوصًا لیڈی گرے گوری کی ملازمت کے بعد سے کوئی مرد یا عورت اس غریب سے ملتفت نہ ہوتی تھی! اسلئے آج پہلا ہی موقع تھا کہ ایک شریف نوجوان نے اس کو پرمحبت الفاظ میں اپنا مخاطب بنانا پسند کیا! اس کے معصوم دل میں ایک لہر اٹھی! خوشی کی لہر! جس نے تھوڑی دیر کے لئے غم نصیب دھائیٹ کو اپنی ترنگ میں بہا کر غافل کر دیا۔ اُس نے جواب دینا چاہا لیکن وہ الفاظ فراہم نہ ہو سکے جو جواب میں کہے یا سمجھے جاتے! اس کے چہرے پر خوش آئند سرخی رونما ہوگئی۔ اور سوا ولیم کا منھ دیکھنے کے کوئی جواب نہ دے سکی!"

راگ شروع ہو گیا! نہایت دلکش اور میٹھے سروں میں! پیانو کے سروں سے دھائیٹ کی شیریں نغمہ سرائی مل کر ایک کیف پیدا کر رہی تھی! اور دلوں پر کیسا ہی اثر ہوا ہو؟ لیکن ولیم بالکل ہی از خود رفتہ تھا، دھائیٹ کے گلے سے ادا ہونے والے نغمہ کو مقدس گیت سمجھ کر مست مسرت تھا! اس نے ایک نظر ڈالی، اس چہرہ پر! جس کی کافی قدر و محبت کرنے والا ابھی ہنوز دنیا کے پردے پر پیدا نہ ہوا تھا! دھائیٹ! ناقدری کے عالم میں بھی ایک مرقع تھی حسن و موزونیت کا! ایک بھولی

پیانو کے پردوں پر دوڑتے، دوڑتے، انگلیاں قائم ہوکر رہ گئیں! اس نے خفیف سا ترچھا ہو کر جواب دیا۔

دھائیٹ "مہربان! معاف فرمائیے گا۔ آپ کے الفاظ خوشامدانہ پہلو لئے ادا ہو رہے ہیں۔ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میں ستائش پسند عورت نہیں ہوں۔ نہ اُن حواس باختہ نوعمر لڑکیوں کے مانند جو مردوں کی ادنیٰ خوشامد پہ پھول پڑتی ہیں۔ میں غریب اور مجہول النسب لڑکی ہوں، لیکن میرے پہلو میں پاکباز و صداقت پسند دل ہے اگر آپ مجھے ادا سہ مش خیال فرماتے ہیں تو یہ آپ کی بہت بڑی غلطی ہے۔ یہ صحیح ہے آپ اکثر کے خلاف کچھ زیادہ میری وقعت کرتے ہیں، آپ نے مجھے اچھے الفاظ میں مخاطب بنایا ہے۔ لیکن جو لفظیں مجھے میری حد سے بڑھا چڑھا کر ظاہر کریں، استعمال نہ کیجئے میں جھوٹ ستائش اور چاپلوسی کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں"۔

ولیم "مس صاحبہ! میں ــــ"

دھائیٹ "بات کاٹ کر" دیکھئے میرے کلام کی جھوٹی تردید نہ فرمائیے گا جس انداز سے آپ گفتگو کر رہے ہیں، اُسکو دیکھتے ہوئے، مجھے خوف ہے، کہ لوگ دیکھکر مشکوک ہوں گے۔ میں بدنامی سے بہت ڈرتی ہوں، اگر یہاں ایک کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہو گیا کہ " دھائیٹ نے مسٹر ولیم کو پہلی ہی ملاقات میں اپنا گرویدہ کر لیا!" تو میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گی صبح ہی کو تمام میں، یہ افسانہ رنگ کر مشہور ہو جائے گا! پاک مریم واقف ہیں میرے دل میں کسی گناہ کا خیال تک نہیں، جس طرح لوگ مصیبت سے بھاگتے ہیں، میں بدچلنی و آوارگی کی زندگی سے گریز کرتی ہوں۔ اکثر مردوں کی لفاظی نے لڑکیوں کو شیشے میں اتار کر گمراہ کر دیا ہے وہ اپنی ہستی کو بھول کر ایسی خود نما و مغرور بن گئیں جس کا کوئی ٹھکانا نہیں! لیکن انجام کار پشیمانی اور موت کا شکار ہو گئیں! مجھے اس تعریف سے معذور رکھئے جو دل میں رعونت کی روح پھونکنے والی ہو۔ میں نہایت مصیبت زدہ لڑکی ہوں، دنیا میں میرا ہمدرد خدا کے سوا کوئی نہیں، ایسی حالت میں اگر میرا دماغ مجنونانہ کبر و نخوت کی جولاں گاہ بن گیا تو کیا حشر ہو گا؟ اف! اس خیال سے میری روح تھراتی ہے"۔

ولیم ارتھر کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا، جو دھائیٹ نے جواب دیا۔ وہ خوف سے لرز گیا، دھائیٹ اپنا مافی الضمیر بہاس صفائی سے بغیر کسی خوف و لحاظ کے ادا کر سکتی ہے؟ ولیم کو مطلق

تھی، خوش رنگ دلاویز! ایک مورت تھی، مقدس اور قابل پرستش! آنکھوں میں کشش تھی
پاک وصاف! جبیں سے نور صداقت ساطع تھا۔ الغرض وہ الماس کا حسین نگینہ تھی جو کسا بازاری
کی بہ دولت خاک پر پڑا ہوا اپنی ضیائے گرد آلود کو سرمہ مفت نظر بنائے تھا، اور جس طرح بازار
مصر میں عام خریداروں کی آنکھیں جمال یوسفی سے بہرہ اندوز ہونے سے نااہل ثابت ہوئیں،
کلکتہ کے شائق حسن نوجوان وھائیٹ کی صباحت جانچنے میں ناکام تھے!"

ولیم اربھر دیر تک دل میں سوچتا رہا، نگاہیں چہرہ زیبا کی گل چینی کر رہی تھیں، اور دل
اُس کے اخلاق و ایثار، صورت و سیرت، تہذیب و شائستگی کے اندازے میں مشغول تھا۔ یہ
ایک جنگ تھی، جو اندر ہی اندر جاری تھی۔ بالآخر فیصلہ ہو ہی گیا! اس نے سمجھ لیا،
"وھائیٹ کسی طرح ذلیل گھرانے کی لڑکی نہیں! ایسا حسن ادنیٰ خاندانوں میں"
"ہو ہی نہیں سکتا، اس کے لئے پاکبازی شرط اول ہے، وھائیٹ فرشتہ خو عورت"
"ہے اس کے خیالات عالی ہیں، یہ اور بات ہے کہ زمانے نے جکڑ دے کر ذلیل پیشہ"
"اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے، بہر نوع یہ لڑکی اس قابل ہے کہ شریف پہلو کی زینت"
"ہو، اُس کی آنکھوں سے جھلکنے والا نور عفت و عصمت کا گواہ ہے۔ افسوس ہے وہ ایسے"
"آوارہ لوگوں کی دل جسپی کا کھلونا بنائی گئی ہے!"
خیالات کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ ولیم کو وھائیٹ کی پاکبازی و عفت تسلیم کرنا پڑی۔ خیالات
وھائیٹ کی مخالفت کرنے کے روادار نہیں! دل خود بخود کھنچا جاتا ہے، ہمدردی کا خیال از خود
پیدا ہو کر بڑھ رہا ہے اسی کشاکش میں وھائیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"
ولیم "مس صاحبہ! میں اس ناپاک محفل میں پھر شریک ہونے کی آرزو رکھتا ہوں! اس لئے
نہیں کہ مجھے اُن اشغال میں شغف ہے، جو آوارہ منش لوگوں سے تمغہ امتیاز حاصل کر چکے ہیں
مس فلورین حسین ہے، مگر ایسا جسکی آڑ میں معاصی کا سیلاب موجزن ہے، اُس کی آنکھوں میں
کشش تو ضرور ہے، مگر نہایت تلخ و ناگوار! لیڈی گرے گوری تو سخت خوفناک عورت معلوم ہوتی
ہے، اُس سے نظر ملا کر بات کرتے ہوئے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی خباثت منتقل ہو
یہاں سوا آپ کے کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اپنی طرف متوجہ کر سکے، میں آؤں گا تو مگر صرف
آپ کا نیاز حاصل کرنے"
خوبصورت چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ سرخی کے بدلے دل شکن اُداسی و اضمحلال چھا گیا

یقین نہ تھا۔ اس نے سمجھ لیا۔
"یہ ڈھٹائی اور غصہ عبث نہیں! عفت مآب خاتونیں! جب انھیں خیال"
"پیدا ہو جائے کہ اُن کا مخاطب، پھانسنے کے لئے دام پھیلا رہا ہے، تو اسی طرح"
"دبے جگر ہو کر جھڑک دیتی ہیں۔ اُس وقت اُن کا جوش نہ سلطانوں کی حقیقت"
"سمجھتا ہے! نہ شجاعانِ عالم کو دھیان میں لاتا ہے۔ اُن کے کمزور دل میں قوی"
"جذبات پیدا ہو کے ہر قانون اور ہر خطرے سے آزاد کر دیتے ہیں۔ کوئی"
"شک نہیں، یہ جذبات عفت و عصمت کی دیویوں کے سوا عام عورتوں"
"میں نہیں پائے جاتے!"
یہ خیالات تھے جو دلیم ارتھر کے دل میں آناً فاناً پیدا ہو گئے۔ وہ دھائیٹ سے رنجیدہ ہونے کے بدلے نہایت خوش ہوا اُس کے دل میں کئی حصہ وقعت بڑھ گئی۔ دبی زبان سے ایک ایک لفظ پر غور کرتے ہوئے جواب دیا؟
دلیم "معاف کر، معاف کر اے خدا کی نیک و خوبصورت مخلوق معاف کر! میں نے تیری حقیقت کو پہچان لیا، اب ایسی تقصیر نہ ہوگی۔ میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں میرے الفاظ کسی غرض پر مبنی نہ تھے۔ میری زبان سے ادا ہونے والے جملے میرے دلی جذبات و خیالات کی ترجمانی کر رہے تھے۔ تو حقیقت میں ایک فرشتہ ہے، نیکی اور پاکبازی کا! جو جنس لطیف کے قالب میں ڈھال کر اس لئے بھیجا گیا ہے، کہ مٹی کی چلتی پھرتی مورتیں، اُسے دیکھ کر وہ راستہ اختیار کریں جو صداقت سے جاملتا ہے۔ اب مجھے اتنی، ہاں! صرف اتنی! اجازت دے کہ میں تیرے قریب بیٹھ کر تیرے نغموں کے سرور سے اپنے سینہ کو مملو کر سکوں، اور بس!"
یہ عجیب پُرجوش تقریر تھی، دھائیٹ دیکھ رہی تھی اور سمجھ رہی تھی۔ معلوم ہوتا تھا، دلیم نہیں، رہنتیوں کا دیوتا ایک ایک لفظ کو سچائی کے رنگ میں رنگ کر پیش کر رہا ہے، زبان سے نکلنے والے الفاظ نہایت سرعت سے دل میں اتر رہے تھے۔ یکایک اُس کے چہرے کی گئی ہوئی بحالی اس طرح پلٹ آئی جیسے زلیخا کا شباب! اُس نے مسکرا کر کہا"
دھائیٹ "بے شک! بے شک! آپ نے جو کچھ کہا مجھے یاد رہے، اب میں اپنے گذشتہ الفاظ واپس لینا چاہتی ہوں۔ میں نے گمان کرنے میں یقیناً غلطی کی، آپ سے عذر خواہ ہوں۔ آپ شوق سے میرے پاس بیٹھ سکتے ہیں۔ جب آپ کی نیت سالم ہے تو مجھے

کلام کرنے میں پس و پیش یا خوف نہیں، ویسے گا رہی ہوں گلا تھک گیا ہے، سننے والے بھی اپنے اپنے رنگ میں ڈوبے ہیں۔ اس لئے تھوڑی دیر سستانا چاہتی ہوں بشرط آپ بھی بخوشی اجازت دیں!"

ولیم "نہیں! نہیں! میں اصرار نہ کروں گا۔ تعجب ہے آپ کے گانے کی طرف یہ لوگ، توجہ نہیں کرتے! حالانکہ آپ سا خوش گلو جہاں موجود ہو، وہاں اور کوئی شغل ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ معاف فرمائیے گا میرے الفاظ بہر سابق کی وضع اختیار کرتے جاتے ہیں۔ میں ان کے ادا کرنے پر مجبور ہوں یہ میری دلی کیفیت کے ترجمان ہیں، خیر! میں دریافت کرنا چاہتا ہوں، جب یہ کوڑھ مغز نوجوان آپ کے ترانوں سے بہرہ ور ہونا نہیں چاہتے تو مس فلورین نے اس وقت آپ کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کیوں روا رکھا تھا؟"

دھائیٹ۔ آہستہ سے "یہ تو یہاں کا عام قاعدہ ہے۔ آپ جس قدر لوگوں کو دیکھ رہے ہیں یہ، اور آنے والوں میں سے کوئی بھی گانا سننے نہیں آتا۔ رقص و سرود تو محض بہانہ ہے، سب لوگ آپس میں جوا کھیلنے سیاہ کاریوں کا ارتکاب کرنے جمع ہوتے ہیں! آپ! چند ایسے شخص بھی یہاں ملاحظہ کیجیئے گا جو پھڑ پر بیٹھے ہوئے تین کانے، پو بارہ میں منہمک ہیں! کبھی کبھی دوسروں کو منانے کے لئے گانے پر بھی واہ واہ کرتے جاتے ہیں! اس سے ان کا ظاہری مطلب اُن لوگوں کو غلطی میں ڈالنا ہے، جو اُن کی نسبت خیالی کئے بیٹھے ہیں کہ وہ محض جوئے کی غرض سے یہاں آتے ہیں! مجھے اُن لوگوں کی ستائش زہر معلوم ہوتی ہے مگر کیا کروں؟ قسمت نے تلخ باتیں سننے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس بے قدری پر بھی مجھ میں یہ قدرت نہیں جو گانے سے انکار کر سکوں! مس فلورین اور لیڈی گرے گوری فوراً ممدنی کی طرح تم کر رکھ دیں! مجھ سے جہاں تک ہو سکتا ہے اُن لوگوں کو خوش رکھنے کی تدبیر کرتی ہوں، ہر چند اپنے نفس پر سخت جبر کرنا پڑتا ہے!"

ولیم "آپ کی ایذا رسانی کی بانی مبانی تو لیڈی گرے گوری اور مس فلورین ہیں؟ غالباً انھیں پر غصہ آتا ہوگا؟"

دھائیٹ "جی نہیں، وہ آقا، میں خادم! اُن پر غصہ کرنے کا کیا حق ہے؟ اگر میں محنت کرتی ہوں تو اُس کے صلے میں مقررہ وظیفہ پاتی ہوں۔ خود اپنے اوپر غصہ آتا ہے، کیوں کہ میں بے خطا بھی نیلی پیلی آنکھیں دیکھتی اور تلخ کلامی کو شربت کا گھونٹ سمجھ کر پی جاتی ہوں!

(آنکھ کے اشارے سے) اُدھر دیکھیئے، کیسی زہر آلود نگاہوں سے مجھے دیکھا جارہا ہی؟ معلوم ہوتا ہی اُن لوگوں کو ہمارا باتیں کرنا ناگوار ہی۔"

باتوں کا سلسلہ تمام کرکے دھائیٹ نے گانا شروع کیا۔ ہندوستانی مذاق کے موافق، گویا کوئل کوک رہی تھی! اس کے گانے کا سواد کسی کو آیا یا نہیں آیا؟ لیکن ولیم ارتھر کیف سرور میں بسم ہوگیا، ایک کشش تھی جو زبردستی دل کھینچے لیتی تھی! جب تک نظم ختم نہ ہوئی پتھر کی مورت کی طرح ساکت بیٹھا رہا۔ گانا ختم ہوتے ہی گویا کسی نے چونکا دیا!"

ولیم:" آپ اس قدر خوش گلو ہیں کہ میں نے کبھی ایسا خوش گلو گانے والا نہیں دیکھا۔ اگر آپ کسی تھیٹر میں ملازمت کرلیں تو میرا خیال ہی بہت جلد! اتنی تعجیل کے ساتھ جیسے گھیرے سیاہ بادلوں میں بجلی کی چمک پھیل جاتی ہی! لوگوں میں آپ کی شہرت کا آوازہ گونج جائے۔"

دھائیٹ:" درست ہی، کبھی کبھی میرے ذہن میں بھی یہ خیال پیدا ہوا ہی، لیکن میں گمنامی کی زندگی کو اطراف عالم میں مطعون ہونے سے زیادہ پسند کرتی ہوں!"

ولیم:" یہ کیوں؟"

دھائیٹ:" فراغت و اطمینان کی زندگی بہت اچھی زندگی ہوتی ہی۔"

ولیم:" میں آپ کے خیال سے متفق نہیں جس کو آپ اطمینان سمجھ رہی ہیں اصل میں اطمینان نہیں! کیا آوارہ منشوں کی صحبت میں رہ کر خاطر جمعی ہوسکتی ہی؟ مس ڈھائیٹ! آپ صاحب کمال عورت ہیں، موسیقی میں آپ کا مثل و نظیر نہیں، قدر دانوں کی نظر پر چڑھنے کے بعد آپ کو دوسری زندگی ملے گی، جو آسائش و شہرت سے پُر ہوگی۔ آپ فہمیدہ ہیں، مجھے آپ کے اس عجیب و پست خیال نے تعجب میں ڈالدیا!"

دھائیٹ:" سوال کا جواب نہ دے کر" مسٹر ولیم! اب آپ تشریف لے جائیں تو مناسب ہی، لوگوں کی نظریں ادھر آنے لگی ہیں، لیڈی گرے گوری اور مس فلورین کو معلوم ہوگیا کہ میں نے اپنا بہت سا وقت آپ سے باتیں کرتے میں بسر کردیا تو ابھی دونوں بھبکی جلتی آموجود ہوں گی، اُن کی باتیں میری تضحیک کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتیں، مجھے بے حد ملال ہوتا ہی۔ جلسہ برخواست ہونے کے بعد آپ مجھ سے مل سکتے ہیں۔ اسوقت ناچ کی صحبت شروع ہونے والی ہی، مجھے ناچنے والوں کے ساتھ پیانو بجانا پڑے گا۔"

ولیم "کیا آپ کو میرے ساتھ رقص کرنے کا موقع نہ ملے گا؟"
دھائیٹ "بالکل نہیں، مجھے پیانو بجانے سے ایک لمحہ کی فرصت نہ ہوگی۔ البتہ ناچ کے بعد جب مہمان کھانا کھانے جائیں گے اُس وقت تھوڑی دیر گفتگو کرنے کا وقت مل سکتا ہے، اچھا خدا حافظ!"

باب ۳

"جوئے کی پھڑ"

ولیم ارتھر کا دل نہ چاہتا تھا دھائیٹ کی معصومانہ باتوں کو چھوڑ کر اُن لوگوں میں جا ملے جن کے اطوار وعادات سے سخت متنفر ہے۔ لیکن دھائیٹ کی ناراضی کا خیال کشاں کشاں لے ہی گیا۔ وہ دل ہی دل میں غور کر رہا تھا کہ " دھائیٹ نے اپنے پاس سے ہٹ جانے کی خواہش کیوں کی؟ سب سے زیادہ اُس کی خفگی کا خیال تھا کئی بار سوچا دھائیٹ افسردہ تو نہیں ہوگئی؟ اُس نے عمداً و سہواً کوئی بات اُس کے مزاج کے خلاف نہیں کی نہ خود دھائیٹ کی باتوں سے دلی کدورت کا پتا چلتا تھا۔ آخرکار فیصلہ کرلیا کہ اُس نے محض مس فلورین کے خوف سے ہٹا دیا ہے"

مس فلورین کی باتوں نے ولیم ارتھر کے دل میں اُس کی طرف سے حقارت انگیز خیالات بھر دئیے تھے۔ بالخصوص جب سے دھائٹ کے ساتھ بدسلوکی و تکبر کا اظہار کیا تھا، ولیم ارتھر اُس کی طرف دیکھنے کا روادار نہ تھا"

"مس فلورین! نامہذب و متکبر لڑکی! جو اپنے حسن و دولت کے گھمنڈ میں"
"کسی کی دل آزاری و تحقیر کی پروا نہیں کرتی! میرے حبالہ نکاح میں آکر"
"وہ کہاں تک خوش رکھ سکتی ہے؟ ساؤٹرس! نہ معلوم کیوں اُس کی تعریفوں کے"
"پل باندھ کر مجھے اُس کی بے جا عشوہ سازیوں کا شکار بنانا چاہتا ہے؟ بظاہر"
"تو میرا دوست ہے، اور مجھے ترقی کرنے کا موقعہ دینا چاہتا ہے! تھوڑی دیر کی"
"ملاقات میں اُس کے مزاج و مذاق کا تجربہ تو حوصلہ شکن ہے۔ لاکھوں نہیں"

"کروڑوں کی بھی مالک ہو تو مجھے کیا؟ میں کبھی ایسی مغرور لڑکی کی صحبت"
"میں خوش نہیں رہ سکتا کیا ساوٹرس کا مطلب ہی، میں روپیہ کے لالچ"
"میں اپنی عزت و شرافت کا خون کر کے ایک آوارہ منش لڑکی کا غلام بن جاؤں؟"
"یہ تو کبھی نہ ہو گا۔"

یہ خیالات تھے۔ جو ولیم کے قلب و دماغ میں بڑی سرعت سے بھر بھر کر خارج ہو رہے تھے۔

جب بڑھتے بڑھتے جوئے کی میز کے قریب پہنچ چکا تو خیالات کا سلسلہ ٹوٹا۔ ساوٹرس! چند لوگوں کے ساتھ تاش کے شغل میں مشغول تھا۔ اُس کا حریف بہت جیت میں تھا۔ اُس کے سامنے گنیوں اور نوٹوں کا ڈھیر تھا۔ ساوٹرس! کے منہ سے ہار کی تشنگی نمایاں تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُس کے تمام منصوبے خاک میں مل چکے ہیں جیبوں میں جتنا مال تھا۔ آہستہ آہستہ حریف کے پاکٹ میں پہونچ چکا ہی۔ ولیم کو اپنے دوست کے ہارنے کا افسوس ہوا۔ اور ہمدردی کی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ ولیم آرتھر کو اپنے پاس کھڑا دیکھ کر اُس نے کہا۔"

ساوٹرس "دوست! خوب ٹائم پر پہنچے۔ میں تمھیں یاد ہی کر رہا تھا۔ اگر اس وقت تم میری مدد کرو تو تمھارا مشکور ہوں گا۔ میری جیبیں خالی ہو گئیں! تم تھوڑا روپیہ بطور قرض دو تو یقین ہی میں اپنا ضائع شدہ مال واپس کر سکوں گا۔ کیا روپیہ دینے کو تیار ہو؟"

ولیم "مجھے افسوس ہی، اس وقت روپیہ ساتھ نہیں۔ اگر ہوتا تو بے تامل دیدیتا۔"

ساوٹرس "ہیں! کیا مجھے معلوم نہیں تمھاری جیب میں اس وقت بھی دس ہزار روپیہ موجود ہی؟"

ولیم "وہ روپیہ میرا نہیں، مسٹر سنڈفرڈ کا ہی۔ صبح انھیں واپس کرنا ہی۔"

ساوٹرس "اوہ! تم فکر مند نہ ہو، میرے پاس مکان پر پندرہ بیس ہزار روپیہ نقد موجود ہی، بہت سویرے تمھارا روپیہ واپس کر دوں گا۔ تم آفس دس بجے جاؤ گے اُس وقت مسٹر سنڈفرڈ کو روپیہ دیدینا۔"

ولیم "یہ خیال نہیں ہی۔ شاید وقت پر روپیہ نہ......"

ساوٹرس "بات کاٹ کر بس بس! چلیے بہانوں کو رہنے دو! مجھے معلوم ہو گیا تم روپیہ دینا نہیں چاہتے افسوس تمھاری دوستی چند سکوں کے مقابلے میں کمزور ثابت ہوئی! قدیم ملاقات کا بھی پاس نہ کیا!"

ولیم آرتھر عجیب کشاکش میں گرفتار تھا! روپیہ نہیں دیتا ہی تو ساؤٹرس خفا ہوا جاتا ہی۔ اگر دیتا ہی تو امانت میں خیانت ہوتی ہی۔ اُس نے خیال کیا؛

"ہر چند ساؤٹرس سویرے ہی روپیہ واپس کرنے کا وعدہ کرتا ہی، لیکن اُمید"
"نہیں شب بھر جاگے گا تو صبح دیر میں بیدار ہوگا۔ دن کاروبار کے لئے ہوتا ہی"
"اُس وقت اتنی فرصت کہاں جو روپیہ لے کر میرے یہاں آئے؟ میرے پاس"
"اتنا روپیہ موجود نہیں (کچھ سوچ کر) گھر میں ہزار روپیہ کے دس قطع رکھے ہیں"
"ساؤٹرس زیادہ سے زیادہ دو چار سو سے کھیلے گا، علی الصباح روپیہ نہ بھی ملا"
"تو انھیں نوٹوں سے کمی پوری کر کے مسٹر سنڈفرڈ کو واپس کر دوں گا!"

ولیم "دوست! خفا نہ ہو۔ میں تمھیں نادہند سمجھ کر بخل نہیں کرتا۔ تم ناراض ہوتے ہو تو لو اپنے مالک کی امانت سے دئے دیتا ہوں۔ مگر میرے پاس ہزار ہزار کے نوٹ سے کم کا نوٹ نہیں ہی۔ ایک نوٹ لے کر اپنی ضرورت رفع کر لو۔ مہربانی کر کے کل بہت سویرے واپس کر دینا۔ مجھے مسٹر سنڈفرڈ سے ندامت نہ اُٹھانا پڑے۔"

اُمید کے خلاف ہزار روپیہ کا نوٹ پاکر، ساؤٹرس کی باچھیں کھل گئیں، دل میں اپنی چالاکی اور گرم گرم فقروں کے استعمال کرنے پر پھول گیا، بظاہر ولیم آرتھر کو مشکورانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا!

ساؤٹرس "مجھے تم سے ایسی ہی توقع تھی۔ آج میرا لک (نصیب) بہت خراب تھا، مگر تمھارا روپیہ بھاگوان ہی، میں ضرور اپنا مال برابر کر کے جیتوں گا۔ اور جیت میں تمھارا حصہ بھی ہوگا۔"

ولیم "تمھارے فائدے سے مجھے دلی مسرت ہوگی۔ مگر میں......!"

ہنوز جملہ تمام تھا کہ پشت کی جانب سے کسی نے آہستہ سے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا، اُس نے پلٹ کر دیکھا، ساؤٹرس پھر کھیل میں مشغول ہو گیا۔

ولیم آرتھر نے مڑ کر دیکھا۔ پچاس پچپن سال کی عمر کا چوڑا چکلا تنومند آدمی اُس کی توجہ اپنی طرف منعطف کرانا چاہتا ہی۔ صورت پر شرافت کے ساتھ ہی رعب وجلال برستا ہی۔ وضع قطع سے خوش اخلاق و شریف معلوم ہوتا ہی، آنکھوں کی چمک جبیں کی کشادگی دانش مندیوں کا کھلا ہوا ثبوت ہیں۔ سینہ پر ایک اعزازی میڈل آویزاں ہی، جو کمانڈران چیف ہونے کی دلیل ہی؛

اس نشان سے ولیم ارتھر نے پہچان لیا اُس کو مخاطب کرنے والا، گورنمنٹ ہند کی فوج کا معزز عہدہ دار ہے۔"

جس طرح سارق خادم چوری کرتے وقت آقا کے آجانے سے بید کی طرح لرزنے لگتا ہے ولیم ارتھر کے دست و پا میں رعشہ پڑ گیا! اُس نے پھٹی پھٹی خوف زدہ نگاہوں سے فوجی افسر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

ولیم "ارے! آپ یہاں ؟"

اس سے زیادہ اُس کی زبان سے ادا نہ ہو سکا! اُس کی ڈری سہمی ہوئی حالت کا اندازہ کر کے مسکراتے ہوئے بلند بالا شخص نے جواب دیا۔"

ہاں! میں یہاں آیا ہوں۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ میں اکثر ایسی صحبتوں میں شریک ہوا کرتا ہوں! انہا اپنی اس تفریح کو نظروں سے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ میرا گمان ہے، تم اول ہی اول یہاں آئے ہو؟ اس سے پہلے آئے ہوتے تو میں ضرور دیکھتا۔ یہاں کی کوئی تقریب میری شرکت سے خالی نہیں ہوتی۔ میرے اعزازی تمغہ نے تمھیں میرے عہدے سے آگاہ کر دیا ہوگا۔ آج کل میں رخصت پر ہوں۔ قصد تھا یورپ چلا جاؤں، مگر وہاں میرا کوئی عزیز باقی نہیں! ہندوستان کے طویل قیام نے دوستوں کا دائرہ بھی محدود کر دیا۔ اس لئے کلکتہ ہی میں چھٹی کا زمانہ بسر کرنے کی ٹھان لی ہے۔ عیش پرستیوں میں کلکتہ ہندوستان کا پیرس ہے! اسی سے جہاں اس قسم کے جلسے ہوتے ہیں میں ضرور شریک ہوتا ہوں۔ اس شرکت میں خاص مصلحت ہے۔ فوجی ملازمت نے تمام ممالک کا تجربہ کرا دیا لیکن مسرت آگیں جشنوں، دل فریب صحبتوں میں بالکل کورا تھا۔ چاہتا ہوں اس معلومات سے بھی تھوڑا بہت واقف ہو جاؤں۔ اب تم کہو، یہاں کیوں اور کیوں کر آئے؟"

ولیم "اس صحبت میں میری کوئی غرض نہیں جس کی بنا پر کہہ سکوں، فلاں مطلب سے آیا ہوں۔ شام کے بعد ایک دوست سے اتفاقیہ طور پر ملاقات ہو گئی، وہ زبردستی پکڑ لائے!"

فوجی افسر "وہی لونڈا نا، جو تم سے ہزار روپیہ قرض لے کر جوا کھیل رہا ہے؟ ہاں، وہ تو ہمیشہ یہاں آتا ہے، اُس کے چال چلن بہت خراب ہیں، اسی وجہ سے فوجی ملازمت سے برطرف کیا گیا تم سے کیوں کر دوستی ہوئی؟"

فوجی افسر: "ولیم! تمھارے والد نے بڑی غلطی کی جو تمھیں فوجی تعلیم سے علحدہ کر لیا۔ اگر تعلیم پوری کر کے فوج میں بھرتی ہو گئے ہوتے تو میرے خیال میں اب تک کمانڈنگ افسر ہوتے۔"

ولیم: "مجھے بھی فوجی زندگی بہت مرغوب تھی، جب اسکول میں تعلیم پا رہا تھا، اُسی زمانے میں والدہ کا انتقال ہو گیا، والد مفلوج ہونے کی وجہ سے بیکار محض ہیں، مجبوراً تعلیم ختم کئے بغیر ہی اسکول سے نام کٹوا کر طلب کر لیا۔ اور ......"

فوجی افسر: "(بات کاٹ کر) تمھارے والد نے غلطی کی جو تمھارا نام کٹوا لیا۔ تم اُن کے پاس بھی نہیں رہتے جو اُن کے عذرات کو معقول بنا سکو۔ تم کلکتہ میں مقیم ہو اور تمھارے والد پٹنہ میں سکونت پذیر! تھوڑے دن ہوئے، ایک ضرورت سے بانکی پور جانا ہوا تھا۔ وہاں تمھارے خاندان کے متعلق بہت سی باتیں دریافت ہوئی ہیں۔ آخر تمھارے والد نے، تمھیں کلکتہ میں نوکری کرنے کی اجازت کیوں دی؟ چاہیے تو جائداد سے کوئی تجارتی کام شروع کرا سکتے تھے۔"

ولیم: "میں نے مفلوج باپ کی باقی ماندہ جائداد تجربے کی نذر کرنا پسند نہیں کیا۔ چاہتا ہوں اپنے بازوؤں کے بل پر کام شروع کروں۔"

فوجی افسر: "تمھارا خیال نہایت شریفانہ ہے، میں اُن لوگوں سے بہت خوش ہوں، جو اپنی مدد آپ کرنا چاہتے ہیں، جب تمھارا یہ ارادہ تھا، تو مجھ سے کیوں نہ ملے؟"

ولیم: "بے شک یہ میری بہت بڑی غلطی ہے، مجھے آپ کا پتا بھی یاد نہ تھا یقین ہے، میری معذرت پذیرا ہو گی؟!"

فوجی افسر: "ولیم تم بچہ ہو اس لئے ایسے چھوٹے چھوٹے عذر پیش کرتے ہو، جس پر بے اختیار ہنسی آتی ہے! تم اگر مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے تو بہت سہل ترکیب تھی۔ کسی دن فوجی آفس میں جا کر پتہ دریافت کر لیتے، کون ایسا سپاہی ہے، جو مجھ سے واقف نہیں؟ اتنی تکلیف کی بھی ضرورت نہ تھی۔ لفافہ پر "سی، ڈبلیو، ملونی" لکھ کر میرا عہدہ تحریر کر دیتے تو خط مجھے مل سکتا تھا۔ خدا کے فضل سے میں معمولی لوگوں میں نہیں، جن کی تلاش میں محلے اور مکان کے نمبر کی ضرورت پڑے!"

ولیم: "میری انتہائے بدقسمتی ہے، جو آپ کا خیال نہ آیا۔ اجازت ہو تو عذر خواہی کی غرض سے مکان پر حاضر ہوں؟"

ملونی: "ولیم! تم میرے بچے ہو، میں تمھارے باپ کا ملنے والا ہوں۔ ایک زمانے میں وہ

اور میں بہت گھبرا دوست رہا ہوں - مجھ سے تکلفات کی گفتگو نہ کرو- میں تمھیں اصرار کے ساتھ علم اجازت دیتا ہوں، جس وقت جی چاہے اپنا گھر سمجھ کر آؤ- میری خواہش ہے، جہاں تک ممکن ہو جلد مجھ سے ملنے کی کوشش کرو- میرے مشوروں پر عمل کروگے تو بہت فائدہ اٹھاؤگے- میری عادت نہیں کہ خودغرض دوستوں کی طرح سبز باغ دکھا کر گمراہ کردوں! بزرگانہ نصیحتوں سے تمھیں ترقی کے راستے پر لگانا چاہتا ہوں- کلکتہ بہت خوفناک شہر ہے، قدم قدم پر جال بچھا ہے! چوکا اور پھنسا! اگر تم نے مجھ سے ملنا پسند کیا تو حتی المقدور تمھیں اُن آفتوں سے بچانے کی کوشش کروں گا جو نوجوانوں کی زندگی تلخ کرنے والی ہیں- اس وقت تم جن لوگوں کی صحبت میں شریک ہو، کیا اُن کے حالات کا علم ہے؟"

ولیم "بالکل نہیں! میں تو خود آپ سے دریافت کرنے والا تھا"

ملوفی "اِن کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا بہت ضروری ہے- جن لوگوں سے آمد و رفت رکھنا منظور ہو اُن کے اخلاق و عادات، اطوار و اوضاع کا علم حاصل کرنا فرض اولیں ہونا چاہیئے- سب سے پہلے اس گھر کی مالکہ کے حالات معلوم کرنا چاہیئے- تم نے سنا ہوگا- وہ لیڈی گرے گوری کے نام سے یاد کی جاتی ہے، مگر مسٹر گرے گوری کوئی نہیں جانتا! یہ ایک راز ہے"

ولیم "بے شک! جب میں نے پہلی مرتبہ لیڈی گرے گوری کو دیکھا، اور گفتگو کی تو گمان ہوا کہ اس عورت کی زندگی ایک راز ہے- غالباً جعل فریب یا ناجائز عنوان سے دولت جمع کر کے لیڈی گرے گوری بن گئی ہے؟"

ملوفی "ایک حد تک تمھارا قیاس صحیح ہے- یہ عورت قاہرہ میں خیاطی کرتی تھی- اس کا شوہر بھی تھا، لیکن وہ لیڈی گرے گوری بننے سے قبل مرگیا- اُس کے انتقال کے بعد ہی یکایک دولت اس کے قدموں سے آلگی، اور یہ دوکان فروخت کر کے ہندوستان چلی آئی- یہاں بھی چورنگی میں کپڑے کی دوکان ہے- سلائی بھی ہوتی ہے- لیکن دوکان کی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتی ہے! معلوم نہیں کون شخص خفیہ طریقہ پر مالی امداد پہنچاتا ہے؟"

ولیم "کیا وہ شخص یہاں کبھی نہیں آتا؟"

ملوفی "وہ یہاں کبھی نہیں آتا- تاہم روپیہ کی امداد برابر پہنچاتا رہتا ہے- اس طرف ایک ایسے شخص کا پتہ لگا ہے جو ان دونوں کے درمیانی مراحل طے کرتا ہے- اس سے عجیب راز متوفی کا سراغ بھی ملا ہے"

ولیم "حیرت سے "متوفی؟"
ٹلوتی " ہاں! اس دولت مندی کی اوٹ میں خون کی چھینٹیں نظر آتی ہیں! ہر چند کوئی ثبوت نہیں ہو، لیکن میرا دل گواہی دیتا ہو کہ میرا خیال حرف بحرف صحیح ہو" اُس کی ایک لڑکی بھی ہو"
ولیم "کون؟"
ٹلوتی "کیا مس فلورین کو تم نہیں جانتے؟ غالباً تمھارے دوست! ساوٹرس نے اس سے ملاقاتی وقت بتایا ہوگا کہ لیڈی گرے گوری کی تولیت میں ہو! لیکن ایسا نہیں ہو، تم غور سے کام لو تو اصلیت ظاہر ہو جائے۔ مس فلورین کی صورت دیکھکر آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہو، کہ وہ لیڈی گرے گوری کی بیٹی لڑکی ہو"
ولیم "آپ کا خیال ٹھیک ہو۔ میں نے ان لوگوں کو عمیق نظروں سے نہیں دیکھا۔ نہ ضرورت ہی تھی اس لحاظ سے صرف سننے پر اعتماد کیا! آپ کے فرمانے سے سب باتیں صاف ہو گئیں، خیر! یہ تو فرمائیے، مس فلورین کا باپ کون ہو؟"
ٹلوتی "وہی فلورین کا باپ ہو، جو لیڈی گرے گوری کو روپیہ کی جانب سے بے فکر کیے ہو، یقیناً وہ بہت دولت مند شخص ہو، اُس کی کل جائداد فلورین کو ملے گی۔ ایک امر قابل لحاظ ہو، یعنی فلورین کے والد کی ایک اور بی بی ہو جسے کوئی جانتا نہیں مگر وہ ہنوز بقید حیات ہو!"
ولیم "اخاہ! تب تو یہ لوگ بڑے دولت مند ہیں؟ ساوٹرس بیان کرتا تھا، مس فلورین کا ایک چچا نہایت دولت مند ہو اور لاولد بھی، اُس کے بعد تمام جائداد مس فلورین کو ملے گی، اگر تم دولت مند بننا چاہتے ہو تو فلورین سے شادی کر لو"
ٹلوتی "ساوٹرس نے غلط نہیں کہا۔ مگر تم سے عالی خاندان شخص کو ایک مجہول النسب لڑکی سے شادی کرنا کہاں تک موزوں ہو؟ لیڈی گرے گوری تو آسانی سے رضامند ہو جائے گی۔ تم سا شریف اور نیک شوہر فلورین کو نہیں مل سکتا۔ تمھاری غربت ارج نہیں ہو سکتی، دولت کی طرف سے اُس کو کافی اطمینان ہو۔ مجھے بعض ذریعوں سے اطلاع ملی ہو لیڈی گرے گوری فلورین کے واسطے اچھے خاندان کا لڑکا تلاش کر رہی ہو۔ تمھارے عالی خاندان ہونے میں کلام نہیں بھر شریف ہونے کے ساتھ ہی، شکیل، خوش

اخلاق، اور نیک اطوار ہو۔ میرا تو خیال ہے، شاید تم ہی اس دولت مند گھر میں شادی کرنا پسند نہیں کرتے؟

ولیم ۔ میں اس دولت سے ہزار درجہ افلاس کو پسند کرتا ہوں۔ مسٹر ملونی! میری رگوں میں شریف خون ہے، میں اپنی نسل چاندی سونے کے ٹکڑوں اور چمک دار پتھروں سے بدل کر خراب کرنا نہیں چاہتا۔"

ملونی "شاباش! غیور مردوں کو ایسا ہی چاہیے۔ ولیم! تم اکثر مجھ سے ملتے رہنا۔ میں تمھارے فائدے کی تدبیر بتاؤں گا۔"

ولیم " میں فرصت کے اوقات آپ کی صحبت میں بسر کروں گا۔ سردست مجھے ایک فکر پیدا ہو گئی ہے۔ معلوم نہیں ساوٹرس مجھے طمع دے کر یہاں کیوں پھنسانا چاہتا ہے؟"

ملونی " فلورین کا باپ دولت مند شخص ہے، غالباً وہ اوروں کی طرح ساوٹرس کو بھی مالی امداد دیتا ہو گا۔ ساوٹرس ایک لالچی اور خود غرض شخص ہے، جہاں روپیہ ملنے کی امید ہو گی، وہیں خدمت کرنے کو حاضر ہو جائے گا۔ فلورین کی شادی کے متعلق اُن لوگوں کا منشا دریافت کر کے تمھیں پھنسانا چاہتا ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے ساوٹرس خود اصلیت سے واقف نہ ہو۔ وہ بھی سمجھتا ہو، مس فلورین کا چچا دولت مند ہے، اُسے کیا پڑی ہے جو کار تحقیقات کی زحمت اپنے ذمے لے؟ خیر! میں تم سے اتنا ضرور کہوں گا، ساوٹرس اچھا آدمی نہیں اُس سے زیادہ میل نہ پیدا کرو۔"

ولیم " آئندہ خبردار رہوں گا، ہر کام پورے غور کرنے کے بعد کروں گا۔"

ملونی " مسکرا کر، تمھارے والد بھی غور کے عادی نہ تھے، یہی وجہ ہے مالی نقصانات کے علاوہ بڑی بڑی زحمتیں اٹھانا پڑیں، تم کو چاہیے اُن کے واقعات و سوانح سے سبق حاصل کرو جس قدر آوارہ لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرو گے اتنا ہی زیادہ بے خوف رہو گے۔"

ولیم "، اس صحبت میں آئندہ شریک ہونے کا خیال تک نہیں۔ مہربانی کر کے یہ سمجھا دیجیے، جس کام کو میرے واسطے بُرا خیال فرماتے ہیں، خود وہی کام کیوں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا، میں اکثر اس صحبت میں آتا ہوں۔

ملونی " میری مثال نہ پیش کرو، میرے جوش اور ولولہ خیزیوں کا زمانہ گذر گیا، مجھے

یہ خوبصورت عورتیں، پھندے میں نہیں پھنسا سکتیں۔ میں چاہوں تو ان احمقوں کو انگلی پر نچا سکتا ہوں۔ اس لئے مجھے خطرہ نہیں بے تکلف ایسے جلسوں میں شریک ہوتا ہوں۔ تم نوجوان ہو، رگوں میں پرجوش خون گردش کر رہا ہے، تم پر پرخشش و سحر آفریں نگاہیں جادو میں ڈوبی ہوئی تیر برسا سکتی ہیں۔"

ولیم "مجھے تعجب ہے! یہاں آپ کی دل چسپی کی کیا چیز ہے؟ مس فلورین! اُس سے آپ محظوظ نہیں ہو سکتے، ہاں! لیڈی گرے گوری میں کوئی ایسی خوبی ہو تو ہو، جو میری نظروں سے پنہاں ہے۔"

ٹلوونی "ولیم! تم نے میرا مطلب سمجھنے میں غلطی کی! یہاں جس قدر لوگ دکھائی دیتے ہیں، عیش کے بندے، اور لہو لعب کے ماتی ہیں! مختلف عادات و اطوار کا جیسا اچھا منظر یہاں دکھائی دیتا ہے۔ کلکتہ میں کسی اور مقام پر نظر نہیں آتا۔ یہ نوجوان! جو تمھاری آنکھوں کے سامنے دولت مندی کے کرشمے دکھا رہے ہیں ان میں بہت شریف خاندان کے ہیں، لیکن صحبت بگڑ جانے سے خطرناک حماقت میں مبتلا ہو گئے ہیں! نشۂ غرور نے آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے، بعض عورتیں خوش مذاق ہیں، اُن کی بھولی باتوں میں بڑا لطف پنہاں ہے۔ انھیں باتوں کو دیکھنے یہاں آتا ہوں۔ میرے دو تین احباب بھی اکثر ان مناظر سے لطف اندوز ہونے آیا کرتے ہیں۔ آج بھی وہ شریک صحبت ہیں۔ میں برائیوں کے پردے میں جن دل چسپیوں کو دیکھ کر سبق حاصل کرتا ہوں، وہ تمھارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتیں! صرف اس لئے تم کو روکنا چاہتا ہوں۔ جب وہ امور سمجھ لوگے تو بے خوف ایسی صحبتوں میں شریک ہو سکتے ہو۔"

ولیم "معاف فرمائیے گا! میں نے آپ کا بہت وقت ضائع کیا۔ صرف ایک بات اور دریافت کرنا چاہتا ہوں۔"

ٹلوونی "وہ کیا؟"

ولیم "وہ جوان لڑکی! جو پیانو بجا رہی ہے، کیا آپ اُس کی نسبت کچھ جانتے ہیں؟"

ٹلوونی "کیا حسین وہائٹ کے متعلق دریافت کرتے ہو؟ وہ بہت نیک ہے جس طرح پھولوں میں گلاب سب سے زیادہ دل کش اور چمک دار پتھروں میں الماس نہایت پرضو ہوتا ہے، اسی طرح یہ مہ پارہ لڑکی جنس لطیف میں اپنی ہم جلیسوں پر فوق رکھتی ہے، اُس کے

چہرے کی طرح دل بھی بہت صاف ہے، نیک اور بے زبان! پاکباز اور محبت پرست لڑکی ہے، اگر صورت دیکھ کر حور سمجھو گے تو سیرت کا تجربہ کرنے کے بعد فرشتہ خیال کرو گے میں اُسے بہت پسند کرتا ہوں۔"

ولیم "اُسے دیکھنے کے بعد میں نے بھی یہی رائے قائم کی تھی، آپ کے کلام سے میرے خیال کی تصدیق ہو گئی۔ آپ جانتے ہیں، وھائیٹ کہاں رہتی ہے؟ تنہا ہے یا عزیز و اقارب بھی ہیں؟"

ٹلوٹی "افسوس! وہ خدا کی وسیع دنیا میں بالکل تنہا ہے، کمسنی میں والدین کی شفقت سے محروم ہو گئی، حقیقت میں کسی کو یہ بھی نہیں معلوم وھائیٹ کس خاندان کی چشم و چراغ ہے؟ لوگ اس واقعہ سے کچھ ہی خیال کریں، میں تو اس کی زندگی کو حیرت انگیز راز سمجھتا ہوں! تم چاہو تو خود وھائیٹ سے دریافت کر سکتے ہو۔ لیکن سنجیدگی ہاتھ سے نہ چھوٹے اگر گفتگو سے اضطراب ظاہر کرو گے تو وھائیٹ کو اپنی سرگذشت بیان کرنے میں تامل ہو گا۔ اچھا! خدا حافظ! مجھے مسٹر بارنیٹ کی بیوہ سے کچھ دیر گفتگو کرنا ہے، پھر گھر چلا جاؤں گا۔ تم کو چاہیے، اسی ہفتہ میں کسی روز مجھ سے گھر پر آ کر ملو، بلکہ میرے ہی ساتھ کھانا بھی کھاؤ۔ تمہارے ساتھ میز پر بیٹھکر مجھے بہت خوشی ہوگی۔"

باب ۵

"قسمت کی ہار"

ٹلوٹی! ولیم اور مقر سے ہاتھ ملا کر رخصت ہوا۔ ولیم دوبارا اساؤ ٹرس کے پاس آ کر جوئے کی سیر دیکھنے لگا سب لوگ بڑے شغف سے کھیل میں مصروف تھے حتیٰ کہ کسی کے آنے جانے کی بھی خبر نہ ہوتی تھی! ولیم تھوڑی دیر تک کھڑے کھڑے سیر دیکھا کیا۔ اتنے میں ایک سینتیس اڑتیس برس کا خوشرو جوان امیرانہ ٹھاٹ سے جوئے کی میز پر آیا۔ اسکی وضع قطع سے شان امارت اور آنکھوں سے مغرورانہ نخوت نمایاں تھی۔ معلوم ہوتا ہے لوگ اُس کا احترام کرتے تھے، باوجود اتنے انہماک کے بھی سب نے "خوش آمدید" کہہ کر صدر

میں جگہ دی۔"

جب ولیم ارتھر امس دھائیٹ سے ہم کلام تھا، اُس وقت یہی نو دارد دور سے اُسے گھور گھور کر اپنی برہمی کا اظہار کر رہا تھا اور اسی کی سم آلود نگاہوں سے خوف زدہ ہو کر دھائیٹ نے ولیم کو اپنے پاس سے چلے جانے کی التجا کی تھی۔ جو ولیم کو حد سے زیادہ شاق گذرا تھا۔ اُس کے آنے سے پھر ولیم کے دل میں خلش سی پیدا ہو گئی! یہ مغرور دولت مند کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا:"

"اخواہ! مسٹر ساؤٹرس! تم ہو؟ ٹھاٹ باٹ سے تو معلوم ہوتا ہے، بہت روپیہ کمایا ہے! بتاؤ تو سہی کتنے روپیہ سے کھیلنے آئے ہو؟"

ساؤٹرس کو اُس کے طنزیہ کلام نے مشتعل کر دیا۔ چہرہ کا رنگ سرخ تو تھا ہی، اب اور بھی لال بھبھوکا ہو گیا۔ مگر طبیعت پر قابو حاصل کر کے جواب دیا:"

ساؤٹرس: "تمھاری طرح دولت مند تو نہیں، لیکن جس قدر روپیہ داؤں پہ لگاتا ہوں بغیر کسی تکلیف و زحمت کے ادا کر سکتا ہوں۔"

نو وارد: "خیر! کچھ مضائقہ نہیں، میں پانچ سو کی شرط بد کر کھیلنا چاہتا ہوں، مگر زبان سے ڈینگ ہانکنے کی سند نہیں پہلے دس دس ہزار کا سرمایہ جمع ہو جانا چاہیے (جیب سے نوٹ نکال کر) لو میں دس ہزار جمع کئے دیتا ہوں۔"

ساؤٹرس مشکل میں تھا۔ پاکٹ میں اتنا روپیہ نہیں، اور پہلو تہی کرنے سے ہیٹی ہوتی ہے۔ چند سکنڈ خاموش بیٹھا کچھ غور کرتا رہا۔ پھر بولا:"

ساؤٹرس: "ہر چند اس وقت میرے پاس اتنا روپیہ نہیں جس قدر لایا تھا، ہار گیا۔ مگر کچھ مضائقہ نہیں میرے پاٹنر کے پاس روپیہ موجود ہے (ولیم سے) لاؤ دوست! مہربانی کر کے اپنا روپیہ مجھے دے دو۔"

ولیم ارتھر جواب میں کہنا چاہتا تھا کہ "امانت میں خیانت نہیں کر سکتا،" ہنوز ہونٹوں کو حرکت نہ ہوئی تھی کہ مغرور امیرزادے نے کچھ ایسی حقارت آمیز نظروں سے ولیم کی طرف دیکھا جس سے اس کا دل دُکھ گیا۔ سوچ لیا چاہیے اس متکبر شخص کا غرور ڈھانے میں ساری حیثیت تلف ہو جائے مگر ان کا زنہ کروں گا، غصہ نے نیک و بد اچھے برے کی تمیز زائل کر دی، اور اُس نے بغیر سوچے سمجھے، نو ہزار کے نوٹ نکال کر

ساوٹرس کے حوالے کردیئے!"

نوواردؔ "ساوٹرس! یہ کہو تمہارا خزانچی سائنفر ہی، خیر ایک روپیہ والا آدمی تو مل گیا"

فقرہ تمام کر کے مسکرایا! وہ تبسم جس سے نخوت کی بدمستی مترشح تھی! زہر خند کی تاب نہ لاکر ساوٹرس بیتاب ہوگیا، اُسی حالت میں جواب دیا"

ساوٹرس "تم کو کسی اجنبی کے متعلق لغویات کہنے کا کوئی حق نہیں"

نوواردؔ "اثر لئے بغیر" نہیں نہیں! میں نے نامناسب الفاظ نہیں کہے۔ آدمی کی صورت سے دولت مندی وامارت ظاہر ہوتی ہی۔ خدا نے تمہارے ساتھی کو حسن دیا ہے لیکن یہ امر ضروری نہیں کہ دولت حسن کے ساتھ روپیہ بھی عنایت کیا ہو! یہ دونوں دولتیں ایک جگہ جمع ہونا مشکل ہی"

ساوٹرس "بس! بس!! بیہودگی موقوف کرو، تم کو یاد رکھنا چاہیے، جانوروں کو کان پکڑ کر تہذیب کی تعلیم دینا، میرے واسطے اُتنا ہی آسان ہی، جیسا برانڈی کی بوتل کو منہ سے لگاکر خالی کردینا!"

قریب تھا، فرط غضب سے ساوٹرس! اپنے حریف سے دست وگریباں ہو جائے۔ دیکھنے والے رنگ بگڑتا دیکھکر، دونوں کو سمجھانے اور دھیرا کرنے لگے۔ کہنے سننے سے بحث مباحثہ ختم ہوا"

نوواردؔ "خیر! آپ لوگوں کے کہنے سے سخت کلامی کا جواب نہ دوں گا۔ مگر کھیل ختم اور صحبت برخواست ہونے کے بعد مسٹر ساوٹرس کے جھوٹ سچ کا تجربہ کروں گا"

ساوٹرس "شانے پھڑکا اور سر ہلاکر" جب تمہارے مزاج میں آئے آزما دیکھو"

کھیل شروع ہوگیا۔ تاش کے پتے اچھلنے کودنے لگے۔ ساوٹرس کے حریف کا نام اے بکینگھم تھا۔ جوئے میں اُس کی قسمت کا پانسہ ہمیشہ سیدھا پڑتا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ساوٹرس کا سب روپیہ جیت لیا! اب ولیم ارتھر کے پاس بھی مال نہ تھا جو اپنے دوست کی مدد کرتا! کھیل بند ہوا بکینگھم نے مغرورانہ ہنسی ہنستے ہوے ولیم ارتھر کو مخاطب کرکے کہا"

بکینگھم "جوئے میں تمہاری دریادلی دیکھ لی۔ تم زیادہ سے زیادہ دس ہزار تک کھیل سکے، خیر! اب دیکھنا ہی دست بازو میں کتنا زور ہی؟ تمہارا دوست ساوٹرس میرا پتہ جانتا ہی،

جب تمہارا جی چاہے اس کی معرفت مجھ سے مل کر فیصلہ کر سکتے ہو۔"
ولیم ارتھر کا چہرہ تمتما اٹھا، آنکھیں لال ہو گئیں۔ صحبت کا رنگ بگڑتا دیکھ کر ساؤٹرس کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا، ولیم ارتھر کا ہاتھ تھام کر دوسرے کمرے میں لے گیا پہلے اُس کا غصہ کم کرنے کی باتیں کیں، پھر آہستہ آہستہ کہنے لگا۔"

ساؤٹرس "ولیم! کیا تم کننگہم سے ڈول لڑنا چاہتے ہو؟"

ولیم "اس کا جواب پھر دوں گا! پہلے تو یہ بتاؤ، ایسے مغرور نامہذب آدمی سے تمہاری ملاقات کیوں کر ہوئی؟"

ساؤٹرس "تم نے کاروبار نہیں کیا، اس وجہ سے نہیں جانتے، کننگہم کلکتہ کا بہت بڑا دولت مند دلال ہے"

ولیم "تم تو اس سے خوف زدہ معلوم ہوتے ہو! مجھے نہ تو اس کی دولت کا لالچ نہ ہیبت سے خوف۔ اُس نے مجمع میں میری سخت توہین کی ہے۔ جب تک اپنی بے عزتی کا انتقام نہ لوں گا قرار نہ آئے گا۔"

ساؤٹرس "تمھیں اپنے فعل کا اختیار ہے۔ میں اُس سے لڑنے کا خیال نہیں کر سکتا کاروبار میں مجھے بہت زیادہ کننگہم سے کام پڑتا ہے۔ اُس کی مدد سے شیئرز مارکیٹ میں میرا بہت فائدہ ہوا ہے۔ تم سمجھ سکتے ہو کام چھوڑنے کے بعد کھانے کو ایک پیسہ نہیں، اس حالت میں اُس سے بگاڑنا میرے امکان سے باہر ہے۔ تمہاری وجہ سے میں نے اس کے مرتبہ کے خلاف الفاظ کہہ ڈالے! اس سے زیادہ کی جرات مجھ میں نہیں۔ آخر تم اُس سے اتنا ناراض کیوں ہو؟ غالباً اُسی چھوکری دھائٹ کی وجہ سے؟ جب تم دھائیٹ سے گفتگو کر رہے تھے اُس وقت کننگہم بھی اُس سے مذاق کرنے گیا تھا۔ یہی وجہ تمہارے اشتعال طبع کی ہو گی؟ آنہہ! معمولی باتوں کا خیال کرنا ہی حماقت ہے! ٹال کر آج کی ہار نے سخت تکلیف پہنچائی، دس ہزار میں نے بھی قرض لیکر کھیل ڈالے، اس حساب سے ہم دونوں دس ہزار کے نقصان میں رہے! مجھے بھی جس طرح بنے کل شب کو دس ہزار بیباق کرنا ہیں۔"

ولیم "ہیں! ساؤٹرس تم کیا کہتے ہو؟ میں تو تمہارا شریک ہو کر نہیں کھیلا! تم نے مجھ سے قرض مانگا۔ میں نے صبح کے وعدے پر روپیہ دے دیا۔ ہاں تم نے یہ ضرور

کہا تھا "جیت میں تمھارا حصہ ہوگا" اُس کے یہ معنے نہیں، کہ میں ہار میں بھی شریک تھا!"
ساؤتھرس :" ولیم! میں تم کو متلون مزاج اور بددماغ گو نہیں سمجھتا تھا۔ بھلا خیال تو کرو، جب میں نے تمھیں اپنا پاٹنر کہہ کر روپیہ طلب کیا تھا، اُس وقت تم نے شریک ہونے سے بالکل انکار نہیں کیا، نو ہزار کے نوٹ نکال کر میرے حوالے کر دیئے۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ "تم میرے شرکت قبول کرتے ہو؟" کوئی شخص بھی شرکت منظور کئے بغیر لونڈن روپیہ نہ دے گا! دیکھنے والے موجود ہیں، وہ فیصلہ کر سکتے ہیں! خیر! میں لوگوں کے سامنے یہ معاملہ پیش کر کے تمھیں رسوا کرنا نہیں چاہتا۔ اگر تم انکار کرتے ہو تو میں ہی اپنے پاس سے تمھارا دس ہزار بھی ادا کر دوں گا!"
ولیم :" غصہ سے کانپتے ہوئے " ساؤتھرس! آج تم نے مجھے سخت ذلیل کیا! جو الفاظ تمھاری زبان سے ادا ہوئے اگر دوسرا کہتا تو زبان پکڑ کر کھینچ لیتا! تمھاری ملاقات! تلخ کلامی کو شربت کے گھونٹ کی طرح پی جانے پر مجبور کرتی ہے۔ جب تم مجھے اپنا شریک بناتے ہو تو خیر! میں دس ہزار کا نقصان اٹھالوں گا۔ تم جانتے ہو یہ نوٹ میرے مالک مسٹر سنڈفرڈ کے تھے۔ علی الصباح یہ روپیہ ادا کرنا میرا فرض ہے۔ مہربانی کر کے تم ادائی کا بندوبست کر دو۔ میں کلکتہ میں کسی سے واقف نہیں اور نہ خود ہی انتظام کر لیتا۔ تمھارے اطمینان کے لئے اتنا بتائے دیتا ہوں۔ کل ہی والد کو خط لکھ دوں گا، وہ کوئی جائداد رہن کر کے دس ہزار روپیہ روانہ کر دیں گے۔ روپیہ آنے میں ایک ہفتہ سے زیادہ صرف نہ ہوگا۔ ایک ہفتہ کے اندر ہی تمھارا دلوایا ہوا روپیہ ادا کر دوں گا"
ساؤتھرس :" تم صاحب جائداد ہو، روپیہ ملنے میں کچھ مشکل نہیں، ایک پرونوٹ پر دس ہزار مل سکتا ہے"
ولیم :" میں کسی کو نہ کوئی مجھے پہچانتا ہے، تم مدد کرو تو ممکن ہے"
ساؤتھرس :" میں تیار ہوں۔ یہاں ایک شخص ہے جس وقت اُس کے پاس جاؤ گے، اُسی وقت دس ہزار دیدے گا"
ولیم :" وہ کون ہے، کہاں رہتا ہے؟"
ساؤتھرس :" اُس کا نام تو مجھے بھی معلوم نہیں! لیکن وہ سود بہت ہی کم لیتا ہے معاملہ کی صفائی میں بہت مشہور ہے"

ولیم ”بغیر نام معلوم کئے تو وہاں تک پہنچنا مشکل ہے“
ساؤٹرس (سوچ کر) ”اس کا نام ..... ہاں خوب یاد آیا، وہ ”ولسن“ کے نام سے دستخط کرتا ہے۔ پہلے تو شاید کچھ اور کام کرتا تھا۔ اب تو محض سود پر روپیہ چلاتا ہے، بہت بڑا آدمی ہے۔ لاکھوں کی آمدنی ہوتی ہے“
ولیم ”مجھ سے تو بالکل واقفیت نہیں ہے“
ساؤٹرس ”کچھ حرج نہیں! مجھ سے تو کاروبار ہے، میں کہہ دوں گا۔ دس ہزار کیا ہے بیس ہزار صورت دیکھتے ہی ایک ہینڈ نوٹ پر دیدے گا۔ ولیم! سود خواری بری چیز ہے اکثر سود خوار نہایت بے رحم و پست خیال ہوتے ہیں۔ مگر ولسن بہت اچھا آدمی ہے، تم اس سے ناخوش نہ ہوگے۔ یہ ضرور ہے ایسے معاملوں میں سود کی مقدار کثیر ہوتی ہے لیکن ضرورت کے وقت پچیس ۲۵ فی صدی سود کچھ زیادہ نہیں!“
ولیم ”واقعی بہت رحیم شخص ہے، گویا اپنے وقت کا دوسرا شائلاک ہے! پچیس ۲۵ فی صدی! کچھ ہوا ہی نہیں! ساؤٹرس! ان باتوں سے یہ نہ سمجھ لینا، مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ سود چاہے جتنا ہو مگر مسٹر سنڈفرڈ کا روپیہ صبح ان کے آفس میں پہنچانا تو ضروری ہے۔ جہاں تک ہو سویرے ہی یہ کام کر دو، تو بہت اچھا ہے“
ساؤٹرس ”روپیہ کی طرف سے متفکر نہ ہو جس وقت کہو گے اسی وقت لوا دوں گا“
ولیم ”سویرے ہی، تم تو میرے ساتھ روپیہ قرض دلانے چلو گے نا؟“
ساؤٹرس ”نہیں۔ تم کو تنہا جانا ہوگا۔ مجھے کل بہت سے کام ہیں آٹھ بجے صبح ولسن سے ملکر تمھاری جائداد کے بارے میں سمجھا دوں گا۔ وہ مجھپر اعتماد رکھتا ہے یقین ہے، نو بجے جب تم اس سے ملو گے تو وہ بے عذر دس ہزار کے نوٹ گن دے گا“
ولیم ”جس طرح تمھاری خوشی، مہربانی کر کے مسٹر ولسن سے یہ نہ بتانا میں نے یہ روپیہ جوے میں ہار گیا ہوں“
ساؤٹرس ”ان باتوں کی چھیاں بھی نہ دوں گا نہ یہی بتاؤں گا۔ تم مسٹر سنڈفرڈ کے آفس میں کام کرتے ہو۔ تعارف کے لئے اتنا ہی کہنا کافی ہے، کہ تم ایک دولت مند خاندان کے سیر چشم و دریا دل ممبر ہو“
ولیم ”گو ہر چند یہ بھی موزوں نہیں۔ لیکن مطلب نکالنے کے لئے جو مزاج میں آئے میں

کل نو بجے صبح میں ولسن سے ملنے جاؤں گا۔ اُن کے مکان کا پتہ کیا ہی؟"
ساوُتھرس " انٹالی میں اس کا مکان ہی"
ولیم " کچھ ہرج نہیں۔ میں تلاش کر لوں گا"
ساوُتھرس " نمبر ۱۲ مکان کی تیسری منزل پر رہتا ہی۔ دروازے پر دربان بیٹھا رہتا ہی، وہ تمھیں راستہ بتادے گا۔ ولسن کے مکان کا دروازہ ہمیشہ بند رہتا ہی، کھلوانے کے لیے تین مرتبہ الارم گھنٹی "جس کا بٹن دروازے کے بازو میں لگا ہی" بجانا ہوتی ہی، لوگ ہر وقت اُس کے پاس روپیہ کی مدد لینے آتے اور کاموں میں مخل ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر شخص سے نہیں ملتا ہی۔ ایک سبب یہ بھی ہی۔ آج کل بدمعاشوں نے ڈاکہ زنی پر کمر باندھی ہی، ایک مرتبہ اسے پچھتر ہزار کا نقصان برداشت کرنا پڑا! جب سے یہ دستور کر لیا ہی تمھیں کچھ دقت نہ ہوگی۔ میں اُس سے مل کر سب بیان کر دوں گا۔ اتنا خیال رکھنا، اُس سے گفتگو کرتے وقت بلند اور بھاری آواز میں ہم کلام ہونا۔ ولسن میں یہ بھی عادت ہی جو لوگ نرم آواز سے بولتے ہیں اُنھیں ڈرپوک سمجھ کر ڈانٹ دیتا ہی! حالاں کہ خود انتہا کا بودا ہی!"
ولیم " خاطر جمع رکھو۔ جیسا موقع ہوگا، ویسی گفتگو کروں گا۔ مہربانی کرکے اتنا اور بتادو، تمھارے دلال مسٹر کننگھم سے کیوں کر اور کہاں ملاقات ہو سکتی ہی؟"
ساوُتھرس " پھر تم نے وہی ذکر نکالا؟ تمھارے ذہن میں اب تک اس سے لڑنے کا خیال ہی؟ ولیم! اُس سے لڑنے کا خیال، تمھارا بچپن ہی، وہ بہت طاقتور ہی، تم کبھی عہدہ برآ نہ ہو سکوگے"
ولیم " نشانہ بازی میں کسی کا زور نہیں چلتا؟"
ساوُتھرس " تمھارا خیال غلط ہی، کننگھم گولی چلانے میں بڑا مشاق ہی۔ یقین کے طور پر تو ہار جیت کا فیصلہ نہیں کر سکتا، وقت پر معلوم نہیں کس کی فتح۔ کس کی شکست ہو؟ میں اس جگہ ہوتا تو لڑنے کا خیال تک نہ کرتا! کننگھم بڑا چلتا پرزہ ہی، آج کے واقعات سے وہ سمجھ گیا ہی۔ تمھارا خیال دھائیٹ کی طرف مائل ہی۔ اگر تم اُس سے عداوت باندھوگے تو وہ دھائیٹ کو بدنام کر دے گا۔ تمھارا کچھ بگڑے یا نہ بگڑے غریب اور بے زبان دھائیٹ شہر میں منھ دکھانے کے قابل نہ رہے گی! لیڈی گرے گوری اپنی ملازمت برطرف کر دے گی۔ کوئی اپنے پاس پھٹکنے نہ دے گا بیچاری روٹیوں کو ترسے گی!

وہ ایسی ہولناک مصیبت ہوگی، جس کے خیال سے میرا تو دل لرزا ٹھتا ہی!"
ولیم "تمھاری باتوں کو مانتا ہوں۔ مگر اس کا کیا علاج؟ وہ مجھ سے ڈوئل لڑنا چاہتا ہی۔
تمھارے سامنے صاف صاف کہہ گیا ہی!
ساوئٹرس "کل بارہ بجے تم میرے ساتھ گرینڈ ہوٹل میں کھانا کھانا۔ اسی وقت اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ کھانے کے بعد ہم تم شیرز مارکیٹ چلیں گے۔ وہاں کننگھم بھی ہوگا۔ اگر تم اس معاملے کو میری مرضی پر چھوڑ دو تو ایسی تدبیر کروں جو لڑے بھڑے کے بغیر سب باتیں طے ہو جائیں اور کننگھم تم سے معافی مانگنے پر مجبور ہو!"
ولیم "اگر کننگھم نے معافی طلب کی تو جھگڑے کو طول نہ دوں گا۔ ورنہ بغیر انتقام لیے چین نہ آئے گا۔ کل بہت کام ہیں شاید آفس میں کام نہ کر سکوں۔ خیر ایک دن کی رخصت لے لوں گا غالباً مسٹر سٹڈ فرڈ چھٹی منظور کرنے میں پس و پیش نہ کریں گے"
ساوئٹرس "ولیم! تم اچھی طرح واقف ہو، میں بدمعاش لچا شخص نہیں۔ اتفاق کی بات! آج یہاں اگر ہم تم دس دس ہزار کے نقصان میں رہے! ہر چند دس ہزار کا نقصان ایسا نقصان نہیں! جو ہماری حالتوں کو ردی کر دے! لیکن تم اطمینان رکھو، کسی نہ کسی عنوان سے تمھارا اتنا فائدہ کرا دوں گا۔ مجھے تو اب اشتہا معلوم ہو رہی ہی، چلو کچھ کھالیں"۔
ولیم "میں اس گھر کا کھانا پینا پسند نہیں کرتا۔ لیڈی گرے گوری کے متعلق میں نے بہت کچھ معلوم کر لیا ہی۔ اگر تم ٹھہرنا چاہو تو ٹھہر سکتے ہو میں تو اب سیدھا مکان جاؤں گا"!

جوئے کی میز کے گرد کا جماؤ بہت کم ہو گیا۔ کھیلنے والے اٹھ اٹھ کر کھانے کے کمرہ میں چلے گئے۔ چند شخص جن کی جیبیں خالی ہو چکی تھیں، بیٹھے ہوئے حسرت سے تاش کو دیکھ رہے ہیں، مسٹر ٹلونی تو دیر ہوئی اپنے احباب کے ساتھ روانہ ہو گئے جن کی باتوں میں ولیم ارتھر کا دل بہلتا۔ صرف وہ عائٹ تھی جو اتنے بڑے مجمع میں اسے اپنی طرف مخاطب کر سکتی تھی۔ وہ بھی پیانو بجانے اور گانے میں مصروف تھی"
ولیم ارتھر کو اس کی حالت پر افسوس آیا۔ جب حضار محفل لذیذ و مرغن غذائیں

اڑانے میں مشغول ہیں، اُس وقت بھی غریب لڑکی کو ستانے کی فرصت نہیں۔
چراغ جلے سے آدھی رات ہوگئی ایکساں گا بجا کر، دوسروں کا معمولی شغل بنی ہی!
وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اُس کے قریب جا کر بولا۔
ولیم "مس دھائیٹ؟ خیر تو ہی، آپ بہت افسردہ معلوم ہوتی ہیں؟ آنکھوں میں آ.........."
دھائیٹ "(مقراض سخن ہو کر) میں نے سُنا ہی، آپ اُس دلال سے ڈول لڑنا چاہتے ہیں؟"
ولیم "آپ فکر مند نہ ہوں۔ یہ جھگڑا آپس میں طے ہو جائے گا۔ ہیں! آپ غمگین کیوں ہیں؟"
دھائیٹ "کچھ نہیں! کچھ نہیں! لیڈی گرے گوری نے مجھے برطرف کر دیا کل سے میں یہاں نہ آؤں گی"
ولیم "کس خطا پر؟ کیا مجھ سے بات چیت کرنے سے لیڈی گرے گوری، آپ سے خفا ہو گئی؟ ایسا ہی، تو آپ کی مصیبتوں کا باعث میاں میں ہی ہوں!"
دھائیٹ "اس خیال سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ مجھے روز یہاں طعن تشنیع کے زخم اُٹھانا پڑتے تھے اُس سے یہ مصیبت بہت کم ہی! ایک ایک منٹ روح تحلیل کرنے کو ایک ایک دن کے برابر تھا! الحمد ہی مجبور تھی جوان شدائد کو برداشت کرتی تھی نوکری کی طرف سے کیا نہیں خدا مالک ہی، جس طرح یہاں محنت کر کے اجرہ پاتی تھی کہیں اور بھی کما کھاؤں گی۔ بہت اچھا ہوا، یہاں کے عذاب سے چھوٹ گئی!"
ولیم "معلوم ہوتا ہی۔ آپ سے پھر ملاقات ہونے کی امید نہیں!"
دھائیٹ "آپ کی شریفانہ گفتگو اور خالص ہمدردی نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہی۔ جی چاہتا ہی وقتاً فوقتاً آپ کی نوازشوں سے بہرہ ور ہوتی رہوں۔ دکھ درد، فراغت و خوشی کے زمانے میں آپ کی ہدایتوں پر عمل کروں۔ اس قابل تو نہیں جو آپ کی دوستی طلب کروں، اگر آپ دریا دلی سے بات کرنے کے قابل سمجھیں تو خوش نصیبی خیال کروں۔ میرا کوئی ٹھیک نہیں، کہاں جاؤں گی؟ کیا کروں گی؟ کچھ تصفیہ نہیں کیا ہی اگر آپ اپنا پتا عنایت کریں۔ تو آئندہ خط لکھنے کی جرأت کر سکوں۔"

جملہ تمام کرتے ہی، جھجک کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اسکی معصومانہ باتوں نے ولیم کے دل پر بہت اثر کیا! ایک ایک لفظ نقش کی طرح جم گئی۔ اتنے میں، دھائیٹ نے پھر مخاطب کر کے کہا:۔

"وہ دیکھیے، سب لوگ کھانا چھوڑ، چھوڑ کر ہماری طرف مخاطب ہیں! اب آپکا یہاں کھڑا رہنا مصلحت کے خلاف ہے، "خدا حافظ" تشریف لے جائیے۔ ممکن ہوا تو پھر ملیں گے"!

ولیم کا دل بھر آیا! اس نے دھائیٹ کے افسردہ چہرے کو بحسرت دیکھا، جیب سے پاکٹ بک اور پاکٹ بک سے اپنے نام کا کارڈ نکال کر دھائیٹ کو دیا۔ اور چپ چاپ وہاں سے ہٹ گیا"

باب ۶

"ولسن کا گھر"

ڈو بجے رات کے بعد، ولیم ارتھر مکان پہنچا۔ طوفانی رات! اور خلاف معمول جاگنے، گھومنے پھرنے سے سخت کسل مند ہو گیا تھا۔ بستر پر لیٹا تو بھی مگر دل کی بے کلی نے سونے نہ دیا۔ ساری رات تڑپتے اور کروٹیں بدلتے گذر گئی۔ نیند کا کوسوں پتہ نہ تھی! قلب و دماغ پر غم انگیز خیالات مستولی تھے!"

جوے میں دس ہزار ہار جانے سے کچھ ایسی تکلیف نہ تھی! اعلی الصباح ساڈرس کی سفارش سے روپیہ مل جانے کی اُمید نے بہت کچھ مطمئن کر دیا تھا۔ مسٹر سٹفرڈ کی امانت آفس میں قدم رکھتے ہی واپس ہو سکتی ہے! قرض لینے میں نظاہر کوئی وقت نہیں! سود بھی کچھ ایسا زیادہ نہیں جو کھلے! ضرورت کے وقت پچاس فی صدی ہر شخص آسانی سے منظور کر سکتا ہے"!

اُسے پشیمانی تھی تو یہ، "پرائی امانت پر تصرف بے جا کیا تھا۔ اگر مسٹر سٹفرڈ کو اس واقعہ کا علم ہو گیا تو اپنے دل میں کیا کہے گا؟ ان خیالات کے ساتھ ہی بوڑھے

اور مفلوج باپ کا دھیان بھی دل کو کچھ کم تکلیف نہ دیتا تھا، جس جائداد کو تلف ہونے سے محفوظ رکھنے کے خیال سے عظیم آباد کی سکونت چھوڑ دی، باپ کے قدموں سے جدا ہو کر پردیس میں پرائی تابعداری کی، وہ بھی نہ بچ سکی! ہر چند خفیہ طریقہ پر رہن رکھی جائے گی۔ مگر یہ ممکن نہیں، رہن نامہ کی اطلاع عام نہ ہو۔ جب بوڑھا باپ سنے گا تو اس کے رنج کی انتہا نہ ہوگی۔"

بڑا تکلیف دہ خیال تھا۔ ولیم بے چین ہو گیا جس وقت ساؤٹرس سے ملاقات ہوئی تھی۔ اُس گھڑی کو کوسنے لگا! اُسکے دل دکھانے والے خیالات کے بادلوں میں' ایک روشنی بھی نظر آتی تھی۔ وہ روشنی دھائیٹ کے خوبصورت چہرے کی تھی۔"

ولیم ارتھر ہزاروں مختلف خیالوں میں اُلجھا ہونے پر بھی اُس عفت مآب لڑکی کو نہ بھول سکا! یہی وہ یاد تھی جو اُس کے بڑھتے ہوئے افکار کی حد بندی کر کے ناقابل برداشت مصائب سے بچاتی تھی۔ جب خیالات مصیبت و افلاس کی بھیانک تصویریں سامنے کھڑی کرتے تھے۔ یہ چہرہ انھیں پیچھے سرکا کر سامنے آجاتا تھا' اور ولیم ارتھر اُن کے شدید عذاب سے بچ کر دھائیٹ کے تصور میں ڈوب جاتا تھا!

"دھائیٹ! حقیقت میں دھائیٹ نہایت شریف اور پاکباز لڑکی معلوم"
"ہوتی ہے اُس کا عضو عضو اُس کی عالی خاندانی کا گواہ ہے۔ باتوں سے خلق و"
"ایثار کی مہک آتی ہے۔ ایسی لڑکیاں قابل پرستش ہوتی ہیں عفت! اُن کی"
"عصمت کی قسم کھاتی ہے۔ افسوس! ایسی نیک لڑکی اور بلاڈی گرے گوری"
"کی ناپاک صحبت! خدا جانے وہ یہاں کیوں کر پہنچی؟ باتوں باتوں میں عظیم آباد"
"کا ذکر آگیا تھا۔ وہ کہتی تھی" وہاں کے چرچ میں مذہبی گیت گانے کی خدمت پر"
"معمور تھی۔ آخر چرچ میں کیوں پرورش پائی؟ مسٹر ملونی سا جہاں دیدہ"
"شخص، دھائیٹ کی شرافت، نیک چلنی حسن اخلاق کا مداح ہے۔ اُس نے دھائیٹ"
"کے متعلق جو گفتگو کی، اس سے معلوم ہوتا ہے، ملونی کو دھائیٹ کے حالات سب"
"نہیں، تو بھی بہت کچھ معلوم ہیں۔ ساؤٹرس باوجود مس ڈاورین کا دوست ہونیکے"
"دھائیٹ کی تذلیل میں اس سے زیادہ نہ کہہ سکا کہ" وہ مجہول النسب مفلس"
"لڑکی ہے، جس نے گانے کا پیشہ اختیار کر لیا ہے" یقیناً دھائیٹ کی حالات راز ہیں"

"بہت بڑا راز! چھپ نہیں سکتا۔ ایک نہ ایک روز روشنی میں آکر موجب"
"حیرت ہوگا۔ لیڈی گرے گوری نے اس کو کسی خطا قصور کے بغیر جواب دیدیا"
"مجھ پر اُس کی ہمدردی واجب ہے، غالباً اُس کے معتوب ہونیکا باعث میں ہی"
"ہوں! میں نے بڑی غلطی کی جو اُس کا پتہ دریافت نہ کیا۔ ہر چند میرے نام"
"کا کارڈ اُس کے پاس موجود ہے، مگر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مجھے خط لکھے"
"بالفرض اُس نے کوئی تحریر بھیجی بھی تو میں کیا مدد کر سکتا ہوں؟"
یہ تھے وہ خیالات، جو ساری رات ولیم ارتھر کے قلب و دماغ پر چھائے رہے اور
آنکھوں آنکھوں میں شب بسر ہو گئی۔ صبح صادق کے وقت! جب نسیم کے روح پرور جھونکوں
سے کلیاں کھلتی، پھول شاداب ہوتے اور شاخیں مستانہ اداؤں سے جھومتی ہیں۔
دریا کا پانی نغمہ زا ترنم سے بہتا۔ اور طیور فرط مسرت سے چہکار رہے ہوتے ہیں،
ولیم کی آنکھیں جھپک گئیں۔
سات بجے ولیم کی آنکھ کھلی۔ کمرے میں دریچوں کی راہ سے آفتاب کی ارغوانی
شعاعیں داخل ہو رہی تھیں۔ ولیم گھبرا کر اٹھا سمجھا دن بہت چڑھ آیا ہے، ایک طرف
ٹیبل پر الارم گھنٹی رکھی تھی۔ ملازم کو طلب کرنے کی نیت سے گھنٹی بجائی۔
ولائیتو! ولیم ارتھر کا نمک حلال و خیر خواہ پرانا تھا۔ اس کی عمر بیس اکیس سال
سے زیادہ نہ تھی مگر بلا کا محنتی و مستعد آدمی تھا عظیم آباد سے ساتھ آیا تھا۔ ولیم کے سب کام
اسی کے متعلق تھے۔ کھانا پکانا، کھلانا کمروں کو صاف کرنا۔ کپڑے درست کرنا بازار سے
سودا سلف لانا۔ کوئی خدمت ایسی نہ تھی جس کو ولائیتو ہوشیاری اور دیانت داری
سے انجام نہ دیتا ہو۔
ولیم ارتھر! صبح دس بجے سے بارہ بجے تک، اور دو بجے سے چار بجے تک ایچ آر
سنڈفورڈ کے آفس میں کام کرتا تھا۔ ان چار گھنٹوں کے علاوہ اُسے عام اجازت تھی جب جی
چاہے ملے اور جہاں چاہے جائے۔ گو چار گھنٹوں کا ملازم تھا۔
ولائیتو جب تک آئے، آئے۔ ولیم لکھنے کی میز کے قریب جا بیٹھا، اور قلم اٹھا کر
مسٹر سنڈفورڈ کے نام ایک رقعہ تحریر کیا۔ جس میں ایک دن کی رخصت طلب کی تھی لیکن،
دس ہزار کے نوٹوں کے متعلق ایک فقرہ بھی تحریر نہ کیا! اُسے یقین تھا۔ سنڈفورڈ یہاں

ولیم "مسٹر ولسن سے ملنا چاہتا ہوں۔ میرا نام ولیم ارتھر ہے"
پہاڑی نے جواب دینے کے بدلے دیوار میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ قمقمہ فوراً روشن ہو گیا اور اس کی روشنی میں صورتیں اچھی طرح دکھائی دینے لگیں۔ پہاڑی کی ہیبت ناک صورت دیکھ کر ولیم ارتھر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور دل میں کہنے لگا۔
"اُف! یہ تو اچھا خاصہ غول بیابانی ہے، یا کوئی برم راکس! اس کی صورت میں"
"ہیبت ناکی پیدا کرتے وقت قدرت کو خاص محنت سے کام لینا پڑا ہوگا!!!"
"چہرے کی ساخت جس قدر بھیانک ہے، جبڑے اور ہڈیوں کو بھی اُتنا ہی"
"بدنما اور خوفناک بنایا گیا ہے! باوجود ایسے ڈیل ڈول کے چہرے پر"
"گوشت کا نام نہیں! موٹے موٹے سرخ ہونٹوں پر ضرورت سے زیادہ"
"بڑی اور آگے کو جھکی ہوئی چوڑی ناک نے موزونیت کو اور بھی بعید کر دیا"
"ہے۔ تین دانت میلے اور زرد رنگ کے منہ سے نکل کر لبوں پر اس طرح"
"رکھے ہیں، جیسے مصنوعی دانت لگا رکھے ہوں! ماتھے پر جا بجا ہڈیوں نے"
"اُبھر کر انسان سے خدا معلوم کیا بنا دیا ہے! کپڑے عجیب وضع کے نہایت"
"کثیف اور پیوند دار ہیں۔ (کنکھیوں سے دیکھ کر) اُف! آنکھیں کیسی سرخ اور"
"ڈراؤنی ہیں! اتنی چھوٹی آنکھ اور اس قدر خوفناک؟"
باایں ہیئت مجموعی، پہاڑی کو دیکھ کر ولیم ارتھر سا مضبوط و قوی دل نوجوان کانپ اُٹھا! مگر فوراً ہی اپنی کمزوری کا احساس کر کے سنبھلا، اور سنبھل کر بولا "
ولیم "تم نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا۔
میلے کچیلے، جھابڑ جھلے کپڑوں کو سنبھالتا، جانور نما آدمی زینے پر آیا، ولیم ارتھر کو سر سے پاؤں تک گھور کر دیکھا، اور کہا۔
پہاڑی "تمھیں مسٹر ولسن سے کیا کام ہے؟"
ولیم "تم سے سب باتیں کہنے کی ضرورت نہیں، اگر تم نہیں بتاتے تو نہ سہی، مکان میرا دیکھا ہوا ہے، مسٹر ولسن تیسری منزل پر رہتے ہیں، اُن کے دروازے پر دستک دینے سے وہ خود باہر آ کر مجھے بلا لیں گے بارہا۔ اُن سے مل چکا ہوں۔"
پُر رعب ادا سے ولیم ارتھر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پہاڑی نے پھر کچھ نہ کہا چپ چاپ دیکھا کیا۔ دوسری منزل پر پہنچ کر دو دروازے نظر آئے۔ ایک دروازے ہاتھ لگاتے ہی

نسبت کوئی سوال نہ کرے گا۔ سمجھ لے گا ولیم نے امانت کو اُسی تک پہنچا دیا ہوگا جس تک پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا؛

گھنٹی کی آواز سن کر ولائتو کمرے میں داخل ہوا۔ اس وقت ولیم رقعہ لفافہ میں بند کرکے سرنامہ لکھ رہا تھا۔ ولائتو خاموش کھڑا رہا۔ لفافہ لکھ کر ولیم نے اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا؛

ولیم "ولائتو! یہ چٹھی ابھی آفس پہنچا دو"

ولائتو خط لے اور سلام کرکے چلا گیا" اس کے جانے کے بعد ولیم نے غسل کیا۔ کپڑے پہنے اور انتالی ولسن کا پتا لگانے چل کھڑا ہوا"

ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔ نو بجے ولسن کے یہاں پہنچنے کا وعدہ تھا اور انتالی محلہ بہت دور تھا۔ ولیم نے گھر سے نکلتے ہی ایک ٹیکسی لی۔ اور سوار ہوکر انتالی نمبر ۱۲ کے پھاٹک پر جا پہنچا"

مکان بہت بڑا تھا۔ لیکن بناتے وقت حفظان صحت کا بالکل خیال نہ رکھا گیا تھا۔ کمرے اس قدر تاریک کہ آفتاب کی کرنیں اور روشنی بھی مشکل سے بار پا سکتی ہوگی۔ دروازہ بند تھا، مگر اندر سے کنڈی نہیں لگی تھی۔ اس لئے ذرا سے سہارے میں کھل گیا۔ کسی آدمی کو نہ دیکھ کر ولیم کو تعجب ہوا۔ جی چاہا اندر نہ جائے! لیکن دس ہزار کی ضرورت نے ولسن سے ملنے پر مجبور کر دیا۔ قدم آگے بڑھایا تھا کہ کسی چیز کی ٹھوکر لگی، کچھ تعجب نہ تھا جو منھ کے بل زمین پر گر پڑتا۔ مشکل سے خود کو سنبھال کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ دس بارہ زینے طے کرنے کے بعد روشنی دکھائی دی۔ ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بدشکل دکریہ منظر پہاڑی نے نکل کر کرخت آواز میں ڈپٹ کر کہا؛

پہاڑی "کون ہے؟"

اُس کی عجیب وضع سے تو پہچاننا دشوار تھا لب و لہجہ سے ولیم نے سمجھ لیا کوئی پہاڑی ہے۔ جواب دیئے بغیر آگے بڑھا۔ کہ ایک کتا پوں! پوں! چیختا ہوا بھاگا! ولیم نے اُس کے چیخنے سے ٹھٹکا ہی تھا کہ پھر پہاڑی نے کہا؛

پہاڑی "ارے کون ہے؟ بولتا کیوں نہیں؟ ہمارے کتے کی دُم کچل دی! اِدھر کیوں آتا ہے؟"

کھل گیا۔ ولیم نے سمجھا شاید اسی طرف سے تیسری منزل پر جانے کا راستہ ہے بے تکلف
اندر داخل ہوا۔ وہ غلام گردش کی طرح سے دور تک چلا گیا تھا، اتنی دور کہ منتہا نظر نہ آتا
تھا! ولیم دل ہی دل میں کسی قدر غصہ آمیز بے چینی سے سوچنے لگا:۔

"واہ! یہ بھی پوری بھول بھلیاں ہے! نہ معلوم تیسری منزل پر جانے کا"
"زینہ کدھر ہے" کاش ساؤٹرس نے اس مکان کا نقشہ بخوبی سمجھا دیا ہوتا"
"تو کچھ مشکل نہ تھی، یا خود ساتھ آتا۔ کیا کروں، کیا نہ کروں؟ کچھ بن نہیں پڑتا"
"آخر اب تو آ پھنسے! جس طرح بھی ہو ولسن سے ملاقات کرنا ضروری ہے"

غلام گردش میں آگے کی طرف ولیم نے بڑھنا شروع کیا۔ دس بیس قدم بڑھنے کے بعد
ظلمات کا سامنا تھا! اس قیامت کی تاریکی طاری تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا تھا!
ہر قدم پر دیوار سے ٹکرا جانے کا اندیشہ تھا! اندھیرے میں آگے بڑھنے کی ہمت نہ پڑی!
ولیم الٹے قدموں واپس ہوا۔ دو ہی قدم چلا تھا کہ کسی کے سسکیاں بھر کر رونے کا
احساس ہوا! ولیم نے ٹھہر کر یہ درد آواز کو سنا اور خیال کیا"

"یہ کیا اسرار ہے؟ کوئی مریض کراہ رہا ہے، یا مسٹر ولسن اپنے قرض داروں سے"
"قرضے کا روپیہ ظالمانہ طریقے سے وصول کر رہے ہیں؟

ولیم ادھر میں تفتیش کا مادہ فطرتاً موجود تھا۔ صاحب درد کا پتہ لگانے کے خیال
سے پھر پلٹ پڑا! چند قدم چلنے پر پھر رونے کی آواز سنائی دی۔ آواز کا لوچ اور ملائمت
بتاتی تھی کہ رونے والا فرقہ ذکور سے نہیں، طبقہ اناث سے ہے۔"

ولیم ادھر شوق تحقیقات میں آگے بڑھتا چلا گیا چند قدم چلنے کے بعد کسی چیز سے ٹکرا!
گو سر میں خفیف سی چوٹ بھی آئی! لیکن کچھ خیال نہ کر کے ہاتھ سے ٹٹولا۔ لوہے کی سلاخوں کا
ایک دروازہ تھا، جو موٹی موٹی آہنی زنجیروں سے جکڑا تھا، کنڈے میں کئی وزنی
قفل چسپاں تھے۔ ولیم نے دروازے سے کان لگا کر سننا شروع کیا۔ کوئی نحیف و
ناتواں عورت بڑی بیقراری سے رو رو کر مصیبت میں مدد طلب کر رہی تھی۔ آواز نہایت
پر درد ضعیف تھی، بعض الفاظ صاف طور پر سمجھے جاتے تھے، مگر ایسے بے ترتیب
نامکمل عنوان سے ادا ہوتے تھے جن کا مفہوم سمجھنا بہت مشکل تھا! ولیم کی رحیم
طبیعت گریہ وزاری کی متحمل نہ ہو سکی۔ زور سے دروازہ کھٹکھٹا کر کہا:۔

ولیم "ارے کون ہے؟ کیا ہوا جو اس طرح بلک بلک کر رو رہی ہو۔ کہو کیا چاہتی ہو؟"
رونے والے نے جواب نہ دے کر خاموشی اختیار کر لی۔ چند منٹ ولیم جواب کا انتظار کرتا رہا، مگر وہاں قبر کی سی خاموشی طاری تھی! آخر حیران ہو کر دیوانوں کی طرح بڑبڑانے لگا۔"

"کچھ نہیں، یہ سب اسی بدم راکس کے کرتوت ہیں! اسی نے بہکا کر مجھے"
"اس طرف ایک حساب سے اچھا ہی ہوا۔ مجھے ایک مظلوم کی مدد کرنے کا"
"موقعہ مل گیا، چاہے کچھ ہو، اب تو اس کا پتا لگانا واجب ولازم ہے"
ولیم گھبرا گھبرا کر، اندھیرے میں چاروں طرف گھومنے لگا، اندھوں کی طرح کبھی زمین ٹٹولتا تھا کبھی دیواریں! تھوڑی دیر کی سخت جستجو میں ایک اور دروازہ ملا۔ ولیم ارتھر نے سمجھا، "اب ٹھیک پتے پر پہونچا" ٹٹولنے پر الارم گھنٹی کا بٹن مل گیا، ولیم نے تین مرتبہ ٹھہر ٹھہر کر بٹن دبایا۔ چند سکنڈ جواب کا منتظر رہ کر پھر بٹن دبانے کے خیال سے ہاتھ اٹھایا تھا۔ اسی وقت دیوار کی کھڑکی کھلی اور ایک سر اس میں سے باہر کی طرف نکلا۔"
ولیم "میں مسٹر ولسن سے ملنا چاہتا ہوں"
ولسن "ولسن میرا ہی نام ہے۔ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟"
ولیم "مجھے، میرے دوست! مسٹر ساؤٹرس نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے"
ساؤٹرس کا نام سنتے ہی، مسٹر ولسن نے نیچے آکر دروازہ کھولا اور ولیم ارتھر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔"
ولسن "بڑے اخلاق سے" آئیے آئیے، خوش آمدید" میں تو دیر سے آپ کا منتظر تھا! چلئے کمرے میں تشریف لے چلئے۔ میں بہت خوش نصیب ہوں، جو آپ نے سرفراز فرمایا۔"

میں آپ دس ہزار روپیہ ہار گئے۔ تاش میں ہار جیت تو ہوتی ہی ہی، آپ لوگوں کیواسطے دس بیس ہزار کی کچھ حقیقت نہیں اتفاق سے جیب میں روپیہ موجود نہ تھا مجبورگا روپیہ دوسرے سے لینا پڑا۔ اب آپ کا قصد ہی، مجھ سے روپیہ لے کر دوست کا روپیہ ادا کر دیں۔ بس یہی بات ہی نا؟"

ولیم :" بے شک، میرا خیال ہی، مسٹر ساؤٹرس نے آپ سے کل واقعہ بیان کر دیا ہی؟"

ولسن :" درست ہی۔ آپ فکر مند نہ ہوں، روپیہ آپ کو ابھی مل جائے گا۔ اگر امرا روپیہ کے واسطے فکر مند ہوں اور مجھے علم ہو جائے تو میں حتہ المقدور انھیں تفکرات سے بچانا اپنا فرض جانتا ہوں۔ روپیہ کے واسطے معاف کیجیئے گا! میں اپنا اصول بتائے دیتا ہوں میں عام مہاجنوں کی طرح نہیں ہوں جو سود در سود لگا کے قرض خواہ کا خون تک چوس جاتے ہیں۔ میرا روپیہ جب تک آپ کے پاس رہے گا۔ ایک پیسہ بھی سود کا دینا نہ ہوگا۔ لیکن ......"

ولیم :" کہئے، معاملات میں صفائی اچھی چیز ہے"

ولسن :" آپ کو دس ہزار کے بدلے بارہ ہزار کا پرونوٹ لکھنا پڑے گا اور تین ماہ کی مدت ڈالنا پڑے گی" ہر چند دس کے بارہ لکھنا بظاہر اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ مگر سود در سود دینے سے تو کہیں بہتر ہی"

ولیم :" ہاں! آپ کے اصولوں کو تھوڑا بہت مسٹر ساؤٹرس کی زبان سے سن چکا ہوں"

ولسن :" مسٹر ولیم! آپ اس خیال سے کہ یہ نہ سوچیے گا میں مسٹر ساؤٹرس کی سفارش سے آپ کو روپیہ دینے کے واسطے آمادہ ہوا ہوں۔ آپ شریف اور دولت مند ہیں، میں آپ کو پہلے ہی سے جانتا ہوں۔ ہر چند آپ کی جائداد بہت بڑی جائداد نہیں کہی جا سکتی، لیکن بے داغ ضرور ہے، کوئی جھگڑا بکھیڑا نہیں۔ یہ تمام باتیں میں نے اپنے دوست امسٹر سنڈفرڈ کی زبانی سنی ہیں!"

ولیم " سہم کر، مسٹر سنڈفرڈ کو آپ جانتے ہیں براہ کرم یہ واقعات اُن سے نہ بیان فرمایئے گا"

ولسن " مسکرا کر، کیا آپ مجھکو ایسا احمق خیال کرتے ہیں؟ میں رازوں کو ہضم کرنے میں ڈاکٹروں سے بھی کسی نمبر بڑھا ہوا ہوں! ہر نوجواں کو فطرتاً جوے سے لگاؤ ہوتا ہی،

باب ۷

"قرض کی گفتگو"

آگے آگے ولسن رہبری کرتا ہوا، اُس کے تعاقب میں ولیم ارتھر کمرے میں جانے کے لئے بڑھا۔ اس وقت ولسن کے برتاؤ نے ولیم ارتھر کو دو متضاد حالتوں میں گرفتار کر دیا تھا۔ کبھی تو ولسن کے ظاہری اخلاق اور شائستہ گفتگو کو ملحوظ نظر رکھ کر اُسے معقول دیانت دار خیال کرتا تھا۔ کبھی اُس خباثت کو جو ولسن کے حلیہ سے ہویدا تھی خیال کر کے ناخدا ترسی، بے رحمی، اور غریب آزاری کے وحشیانہ حرکات سے تعبیر کرتا!"

اسی خیالات میں اُلجھا ہوا کمرے میں پہنچا۔ کمرے کی سجاوٹ اور آراستگی نے متحیر کر دیا۔ نفیس نفیس سامان قرینے سے سجا ہوا تھا۔ ایک طرف نہایت قیمتی ڈیکس، لوہے کی ولایتی تجوری، میز کرسیاں فرش فروش دولت مندی کی شان و نمود دکھا رہے تھے! گویا مکان کا زیریں حصہ قعر جہنم تھا تو بالائی منزل معراج جنت! ایک گوشہ میں اسپرنگ دار الماری رکھی تھی جس میں نفیس و قیمتی جلدوں کی حساب بہیاں چنی تھیں۔ میز پر دو برقی لیمپ اس وقت بھی روشن تھے، جن کی تیز روشنی سے کمرا جگمگا رہا تھا۔ لیکن اس کمرے کی بھی کھڑکیاں اور دروازے مضبوطی سے بند تھے جس کی وجہ سے لیمپ روشن نہ ہوں تو دن بھی رات سے زیادہ تاریک معلوم ہو!

ولسن نے نفیس گدّے دار صوفہ کی طرف اشارہ کر کے اور خود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ولسن "تشریف رکھئے۔ آپ کے آنے سے پہلے مسٹر ساؤٹرس تشریف لائے تھے وہ مجھ پر بہت عنایت فرماتے ہیں۔ آپ کے تکلیف کرنے کی غرض بھی انھیں کی زبان سے سُن چکا ہوں"

ولیم "پھر تو، مجھے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ کو قبل ہی معلوم ہو چکا ہے؟"

ولسن "نہیں۔ مسٹر ساؤٹرس مفصل حالات بتا گئے ہیں۔ کل شب کو آپ لیڈی گرے گوری کے یہاں دعوت میں شریک تھے۔ شرفا کا شغل تاش ہی، دل لگی دل لگی

جوا تو نیشن اور آداب صحبت میں دخل ہی، جس کو جوے میں شغف نہیں وہ سوسائٹی میں بیٹھنے کے قابل نہیں سمجھا جاتا، بعض نوجوان جو بڑے افسوں میں کام کرتے ہیں اکثر اپنے مالکوں سے ہار جیت کا راز پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ مجھے منع نہ فرماتے تو بھی مسٹر سنڈ فرڈ کو اُن امور سے خبردار نہ کرتا۔ اس معاملت کا راز ہمارے آپکے اور مسٹر سائڈرس کے درمیان میں رہے گا وہ تو آپ کے ہم راز ہیں اُن سے خوف بھی نہیں ؟

ولیم " ہاں! وہ میرے دوست ہیں، مگر اتنے نہیں، جتنا آپ خیال فرماتے ہیں ایک زمانے میں ہم دونوں ساتھ پڑھتے تھے، اسکول چھوڑنے کے بعد کل رات کو پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی ہی "

ولسن " یہ بھی انھوں نے بیان کیا تھا۔ وہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ اُن میں تمام عمدہ عادتیں موجود ہیں، کمی ہی تو یہ کہ روپیہ پیسہ کی ہستی نہیں سمجھتے! جس قدر پیدا کرتے ہیں یار دوستوں میں بیٹھ کر اوڑا دیتے ہیں۔ جمع کرنا تو آتا ہی نہیں! کمیں ہیں تو کمال حاصل ہی۔ میرا خیال ہی دو ہی چار ماہ میں دو چار لاکھ پیدا کرلیں گے اگر آپ بھی اُن کے مشوروں پر عمل کریں تو بہت فائدے میں رہیں "

دربہ وہ مذمت نے، ولیم کو منغص کردیا۔ جانتا تھا "غرض مند ہوں" اس خیال پر بھی مزاج بگڑ چلا اُس نے ترش لہجہ میں جواب دیا "

ولیم " اس ذکر کو موقوف کیجیے۔ میں آپ کی خدمت میں مشورہ لینے حاضر نہیں ہوا ہوں۔ اپنا اچھا برا ہر شخص سمجھتا ہی۔ معاف کیجیے گا اس وقت صلاح و مشورے کا کوئی موقع نہیں "

ولسن " معاف فرمائیے! میں خود باتونی نہیں ہوں۔ آپ سا شریف و خوش اخلاق آدمی پاکر دو چار باتیں کرنا برا نہیں سمجھتا۔ خیر! آپ روپیہ لینے اور ہینڈ نوٹ لکھنے کے بعد بہت خوشی سے رخصت ہو سکتے ہیں (ڈیکس سے نوٹ نکال کر) یہ دس ہزار حاضر ہیں۔ میں سود لینے سے نفرت کرتا ہوں۔ نقد دیتا ہوں اور خفیف اضافہ کے ساتھ نقد واپس لیتا ہوں "

روپیہ لیتے وقت ولیم مسکرایا، اُس کا تبسم ولسن کی شاہین نظروں سے چھپ سکے

تجربہ کار مہاجن تھا فوراً مطلب سمجھ کر بولا۔
ولسن ۔ "مسٹر ولیم" شاید آپ اس خیال سے ہنسے کہ میں سود سے نفرت کرتا ہوں۔ حقیقت میں، میں نے جو کہا بالکل سچ ہے، میں نے سودخواری کا چلن ہی اٹھا دیا۔ یہ جو رقم اصل پر اضافہ کی جاتی ہے، سود نہیں ہے، بلکہ صلہ ہے، کیوں کہ میں ضرورت پر بے عذر ہزاروں روپیہ محض ہنڈی نوٹ پر دوسروں کے حوالے کر دیتا ہوں اگر اس خدمت کے معاوضہ میں کچھ روپیہ فاضل پاؤں تو سود نہیں کہا جا سکتا۔ میرا یہ اصول ایک خاص وجہ سے ہے۔ میں نے ابھی تک شادی نہیں کی، نہ آئندہ شادی کرنے کا سن ہے، کوئی بال بچہ ایسا نہیں جو کسی رشتے سے میری جائداد کا وارث تسلیم کیا جائے۔ خدا نے دولت کی طرف سے اطمینان دیا ہے۔ چاہتا ہوں شرفا و امرا کی امداد کر کے اپنی دولت کو فضول لہو لعب سے محفوظ و مسنون بھی رکھوں، اپنا خرچ بھی چلاؤں، اور جائداد کو کم بھی نہ ہونے دوں۔ روپیہ انڈے بچے نہیں دیتا۔ کچھ اصول ہیں جن پر عمل کرنے سے آمدنی کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ میں نے اپنی آمدنی کا یہ اصول معین کیا ہے۔ خیر! یہ اپنا اپنا خیال ہے۔ میں آپ کو زیادہ زحمت دینا نہیں چاہتا۔ بارہ ہزار کا پرونوٹ، تین ماہ کے وعدے پر لکھ کر دستخط کر دیجئے۔"

ولیم ارتھر نے پرونوٹ کا کاغذ لے کر ہنڈی نوٹ تحریر کیا۔ تین مہینے کی مدت اور بارہ ہزار کی تعداد ڈال کر دستخط کئے پھر۔ ہنڈی نوٹ ولسن کو دیتے ہوئے کہا۔
ولیم ۔ "لیجئے۔ بارہ ہزار کی تعداد اور تین مہینے کا میعادی پرونوٹ لکھ گیا۔"
ولسن ۔ "پڑھ کر، بہت ٹھیک ہے۔ آپ نے نوٹ گن لئے ہیں؟"
ولیم ۔ "نوٹوں کا پیکٹ جیب میں رکھ کر" جی سب ٹھیک ہیں۔ میں آپ کی عنایت و مہربانی کا مشکور ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے، اب جانا چاہتا ہوں۔"
ولسن ۔ "بہت خوشی سے جا سکتے ہیں۔ میں دروازے تک ساتھ چلوں گا۔ میرا آپ کا پہلا ہی سابقہ ہے، غالباً آپ مجھے ایسے محلے میں دیکھ کر متحیر تو ضرور ہوئے ہوں گے؟"
ولیم ۔ "درست ہے۔ آپ سا دولت مند شخص، ایسی تنگ و تاریک گلی میں مقیم ہو! قابل حیرت تو ضرور ہے!"
ولسن ۔ "مسکرا کر" آنچہ گذشت، گذشت! یہاں آپ کو جو زحمت اٹھانا پڑی، اس کیلئے

شرمندہ ہوں، اور معافی خواہ! مسٹر ساؤٹرس اگر آپ شیرنہ مارکیٹ والی کوٹھی میں بھیجتے تو اتنی تکلیف نہ ہوتی۔ اُن کی بھی خطا نہیں انھیں معلوم تھا، میں قرض کالین دین اسی مکان میں کرتا ہوں۔ میرا ذاتی مکان تو پارک اسٹریٹ میں واقع ہوا ہے۔ یہ مکان اپنے ماموں سے ورثہ میں پایا ہے۔ اس کے سب کمرے ہمیشہ بند رہتے ہیں، کوئی رہتا نہیں صرف ایک مختصر سے کمرے میں اس مکان کا قدیم دربان اپنی زندگی کے آخری ایام بسر کرتا ہے۔ غالباً یہاں آتے وقت وہ آپ کو ملا ہوگا۔ میرا ماموں افریقہ سے سات لایا تھا۔ بالکل جنگلی ہے!"

ولیم "جی ہاں، ملاقات ہوئی تھی۔ نرا وحشی! ضرورت سے زیادہ بدمزاج و بدتمیز!"

ولسن "غیر تربیت یافتہ ہونے پر بھی نہایت خیر خواہ و دیانت دار ہے، جب سے میں نے سمجھا دیا ہے، کسی سے بولتا جالتا نہیں۔ زینے پر ہمیشہ اندھیرا چھایا رہتا ہے، وہ آپ کو دیکھ نہ سکا ہوگا۔ شاید اس سبب سے کچھ کہا ہوگا۔ اس کا لہجہ کرخت ہے آپ کو خیال نہ کرنا چاہیے"

ولیم "مجھے کچھ خیال نہیں مسٹر ولسن! مگر آپ نے روشنی کا انتظام کیوں نہ کیا؟ ایسا سخت اندھیرا ہوتا ہے، کہ ہاتھ کو ہاتھ تک نہیں سجھائی دیتا!"

ولسن "ہنس کر" شب کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس لئے روشنی کا کافی انتظام نہیں کیا۔ مکان کا نصف حصہ بے غوری کی وجہ سے بالکل خراب و خستہ ہو رہا ہے۔ کرایہ پر بھی نہیں اٹھا سکتا۔ نصف حصہ کے تمام دروازے اور جنگلے مقفل ہونے سے روغنی کاگذر بمشکل ہو سکتا ہے"

ولیم "آپ تنہا اس مکان میں رہتے ہیں؟"

ولسن "ہاں میں تنہا ہی کام کرتا ہوں، معمولی ضرورتوں کے لئے افریقی دربان کافی ہے"

ولیم "معاف کیجئے گا، اس مکان کے دوسری منزل میں جو سرے والا کمرہ ہے اس میں کوئی ضرور رہتا ہے؟"

ولسن "ولیم کو گھور کر" نہیں! ایسا نہیں ہے۔ غلام گردش سے ایک طرف کو راستہ گیا ہے، وہاں کوئی نہیں رہتا"

ولیم "میں پہلے اسی طرف غلطی سے چلا گیا تھا۔ دروازہ کھلا تھا۔ خیال ہوا آپ کے پاس پہنچنے کا یہی راستا ہی"

ولسن کا چہرا زرد پڑ گیا۔ ولیم کو مضطرب نظروں سے دیکھا۔ یکایک کسی خیال کے آجانے سے اپنی حالت کو سنبھال کر جواب دیا"

ولسن "میرا خیال ہی" چند قدم سے زیادہ نہ جا سکے ہوں گے۔ وہاں تو ظلمات کا سا اندھیرا طاری رہتا ہی۔ اور کچھ ہی بھی نہیں تھوڑی ہی دور آگے ایک دیوار ہی۔ بس! آپ کے چوٹ تو نہیں لگی۔ اس گلی میں ٹکر لئے بغیر کوئی رہ نہیں سکتا!"

ولیم "ٹکر تو ضرور کھائی تھی، مگر بچ گیا۔ واقعی بقول آپکے دیوار تو ضرور ہی، مگر دیوار میں آہنی دروازہ بھی ہی جو لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہی"

ولسن "اچھا! اب سمجھا، خیر! کہئے"

ولیم "میرا بیان غلط نہیں۔ آپ چاہیں تو میرے ساتھ چل کے تجربہ حاصل کر سکتے ہیں"

ولسن "آپ کا بیان غلط سمجھوں تو از راہ! اصل واقعہ یہ ہی اُدھر ایک لیڈی رہتی ہی۔ پہلے یہ مکان ایک ہی تھا دونوں حصہ ایک ہی مالک کے پاس تھے، پھر کسی وجہ سے دو مالکوں کے قبضہ میں چلے گئے۔ میرے ماموں نے جب اس مکان کو خریدا تو درمیانی دروازے کو زنجیروں سے جکڑ کر مقفل کر دیا"

ولیم "بے شک نہایت مضبوطی سے بند کیا گیا ہی۔ میں نے دھوکے میں کھولنا چاہا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا!"

ولسن "زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوتے پھر بھی آپ نے کھولنا چاہا؟"

ولیم "ہاں! جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو اندر سے سسکیاں بھر کر رونے کی آواز آئی۔ یقیناً وہ آواز کسی عورت کی تھی، میرے دل نے نہ مانا اور دروازہ کھولنے کی فکر ہوئی۔ میں نے آواز دے کر عورت سے بات بھی کرنا چاہی اس نے جواب نہ دیا خاموش ہو گئی۔ اس راز کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہ تھی چونکہ آپ نے تنہا ہوتا ہوا پوچھا تھا اس واسطے میری زبان سے نکل گیا"

ولسن "اوہ! معلوم ہوتا ہی، دوسرے حصہ میں کوئی بیمار عورت رہتی ہی۔ مسٹر ولیم آپ کو

بڑی زحمت ہوئی، معاف کیجیے گا، میں کاریگر بلواکر یہ دروازہ چنوا دوں گا۔ اب جو آپ آئیے گا تو غلطی کا شکار نہ بنیے گا۔"

ایسی خوفناک جگہ دوبارہ آنے کی خواہش کسی شریف دل نوجوان کو نہیں ہوسکتی۔ ولیم ارتھر بھی وہاں مکرر آنے کا آرزومند نہ تھا، اس لئے ولسن کے آخری جملوں پر توجہ نہ کی۔ سلام کرکے رخصتی مصافحہ کو ہاتھ بڑھایا تھا کہ ولسن نے کہا"

ولسن "کل آپ لیڈی گرے گوری کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ وہاں کی صحبت میں کچھ دلچسپی ہوئی؟"

ولیم "مسکراکر" دس ہزار کے نقصان سے جو دلچسپی ہوتی ہے، وہ پوشیدہ نہیں۔"

ولسن " درست ہے، مس فلورین سے گفتگو کرکے اس کی تلافی ہوگئی ہوگی؟"

ولیم "لاپرواہی سے" ساؤتھرس نے، مجھے اُن سے ملا دیا تھا۔"

ولسن "یہ لڑکی حسین نوجبیں ہے، آپ کو بھی معلوم ہے، لیکن نصیب ور بھی بہت ہے، اس کا لاولد بوڑھا چچا بہت مالدار آدمی ہے کروڑ روپیہ کے قریب جائداد ہے، وہ سب مس فلورین کو ملے گی۔ میں فلورین کے چچا سے بخوبی واقف ہوں۔ اُسے فلورین کی شادی کی فکر ہے، اگر آپ شادی کرلیں تو بہت بہتر ہو، لڑکی حسین و صاحب مذاق ہے آج کل محبت میں حسن اخلاق کی ضرورت ہے فلورین اُن سے آراستہ ہے، آپ ہر چند دولت میں اُس کے برابر نہیں لیکن شرافت و عالی نسبی میں کسی طرح کم نہیں غالباً آپ کی درخواست کو فلورین اور لیڈی گرے گوری خوشی سے قبول کریں گی۔"

ولیم " فی الحال تو شادی کرنے کا قصد نہیں ہے۔"

ولسن " ہیں! آپ کا سن شادی کے قابل ہے۔ اس عمر کے نوجوان شادی کے واسطے مضطرب نظر آتے ہیں۔ اُس پر لڑکی لائق فائق حسین مہ جبین! اور صاحب جائداد! ایسا بہتر موقع چھوڑ دینا غلطی ہے، مسٹر ولیم! میرے مشورے پر غور فرمائیے۔"

ولیم " آپ کی ہمدردی کا شکریہ! مجھے پیٹ کے دھندوں سے فراغت نہیں، یہاں سے جاکر آفس کا کام دیکھوں گا۔ بدقسمتی سے ان امور پر غور کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔"

ولسن " معاف فرمائیے گا۔ میں نے بے محل باتوں میں آپ کا بہت سا وقت ضایع کردیا! آپ شریف نوجوان ہیں مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا آپ سے غلطی واقع ہو جس سے بعد کو حسرت و

افسوس کرنا پڑے۔ بہر نوع جو کچھ کہا آپ کا فائدہ ملحوظ رکھ کر کہا گیا۔ آپ کے آفس کا وقت آگیا ہے اس لئے زیادہ دیر روکنا نہیں چاہتا۔

باب ۸

"افشائے راز"

ولیم نے ٹوپی اٹھا کر بغل میں دبائی۔ ولسن سے ہاتھ ملا اور سلام کر کے رخصت ہوا مکان کے دروازے تک ولسن پہنچانے آیا۔ واپس ہوتے وقت اُس بہاڑ سی کا سامنا نہ ہوا جس کو افریقہ کے جنگل سے ولسن کا ماموں پکڑ لایا تھا۔ اُس کی ہیئت ناکی نے ولیم کو مرعوب کر دیا تھا! گھر سے نکل کر راستے پر پہنچا۔ دل میں خوش تھا کہ آسانی سے یہ مہم سر ہوگئی! مسٹر سنڈ فرڈ کو بدچلنی کی اطلاع نہ ہوگی۔ روپیہ حاصل کرنے میں سائرس کا مشکور تھا حقیقت میں اسی کی سعی کا نتیجہ تھا جو ولیم دس ہزار آسانی سے پا سکا۔" ولسن کی گفتگو، مکان کی بعض عجیب باتیں اور آفریقی دربان کی موجودگی ایک راز کی حیثیت سے ولیم کے پیش نظر تھی۔ راستا چلتے ہوئے اُس نے خیال کیا۔"

"معلوم ہوتا ہے، ولسن، لیڈی گریے گوری سے ساز باز رکھتا ہے، اور مکان"

"کے دوسرے حصے میں جس نامعلوم الاسم عورت کی سسکیاں سنائی دیں"

"اُس میں بھی کوئی حیرتناک بھید ہے! اُس کے تذکرہ پہ ولسن کا چہرا زرد پڑ گیا تھا۔ مگر اُس نے فوراً خود کو سنبھال کر بات بنائی۔ وہ مجھے فریب دیکر بہلانا"

"چاہتا تھا! اُنھ! مجھے اِن بکھیڑوں سے مطلب نہیں، میرا کام پورا ہو گیا"

"روپیہ تین ماہ میں ادا کرنا ہے۔ مدت کافی ہے، یقین ہے بہت جلد ادا ہو جائیگا"

"مجھے اُن کے صلاح مشوروں کی ذرا بھی پرواہ نہیں۔ میں دیوانہ نہیں"

"جو ایک آوارہ منش لڑکی کے گلے کا ہار بن جاؤں بے روپیہ آفس میں"

"جمع کرنے کے بعد اطمینان ہو جائے گا۔ آئندہ ایسی صحبتوں میں نہ شریک ہونگا"

"نہ کوئی خوف ہوگا۔ آج چھٹی طلب کی تھی، خیال تھا روپیہ دیر میں ملے گا فضول"

"گھومنے سے فائدا نہیں، افس چل کر اپنا کام دیکھنا چاہیئے۔ آفس میں"
"بنانا ٹھیک نہیں! مسٹر سنڈ فرڈ نے یہ روپیہ اپنے خزانچی کو بھیجا تھا"
"پہلے وہیں چل کر روپیہ دینا مناسب ہے"

اس خیال سے ولیم اپنے آفس کا راستا چھوڑ کر خزانچی کے یہاں پہنچا۔ وہ موجود تھا۔ ولیم نے نوٹوں کا پیکیٹ اُس کے سامنے رکھ کر کہا:

ولیم "مسٹر سنڈ فرڈ نے کل آپ کے پاس دس ہزار روپیہ بھیجا تھا، آپ سے مکان پر ملاقات نہ ہو سکی اُس لئے رات بھر یہ روپیہ میری تحویل میں رہا"

خزانچی "آپ نے بہت اچھا کیا۔ لیکن جس ضرورت سے یہ روپیہ مجھے بھیجا گیا تھا وہ ضرورت رفع ہو گئی اس لئے میں نہیں لے سکتا۔ مہربانی کر کے مسٹر سنڈ فرڈ کو واپس کر دیجئے"

ولیم "آپ روپیہ جمع کر لیجیے۔ میں نے ایک دن کی چھٹی لے لی ہے، آج مسٹر سنڈ فرڈ سے ملاقات نہ ہوگی"

خزانچی "مجھے تحقیق ہو چکا ہے، ابھی آپ کی درخواست اُن تک نہیں پہنچی ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی مسٹر سنڈ فرڈ کا حکم آیا ہے" جس وقت ولیم ارتھر آئیں فوراً میرے پاس بھیجدو"

ولیم ارتھر مجبور ہو گیا، اُس نے جس ضرورت کے واسطے ایک دن کی رخصت حاصل کی تھی وہ نہ ہو سکا، آج وہ کنٹنگلیھم سے اپنی توہین کا انتقام لینا چاہتا تھا مگر اب وہ عزائم پورے ہوتے نظر نہیں آتے۔ بہت ممکن ہے سنڈ فرڈ کسی ضروری کام میں الجھا کر نہ روک لے"

خزانچی اسی مکان میں کام کرتا تھا جس میں آفس تھا۔ صرف دو چار کمروں کا فرق تھا، ولیم ارتھر نوٹوں کا پیکیٹ ہاتھ میں لئے خزانچی کے کمرے سے نکل کر سنڈ فرڈ کے کمرے میں داخل ہوا، وہ اس وقت کسی کاغذ کی پڑھ رہا تھا۔ چند منٹ توقف کر کے ولیم نے کہا"

ولیم "آپ نے خزانچی کو جو روپیہ بھیجا تھا، وہ واپس لایا ہوں۔ کل مکان پر اُن سے ملاقات نہ ہوئی، اس وقت انھوں نے لینے سے انکار کر دیا"

سنڈ فرڈ، کاغذ پڑھتے ہوئے " تھوڑی دیر توقف کرو، مجھے کچھ ضروری باتیں کرنا ہیں "

ایچ آر۔ سنڈ فرڈ متوسط اندام مناسب ہاتھ پاؤں کا شخص ہے۔ عمر ساٹھ سے متجاوز ہے، لیکن چہرے کے خط و خال سے انحطاط نمایاں نہیں، صحت و تندرستی نہایت اچھی، روزانہ محنت نے اور بھی چاق وچوبند بنا رکھا ہے۔ فرنچ وضع کی ڈاڑھی، بڑی اور بھوری مونچھیں چہرے کو پررعب بنائے ہیں۔ اُس کا کاروبار امریکہ، لندن جرمنی، فرانس اور دیگر ممالک یورپ سے ہوتا ہے، کلکتہ میں اُس کا فرم تیسرے نمبر کا خیال کیا جاتا ہے۔

سنڈ فرڈ کی نظروں میں خدا ساز انجذاب ہے، جو دوسروں کے دلوں کو مسخر کر کے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، بات چیت نہایت سنجیدہ اور متین، دبدبہ ایسا کہ عام کلرک نظر بھر کر دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اخلاق اچھا، راست باز و صداقت پسند دل پہلو میں رکھتا ہے۔ ملازمین کا بے حد خیال رکھتا۔ حتےٰ کہ کسی کو شکایت کا موقعہ نہیں مل سکا طور طریقے ایسے کہ گویا اپنے بچوں کی طرح مانتا اور رکھتا ہے۔ خصوصاً ولیم ارتھر کے ساتھ نہایت کریمانہ سلوک کا عادی تھا۔ یہی وجہ تھی جو اور ملازمین کی بہ نسبت گفتگو کرنے میں ولیم زیادہ جری تھا، لیکن اس وقت جس لب ولہجہ اور انداز سے ولیم ارتھر کو ٹھہرنے کا حکم دیا گیا، وہ اندیشہ ناک تھا۔ ولیم کو انداز سے نظر بدلی ہوئی معلوم ہوئی! اُس نے کچھ اور نہ کہا۔ نوٹ ہاتھ میں لئے سنڈ فرڈ کے التفات کا منتظر رہا۔"

سنڈ فرڈ نے تین چار ورقوں کا کاغذ بغور پڑھا۔ اس کام میں پندرہ منٹ صرف ہوگئے۔ جب مطالعہ ختم ہوا، تو سر اٹھا کر کہا "

سنڈ فرڈ " روپیہ کا بندوبست کر کے میری رقم لے آئیے ؟"

ولیم " سر جھکائے ہوئے " آپ نے جو روپیہ خزانچی کو بھیجا تھا وہی ہے "

سنڈ فرڈ " تیز نظروں سے دیکھ کر " یہ تو میں بھی جانتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے تم نے اتنا روپیہ کہاں سے حاصل کیا ؟"

ولیم " لڑکھڑاتی زبان سے " آپ کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا! "

سنڈ فرڈ "ترش ہو کر" ولیم! میرا مطلب تو صاف ہے، تم اپنے عیب چھپانے کی غرض سے سمجھ بوجھ کر بھی مطلب سمجھنے کے انکاری ہو!"

اس جواب سے ولیم ارتھر کا چہرا پیلا پڑ گیا۔ اُس نے سمجھ لیا راز فاش ہو گیا اُف! کیسی رسوائی ہے؟ ندامت اور حد کی ندامت! چوری کو چوری سے، شراب خوار کو مہر تاہیں گرکے بھی اتنی شرمندگی نہ ہوتی ہوگی، شدنی کو کیا کیا جائے، ہر چند ولیم بے قصور تھا، اُس کے ساتھ کھلا ہوا فریب کیا گیا، مگر سادگی سے اپنی ذات کو خطا کار سمجھ چکا تھا۔ جواب دیتے نہ بنتا تھا۔ اُس کا بس ہوتا تو خودکشی کر کے خجلت سے جان بچا تا۔ زمین سخت اور آسمان دور تھا! بدشواری ولی التہاب و اضطراب کو چھپا کر جواب دیا"

ولیم "اخفائے راز کی کوشش کرتے ہو" کل شام کو جو روپیہ آپنے میرے سپرد کیا تھا وہی صبح واپس لایا ہوں، اس میں تو کوئی بات ایسی نہیں معلوم ہوتی جسے مخفی کرنا چاہتا ہوں"

سنڈ فرڈ "کشیدہ ابرو ہو کر" دو گھنٹے قبل، جب تم نے رخصت کی درخواست لکھی ہے اُس وقت تمھارا پاکٹ خالی تھا۔ اب دس ہزار کس سے قرض لے آئے ہو؟"

ولیم ارتھر کے لبوں کو، جواب کے لئے جنبش ہوا ہی چاہتی تھی، کہ سنڈ فرڈ نے بھاری آواز سے کہا"

سنڈ فرڈ "یہاں سے کل جو روپیہ لے گئے تھے وہ سب کا سب جوے میں ہار گئے جہاں اور جس سے ہارے ہو وہ بھی جانتا ہوں، جھوٹ بول کر اپنے ضمیر کو سیاہ کرنے سے کچھ فائدا نہیں"

ولیم "افسردگی سے" آپ سے یہ واقعات کس نے بیان کئے

سنڈ فرڈ "سچ کو زوال نہیں ہوتا، نام معلوم کرنے کے بعد بھی تم غلط ثابت نہیں کر سکتے، حقیقت حال روشن ہو چکی ہے۔ یہ اور بات ہے تم سچ پر جھوٹ کو فروغ دینا چاہتے ہو۔ میرے خیال میں تم کو نام معلوم کرنے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے بالخصوص اس حالت میں جب اس خبر کو سچ تسلیم کرنے کے روادار نہیں ہو"

ولیم "کسی قدر تیز ہو کر" بے شک کل شب کو میں آپ کا دس ہزار روپیہ جو بس

ہار گیا! آپ سے بیان کرنے والے نے بہت ٹھیک بیان کیا، مگر یہ کیوں کر مان لیا جائے کہ اتنا روپیہ میرے پاس نہیں تھا بہرحال آپ کی امانت میرے پاس تھی، اُس کا جوابدہ میں ہوں، اور ضرور ہوں! اسی لئے آپ کا روپیہ واپس کرکے جواب دہی سے آزادی حاصل کرتا ہوں!"

ایک ایک کرکے ولیم ارتھر نے دس ہزار کے نوٹ، میز پہ سنڈ فرڈ کے سامنے پھیلا دئے۔ اور خاموش کھڑا ہو گیا۔ سنڈ فرڈ نے نظر اٹھا کر دیکھا، چند سکنڈ توقف کرکے نرمی سے جواب دیا"

سنڈ فرڈ" غالباً اس سے یہ مطلب نکلتا ہی، کہ اپنے والد کی جائداد سے روپیہ ادا کرنا چاہتے ہو، ولیم! مجھے معلوم ہی، جلد یا بدیر تم مسٹر بارڈو کی جائداد رہن کرکے دس ہزار کا بار بیباق کر سکتے ہو، مگر یاد رکھو تمھارے بوڑھے مفلوج والد کی گذر اسی جائداد پر ہی۔ میرے یہاں سے جو وظیفہ پاتے ہو، ماہ بماہ خرچ ہوتا رہتا ہی اگر تم کہنا چاہتے ہو، اسی تنخواہ سے تھوڑا تھوڑا بچا کر جمع کیا تھا، یہ دس ہزار وہی پس ماندہ ہی، تو یقین جانو کوئی باور نہ کرے گا۔ اور اس طرح وہ دوسرا جھوٹ ہوگا میں بے دلیل کے کوئی بات نہیں کہتا اگر تمھارے پاس حقیقت میں روپیہ جمع ہوتا تو ایک روز کی چھٹی نہ طلب کرتے۔ یہی روپیہ فراہم کرنے کے لئے تم نے چھٹی مانگی تھی جس اتفاق سے روپیہ جلد مل گیا، تو تم سیدھے یہاں چلے آئے"!

زیادہ خجالت کا ناقابل ضبط جوش غیظ و غضب کے رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہی ولیم ارتھر سے ضبط نہ ہو سکا اُس نے ادب و لحاظ بالائے طاق رکھ کر جواب دیا"

ولیم "خیر! کچھ سہی۔ آپ کا روپیہ حاضر ہی۔ میں نے کسی طرح حاصل کیا؟ یہ بتانا ضروری نہیں ہی، نہ اس وجہ سے تقصیر وار ٹھہر سکتا ہوں نہ آپ کو الزام دینے کا کوئی حق ہی۔ یہ نقد صرف ایک رات میری تحویل میں رہا۔ وہ بھی اتفاق کی بنا پر!"

سنڈ فرڈ" طنزاً "عیب چھپانا ہر شخص کا خاصہ ہی، لیکن عیب کرکے صواب کے رنگ میں ظاہر کرنا بہت خطرناک ہی"

ولیم" میرا ہرنا انصافی ہی مسٹر سنڈ فرڈ! میں نے جو کچھ کیا بُرا کیا، اور اُس کا خمیازہ بھگتوں گا۔ ہاں آپ کا قصور وار نہیں ہوں، بس ایک یہ بات میری

تسلی کو کافی ہی۔"

سنڈ فرڈ" بنڈگانہ ادا سے " ولیم! تم نے جو غلطی کی ہی وہ متدین سے کبھی نہیں ہو سکتی، باوجود تقصیر بھی تم خطا تسلیم کرتے، یہ اور بھی بُرا ہی، تم ہی کہو خیانت کس کو کہتے ہیں۔ میرا روپیہ داؤں پر لگانے کا تمھیں حق ہی کیا تھا؟ اگر روپیہ تمھاری تحویل سے کھو جاتا، تو کچھ فکر نہ تھی، دس ہزار کے لئے میں مفلس نہ ہو جاتا یقین جانو میں کبھی روپیہ کا ذکر بھی نہ کرتا، مگر تمھارا چال چلن بگڑ گیا ہی، تم تھوڑی سی دیر میں دس دس ہزار جمے میں ہار دینے کے خوگر ہو چلے ہو۔ مجھے افسوس ہوتا ہی تمھارے واسطے اس سے زیادہ خراب بات کیا ہو سکتی ہی؟ پھر یہی نہیں اپنی غلطی پر ندامت کے بدلے مجھ سے زبان لڑاتے ہو! آدمی سے غلطی ہو جاتی ہی تو وہ پشیمان ہوتا ہی، عذر کرتا ہی۔ تم اور گرم ہوتے ہو! بگڑتے ہو! غالبًا نا عاقبت اندیشی مسٹر یاروڈ سے ورا ثتًا ہاتھ آئی ہی!"

ولیم "چراغ پا ہو کر" مسٹر سنڈ فرڈ! میں آپ کا ملازم ہوں مجھے جا و بیجا کہہ سکتے ہیں، میرے والد آپ کے نوکر نہیں انھیں تیر ملامت کا حدف نہ بنائیے۔ میں اُن کے متعلق لعن تشنیع نہیں سن سکتا"

سنڈ فرڈ" تمھارے والد میرے دوست ہیں انھیں کہنے اور اُن کے لڑکے کو غلط راہ چلنے سے باز رکھنے کی کوشش کرنا میرا فرض ہی۔ بیشک تمھارے والد ایسے فضول خرچ تھے کہ لاکھوں کا کاربار مٹا کر مفلسی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوئے۔ وہ عاقبت اندیشی سے کام لیتے تو آج ہزارہا ہزار! پانچ پانچ سو کے کلرک اُن کے فرم میں کام کرتے ہوتے۔ دیوالہ ہونے میں اُن کی سخت توہین ہوئی تھی۔ یہ انھیں بے اعتدالیوں کا نتیجہ ہی، جو آج مفلوج اور نکمے ہو کر تھوڑی سی جائداد پر گذران کر رہے ہیں تم اُس کو بھی تلف کر دینا چاہتے ہو۔ تمھاری بوڑھی ماں کیسی تکلیفیں اٹھا کر دنیا سے رخصت ہوئی۔ مجھے بوڑھا کہتے شرم آتی ہی، مرتے وقت اُس کی عمر پینتیس برس کی تھی، اتنی ہی عمر میں سر کے بال پک گئے تھے! دانت ٹوٹ گئے تھے! اور وہ اچھی خاصی بڑھیا بن گئی تھی۔ وہ تمھارے والد سے پندرہ بیس سال چھوٹی تھی افلاس و مصیبت کی زندگی کے قبل از وقت اُس کا شباب شدت سے

بدل دیا۔ میرے نزدیک اُس کا مرجانا ہی بہتر ہوا! زندہ رہ کر نہ معلوم تمھاری بدچلنی سے کتنا رنجیدہ ہوتی؟"

ولیم "میں آپ کی نصیحت کا مشکور ہوں"

سنڈفرڈ "افسوس! مجھے غریب بارڈ کا پھر خیال آگیا۔ مرض نے اُسے گوشہ گیر کردیا ہی، اب وہ بدچلنی کے قابل نہیں۔ اُس خود غرض احباب نے مفلس سمجھ کر میل ملت ترک کردی ہی۔ انسان غیبی امور سمجھنے میں قاصر ہے۔ بے چارے کی زندگی مصیبتوں میں گذر گئی۔ زندگی کے آخری ایام میں بھی اطمینان نصیب نہیں۔ تمھاری آوارگی کی اطلاع غریب کے خستہ و دلگار دل کے ساتھ کیسا خوفناک سلوک کرے گی۔ اگر تم میں ذرا بھی انسانیت ہوتی تو سمجھ سکتے میں نے اُن کے نام آج ہی ایک خط تحریر کیا ہے۔ جب کل انھیں خط ملے گا اور پڑھیں گے کہ میں نے ولیم ارتھر کو نامعتبری کی وجہ سے معطل کیا تو کیسا عظیم صدمہ ہوگا؟ گذشتہ ہفتے میں، میں نے انھیں تمھاری تعریف لکھ کر، عنقریب ترقی دینے کا وعدہ تحریر کیا تھا! افسوس ہفتہ گذرنے پر ترقی کے بدلے تنزل ہوگیا! اس میں خود تمھارا قصور ہی، اس خبر سے کتنی حیرت، کتنا افسوس ہوگا؟ میں جانتا ہوں، کیا کروں؟ واقعات نے مجبور کردیا ہی۔"

آندھیاں اُٹھ اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہیں، انقلاب چیزوں کو منقلب کرتے ہوئے گذر جاتے ہیں، انسانی قلوب اطمینان حاصل کرتے ہی اُن کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں۔ ان لفظوں میں جو اثرات نہاں تھے اُنھیں ولیم ارتھر کا دل فراموش نہیں کر سکتا۔ تلواریں مجروح کرتی ہیں مگر ایسا نہیں، جس طرح زبان سے ادا ہونے والے فقرات نے ولیم کا دل زخمی کیا۔ وہ فطرتاً قوی دل تھا، اُسے معلوم تھا مردوں کے لئے رونا کیسی شرمناک بات ہی؟ مگر ضبط نہ ہو سکا، آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ سر سے پاؤں تک پسینے میں نہا گیا! کئی منٹ تک جواب دینے کی کوشش کرتا رہا منھ سے بات نہ نکلی! بدقت کسی قدر حالت کو سنبھال کر دریافت کیا۔"

ولیم "آپ مجھے جواب دیتے ہیں؟ آئندہ سے میں افسوسناک کام نہ کروں گا؟"

سنڈفرڈ "جب مجھے تحقیق ہوگیا، تم امانت کو امانت نہیں سمجھتے تو ایسے غیر متدین شخص کو خدمت پر معمور رکھنا تباہیوں کا پیش خیمہ ہی۔ اس لئے تمھیں جواب دینے کے سوا کوئی چارہ

نہیں۔ ولیم! برطرفی سے یہ خیال نہ کرنا میں تمھیں بھول جاؤں گا یا تمھارے چال چلن پر
میری ناقدانہ نظریں نہ پڑیں گی۔ میں تمھارے اطوار و عادات کی نگرانی کروں گا۔ تم جوان
صالح ہو، تمھارے دماغ میں اچھے خیالات ہیں۔ لیکن غلطی سے آپنے آپ کو محفوظ رکھنا
نہیں جانتے! میں وقتاً فوقتاً تمھاری امداد کرتا رہوں گا۔ سردست تم کو علیحدہ کر دینا ہی
مصلحت ہی، غالباً تم ابھی اس مصلحت کے سمجھنے کے قابل نہیں، مگر ایک زمانہ آئے گا جب تم
خود اچھا سمجھنے لگو گے بظاہر یہ سمجھ لو۔ تم میرے یہاں ایسی خدمت پر معین تھے جس میں
دس پندرہ ہزار ہمہ وقت تحویل میں موجود رہتا ہی۔ لوگوں نے بھانپ لیا ہی، وہ تمھیں بہکانے
کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں گے۔ تم میں اخلاقی کمزوری موجود ہی، دوسروں کے اصرار پر اچھا
بُرا سمجھ لینے پر بھی وہی کروگے جو مشورہ دیا جائے! اس مرتبہ تم کو بہکا کر جوا کھلوایا گیا کل
کسی اور کام میں پندرہ ہزار اُڑوا دئے جائیں گے! اس سے ملازمت ترک ہو جانا بہت
اچھا ہی۔ لوگ مفلس سمجھ کر کنارہ کریں گے اور تم گمراہی سے نجات پاکر ترقی کے راستے پر بڑھو گے
اگر کوئی ایسی ملازمت معلوم ہوگی جس میں روکڑ پاس نہ رہے تو میں سب سے پہلے تمھارا خیال
کروں گا"

ولیم "(طنزیہ) "بہت صحیح ہی، میں ممنون ہوا۔ ملازمت ہونا اور ہو کر ترک ہو جانا وقعات
کے کرشمے ہیں، اسکا کچھ خیال نہیں۔ تاہم یہاں سے جانے کے قبل صرف اتنا دریافت
کرنا چاہتا ہوں کہ آپنے میرے والد کو خط میں کیا لکھا ہی؟"

سنڈفرڈ "میں نے انھیں کل حالات مفصل لکھ دئے ہیں کہ ولیم ارتھر کو جوئے کا شوق
ہو گیا ہی۔ ایک ایک وقت میں بڑی بڑی رقمیں ہار جاتا ہی۔ لیکن اُن کے صدمہ کے خیال سے
اتنا چھپا گیا کہ تم پرایا مال بھی ہر جاتے ہو۔ تمھاری برطرفی کی وجہ بھی یہی بد چلنی بتائی ہی۔ یہ بھی
لکھ دیا ہی، اب جو رائے قائم کرلی ہی اس سے الگ نہ ہوں گا"

ولیم "خیر اس سے ہٹنے کے واسطے میں بھی اصرار نہ کروں گا۔ صرف اتنا اور بتا دیجیے کہ
میرے متعلق آپکو کس نے مطلع کیا؟"

سنڈفرڈ "تم اتنا اصرار کرتے ہو جس سے معلوم ہوتا ہی مخبر سے انتقام لوگے۔ یہ ارادہ اور
زیادہ خطرناک ہی، تم اُس سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ نیز یہ بھی سمجھنا چاہیے۔
کہنے والے نے تمھارے ساتھ دوستی کی جو غلط راستے پر گام فرسا ہونے سے روکنے کی کوشش کی

اگر میں اس کا نام بتادوں تو مضائقہ نہیں، مگر کچھ حاصل نہ ہوگا۔ آج صبح جب میں آفس میں آرہا تھا ایک شخص سے ملاقات ہوگئی جو کل لیڈی گرے گورنی کے مکان پر موجود تھا اور تمھیں سائوڈرس کی شرکت میں جوا کھیلتے دیکھا تھا اُس نے مجھ سے کل واقعہ بیان کر دیا۔ چونکہ تمھارے چال چلن بہت اچھے تھے، مجھے یقین کرنے میں توقف ہوا۔ اب تمھاری زبان سے سن لینے کے بعد شک باقی نہ رہا تم نے میرے آفس میں ایک سال بہت محنت کے ساتھ کام کیا ہے، اس واسطے اتنی رعایت منظور ہے، کہ تمھاری موقوفی کا اصلی سبب ظاہر نہ کیا جائے گا۔ تم چاہو تو کہہ سکتے ہو "میں نے اپنی مرضی سے نوکری چھوڑ دی" صرف مسٹر ہاروڈ کو صحیح واقعات تحریر کئے گئے ہیں۔ اُن سے تمھیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں"۔

جملہ تمام کرکے ایچ۔ آر۔ سنڈ فرڈ نے اس طرح سر جھکا کر ایک کاغذ پڑھنا شروع کیا گویا اس باب میں زیادہ گفتگو کرنا منظور نہیں۔ ولیم ارتھر نے بھی کچھ کہنا مصلحت نہ سمجھا، چپ چاپ کمرے سے نکل گیا۔

باب ٩

"شیرز مارکیٹ"

ولیم ارتھر نے، سنڈ فرڈ کے سامنے تو بگڑ بگڑ کر جوابات دئے۔ ملازمت ترک ہونے کی ذرا بھی پروا ظاہر نہ کی! مگر آفس سے باہر نکلتے ہی مشکلات کا احساس شروع ہوگیا۔ کلکتہ سا وسیع شہر اور بے یار و مددگار ولیم! غصہ رفو چکر حسرت و افسوس، تشویش و اجکار کا ہجوم، قدم کہیں رکھنا چاہتا ہے، پڑتا کہیں ہے! افراط الم سے راستا نہیں سوجھتا! دلی اضطرار چہرے کی خستگی سے ٹپکا پڑتا ہے۔ سب سے زیادہ ہاروڈ کا خیال تھا۔ سنڈ فرڈ کا خط پڑھ کر بوڑھے باپ کی جو کیفیت ہونے والی تھی، آنکھوں کے سامنے گھوم رہی تھی، وہ مردنی چھپائے ہوئے چہرے کی زردی دیکھ کر تڑپ جاتا تھا۔ اُس نے راستا طے کرتے ہوئے اِن خیالات سے بے چین دل کو تسلی دی۔

"کیا مضائقہ ہے؟ سنڈ فرڈ نے خط کے ذریعہ سے مجھے بد چلنی اور آوارہ منشی کے الزام سے" "متہم کیا ہے! میں بھی گھر پہونچتے ہی ایک تحریر روانہ کر کے اُن کی ناانصافی، کج ادائی، اور" "بیرحمی کی اطلاع دوں گا دس ہزار! کچھ بڑی بات نہیں! جائداد کا تھوڑا حصہ رہن کر کے"

"ادا ہو سکتا ہے۔ ملازمت! بہت کسی فرم میں نوکری کر کے جائداد چھڑا لوں گا۔ کلکتہ میں کام کی"
"کمی نہیں ہزاروں بیں سیکڑوں کارخانے کھلے ہیں، حقیقت تو یہ ہے، دنیا میں مالک"
"بننا مشکل ہے، غلام بننے میں کوئی دقت نہیں! لوٹی! مجھ پر خاص عنایت فرماتے ہیں"
"اُن کی کوششوں سے بہت جلد کوئی سلسلہ ہو جائیگا غالباً میرے تحریک کرنے"
"کی دیر ہے! والدکو جب معلوم ہوگا کمانڈرن چیف! مسٹر لوٹی کو میرے ساتھ خاص عنایت"
"مقصود ہے تو بہت مسرور ہوں گے۔ کاش مجھے چغلی کھانے والے کا نام معلوم ہو جاتا"
"تو اس بیہودگی کا مزا چکھا کر اپنی پریشانیوں کا انتقام ضرور لیتا! سمجھ میں نہیں آتا"
"کس نے غمازی کی؟ لیڈی گرے گوری کے عشرت کدے میں جس قدر لوگ جمع ہوتے"
"ہیں، سب عیش کے بندے آرام کے ماتی ہیں۔ انھیں کیا پڑی ہے جو ادھر کی ادھر"
"کرنے میں عیش کی چند ساعتیں ضایع کریں؟ ہاں! ایک شخص ایسا ہے، جو کاروباری"
"ہے، اور مسٹر سنڈ فرڈ سے مل کر واقعات دوہرا سکتا ہے! وہ کننگھم کے سوا کوئی نہیں"
"سنڈ فرڈ کے آفس میں سیکڑوں دلّال آتے رہتے ہیں کننگھم بھی ضرور آتا ہوگا بیا ڈرس"
"نے اُسے بتا دیا ہوگا کہ ولیم ارتھر سنڈ فرڈ کے آفس میں کام کرتا ہے، بس اُسے فتنہ پردازی"
"کا موقعہ مل گیا! خوب رنگ رنگ کر میری بد چلنی بیان کی! اُف بڑا دغا باز ہے! خیر!"
"میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائیگا؟ آج ہی شیر مارکیٹ میں جا کر گوشمالی"
"کردوں گا! سزا دینے کے بعد چند روز کیلئے عظیم آباد جانا ضروری ہے۔ جب تک والد"
"اپنی آنکھوں سے میرے اطوار و عادات کا معائنہ نہ کریں گے میری سادہ روی کا"
"یقین نہ آئے گا"

ٹھیک گیارہ بجے دن کو ولیم ارتھر گرینڈ ہوٹل میں داخل ہوا۔ کمرے میں جا کر دیکھا، میز کے چاروں طرف مہمان بیٹھے کھانے میں مصروف ہیں، چھری کانٹوں کی کھڑکھڑاہٹ برتنوں کی کھڑ کھڑاہٹ میں مل جل کر مزیدار نغمہ بن جاتی ہے، بھوکوں کو شاید اس آواز سے زیادہ کسی نغمہ میں لطف نہ آئے گا۔ خانساماں، پوئے شفاف وردیاں پہنے جھوٹے ظروف اٹھاتے اور صاف برتن سامنے رکھتے پھرتے ہیں۔ کچھ ایک کے بعد دوسری لطیف غذائیں مہمانوں کے پاس لے جاتے ہیں وہ چمچے سے پلیٹ میں نکال کر ذائقہ لے لے کر نوش کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ضیافت وسیع پیمانے پر تھی۔ تخمیناً پچاس ساٹھ آدمیوں کا جماؤ تھا۔ لیکن سائڈرس دکھائی

نہ دیا! ولیم ارتھر نے ایک طرف کھڑے ہو کر بگاہوں نگاہوں میں تلاش شروع کی۔ گشتی نظر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچی۔ وہاں سے دوسری لائن پر ہوتی ہوئی واپس آ رہی تھی کہ ایک کرسی پر ساؤٹرس نظر پڑا اسوقت وہ مرغ کی ران چھری سے کاٹ رہا تھا۔ ولیم کو دیکھ کر، گوشت کاٹتے ہوئے بولا!

ساؤٹرس :- ولیم! تم نے وقت کی پابندی کا لحاظ نہ رکھا۔ میں نے پندرہ منٹ صرف تمہارے واسطے دیر کی! آؤ، آؤ! تمہاری پلیٹ رکھی ہے۔ کرسی بھی خالی "

ولیم :- کرسی پر بیٹھ کر" واقعی مجھے آفس میں خلاف امید تاخیر ہوگئی، معاف کرنا!

ساؤٹرس :- کچھ ہرج نہیں۔ کہو مسٹر ولسن سے ملاقات ہوئی تھی؟"

ولیم :- ہاں! میں تمہارا مشکور ہوں۔ مجھے زیادہ گفتگو نہ کرنا پڑی ایک گھنٹے کے اندر معاملہ طے ہو کر روپیہ مل گیا"

ساؤٹرس :- میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ وہ بڑا خلیق مہاجن ہے"

ولیم :- ہاں، بظاہر تو اخلاق اچھا ہے، مگر ساؤٹرس! جو شخص منہ پر ایسی چاپلوسی کرے، وہ ٹھیک نہیں ہوتا مجھے تو اس سے خوف ہی معلوم ہوتا ہے"

ساؤٹرس :- ولیم! ولیم!! کیا کہتے ہو۔ ولسن نے تم پر احسان کیا ہے تم کو اُس کی مذمت کرنا نامناسب ہے"

ولیم :- سچ ہے۔ لیکن حریص شخص سے، نفرت کرنا میری فطرت ہے۔

ساؤٹرس :- حریص!"

ولیم :- بے شک! یہ طمع ہی تھی کہ جان پہچان نہ ہونے پر بھی بے خدشہ دس ہزار روپیہ دیکر بارہ ہزار کا ہنڈنوٹ لکھالیا"

ساؤٹرس :- تم رائے قائم کرنے میں عجلت کرتے ہو! ولیم! جب ولسن نے مجھ سے تمہارے حالات سنے تو بہت خوش ہوا اور تمہاری امداد کرنے کو تیار ہو گیا۔ وہ بُرے آدمیوں کو مشکلات سے آزاد کرنا مقصد حیات جانتا ہے"

ولیم :- اس سے تو معلوم ہوتا ہے، گویا میں کسی ارل، یا ڈیوک کے گھر میں پیدا ہوا ہوں، جو میری مدد کرنے سے ولسن کو فخر و مباہات کا موقعہ ملا!

ساؤٹرس :- جن لوگوں نے افلاس کی گود میں جنم لیا ہو، اور اتفاق زمانہ سے جوان، یا ادھیڑ ہو کر دولت کمائی ہو، وہ تم ایسے خاندانی شخص کو عزت دار دولت مند دیکھیں تو کیا کریں! ولسن کون ہے؟

اس کا باپ ایک پریس میں۔ پتھر صاف کیا کرتا تھا۔ اسی افلاس و مصیبت کی زندگی میں مر گیا! اسی کا بیٹا ڈسن لاکھوں کا مالک ہو گیا! روپیہ ملنے سے فطرت نہیں بدلتی۔ جس طرح بڑے لوگ مٹ کر بھی بوئے امارت نہیں بھولتے اسی طرح معمولی آدمی دولت مند ہونے کے بعد بھی اپنی نظروں میں حقیر ہی رہتے ہیں خواہ دکھانے کو کچھ ہی کیوں نہ کریں"

ولیم "خیر! یہ تو بتاؤ، تمھاری، لیڈی گرے گوری اور مس فلورین کس خاندان کی ہیں؟ کہیں یہ بھی تو ڈسن کی طرح پریس کے معمولی خادم کی نسل تو نہیں؟"

ساوٹرس "دو پشت پہلے تو شاندان کے خاندان کو کوئی جانتا بھی نہ تھا!"

ولیم "کیا تمھارا خیال ہے، مس فلورین! لیڈی گرے گوری کی بطنی لڑکی نہیں، واقعی اسکی پروردۂ یافتہ ہی؟"

ساوٹرس "چونک کر" ارے! تم اس راز سے بھی واقف ہو تم سے کس نے کہا؟"

ولیم "کل! جس وقت تم کھیل میں مصروف تھے۔ میرے والد کے دوست مل گئے۔ انھوں نے یہ سب باتیں بیان کیں تھیں"

ساوٹرس "خیر! وہ کچھ سہی۔ جہیز میں اسقدر وافر دولت ملے گی جس کی انتہا نہیں۔ ولیم! اسکے شادی کرنے کے بعد غربت کبھی تمھارے پاس نہ پھٹکے گی"

ولیم "تمھارا منشا، کیا ہی؟"

ساوٹرس "ولیم! میں تمھیں خوش حال دیکھنا چاہتا ہوں۔ میرے کہنے پر چلو تو ہزار دو ہزار ماہوار پیدا کرنا مشکل نہیں چند روز میں بڑے آدمی بن سکتے ہو"

ولیم "اس وقت مذاق نہ کرو، ساوٹرس! میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہوں!"

ساوٹرس "سنجیدگی سے" ولیم! مذاق نہیں، اصلیت ہی۔ چاہو تو آزما سکتے ہو شیر مارکیٹ کھلی ہی"

ولیم "معاف کرنا۔ میں ناجائز طریقے سے پیدا کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ فاقے کر کے مرنا بہتر ہی اس دولت مندی کی زندگی سے جو دوسروں کو دھوکا دیکر حاصل ہوئی ہو"

ساوٹرس "محنت کر کے کمانے کو ناجائز عنوان سے پیدا کرنا نہیں کہتے۔ دنیا کا یہی خیال ہو تو لوگ فاقہ کر کر کے مر جائیں!"

ولیم "محنت اور چیز ہی اصل بات یہ ہی، شیر کا کام میری سمجھ ہی میں نہیں آتا!"

ساوٹرس "مسٹر سنڈ فرڈ کے یہاں تم کیا کام کرتے تھے ؟"
ولیم "خطوط کے جواب لکھنا۔ فرموں میں جا کر گفتگو کرنا، اسی قبیل کے امر جو کام ہیں البتہ شیر مارکیٹ میں کبھی نہیں گیا۔ مسٹر سنڈ فرڈ نے میرے والد سے وعدہ کیا تھا ولیم کو اس بازار میں کبھی نہ بھیجوں گا!"
ساوٹرس "خوب! اسی سے تم راضی نہیں ہوتے کہ مسٹر پارروڈسن کر ناراض ہوں گے ؟"
ولیم "ضروری نہیں، جو کام پسند کروں، کر سکتا ہوں۔ مجھے شیر کا کام ابتدا ہی سے ناپسند ہے، اسی وجہ سے اس میں دخل بھی نہیں"
ساوٹرس "گھر بیٹھے کسی کام میں دخل نہیں ہو سکتا۔ دس پانچ مرتبہ میرے ساتھ چلو۔ طور طریقے دیکھو، آپ سے آپ سمجھ میں آجائے گا۔ بڑے مزے کا دھندا ہے تھوڑی سی چالاکی چاہیئے اور بس"
ولیم "تمھاری ہمدردی کا شکریہ! جس کام سے طبیعت کو تنفر ہو اس میں کبھی ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے خیر اس ذکر کو چھوڑو کیا رات بھر لیڈی گرے گوری کے یہاں مس دھائیٹ گاتی رہی ہے ؟"
ساوٹرس "اوہ! ابھی تک دھائیٹ کا خیال ہے! وہ لڑکی تمھارے قلب و دماغ پر حاوی ہو گئی ہے! تمھارے آنے کے بعد وہ بھی فوراً ڈرائنگ روم سے چلی گئی۔ بعد کو معلوم ہوا، لیڈی گرے گوری نے نوکری سے موقوف کر دیا۔ لیکن اس کو بہت نوکریاں مل سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں بکنگھم اس پر لٹو ہے، اگر وہ مسکرا کر بات کرتی تو بکنگھم لاکھوں کی دولت قدموں پر ڈالدے۔ زندگی بھر کسی چیز کی تکلیف نہ ہو"
ولیم ابتھر کا غصہ سے منھ سرخ ہو گیا۔ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ اس نے زور سے میز پر ہاتھ پٹک کر کہا "
ولیم "اوہ! تم پھر اس بدذات کمینے کا نام لیتے ہو!"
ساوٹرس "ولیم تم خواہ مخواہ بگڑتے ہو! دھائیٹ بچہ نہیں، بڑی سیانی لڑکی ہے! اپنا نیک بد سمجھ سکتی ہے تم اس کی مدد کرنا چاہو تو ممکن ہے، میرے ساتھ چلو آج ہی فائدہ کرا دوں گا۔ پھر ...."
ولیم "مجھے ضرورت نہیں، جوئے سے کچھ پیدا کرنا حمیت کے خلاف ہے، ایک ہی رات میں جو سبق ملا ہے، تمام عمر کو کافی ہے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں"
ساوٹرس "ہنس کر" بڑے وہمی ہو! بات تو سنو، جوا کھیلنے کو نہیں کہتا۔ تمھیں ایسی جگھا

نہ لے جاؤں گا جہاں جانے سے مزاج میں آوارگی پیدا ہو (انگلی سے بتا کر) وہ جو لمبا سا آدمی آرہا ہے، اُس سے مل کر دریافت کرتا ہوں، کہ آج فائدے کی صورت ہے یا نہیں؟"

کھانا ختم ہو گیا۔ حاضرین میز سے اٹھ اٹھ کر دو دو، چار چار کی ٹکڑیوں میں تقسیم ہو کر متفرق ہو گئے۔ ساؤ ٹرس نے اٹھ کر طویل القامت شخص سے ہاتھ ملایا۔ خیریت دریافت کی اور کرسی پر بٹھا کر گفتگو میں مشغول ہو گیا۔

ولیم نے پہلے تو آنے والے کو شریف انگریز خیال کیا تھا۔ صورت دیکھ کر رائے تبدیل کرنا پڑی۔ آنکھوں سے مکر، جبیں سے شیطنت اور بشرے سے کینہ توزی نمایاں تھی! اچاچا بار باہم کرنے سے رازجوئی اور خودغرضی ٹپکتی تھی آہستہ سے باتیں کرنے کا خوگر تھا، لیکن سرگوشی میں تہذیب کا عنصر نہ تھا!"

تھوڑی دیر تک ساؤ ٹرس چپکے چپکے باتیں کرتا رہا۔ یکایک ولیم ارتھر کی طرف پلٹا! اسکی صورت سے معلوم ہوتا تھا، اب ہوٹل ٹھہرنا نہیں چاہتا۔ مطلب سمجھ کر ولیم ارتھر کھڑا ہو گیا۔ تینوں آدمی باہر نکلے۔ ہوٹل کا بل پیش ہوا، کھانے کی قیمت ادا کی۔ کئی مہمانوں نے ساؤ ٹرس سے گفتگو کرنا چاہی، اس نے ٹال مٹول کر باہر کا راستا لیا۔ اس کے جلد جلد قدم رکھنے اور عجلت کرنے سے متحیر ہو کر ولیم نے سوال کیا"

ولیم "خیر تو ہے؟ تم اتنا مستعجل کیوں ہو؟"

ساؤ ٹرس "ولیم خاموش چلے آؤ۔ تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائے گا۔ نہایت ضروری اطلاع ملی ہے!"

ولیم "کچھ کہو تو سہی (مڑ کر) کچھ لوگ تمھارے تعاقب میں آرہے ہیں۔ ماجرا کیا ہے؟"

ساؤ ٹرس "ابھی ایک خبر ملی ہے۔ میں کسی کو بتانا نہیں چاہتا۔ تم اس معاملے میں سوالات نہ کرو"

ولیم "غالباً کوئی انوکھی چال چلنا چاہتے ہو؟"

ساؤ ٹرس "ولیم! حقیقت میں تم بہت سادہ لوح ہو! بغیر فطرت کے دنیا میں روپیہ پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ تمھاری طرح مرتاض بن کر محتاج رہنا اچھا نہیں، کوئی عقل مند چھوڑ کر مصیبتوں کو دعوت نہیں دیتا۔ کیا تمھارے نزدیک میں شیر مارکیٹ میں وقت ضائع کرنے جا رہا ہوں؟"

ہوٹل سے نکلتے ہی ٹیکسی پر سوار ہو کر یہ لوگ شیر مارکیٹ پہنچ گئے۔ ولیم ارتھر خواہش تو نہ ہونے پر بھی پہلی ہی مرتبہ اس بازار میں آیا تھا۔ وہاں کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر حیرت سی ہو گئی! دلال، گاہک، تاجر، آپس میں ہمکلام ہیں۔ کوئی گھبرا گھبرا کر اونچے سُروں میں اپنا راگ الاپ رہا ہے۔ کہیں سرگوشیوں کی بہار ہے۔ کچھ لوگ گھبرائے ہوئے بھاؤ دریافت کرتے پھرتے ہیں۔ الغرض نفسی نفسی کا عالم ہے! ولیم نے حیرت آمیز انداز سے دیکھا اور خیال کیا "شاید پاگل خانوں میں بھی یہ سماں نہ ہوتا ہوگا!"

ساوُٹرس "ولیم! تمھارے لئے تو یہ باتیں عجیب ہوں گی؟ میرا خیال صحیح ہے۔ تمھاری صورت سے حیرت برس رہی ہے! دیکھو! خبردار کسی بات میں دخل نہ دینا۔ جو باتیں ہیں کھوں چپ چاپ سننا مارکیٹ سے باہر نکل کر سب سمجھا دوں گا"

ولیم "میں یہاں کی باتیں سمجھنے نہیں آیا ہوں! کننگھم سے اپنی ہتک حرمت کا عوض لینا چاہتا ہوں!"

ساوُٹرس "انتقام کے لئے آج ہی کا دن منجم نے مقرر نہیں کیا ہے، کل پرسوں ہفتہ دو ہفتے جب چاہیں بدلہ لینے کا موقع نکال سکتے ہیں۔ اس وقت اپنا فائدہ ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے گذشتہ شب کو دس دس ہزار کا نقصان ہو چکا ہے۔ اس وقت وہ کمی پوری ہو جائے گی"

ولیم "مگر مکر، تمھیں جو کچھ کرنا ہو، اپنے اعتبار پر کرو۔ میں حیلہ سازیوں میں تمھارا ساتھ نہیں دے سکتا"

ساوُٹرس کو اس وقت ولیم کی باتیں سننے یا جواب دینے کا ہوش کہاں تھا۔ اس کی آخری لفظوں پر توجہ کئے بغیر ایک بھیڑ میں گھس گیا۔ چند آدمیوں نے ہاتھ تھام کر کچھ پوچھنا چاہا! اس نے اس طرح جھڑک دیا جیسے دشمن سے گردا!"

اس سے مایوس ہو کر لوگوں نے ولیم ارتھر کو گھیرا۔ دس پانچ شخص آ کر شیر کی بابت دریافت کرنے لگے۔ ولیم کو اس کام میں دخل ہی نہ تھا، اس نے بڑے اخلاق و تہذیب سے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ دریافت کرنے والوں نے سمجھ لیا، ساوُٹرس کا پارٹنر ہے۔ بغیر اس کے ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالے گا۔ مایوس ہو کر واپس ہوئے دو ایک نے صاف صاف اپنے خیالات ظاہر کر دئے۔ جس سے ولیم ارتھر کے دل کو تکلیف ہوئی اس نے مارکیٹ سے باہر نکلنا چاہا لیکن کننگھم سے انتقام لینے کی آرزو نے دامن پکڑ لیا!"

ایک "ایسا ہی! کچھ معلوم ہوا اب کیا بھاؤ ہے؟"
دوسرا "بھاؤ! وہ تو اس طرح جم کر رہ گیا ہے جیسے برف!"
تیسرا "آخر کیا ہے؟"
دوسرا "سوا اٹھتر تک گھٹ کر قائم ہو گیا ہے!
ایک "ساڑھے بیاسی سے کم ہوا ہے"
چوتھا "بھاؤ گھٹنے کی وجہ معلوم ہے؟"
دوسرا "یورپ سے نہایت بری اطلاع موصول ہوئی ہے!"
چوتھا "اخبار سے معلوم ہوا ہے؟"
دوسرا "نہیں۔ اخبار میں کل تک شایع ہوگی۔ ساؤٹرس! بڑا ہوشیار شخص ہے۔ اُس سے بڑے لوگوں سے ملاقات ہے، خصوصاً فوجی افسروں میں بہت رسوخ پیدا کیا ہے، پرائیوٹ طریقے سے ایک افسر نے جنگ چھڑ جانے کی اطلاع دی ہے! (اشارے سے بتا کر) وہ لمبا سا انگریز یا شاید کپتان ہے، اسی نے ساؤٹرس کو اطلاع دی ہے، دیکھتے ہی دیکھتے ساؤٹرس! اب تک پانچ لاکھ کے شیر فروخت کر چکا ہے، آج اُس کی قسمت کا ستارا چمک رہا ہے، دلالی میں بہت پیدا کرے گا"
چوتھا "بے شک! بے شک! ساؤٹرس بے تحقیق کئے کسی کی بات پر بھروسہ نہیں کرتا یقیناً یہ خبر صحیح ہوگی۔ یہ تو بتاؤ ساؤٹرس کی معرفت پانچ لاکھ کے شیر کس نے بیچے؟"

ولیم ارتھر کی سمجھ میں خاک بھی نہ آیا! اس نے بھاؤ اترتے چڑھتے، اور خرید فروخت کا طریقہ ایک دلال سے دریافت کیا جو کام نہ ہونے سے ایک ایک کا منھ تک رہا تھا۔ ہنوز وہ پوری طرح سمجھانے بھی نہ پایا تھا۔ دلال زور زور سے چیخنے چلانے لگے۔ علی الخصوص مارواڑیوں نے تو مارکیٹ بھر کو سر پر اٹھا لیا۔ کوٹ کے بٹن لگاتے اور دھوتیوں کی لانگھ برابر کرتے ہوئے بے مہار اونٹ کی طرح بلبلاتے پھرتے تھے۔ سبب یہ تھا کہ تھوڑی دیر قبل جنگ چھڑ جانے کی خبر نے تاجروں کو متوحش کر کے جلد جلد اونے پونے مال نکالنے کا خیال پیدا کر دیا تھا۔ خریدار اس حالت میں خریدتے گھبراتے تھے بازار مندا ہو رہا تھا یکایک تحقیق ہو گیا کہ وہ اطلاع محض غلط اور من گھڑت تھی، پھر بازار چڑھ گیا پہلے ساڑھے بیاسی سے سوا اٹھتر رہ گئے تھے۔ اب ترقی کرتے کرتے نوّے تک پہنچ گیا۔ اس جعل سازی سے متنفر ہو کر ولیم ارتھر نے چلے جانے کا قصد کیا تھا کہ ساؤٹرس آ گیا اور مسکرا کر کہنے لگا"

ساؤڈرس :۔ دوست بڑی مبارک خبر ہی! سوا انہتر کے حساب سے پانچ لاکھ کے حصے خریدے تھے اور فوراً ہی نوّے کے حساب سے فروخت کر دیئے فی حصہ سوا بیس کا فائدہ ہوا! مگر تمھاری وجہ سے اتنا منافع ہوا ہے! کیوں کہ تمام خرید و فروخت تمھارے نام سے کی گئی ہی!!"

ولیم :۔ بگڑ کر :۔ نہ جانے تم کیا کہہ گئے! میری سمجھ میں تو خاک نہ آیا! میں نے تمھیں خرید فروخت کی اجازت ہی کب دی تھی؟ اگر نقصان ہو جاتا تو میں کس کے گھر سے لاکر دیتا؟ نہیں بھی میں ایسا نفع بھی اچھا نہیں سمجھتا!"

ساؤنڈرس :۔ ولیم ارے ولیم!! بالکل دیوانہ نہ ہو جاؤ! کیسا نقصان؟ میں نے تمھیں اتنا بڑا فائدہ کرا دیا شکر گذاری ایک طرف اُلٹے الزام دینے لگے! سنو! اصل واقعہ یہ ہی، ہوٹل میں جس انگریز سے ملاقات ہوئی تھی۔ مارکیٹ والے اپنی حماقت سے اس کو فوجی افسر سمجھتے ہیں، ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی ہی، کہ گورنمنٹ کی پوشیدہ خبریں اکثر اُس کو معلوم ہو جاتی ہیں! یہ راز معلوم ہوتے ہی میں نے صاحب بہادر کو گانٹھ لیا۔ لوگوں کو گمان گذرا واقعی میری مشہور کی ہوئی لڑائی کی خبر سچ ہے! بس پھر کیا تھا، فوراً بازار گھٹ گیا۔ میں نے چالاکی سے مشہور کر دیا ولیم ارتھر پانچ لاکھ کے حصے سوا انہتر میں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی ایک فرضی نام سے خریدے دیکھا دیکھی اور لوگوں نے حصہ فروخت کرنا شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر میں پانچ لاکھ کے حصے تمھارے نام سے خرید لئے۔ جب تک لوگ اصلیت سمجھنے کی فکر کریں خود ہی یہ خبر عام کرا دی کہ پہلی خبر غلط تھی مجھے ایک ذریعہ سے پتا لگ چکا تھا مارکیٹ کا بھاؤ چڑھنے والا ہی اس لئے چپ چاپ وقت کا منتظر رہا۔ ابھی بھاؤ بڑھتے بڑھتے نوّے پر پہنچا میں نے فوراً تمام حصے فروخت کر ڈالے۔ اب چھٹی تاریخ ہم تم دلال کے آفس چل کر منافع کا روپیہ وصول کر لیں گے ہاں! جھوٹی خبر مشہور کرنے والے کو کچھ دینا پڑے گا"

ولیم :۔ اُف! اتنی بڑی مکاری! مجھے معاف کرو! ایسا روپیہ لے کر کوئی آرام نہیں پا سکتا۔ خدا محفوظ رکھے۔ لوگوں کو دھوکا دے کر لوٹنا کس آئین میں روا ہی؟ میں ایک پیسہ بھی لینا نہیں چاہتا ایسا نفع تم کو مبارک دے"

ساؤنڈرس :۔ تم نہیں لینا چاہتے تو مجھے بھی اصرار نہیں، میرا فائدہ ہی ہی! البتہ تمھیں چھٹی تاریخ دلال کے آفس چلنا پڑے گا۔ تمھارے نام سے خرید فروخت ہی، اس لئے تمھارے دستخط بغیر روپیہ وصول نہ ہوگا"

ولیم ؛" یہ ممکن ہی۔ تمھارے ساتھ جعلی کر دستخط کر دوں گا۔ ایک شرط ہی، یعنی روپیہ وصول کرتے وقت صحیح واقعہ بھی کہہ دوں گا!"
ساؤدرس ؛" خدا کے لئے ایسا غضب بھی نہ کرنا۔ مجھے کسی کام ہی کا نہ رکھو گے۔ اگر اُن لوگوں کو معلوم ہو جائے، تمھاری اجازت حاصل کئے بغیر میں نے لاکھوں کے حصہ مول لے کر بیچ ڈالے، تو اعتبار ہی اٹھ جائے۔ پھر تو مارکیٹ میں کوئی پاؤں بھی نہ رکھنے دے! راز منکشف کرنے سے تو کہیں بہتر ہی، مجھے چلنج بنگال میں ڈبو کر قصہ پاک کر دو!"
ولیم ؛" نہیں! نہیں! تمھارا نقصان نہ چاہوں گا۔ آخر تم میرے دوست بنتے ہو، اچھا اب بتاؤ کننگھم کہاں ملے گا؟ تم جس کام کو آئے تھے، پورا کر چکے اب میرا مطلب بھی بر لاؤ۔ میرے کلیجے میں آگ بھڑک رہی ہی۔ جب تک انتقام نہ لے لوں قرار نہ آئے گا۔"
ساؤدرس ؛" اب بھی کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا، ہزاروں روپیہ پر پانی پھر گیا، اب اس کی توہین کرنے سے کیا حاصل؟ جتنا ہمیں فائدہ ہوا، اتنا ہی اُسکا نقصان ہوا! پھر یہ تو خیال کرو۔ اُس نے مسٹر سنڈفرڈ سے تمھارے متعلق کوئی بری بات نہیں کہی، اُس نے تمھارا حال کہہ کر احسان کیا، کہ آئندہ بُرے کام سے بچو، جو حقیقت میں تم ایسے شخصوں کو موزوں نہیں۔ آج نہیں! کچھ روز بعد تم خود ہی محسوس کرنے لگو گے۔ میں نے تمھیں جس میدان میں لا کھڑا کیا ہی، یہاں خرقۂ زہد اتار کر گام فرسا کرو، امید ہی لطف زندگی حاصل ہوگا۔ ولیم! وہ زمانہ نہیں رہا جو نیک نیتی اور پاکبازی کی قدر کیجائے۔ دنیا روپیہ والوں کے لئے ہی ہی، روپیہ نہیں تو کچھ نہیں۔ دنیا میں رہنا چاہو تو روپیہ پیدا کرو خواہ کسی عنوان سے ہو۔ تم جتنے تاجر، اور دولت مند دیکھتے ہو، ہا تا چند، سب کی دولت مندی میں ایک نی ہو گی اور وہ نی وہی ہی، جسے تم جعل فریب، مکاری دغا بازی، سمجھتے ہو، مگر غور کرو، اُن کی کیسی عزت ہی، گورنمنٹ سے لمبے لمبے خطاب عطا ہوے ہیں، سوسائٹی میں ہاتھوں ہاتھ لئے جاتے ہیں۔ جس صحبت میں وہ شریک نہیں ہوتے وہاں لطف نہیں آتا! زمانے کے رنگ پر چلنا، ترقی کی طرف بڑھنا ہی، زمانے کی مخالفت، پانی کے دھارے کو روکنے کی احمقانہ کوشش کا نام ہی! یہ مقولہ بالکل سچ ہی ع

زمانہ با تو نہ سازد، تو باز زمانہ بساز!

میرا تو یہی خیال ہی۔ تم کو اختیار ہی مانو یا نہ مانو۔ کل تمھارے نام دلال کے آفس سے حساب آئے گا۔ میرے نزدیک تمھیں سمجھنا چاہیئے۔ میں پھر کہوں گا، تم اپنا حصہ ضرور لو، ملتی ہوئی رقم

چھوڑ دینا کون سی عقل مندی ہے؟ اچھا مجھے اور بھی کام ہیں، اب جانا چاہتا ہوں۔"
ساؤڈرس مصافحہ کرکے چلا گیا۔ ولیم ارتھراش کی باتوں پر غور کرتا ہوا، مارکیٹ سے نکلا۔
ہنوز کسی بات کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ تاہم یہ قطعی تھا کہ منافع کے روپیہ سے حصہ نہ لے گا!
راستہ چلتے ہوئے۔ پھر اپنے مفلوج والد کا خیال آگیا"

"آج ہی خط لکھ کر ڈاک میں نہ ڈالنے سے، پہلے مسٹر سنڈ فرڈ کی تحریر پہنچ جائے گی"
"اُف! انھیں کیسا رنج ہوگا؟ میں سب سے پہلے کل واقعات لکھ کر اطلاع دوں گا۔"
"مگر جائداد گروی کرنے کا راز نہ لکھوں گا اس سے اُن کا دل ٹوٹ جائے گا"

راستے بھر اسی قبیل کے خیالات قلب و دماغ پر مستولی رہے۔ مکان پہنچ کر، کمرے میں داخل ہوا۔ سب سے پہلے لکھنے کی میز پر جو چیز پیش نظر ہوئی۔ وہ ایک لفافہ تھا، جو صبح کی ڈاک سے اس کے نام آیا تھا اور ولائٹو نے سامنے ہی رکھ دیا تھا کہ آتے ہی لفافہ پر نظر پڑ جائے"
لفافہ کھول کر پڑھا کہ مس دھائیٹ کا خط تھا۔ عبارت بالکل مختصر اور سادی تھی القاب کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی۔ تحریر تھا

آپ سے چند اہم امور میں مشورہ کرنا ہے، اگر آپ میری التجا قبول فرماکر سرفراز کریں گے تو گویا ایک مصیبت زدہ کم نصیب لڑکی کو مصائب کی دوزخ میں گرنے سے بچالیں گے فی الحقیقت میری امداد کرنا منظور ہے، تو کل دو بجے انڈین مرر اسٹریٹ نمبر ا میں تکلیف فرمائیے۔ ممنون ہوں گی۔

"غم زدہ"

"دھائیٹ"

ولیم ارتھر نے مس دھائیٹ کا پتا، نوٹ بک میں تحریر کیا۔ خط کو مکرر سہ کرر پڑھ کر دراز میں احتیاط سے رکھ دیا"

باب ۱۰

"مصیبت زدہ لڑکی"

آستا دن، اور رات کاٹتے ہیں۔ ولیم ارتھر کو جس قدر بے چینی ہوئی، کچھ اُسی کا دل جانتا ہے

ولیم رحیم تھا اور نیک نفس۔ وہ دوسروں کے آڑے وقتوں میں شریک ہونا فرض سمجھتا تھا۔ اور پھر رعنا ئیٹ کی مصیبت! جس کے حسن و معصومیت نے ولیم ارتھر کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا"۔

دن گذرا رات کٹی۔ دوسری صبح نمودار ہوئی۔ شاہ خاور افق مشرق پر اپنی تابناکیوں کی کیفیت دکھانے لگا۔ فروری کے گلابی جاڑے، اور اسکی فرحناک بہاریں کلکتہ والوں کے قلوب مسرت آگیں لہروں سے بھر رہی تھیں، نوجوان و شگفتہ دل، باغوں، تفرج گاہوں، اور نمائشوں میں شریک ہو ہو کر داد خرمی دے رہے تھے۔ صرف دو مغموم ہستیاں تھیں جو مختصر ستان سرور میں بھی دل کلفتوں سے سرنگوں غریق افکار نظر آتی تھیں!۔

ولیم آرتھر نے ٹھیک ۱۱ بجے وھائیٹ سے ملنے کی تیاری کر دی۔ نوٹ بک جیب میں رکھی، کپڑوں سے درست ہو کر مکان سے نکلا۔ گول تالاب ہوتا ہوا انٹین مرہ اسٹریٹ نمبر ۱۸ میں پہنچا"۔

بے کاری کی حالت میں جو تکلیف دہ افکار ہستیوں پر مستولی ہوا کرتے ہیں، ولیم ارتھر کے قلب و دماغ پر غالب تھے۔ اس کا دل خود بخود بیٹھا جاتا تھا کسی کام میں فرحت نہ ہوتی تھی بار بار وطن واپس ہونے کا خیال اٹھ کے دے دے کر کلکتہ چھوڑ دینے کی صلاح دیتا تھا کلکتہ کی زندگی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ اس تجارتی شہر میں جو جو مکاریاں دیکھی تھیں، ان کا خیال کر کے تنفر پیدا ہوتا تھا۔ وہ دوسروں کا مال جعل فریب سے حاصل کرتا تو کوئی بات ہی نہ تھی! سائڈ بزنس اپنے روپیہ کمانے کی جو تدبیریں تعلیم کی تھیں، مفید و نفع بخش ضرور تھیں، قسمت کا پانسہ سیدھا ہونے سے ایک دن ہی افلاس کی گھنگھور گھٹائیں، ثروت و امارت کی روشن فضا سے تبدیل ہو سکتی تھیں، مگر دیکھنا تو یہ ہے، ایک شریف و غیور کی حمیت ایسی کمائی کو پسند کرتی ہے یا نہیں؟ ولیم ارتھر نے جہاں تک اس امر میں غور کیا، ایسی دولت سے خاک نشینی کو بدرجہا اچھا پایا"۔

ان وجوہ پر غور کرتے ہوئے کلکتہ چھوڑ دینا مناسب تھا۔ مگر غریب و مصیبت کش رعنا ئیٹ کی امداد کا موقع نکل جاتا تھا جس لڑکی کو سہارا دینے کا وعدہ کر چکا تھا جس کی امداد پر دل بضد تھا اس کو کس مپرسی کے عالم میں حوادثات کے بحر متلاطم میں، تھپیڑے کھانے کو چھوڑ دینا ولیم ارتھر سے بعید تھا"۔ اس نے طے کر لیا تھا، پہلے وھائیٹ سے مل کر اس کا ٹھیک شہود کرے پھر مسٹر نذیر حسین سے ملاقات کر کے مشورہ طلب کرے، اس کی رائے پر کار بند ہو"۔

انڈین مرا اسٹریٹ نمبر ۱ کے دروازے پر دستک دی۔ دھائیٹ اپنا پژمردہ چہرہ لئے سامنے آموجود ہوئی وہ افسردہ پھول تھی، اور افسردگی میں بھی اپنی لطافت و رنگینی کی نظر کش کیفیت دکھانے سے باز نہ رہی! صباحت رنگ کی تہ میں ملاحت تھی نہایت دل پذیر! آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں اپنی سیاہیوں میں پر زور کشش لئے ہوئے! حجاب کے مرصع زیور سے آراستہ! بھویں کشیدہ تھیں، کشیدگی میں رحمتوں کا خزانہ چھپائے ہوئے! دھانہ تنگ تھا، تنگی میں بتیس آبدار موتیوں کو لئے ہوئے! تابدار مشکیں زلفیں دراز تھیں، مگر پُر خم! جسم گداز تھا، نہایت سڈول عضو عضو سے موزونیت و شرافت برستی تھی، وہ شرافت جو عفت و پاکبازی کی مستحکم و مستقل مرقع تھی۔ غربت کے عالم میں بھی وہ شاہزادی تھی، حسن اور نیکیوں کی! صناع فطرت نے اُس کی رگ رگ میں خوبصورتی اور دلکشی بھر دی تھی۔ آہ زمانہ بھی کیسا ظالم ہے؟ جو ایسی پیاری صورتوں، مجسم نیکیوں کو بھی اپنی گردشوں کا شکار بنائے ہے!"

ولیم ارتھر کو دیکھ کر، اُس کے چہرے سے خوشنودی کے آثار رونما ہوئے، آنکھوں میں خاص دلفریبی اور چمک پیدا ہو گئی۔ سفید دستانوں میں ملبوس ہاتھ مصافحہ کو بڑھا ولیم نے نازک ہاتھ، ہاتھ میں لے کر ہلایا اور یوں دلی خلوص و گرمجوشی کا اظہار کیا، ساتھ ہی لبوں کو جنبش ہوئی اور ولیم اُس کی نغمہ خیز بولی میں ڈوب گیا۔ دھائیٹ نے کہا:

"اخواہ! آپ ٹھیک ٹائم پر تشریف لے آئے؟ بے یار و مددگار لڑکی کو سرفراز فرمایا! مسٹر ولیم میں آپ کی بہت بہت ممنون ہوں۔ گو میری آپ کی گہری ملاقات و دوستی نہیں مگر یقین تھا، میرا خط پاتے ہی وقت موعودہ پر تشریف لا کر عزت افزائی فرمائیں گے اور میرا خیال غلط بھی نہ تھا۔"

ولیم: "مس صاحبہ! شکریہ کی حاجت نہیں۔ میں بہت خوش ہوں آپنے اپنا نیاز مند خیال کرکے مشورہ لینے کو طلب فرمایا میری جانب سے جو آپ کو گمان تھا، اُس میں پورا اترنے سے مجھے دلی انبساط ہے، خدا کرے میں آپ کی تکلیفیں دور کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔"

دھائیٹ: "دنیا بہت بُرا مقام ہے، میں سن نہیں، لیکن تھوڑی ہی عمر کے تجربوں نے اس نتیجہ پر پہنچا دیا ہے کہ یہاں کسی پر بھروسہ کرنا خطرے سے خالی نہیں! بہت کم اور شاذ ہی ایسے لوگ ہوں گے جو کسی کے اڑے وقتوں میں دوستی کا لحاظ کرتے ہیں! آپ سے پہلی ہی مرتبہ مل کر تھوڑی دیر کی گفتگو نے میرے دل میں خیال پیدا کر دیا کہ آپ کا مزاج عوام سے

جداگانہ واقع ہوا ہے۔ میں نہیں جانتی کیوں؟ مگر خود بخود دل آپ سے مشورت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ آپ نے مجھ سے امداد کرنے کا وعدہ کیا ہے، غالباً آپ کو اپنا قول فراموش نہ ہوا ہوگا؟"

ولیم ۔" میرا قول جان کے ساتھ ہے، ولیم کہہ کر بھولنے والا نہیں، مس دھائیٹ! ہرچند زمانے نے مجھے اس قابل نہیں رکھا جو خاطر خواہ امداد کر سکوں، مگر یاد رکھو جب تک رگوں میں خون اور جسم میں سانس ہے حتہ المقدور اپنا قول نبا ہوں گا۔"

دھائیٹ ۔" معاف کیجئے گا! مجھ جیسی لڑکی کا عہد لینا ناموزوں ہے مگر کیا کروں؟ ہاں جن معنوں میں آپ ایفائے وعدہ کا قول کرتے ہیں، میں اس کے خلاف ہوں!"

ولیم ۔" ہاں! اگر مس دھائیٹ! میں نے تم سے یہ اقرار تو نہیں کیا ہے، کہ محبت نہ کروں گا، نہ تم اس معاملہ میں اصرار کرنے کی مجاز ہو، یہ دل کا فعل ہے، اور دل کسی اصول کا پابند نہیں۔"

دھائیٹ ۔" میں مانتی ہوں، محبت ایک پھول ہے، جس کا دامن ہر طرح کے گرد و غبار سے پاک ہے، اس کی پاکیزہ نکہت مشام جاں کو بالیدہ کرتی ہے، محبت ایک جذبہ ہے لطیف! جو اپنی لطافتوں سے قلوب کو قوی اور منور کرتا ہے، مگر ... مگر محبت میں غرض شامل نہ ہونا چاہیے غرض اس پھول کا کانٹا ہے، اس جذبۂ لطیف کا حریف ہے، غرض دل کی گہرائیوں میں ڈوب کر پاکیزگیوں کو نیست و نابود کر دیتی ہے، عصمت کا شفاف دامن نجاست کی آلودگیوں سے میلا ہو جاتا ہے۔

بے غرض تھے تو لطف صحبت تھا
دشمنِ جان ہو گیا مطلب

ممکن ہے، آپ خالص محبت کے متعلق عوام کی طرح کہہ اٹھیں کہ وہ محبت عورت سے عورت اور مرد سے مرد ہی کر سکتا ہے، تو یہ محض غلط ہوگا۔ زن و مرد میں پاک محبت کا وجود بہت زیادہ پایا جا سکتا ہے بشرط محبت کے حامل اپنی نیتوں کو صاف رکھیں۔"

ولیم ۔" اس باب میں آپ سے مباحثہ نہ کروں گا۔ ہاں، آپ کی خواہشات پوری کرنے میں جان لڑا دوں گا اپنے اس قول کا شاہد، خدا اور آپ کو کرتا ہوں۔"

دھائیٹ ۔ مجھے آپ کی بات کا اعتبار ہے، مجھے یقین ہے، آپ اپنے قول سے پلٹنے والے نہیں، مزید احتیاط کے واسطے ابھی کہہ دینا بے محل نہ ہوگا، کہ جب آپ اپنے وعدہ کرنے پر پشیمان ہوں گے اسی روز بلکہ اسی وقت میری آپ کی محبت و دوستی کا رشتہ ٹوٹ جائے گا

اور ہم اور آپ ہمیشہ کے واسطے ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔ ہر چند آپ قول کے دھنی، بات کے پورے اور مستقل مزاج اور دولت مند ہیں۔ لیکن بعض واقعات انسان کو مجبور کر دیتے ہیں!"......"

ولیم "بات کاٹ کر" نہیں، نہیں، آپ مجھے جس قدر دولت مند سمجھتی ہیں، حقیقت میں اتنا دولت مند نہیں ہوں، مجھے دھوکا دہی اور جھوٹ سے نفرت ہے، میں جس فرم میں کام کرتا تھا، وہاں سے کل جواب ہو گیا!"

وھائیٹ "حیرت سے" جواب ہو گیا! آہ کیسی بری خبر بیان کی! افسوس! میں نے آپ کو مفت زحمت دی، آپ تو اپنی ہی پریشانیوں میں مبتلا ہیں، اپنا دکھ بیان کر کے دوسری دوھری فکروں میں مبتلا کر دوں! نہیں، مجھ سے یہ کبھی نہ ہوگا۔

ولیم "آپ کچھ خیال نہ فرمائیں، آپکے افکار میری فکروں سے بہت زیادہ ہیں۔ میری نوکری اگئی تو مجھے کچھ گراں نہ ہوگا۔ جائداد کی آمدنی بسر اوقات کو کافی ہے، میرے والد جب تکلیف میں دیکھیں گے تو فوراً مدد کریں گے۔ افسوس! آپ تو ایک دن بھی بیکار نہیں بیٹھ سکتیں۔ بس صاحبہ! مجھ سے ضرور کہئے، مجھے آپ کی امداد کر کے بہت خوشی ہوگی!"

وھائیٹ "ہائے دنیا میں والدین سے بہتر کوئی نہیں، اُن کی محبتیں نعمت ہیں، خدا کی عطا کی ہوئی، خصوصاً آپکے والدین، آپ کی والدہ فرشتہ تھیں، جو انسانی قالب میں زمین پر وارد ہوئیں، آپ کے والد ویسے تو نہیں، مگر نہایت شفیق و محبت والے باپ ہیں، اگر آپ کو یہاں تکلیف ہو تو اُن کے پاس چلے جائیے، وہ اپنی آغوش میں لے کر مالی کشا کش سے آزاد کرا دیں گے۔ کاش میرے بھی والدین ہوتے تو اُن کے پاس جا کر اپنے دل کو تسلی دیتی۔"

ولیم "میں نے سنا ہے، آپ کے والدین نہیں ہیں؟"

وھائیٹ "آپ نے کس سے سنا؟"

ولیم "لیڈی گرے گوری کے مکان پر، میرے والد کے ایک قدیم دوست مل گئے تھے انھوں نے تذکرتاً ذکر کیا تھا۔"

وھائیٹ "کون، وہی تو نہیں، کمانڈران چیف ملوٹی؟"

ولیم "ہیں! آپ اُن سے واقف ہیں؟"

وھائیٹ "ہاں، کسی قدر، وہ روزانہ لیڈی گرے گوری کے یہاں آتے ہیں
خوب آدمی ہیں، مجھ پر خاص عنایت فرماتے ہیں"
ولیم "وہ آپ کے بہت مداح تھے، کہتے تھے، اس کی زندگی ایک راز ہے، کاش میں
آپ کے ابتدائی حالات سن سکتا"
وھائیٹ "ٹھنڈی سانس لے کر، اگر وہ باتیں مجھے بخوبی معلوم ہوتیں تو آپ سے
ضرور کہتی، دنیا میں سوا آپ کے میرا سچا ہمدرد کوئی نہیں، مجبور ہوں، اپنے حالات سے
خود میں بھی ویسی ہی ناواقف ہوں، جیسے آپ!"
ولیم "جس قدر معلوم ہیں، وہی کہہ ڈالئے"
ابھی تک ولیم ارتھر کمرے میں نہ گیا تھا، باہر ہی کھڑے ہوئے دونوں باتوں میں
مصروف تھے۔ یکایک وھائیٹ کو خیال آیا، وہ اپنی اس غلطی پر سخت نادم ہوئی
اور معافی مانگتے ہوئے بولی"
وھائیٹ "مجھے کہنے میں کوئی عذر نہیں" لیکن کمرے میں چل کر آرام سے تشریف
رکھئے تو عرض کروں"
آگے آگے وھائیٹ، اس کے پیچھے ولیم ارتھر کمرے میں داخل ہوا۔ کمرہ آراستہ
نہ ہونے پر بھی وھائیٹ کی صفائی مزاج و سلیقہ شعاری کی گواہی دے رہا تھا معمولی
مختصر سامان خوب صورتی کے ساتھ قرینے قرینے سے اپنی جگہ پر رکھا تھا۔ چھ کرسیاں،
دو کوچ ایک ٹیبل، دو تین گلدان۔ چند تصویریں۔ یہ سامان تھا جس نے اُس چھوٹے
سے کمرے کو عروس سادہ بنا رکھا تھا۔ ولیم ارتھر ایک کرسی پر بیٹھ کر بولا"
ولیم "ہاں مس صاحبہ! اپنا وعدہ پورا کیجئے۔ مجھے بہت اشتیاق ہے!"
وھائیٹ "بے سروپا باتیں ہیں، اُن سے آپ کو حظ نہ ملے گا!"
ولیم "کچھ مضائقہ نہیں، آپ شوق سے کہیں۔ میرے خیال میں آپ کا سن اٹھارہ
یا انیس برس کا ہوگا؟"
وھائیٹ "اپنی عمر کے متعلق کچھ بھی علم نہیں! حتیٰ کہ مسقط الراس، نہیں معلوم،
والدین کے ناموں کا علم نہیں! میرا پیدائشی نام کیا ہے؟ والدین کیا کہہ کر پکارتے تھے؟
یہ تک نہیں جانتی!!"

ولیم "اوہ! تو دھائیٹ نام ـــ"
دھائیٹ "عرض کرتی ہوں، سنئیے تو! اس نام کی اصلیت کیا ہی؟ ہاں یہ بھی کچھ خواب سا یاد پڑتا ہی، جب میری عمر کل تین برس کی تھی، اُسی وقت ایک شخص مجھے کسی ایسی جگہ لے گیا، جہاں ہر طرف پانی ہی پانی تھا"
ولیم "ہر طرف پانی؟ یعنی کوئی بڑا دریا، یا سمندر؟ کیا ساحل تو نہیں تھا؟"
دھائیٹ "بہت دنوں کی بات ہی، ممکن ہی کوئی بندرگاہ ہو (سوچکر) ہاں کچھ جہاز بھی تیرتے پھرتے تھے، جنھیں ایک زمانے تک مکان سمجھا کی!"
ولیم "جہاں آپنے جہاز دیکھا تھا، بتا سکتی ہیں وہ کون بندرگاہ تھی؟"
دھائیٹ "کسی نے اس بندرگاہ کا نام نہیں بتایا۔ نہ میں نے ہی دریافت کیا"
ولیم "خیر! میں اُسکا پتا لگانے کی کوشش کروں گا۔ آپ وہاں پھر جائیں تو پہچان سکتی ہیں؟"
دھائیٹ "شاید! میں وہاں بلک بلک کر روئی تھی، مجھے خاموش کرنے کو میری دایہ ایک اور جگہ لے گئی، اُس جگہ کو دوبارا جانے سے پہچان سکتی ہوں"
ولیم "شاید اپنے والد کو تو پہچان لیجیے گا؟ بالخصوص والدہ کو، اُنھیں کے پاس زیادہ رہتی ہوں گی۔ سوچئے، کچھ یاد پڑتا ہی؟"
دھائیٹ "غور کرکے" ہاں! کچھ کچھ یاد پڑتا ہی، اُن کا چہرا بہت پیارا تھا، ہونٹوں پر تبسم کی جھلک ہر وقت دکھائی دیتی تھی، آواز نرم، لوچ دار اور نغمہ خیز تھی، جب بولتی تھیں تو معلوم ہوتا تھا پرند چہکار رہا ہی! مجھ کو بہت کھلاتی اور پیار کرتی تھیں، ایک لفظ تو گویا سخن تکیہ تھا۔ میرا خیال ہی" شاید وہ میرا نام تھا" لیکن اب اُس لفظ کو بالکل بھول گئی۔ اکثر غور بھی کیا کچھ یاد نہ آیا!"
ولیم "جس مکان میں آپ کی ولادت ہوئی تھی، اُس کا نقشہ یاد ہی؟"
دھائیٹ "کچھ کچھ خیال ہی۔ وہ نہایت خوبصورت بنگلہ تھا۔ چاروں طرف پھولوں کے درخت اور سبزہ اُوگا تھا باغیچہ کی سڑکیں پختہ سرخی کُٹی ہوئی تھیں۔ روز شام کو اپنی دایہ کے ساتھ اس باغیچہ میں کھیلنے جایا کرتی تھی"
ولیم "تین برس کے سن کی باتیں اس سے زیادہ کیا حافظہ میں محفوظ رہ سکتی ہیں، خیر!

ان باتوں کے علاوہ کچھ اور بھی یاد ہے؟"
وھائیٹ " اس کے بعد کے واقعات کسی قدر وضاحت سے یاد ہیں۔ اس زمانے میں کچھ ہوشیار تھی، مگر وہاں کب اور کیوں کر پہنچی؟ اس سوال کا جواب میرے پاس نہیں، معلوم ہوتا ہے میں سو رہی تھی، جب نیند سے بیدار ہوئی تو اصل جگہ سے منتقل ہو چکی تھی؟"
ولیم " حقیقت میں نہایت سنگین راز ہے، تاہم اتنی باتوں سے واضح ہوتا ہے آپ کا مکان یا سر ساحل واقع ہوا تھا، یا کنارے سے کچھ فاصلے پر۔ ذرا غور کیجئے لانے والے آپ کو دریا پر کس طرح لائے؟"
وھائیٹ " میں سوتے میں اپنے اصلی مکان سے نکالی گئی، اس لئے کچھ معلوم نہیں، ہاں اتنا جانتی ہوں، ایک روز عظیم آباد میں دریا کنارے سوتے سوتے لوگوں کے شور و غل اور پولیس کے جگانے سے ہوشیار ہوئی، سب مجھ سے میرا نام و پتہ دریافت کرنے لگے، میں اُن کی باتوں کا صحیح جواب نہ دے سکی! اس وقت میری عمر تخمیناً چار برس کی ہو گی۔ مجھے خوب یاد ہے، پولیس اپنی باتوں کا ٹھیک جواب نہ پاکر میرے کپڑے دیکھنے لگی۔ شاید دھوبی کے لگائے ہوئے نشان تلاش کر کے پتا لگانا چاہتی تھی، مگر کامیاب نہ ہوئی اس وقت میرے جسم پر نئے کپڑے تھے، اور سب نفیس و قیمتی۔ اس واقعہ سے میرا گمان ہے، میرے والدین دولت مند تھے انھوں نے جان بوجھ کر کسی وجہ سے مجھے دریا کنارے پھنکوا دیا!"
ولیم " آپ کے والدین کا سراغ نہیں لگایا گیا؟ معاف کیجئے گا اگر آپ کا قیاس ٹھیک ہے، تو دنیا کے پردے پر ایسے ظالم والدین شائد ہی ہوں!"
وھائیٹ " پولیس نے بہت تفتیش کی جب پتا نہ لگا تو میں ایک خیراتی اسکول میں بھرتی ہوئی، وہاں کی مالکہ نے پہلے خیاطی کا کام سکھانا چاہا میرا دل نہ لگا، تو لکھنے پڑھنے پر زیادہ محنت لی گئی۔ میں لکھنے پڑھنے پر بھی بہت کم محنت کرتی تھی، سارا رجحان موسیقی کی طرف تھا۔ اکثر درجہ میں بیٹھی گنگنایا کرتی تھی، گانے بجانے کا اتنا شوق دیکھ کر میں گرجے میں بھیجدی گئی۔ جہاں مذہبی تعلیم و تربیت، پڑھنے لکھنے، کے علاوہ موسیقی بھی سکھائی گئی، میں صبح و شام گرجا میں قربان گاہ کے سامنے بیٹھے سروں میں مذہبی نظمیں گایا کرتی تھی،

وہاں کی بڑی نن مجھ سے بہت محبت رکھتی تھی، ہر طرح کی خبر گیری کرتی تھی، وہاں جب تک رہی بہت اچھی رہی، اسی زمانے میں آپ کی والدہ کو دیکھا تھا۔ مجھ پر خاص عنایت فرماتی تھیں۔"

ولیم:"آپ نے گرجہ کب چھوڑا؟"

وھائیٹ:"اُف! میری یہ حماقت تباہیوں اور مصیبتوں کا پیش خیمہ ہے۔ دو برس ہوئے مجھ سے بڑی نن نے دریافت فرمایا" تم جوان ہو، اب نن بن کر گرجے میں رہنا چاہتی ہو یا نہیں؟ افسوس! دل مذہبی جوش میں بھرے ہونے پر بھی شامت اعمال سے جواب دیا تو یہ کہ میں نن بن کر رہنا نہیں چاہتی! اس جواب سے وہ لوگ بالکل رنجیدہ نہ ہوئے فراخ دلی سے میری استدعا منظور ہوئی، انھوں نے کہا" اگر تم نن بننا پسند نہیں کرتی ہو، تو جوان لڑکی کا گرجے میں رہنا خوب نہیں تم کو یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔ آئندہ اپنی شکم پری اور تن پوشی کا انتظام آپ کرو، چلتے چلتے اتنی مدد اور دی کہ ایک موسیقی کے اسکول میں بھرتی کرا دیا۔ جہاں بفراغت بسر کرتی اور لڑکیوں کو گانا سکھاتی رہی۔ ایک برس یوں بھی بسر ہوا"

ولیم:"لیڈی گرے گوری کی ملازمت کیوں........"

وھائیٹ:"ہاں! نصیبوں کے پھیر سے ایک سال بعد اسکول میں کسی تقریب کے سلسلہ میں جلسہ اور دعوت ہوئی لیڈی صاحبہ کے نام بھی کارڈ گیا، یہ تو ایسے جلسوں کی شائق ہیں فوراً آدھمکیں! انھیں اور مس فلورین کو میرا گانا بہت پسند آیا اور مجھے اسکول سے نوکر رکھ کر لے آئیں"

ولیم:"اور تم اُن کی باتوں کے فریب میں آگئیں!"

وھائیٹ:"بے شک! اس وقت انھیں پہچاننے میں غلطی کی، مس فلورین، دلیبی بری نہیں، لیکن بے حد مغرور خود پسند ہے! پہلے سے علم ہوتا تو لاکھ روپیہ پر بھی ملازمت نہ کرتی لیڈی صاحبہ نے وظیفہ اچھا مقرر کیا دو سو روپیہ ماہوار اور رہنے کے واسطے دو کمرے۔ کھانا بھی انھیں کے ساتھ کھاتی تھی۔ لیڈی گرے گوری نے اسکول میں پرنسپل سے کہا تھا۔

وھائیٹ جوان ہے، میرے یہاں اچھی طرح رہے گی، سوسائٹی میں شریف جوانوں سے مل کر انتخاب زوج کا بھی اچھا موقع ملے گا اور کوئی تکلیف نہ ہوگی میں اپنی لڑکی کی طرح رکھوں گی لیکن پہلی دو تین نفظیں مجھ سے نہ بیان کیں! نوکر رکھتے وقت صرف اتنا کہا تمھیں مس فلورین کو

پیانو بجانا اور گانا سکھانا ہوگا۔ لیکن خلاف معاہدہ مجھے اُس کی مصاحبت کی خدمت بھی انجام دینا پڑی! راتوں کو ناول پڑھ کر سُناتی، دن بھر ہاں میں ہاں ملاتی اور بجا و درست کہہ کر خوش کرتی! شام سے گانا بجانا پڑتا۔ افسوس! کچھ اختیار نہ تھا۔ خاموشی سے تمام مظالم برداشت کرنا پڑتے تھے۔ اکثر اپنی حماقت پر لعنت ملامت کرتی، اور گرجا چھوڑنے کے بعد اسکول سے بھی کنارہ کش ہو جانے پر کفِ افسوس ملتی تھی!"

ولیم "اتنی برداشت پر بھی مس فلورین اور لیڈی گرے گوری تم سے راضی نہ رہیں؟"

دھائیٹ "وجہ تھی، وہاں دولت مند خانداں کے جوان جوان لڑکے آتے تھے۔ لیڈی گرے گوری چاہتی تھی اُن میں سے کوئی مس فلورین سے شادی کی خواہش کرے، مگر اس کی پر نخوت باتیں سب کو ناگوار ہوتیں اور کوئی شادی کا روادار نہ ہوتا۔ تہذیباً مجھ سے بھی آنے والے خندہ جبینی سے پیش آتے، یہ امر مس فلورین اور لیڈی گرے گوری کو گراں گذرتا تھا۔ اسی سے مجھ پر غصہ کرتی تھیں گویا سارا قصور میرا ہی ہے، حالاں کہ میں بہت کم کسی سے بات کرتی تھی! میری کیا خطا جو خواہ مخواہ بھی سب مجھ سے ملتفت ہوں۔ لیڈی گرے گوری اور مس فلورین اپنے یہاں کے آنے جانے والوں سے میرا تعارف ان لفظوں میں کراتی، یہ مس دھائیٹ میرے یہاں گانے پر نوکر ہیں اچھا گاتی ہیں!" اس عنوان سے اپنے مہمانوں کی نظروں میں ذلیل بنائی جاتی تھی"

ولیم "درست ہے، قرائن سے میں نے یہ راز دریافت کر لیا تھا"

دھائیٹ "مس فلورین! آپ کو محبت کی میٹھی نظروں سے دیکھتی ہے، اگرچہ آپکے پاس بہت زیادہ دولت نہیں لیکن۔۔۔۔۔" (رک کر) لیکن وہ یقیناً آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ وہ ورثہ میں بہت دولت پانے والی ہے، اس وجہ سے روپیہ کی پروا نہیں کرتی حسن تلاش کرتی ہے: میرا خیال ہے، بہت جلد کسی نہ کسی ذریعہ سے آپ تک پیام آئے گا"

ولیم "بتعجیل۔ مجھے اس کے محبت بھرے پیغام کی ضرورت نہیں۔ آئندہ اس گھر میں بھی نہ جاؤں گا (ٹال کر) مہربانی کرکے آپ اپنے واقعات بیان کر دیجئے۔ مجھے تمام و کمال سننے کا اشتیاق ہے"

دھائیٹ "خیر! تو اُس نے جب لوگوں کو مجھ سے ملتفت پایا تو دوسری چال چلی۔ ایک دولت مند آدمی سے مجھے بیاہنا چاہا، مگر میں نے شادی سے صاف قطعی انکار کر دیا!

صرف انکار ہی پر اکتفا نہ کی، اس سے بات کرنا بلکہ صورت دیکھنا بھی چھوڑ دیا، بس اُسی روز سے اُن کے غیظ وغضب کا شکار بن گئی۔ میری ذمے داریوں میں سخت اضافہ ہوا، کاموں کی بھرمار کر دی گئی، مجھے بات کرنے کی بھی اجازت نہ تھی!"

ولیم "آپ نے کمال کیا جو اتنی سختیاں برداشت کیں، مجھ سے تو تحمل نہ ہوتا!"

وھائیٹ "کیا کرتی مسٹر ولیم؟ ڈرتی تھی، لیڈی گرے گوری اسکول کے پرنسپل سے میری شکایت نہ کر دے وہ مجھے بہت عزیز رکھتی تھی، مجھے بھی اُس کا بہت خیال ہے۔ اسی خوف سے سب کچھ دیکھتی، سنتی، اور زبان نہ ہلاتی اسی خیال سے استعفا بھی داخل نہ کر سکی۔ شکر ہے، خدا اُس نے جواب دیا، اب متفکر ہوں، کیا کرنا چاہیئے؟ اگر روپیہ کی ضرورت ہوتی تو آپ کو ہرگز نہ زحمت دیتی! مجھے فقر وفاقہ میں بسر کرنا گوارا ہے لیکن کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا پسند نہیں۔ میرے پاس دو سال کی کمائی کا بہت کچھ سرمایہ جمع ہے۔ میں ایک نوکری کی فکر میں ہوں۔ اسی باب میں آپ سے مشورہ کرنا مقصود ہے"

ولیم "آپ سی صاحب کمال لڑکی کو ملازمت کی کمی نہیں۔ مہربانی کرکے فرمائیے آپ کس کام میں ملازمت کرنا چاہتی ہیں؟"

باب ۱۱

"خیال ملازمت"

وھائیٹ خاموش ہو گئی۔ سر جھکا کر سوچنا شروع کیا۔ گویا، کہنے نہ کہنے کا تصفیہ دل سے کرنا چاہتی تھی۔ ایک طرف غیرت وحمیت مُنھ پر ہاتھ رکھ کر خاموشی کا حکم دیتی تھی۔ جو شخص خود اپنی مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو، اُسے زبردستی اپنے مصائب میں شریک کرنا سراسر خود غرضی ہے! وھائیٹ کو معلوم ہو چکا تھا۔ ولیم آرتھر کی ملازمت ترک ہو چکی ہے، کلکتہ سے تجارتی ملک میں ایک دن بھی بے کار رہنا مالی مشکلات کا پیش خیمہ ہے، وہ آپ کسی کام کی فکر میں ہوگا، جب اپنی بے یاری وبے کسی کی طرف نگاہ کرتی تو بے اختیار، ولیم کی مدد طلب کرنے کو دل چاہتا وہ عورت تھی، عورت بھی نہیں کم سن اور ناتجربے کار لڑکی! کوئی سرپرست یا مشورہ کار بھی

نہ رکھتی تھی، اتنے بڑے شہر میں کوئی اتنا بھی نہ تھا۔ جو مصیبت کے گھیرے بادلوں میں، امید موہوم کی جھلک دکھاکر دُکھتے ہوئے دل کو مطمئن و روشن کرنے کی وقتی کوشش کرے!!
ولیم ارتھر، مردہی، محنتی اور جفاکش! طبیعت میں بلندی اور ہمت ہی، دوڑ دھوپ کر اپنا آزوقہ بہم کر سکتا ہی۔ لیکن...... لیکن غریب لڑکی ہر کس و ناکس سے مل بھی نہیں سکتی، جس شہر میں عیاشی کی ارزانی، عصمت فروشیوں کی کثرت اور کیا دبوں کی بھرمار ہو، وہاں باعفت لڑکیاں اجنبیوں سے مدد کی خواستگار ہو کر کیا فیض پاسکتی ہیں؟"
یہ خیالات تھے جو یکے بعد دیگرے دھائیٹ کے قلب و دماغ میں بھر کر اُسے بیکرِ خاموش بنائے ہوئے تھے، زبان سے کچھ نکل نہ سکتا تھا۔ اُدھر خاموشیوں کے بڑھنے سے ولیم ارتھر بار بار اصرار کے ساتھ اس کی خواہشات دریافت کرنا چاہتا تھا۔ آخر متواتر تقاضوں نے دھائیٹ کو لب کشائی پر مجبور کر دیا۔ اُس نے کہا"

دھائیٹ "یہ تو ظاہر ہی ہیں کوئی کام نہیں جانتی۔ بچپن سے گانے بجانے کا شوق رہا ہی، جرج چھوڑنے کے بعد اسی فن کو پیشہ بنایا، جہاں اس کام میں ملازمت ملے گی، منظور کر لوں گی۔"

ولیم "شاید آپ تھیٹر میں جانا چاہتی ہیں؟"

دھائیٹ "ہاں! اس باب میں آپ کی رائے معلوم کرنا چاہتی ہوں۔"

ولیم ارتھر! سر جھکا کر خاموش ہو گیا۔ اب اس کے دل میں خیالات کا ہجوم ہوا۔ وہ شریف مستورات کے لئے تھیٹر کی ملازمت محض بدنما ہی نہیں، معیوب اور انتہائی معیوب جانتا تھا۔ ایکٹرس جب اسٹیج پر آکر اپنا کمال دکھاتی ہی تو منجملہ اور فرائض کے ایک فرض یہ بھی ہوتا ہی کہ اپنے حسن کی مجموعی قوت سے ناظرین کے قلوب کو مسخر کرنے کی کوشش کرے! اگر وہ اس کام میں کامیاب ہو گئی، حسن کے بے پناہ حربوں نے دلوں کو مجروح کر دیا! تو کمال مسلّم ورنہ کچھ نہیں۔ حسن کی قوتوں کو ناجائز عنوان سے صرف کرنا پاک نہاد مستورات کو کہاں تک زیبا ہی؟ اس سوال کا جواب دھائیٹ کے خیالات ملازمت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کو کافی تھا۔ ولیم ارتھر ہر مرتبہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر دھائیٹ کی نازک حالت اُس کے خلاف فیصلہ کرنے سے مانع تھی۔ خود ولیم میں اتنی مقدرت نہ تھی جو پاکباز لڑکی کو مالی مشکلات اور فکر معیشت سے آزاد کر دے۔ اس طویل خاموشی سے اکتا کر دھائیٹ نے پھر سوال کیا"

وھائیٹ "آپ کی خاموشیوں نے زبان بے زبانی سے وہ باتیں بیان کر دیں، جن کے کہنے میں آپ کو پس و پیش ہے۔ مسٹر ولیم! میں جانتی ہوں تھیٹر شریف الخیال عورتوں کی ملازمت کے لئے نہایت نامناسب جگہ ہے، عموماً وہاں کے ناظرین کے خیالات پست و ذلیل ہوتے ہیں۔ بہت کم ایسے ناظر ہوں گے۔ جو تھیٹر کو حقیقی معنوں میں سمجھ کر دیکھنے کے عادی ہیں، عیاش منش نوجوان دولت کے گھمنڈ میں ہر ایکٹرس کو عصمت فروش اور بازاری عورت خیال کر کے وہی برتاؤ کرنا چاہتے ہیں جو ایسے طبقے والی عورتوں سے ہونا چاہیے۔ تجربہ بھی ظاہر کرتا ہے فلاکت زدہ عورتیں جب تھیٹر میں ملازمت کرتی ہیں۔ تو زر کی طمع انھیں اندھا کر دیتی ہے۔ وہ نیکی پر بدی کو ترجیح دے کر بہت جلد قعر مذلت میں گر جاتی ہیں۔ طرہ یہ کہ بھڑکیلے ریشمی کپڑوں پر پھولے نہیں سماتیں، گویا روپیوں کی وینس وہی ہیں! مجھے ان رازوں سے آگاہی ہے۔ مگر اپنے دل پر اتنا بھروسہ ہے کہ باوجود اس معلومات کے بھی تھیٹر میں جانا پسند کرتی ہوں۔ میرے دامن عصمت کو گندگی آلودہ نہیں کر سکتی۔ ہاں! ابھی کاموں کا تجربہ نہیں، آپ نے تو دوستانہ امداد کا وعدہ کیا ہے۔ یقین ہے آپ کی سودمند اطلاعیں غلط راستوں سے بچاتی رہیں گی؟"

ولیم "میرا قول پتھر کی لکیر ہے! جو کہا ہے کر دکھاؤں گا۔ آپ نے جو عزم کیا ہے، یہ خطروں سے خالی نہیں تھیٹر کی ملازمت میں جو مشکلات پیش آتی ہیں، دنیا جانتی ہے، آپ بھی واقف ہیں اور میں بھی۔ وہاں رات دن کا رہنا مجھے اپنے کام بھی ہیں، اس حالت میں کب تک آپ کی خبرداری کر سکوں گا؟ نیز یہ بھی ہے، کلکتہ میں ہر وضع وہر قماش کے لوگ ہیں، اُن سب کے اطوار و عادات سے واقف ہونا ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ بہت ممکن ہے، مجھ سے شناخت میں غلطی واقع ہو اور آپ کے دشمنوں کو نقصان پہنچ جائے۔"

وھائیٹ "میری طرف سے خاطر جمع رکھیے۔ جب تک جسم میں رگوں کے جال اور اُن میں لہو کا دوران باقی ہے، وھائیٹ کسی شرمناک فعل کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ آپ سے کہنے کا صرف یہ منشا ہے، کہ مسٹر ملٹونی امپائر تھیٹر کے مالک کو بخوبی جانتے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے، اگر وہ کسی کی سفارش کر دیں گے تو امپائر تھیٹر میں نوکری مل جانا مشکل نہیں۔ اگرچہ مسٹر ملٹونی مجھے جانتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے اُن سے کہتے حجاب معلوم ہوتا ہے۔ آپ میری طرف سے کہہ دیں تو نہایت ممنون ہوں گی۔"

ولیم " آپ نے مصمم قصد کر لیا ہے، تو مجھے انکار نہیں۔ آج ہی مسٹر ملونی سے مل کر کہہ دوں گا۔ صرف تامل اس وجہ سے ہے کہ ہندوستان میں تھیٹر کی ایکٹرس کو بہت کم وظیفہ ملتا ہے، اکثر ایسی گانے والیوں کے خیالات اسیرانہ ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی جس شان و شوکت سے بسر کرنا چاہتی ہیں، اس کے لئے ماہواری قلیل رقم بالکل ناکافی ہوتی ہے اور وہ خرچ پورا کرنے کے لئے مذموم افعال کی مرتکب ہو کر عصمت و عفت کی پاکیزگی کو کھو بیٹھتی ہیں!"

وھائیٹ " میں اُن نمائش پسند و خود نما عورتوں میں نہیں ہوں۔ آج تک میرا وظیفہ ہر ماہ ہیں نصف یا نصف سے کچھ کم پس انداز ہوتا رہا ہے، مجھے فوق البھڑکی سے طبعًا نفرت ہے آپ متفکر نہ ہوں "

ولیم " وہ ملازمتیں اور تھیں۔ تھیٹر میں جب تک نمائش نہ ہو کام نہیں چلتا یقینًا وہاں کی نوکری کے بعد آپ کو ایک مربی کی ضرورت پڑے گی، اس وقت شادی کا خیال پیدا ہوگا۔ اگر کسی ایکٹر کو اپنا شوہر بنائے تو اس زندگی کے لئے بہتر ہے "

وھائیٹ " ناممکن!"

ولیم " یہ کیوں؟ جب آپ اسٹیج پر اپنی خوش گلوئی کا جادو چلائیے گا، سارا کلکتہ آپ کے کمال موسیقی کے آگے سرِ تسلیم خم کرے گا۔ جتنی ایکٹرسیں ہیں وہ سب آپ کے مرتبے سے پست نظر آئیں گی تو ضرور ہے اس عہد کے نامی ایکٹروں کے قلوب آپ کی جانب مائل ہوں۔ اگر آپ انھیں پسند نہیں کر سکتیں تو کیا ہمیشہ کنواری رہنے کا قصد کر لیا ہے؟ ایسا تھا تو خانقاہ سے فضول باہر نکلیں! یاد رکھئے۔ تھیٹر میں بھرتی ہونے کے بعد شریف آدمی آپ سے عقد کرنا پسند نہ کریں گے!"

شریف آدمی مجھے اپنی دلہن بنائیں، یہ اُمید کہاں ہے؟ کہہ کر وھائیٹ نے غمگینی سے سر جھکا لیا۔ اس وقت کے انداز دلی اضطراب و التہاب کی سچی تصویر تھی۔ ولیم ارتھر تڑپ گیا اُس کی زبان نے نادانستہ ایسا کلمہ کہہ دیا جس سے مصیبت کش لڑکی کا دل زخمی ہو گیا اُس نے ندامت آمیز لہجہ میں جواب دیا "

وھائیٹ! مس وھائیٹ!! خدا کے لئے معاف کیجئے گا۔ میں نے جو کچھ بھی کہا، بظاہر نہایت تلخ و ناگوار ہے، لیکن میری سچی دوستی اور خاص ہمدردیاں صاف گوئی پر مجبور کرتی ہیں۔ میرا دل نہیں چاہتا۔ آپ کی آنے والی زندگی کو مصیبتوں اور ذلتوں سے

آرادہ دیکھوں"

وھائیٹ "اشک پاک کرکے" مسٹر ولیم! آپ کی زیادتی نہیں۔ آپ نے جو کچھ کہا اُس میں میرا ہی فائدہ ہے، لیکن میں تھیٹر میں جانا طے کر چکی ہوں۔ ان مقامات پر جو دقتیں عورتوں کو پیش آیا کرتی ہیں، اُن کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے اپنی ذات پر کامل بھروسہ ہے، پاک مسیح اور کنواری ماں کی مہربانیاں شامل حال ہیں تو میرے پائے ثبات جادۂ عصمت سے ڈگنے نہ پائیں گے آپ سے صرف اتنا ہی چاہتی ہوں میری طرف توجہ مبذول رکھئے گا اور وقتاً فوقتاً لغزشوں سے خبردار کرتے رہئیے گا کبھی کبھی آپ کی خدمت میں کسی مشورے کی غرض سے حاضر ہوں تو مجھ کم نصیب کو آوارہ و بدچلن سمجھ کر دھتکار نہ دیجئے گا! مسٹر ولیم! دنیا میں میرا کوئی دوست! غم خوار موجود نہیں۔ اگر کبھی کسی وجہ سے بدگمانی پیدا ہو جائے، تو اس حالت میں اتنی امیدوار ہوں کہ خوب اچھی طرح تحقیق کرنے کے بعد رائے قائم کیجئے گا۔ امتحان کرنے کے بعد میں پاکباز و نیک چلن نہ ثابت ہوں۔ میرا دامن دنیوی نجاستوں سے پُر داغ ہو، تو آپ کو اختیار ہے، مجھے ہاتھ پکڑ کر دروازے سے باہر کر دیجئے! لیکن جب تک میرا قصور ثابت نہ ہو، آپ کو میری امداد واجب ہے"

ولیم "جب مستقل ارادہ ہو چکا تو کچھ کہنا بے کار ہے۔ میں آج ہی مسٹر ملوسی سے ملوں گا۔ ہاں! یہ تو بتائیے؟ آپ کو نتیجہ کی اطلاع کیوں کر دوں؟"

وھائیٹ "ایک خط لکھ کر ڈاک میں ڈال دیجئے گا۔ اگر خود ایک بار پھر کل اسی وقت زحمت فرمائیں تو بہت مناسب ہے"

ولیم "آپ کو کوئی عذر نہ ہو تو مجھے آنے سے انکار نہیں، ممکن ہوا تو مسٹر ملوسی کو بھی ہمراہ لاؤں گا۔ یہ تو طے ہو گیا۔ ایک بات دریافت طلب ہے، باتوں میں موقعہ نہ ملا جو پوچھتا۔ کیا آپ نے بذات خود کبھی اپنے والدین کی جستجو کی ہے؟"

وھائیٹ "نہیں! مجھے اچھی طرح معلوم ہے، اس باب میں میری کوششیں مشکور نہ ہوں گی"

ولیم "اگر آپ کی مرضی ہو تو میں تلاش کروں؟"

وھائیٹ "چونک کر" آپ! فضول محنت کی صلاح نہ دوں گی مجھے یقین ہے، اُن کا وجود دنیا کے پردے پر نہیں، ہوتا تو اب تک مجھے تلاش کر لیتے۔ اسی خیال سے میں نے بھی سکوت اختیار کیا ہے"

ولیم "نہیں مس دھائیٹ! اس خیال کا صحیح ہونا ضروری نہیں، بہت ممکن ہے وہ اب تک زندہ ہوں جس طرح آپ اُن کی وفات کا یقین کئے بیٹھی ہیں، وہ بھی آپ کی موت تسلیم کرکے صبر کر چکے ہوں۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے، آپ کو دشمنوں نے خفیہ طریقہ سے چرالیا ہے!"

دھائیٹ "آپ کا خیال تسلیم کرنے میں کلام ہے۔ انھیں اطلاع دینے میں کوئی کسر اُٹھ نہ رہی پولیس نے ہر شہر کے تھانوں میں میرا حلیہ لکھوا دیا، ہر جگہ تلاش کی، کیا انھوں نے نہ سنا ہوگا؟ اب دو باتیں ہو سکتی ہیں، یا تو وہ زندہ نہیں، یا جان بوجھ کر میری جانب سے چشم پوشی کرتے ہیں!"

ولیم "آپ کو اپنے والد یاد ہیں؟"

دھائیٹ "صورت شکل تو یاد نہیں، بعض بعض باتیں یاد ہیں، مثلاً میں اُن کے ساتھ کبھی کبھی ہوا خوری کو جاتی تھی، کبھی اُن کے خلاف مرضی کام کرنے سے ڈانٹ دیا کرتے تھے۔ اُن کی آواز بہت بھاری تھی جس سے میں سہم جاتی تھی!"

ولیم "اگر وہ آواز پھر کان میں آئے تو آپ پہچان لیں گی؟"

دھائیٹ "جی نہیں"

ولیم "جس مکان میں آپ کی ولادت ہوئی ہے، اُسے دیکھئے تو پہچان لیجئے گا؟"

دھائیٹ "وہ سن ایسا نہ تھا جو مکان کا نقشہ ذہن میں محفوظ رہ سکتا"

اس کے بعد اِدھر اُدھر کے تذکرے ہونے لگے۔ ولیم ارتھر کو مس دھائیٹ کی گفتگو میں خاص مزا مل رہا تھا جو جو باتیں ہوئی تھیں وہ وہ اُس کی طرف سے دل میں جگہ ہوتی جاتی تھی اثنائے گفتگو میں دھائیٹ نے یہ بھی کہا کہ "میں نے کبھی تھیٹر نہیں دیکھا ہے!" جسے سن کر ولیم نے جواب دیا"

"کبھی نہ دیکھنے پر بھی آپ وہاں نوکری کرنا چاہتی ہیں؟"

دھائیٹ "ہاں! مجھے وہاں کی باتیں معلوم کرنے کا شوق ہے!"

ولیم "خیر اب دیکھ لیجئے گا۔ میرے خیال میں سب سے پہلے آپ کے والدین کا پتا لگانا چاہیے، مناسب ہوتا اگر ایک مرتبہ میرے ہمراہ عظیم آباد چلیئے وہاں دریا کا کنارہ بھی جا ہے اور آپ کی ابتدائی عمر کا معتد بہ حصہ وہیں بسر ہوا ہے بہت ممکن ہے، خاندانی حالات معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نکل آئے اور وہاں کے وہ مکانات جو دریا سے قریب یا ساحل پر واقع ہوئے ہیں، دیکھ کر

شناخت کر سکے۔"
وھائیٹ "یہ بیکار کے کام ہیں، فی الحال میں اسکول کی پرنسپل سے ملوں گی، وہ میری قدیم مربی ہیں۔ ایسا نہ ہو لیڈی گرے گوری کان بھر کر انھیں مجھ سے افسردہ کر دیں۔ اس لئے اُن سے مل کر کل واقعات بیان کروں گی۔ اب آپ سے کل اسی وقت ملاقات ہوگی۔"

باب ۱۲

"مسٹر ملونی"

ولیم ارتھر اس وھائیٹ سے رخصت ہو کر شاہ راہ عام پر آیا۔ اس وقت اُس کا دل خیالات کی کشاکش سے تنگ ہو رہا تھا۔ وھائیٹ کی باتوں سے شرافت ٹپکتی تھی۔ جس قدر خیال کو وسعت دیتا، اتنی ہی مس وھائیٹ کا عالی خاندان ہونا راسخ ہوتا جاتا۔ ادنیٰ طبقہ والوں کے یہ خیالات ہو ہی نہیں سکتے جو وھائیٹ کی باتوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اُس نے خیال کیا۔
"ایک گم خاندان لڑکی، جو دریا کنارے زمین پر اُفتادہ پائی گئی، کون کہہ سکتا ہے، کس"
"خاندان کا چشم و چراغ ہے؟ بہت ممکن ہے وہ کسی ناجائز طریقہ سے پیدا ہوئی ہو اور"
"اس کی ماں نے افشائے راز کے خوف سے جننے کے بعد لاوارث بچوں کی طرح پھینک"
"دیا ہو! (خود ہی) یہ بھی ممکن نہیں وھائیٹ جب دریا کنارے پائی گئی ہے، اُس وقت"
"اس کی عمر تین برس کی تھی، اگر ناجائز طریقہ سے پیدا ہوتا مان لیا جائے تو یہ سوال"
"پیدا ہوتا ہے، تین برس تک کہاں پرورش پائی؟ یہ اہم سوال ہے، اس کے جواب میں"
"اس مذموم خیال کی تردید ہو گئی اور ناجائز عنوان سے ولادت ہونا خلاف قیاس ٹھہرا۔"
"اب دیکھنا ہے، وھائیٹ شریف ہے، اُس کا خاندان معزز ہے یا ادنیٰ درجے کا جہاں تک"
"اس کے خیالات معلوم ہو سکے، نہایت شریفانہ ہیں۔ فلورین، جس نے دولت"
"و ثروت کی آغوش میں تربیت پائی ہے، پاکبازی، خاندانی میں وھائیٹ کا پاسنگ"
"نہیں، بہر نوع اس میں شبہہ نہیں وھائیٹ بہت معزز گھر کی لڑکی ہے، مگر لاوارثوں"
"کی طرح کیوں پھینک دی گئی؟ کسی کے ماں باپ اولاد کے ساتھ یہ سلوک روا نہیں رکھتے"

"یا تو وہ کسی حادثے سے ایسے مقام پر مر گئے جہاں اُن کا جانے والا نہ تھا اور لڑکی"
"تنہا رہ گئی! یا کسی دشمن نے لڑکی کو چرا کر پھنکوا دیا۔ پہلا خیال صحیح نہیں، تین برس"
"کی لڑکی منزلیں طے کرنے کی قدرت نہیں رکھتی۔ اور شہر کے اندر حادثہ ہوتا تو پولیس"
"کو اطلاع ملتی! یقیناً کسی خفیہ دشمن کی سازش نے غریب دھائیٹ کو اُس کے والدین"
"کی آغوش سے نکال کر اس درجہ کو پہنچایا ہے، کیا معلوم اب تک اُس کے والدین"
"زندہ بھی ہیں یا نہیں؟ پندرہ برس سے کم اس واقعہ کو نہ ہوئے ہوں گے اتنی مدت"
"میں تو دنیا کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے! خدا کرے وہ زندہ ہوں اور میں دھائیٹ کو"
"اُن سے ملا سکوں!"

" افسوس! ایسی نیک لڑکی تھیٹر میں نوکری کرنا چاہتی ہے! کیا کروں؟ وہ"
"تصفیہ کر چکی۔ قاعدے سے مستقل مزاج معلوم ہوتی ہے، رائے بدلنے والی تھیں"
"میں نے تو کھلم کھلا اختلاف کر کے ذلت سے بچانا چاہا۔ اُس نے مانا ہی نہیں۔ وہ"
"بھی حق بجانب ہے، کوئی کام آتا نہیں، مربی و معاون موجود نہیں بے کار رہ کر"
"فاقے ہو نہ سکیں گے۔ اس حالت میں تھیٹر میں نہ جائے تو کیا کرے؟......"

دل سے باتیں کرتا ہوا ولیم راستہ طے کر رہا تھا۔ اُس کا رخ مسٹر ملوئی کے مکان کی طرف تھا۔ ہنوز خیال کا سلسلہ یہیں تک پہنچا تھا کہ پشت کی طرف سے کسی کا وزنی ہاتھ کندھے پر پڑا اُس نے پلٹ کر دیکھا۔ کمانڈران چیف مسٹر ملوئی مسکرا مسکرا کر اُس کی طرف دیکھ رہا ہے۔"

ملوئی: "مسٹر ولیم اسیرا خیال غلطی نہیں کرتا۔ تو یقیناً تم اس محلے میں کسی خوب صورت لڑکی سے ملنے آئے ہو گے؟ کچھ مضائقہ نہیں شباب کا تقاضا اسی کو کہتے ہیں۔ جس زمانے میں میری رگوں میں جوانی کا خون دوڑتا پھرتا تھا اس وقت مجھے بھی ایسی ہی فکریں لاحق رہتی تھیں۔ تم کو کچھ خیال نہ کرنا چاہیے! (ولیم کو خاموش پا کر) تمھارے بشرے سے صاف ظاہر ہے، میرا قیاس صحیح ہے؟ خیر! اچھا ہوا تم مل گئے۔ مجھے چند باتیں کہنا ہیں۔"

ولیم: "مجھے بھی بعض ضروری امور میں مشورہ کرنا ہے۔ اسی وجہ سے آپ سے ملنا چاہتا تھا۔"

ملوئی: "اس وقت مجھے فرصت ہے، تم جو کہنا چاہتے ہو کہہ سکتے ہو، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ کل دن کو میرے ساتھ کھانا نوش کرنا۔ خیر! یہ تو کہو پرسوں شب کو کیا ہوا؟ اور اس کے بعد کیا گذری؟"

ولیم "اطمینان نصیب نہ ہوا، بہت بری گذری!"
ملونی "خیر تو ہے، کیا ہوا؟ کچھ ہار گئے؟"
ولیم "کاش ہار جانے پر اکتفا ہوتی تو غنیمت تھا!"
ملونی "ہیں! تمھارے چہرے پر خستگی کیسی؟ کیا کوئی سخت واقعہ گذرا؟"
ولیم "جی ہاں، جوا کھیلنے کی خبر پاکر مسٹر سنڈفرڈ نے جواب دے دیا!"
ملونی "افسوس! تمھارے والد اس بدخبر سے بہت رنجیدہ ہوں گے"
ولیم "میں نے انھیں صاف طور پر کل کیفیت تحریر کر دی ہے!
ملونی "بڑی جرأت کی! جو روپیہ ہارے، وہ کس کا تھا؟"
ولیم "سنڈفرڈ کا"
ملونی "پھر انھیں روپیہ کہاں سے دیا؟"
ولیم "قرض لے کر!"
ملونی "کتنا روپیہ؟"
ولیم "دس ہزار!"
ملونی "اُف! اتنی رقم؟ اُس کی ادائی کا کیا انتظام کیا ہے؟ کاش تم سودی روپیہ لینے کے بدلے مجھ سے ذکر کرتے"
ولیم "اتنی جرأت نہ ہوسکی۔ روپیہ بھی دس ہزار تھا"
ملونی "غالباً جائداد رہن کی ہوگی؟ افسوس یہ بداندیشی باپ کی طرف سے ورثہ میں پائی ہے، وہ بیچارہ تو اب سدھر گیا لیکن تم بھی کبھی مایہ بساط کھو کر دم لوگے!"
ولیم "مسیح نہ کریں ایسا ہو، جس دن یہ واقعہ ہوگا، یاد رکھئے میں دنیا کے پردے پر نہ رہوں گا!"
ملونی "تم نے جو راستا اختیار کیا ہے، وہ تو ایسا ہی ہے کہ انسان مصیبتوں سے تنگ ہو کر خودکشی کرلے۔ اگر فوج میں رہتے تو اُن باتوں میں نہیں پڑ سکتے تھے"
ولیم ارتھر نے، کھڑے ہی کھڑے کل واقعات بیان کر دئے۔ ملونی پہلے تو بہت غور سے سنتا رہا جب ولیم خاموش ہوا تو جواب دیا"
ملونی "معلوم ہوتا ہے، ساؤ ٹرس تم کو بدراہ کرنا چاہتا ہے۔ میں بہت خوش ہوا تم نے شیئر بازکیٹ

کے منافع کا حصہ لینے سے انکار کردیا۔ یہ تمھاری عالی ظرفی کی روشن دلیل ہی۔ بے شک تم کو اس خیال پر قائم رہنا چاہیئے آئندہ کے لئے اس کو حکم دے دو پھر کبھی تمھاری مرضی دریافت کئے بغیر ان فریبوں میں تمھارا نام شریک نہ کرے۔ وہ بہت خراب آدمی معلوم ہوتا ہی!"

ولیم "۔ میں آپ کی رائے پر عمل کروں گا۔ اُس سے صاف کہہ دوں گا آئندہ ایسی کارروائی نہ کرے اور نفع کا ایک پیسہ بھی نہ لوں گا"

مُلّوُنی "۔ ہاں! ضرور ایسا ہی کرو۔ حالاں کہ ساؤٹرس تمھیں اور بہت سی نفع کی صورتیں دکھائے گا مگر تم کو ہوشیار رہنا چاہیئے چونکہ یہ پہلی ہی غلطی ہی اس لئے معاف کرتا ہوں پھر لغزش کروگے تو میں دستگیری سے ہاتھ کھینچ لوں گا۔ ولیم جو لوگ اپنی موروثی جائداد رکھنا نہیں چاہتے میں اُن کا قاتل دشمن ہوں!"

ولیم "۔ بے شک مجھ سے بہت غلطی ہوئی۔ عہد کرتا ہوں آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کروں گا"

مُلّوُنی "۔ اس عہد کے ساتھ ہی ساؤٹرس سے دوستی ترک کردو، اُس سے ملنے والے مجھ سے دوستی کی امید نہیں رکھ سکتے"

ولیم "۔ آپ کے کہنے سے پہلے ہی میں نے یہ ارادہ کرلیا تھا"

مُلّوُنی "۔ میری رائے میں تمھیں عظیم آباد واپس جانا چاہیئے۔ باپ کا جی خوش ہوگا۔ جوان ہو کسی اچھے گھرانے میں شادی بھی ہوجانے کی امید ہی"

ولیم "۔ مجھے شادی کرنا منظور نہیں!"

مُلّوُنی "۔ چونک کر" کیوں؟"

ولیم "۔ مس دھائیٹ بھی نوکری سے برطرف کردی گئی۔ انڈین مرراسٹریٹ نمبر ا میں مقیم ہی میں نے اُسکو مدد دینے کا وعدہ کیا ہی"

مُلّوُنی "۔ کیا اُس نے تم سے امداد طلب کی تھی؟ ولیم! دیکھتا ہوں تم نے چن چن کر دوست بنائے ہیں!"

ولیم "۔ مجھے شرمندہ نہ کیجئے"۔ میں کل واقعات دوہرائے دیتا ہوں (بیان کرکے) اصلی بات یہ ہی جو آپ سے عرض کی"

مُلّوُنی "۔ جو میں نے خیال کیا تھا وہی ہوا، خیر! امپائر تھیٹر کا مالک میرے مشورہ پر عمل کرتا ہی۔ آج کل وہ کچھ حسین عورتوں کی فکر میں ہی، دھائیٹ کے لئے کہہ دوں گا۔ گو تھیٹر کی ملازمت

ابھی نہیں۔ مگر بے کاری کی حالت میں مجبوری ہے۔"
ولیم "اُسے اپنی ذات پر بھروسہ ہے، کہتی تھی، تھیٹر کی ملازمت میری دلی کیفیات کو بدل نہیں سکتی۔ اُس نے اپنے خاندانی حالات بھی بیان کئے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اُس سے پوچھا تھا؟
ملوُنی "نہیں" لیکن وہ اچھے خاندان کی لڑکی ہے، کسی اُفتاد سے اس حال کو پہنچی ہے، اُس کے چہرے کے خط و خال اُس کے اخلاق و عادات شرافت کے شاہد ہیں"
ولیم "بہت درست خیال ہے"
ملوُنی "میرے ہم خیال ہو، تو اُس کے والدین کا سراغ کیوں نہیں لگاتے؟ مجھے کئی مرتبہ یہ خیال پیدا ہوا لیکن زمانے نے فرصت نہ دی تم تو اس خدمت کو آسانی سے انجام دے سکتے ہو۔ مصیبت میں بے کسوں کی مدد کرنا نیک کام ہے۔ اگر تم پتا لگانے میں کامیاب ہو گئے تو دھائیٹ تھیٹر کی ذلیل نوکری کرتے نظر آتی ہوں میں حقیر بھی نہ ہوگی اس کے والدین بچھڑی ہوئی بیٹی سے مل کر کیسے خوش ہوں گے؟ اُن کی دعائیں تمھاری فکروں کو دور کرنے والی ثابت ہوں گی"
ولیم "میں نے واقعات سننے کے بعد ہی اُن کا پتا لگانے کی نیت کر لی ہے"
ملوُنی "اس نے کچھ ایسی باتیں بھی بتائیں ہیں جو تحقیقات کے وقت مفید ثابت ہوں؟"
مس دھائیٹ کے خاندان کے متعلق جس قدر باتیں دریافت ہوئی تھیں۔ ولیم نے تمام و کمال کہہ سنائیں۔ ملوُنی نے سُن کر کہا "
ملوُنی "گھڑی دیکھ کر" پانچ بجتے ہیں، مجھے ایک دوست سے ملنا ہے۔ تم جلد جلد بیان کر دو، اب کیا کرنا چاہتے ہو۔ مگر دیکھو، سب کاموں پر مقدم ساؤتھ سس سے کنارہ کشی ہے"
ولیم "اطمینان رکھئے ایسا ہی ہوگا۔ سردست یہ فکر ہے کہ مسٹر ولسن کا روپیہ ادا کرا دوں؟"
ملوُنی "تم فکر نہ کرو، یہ میرا کام ہے، دو چار روز میں بند و بست کر کے دے دوں گا تم اسکو دے کر ہنڈ نوٹ واپس لے آنا۔ مگر ایک مرتبہ روپیہ دینے کے قبل اس سے مل کر اطلاع کر دو کہ بہت جلد تمھارا روپیہ ادا ہو جائیگا دھائیٹ کی ملازمت کا انتظام بھی میرے

ذمے ہی میں بہت جلد امپائر تھیٹر میں نوکر رکھوا دوں گا۔ تمہارا کام صرف دھائیٹ کے والدین کا پتا لگانا ہی، اس کام میں بھی تمہارا ہاتھ بٹاؤں گا۔ خدا حافظ، کل کا کھانا نہ بھولنا۔"

باب ۱۳

"آغاز تفتیش"

مسٹر ملونی سے رخصت ہوکر، ولیم واپس ہوا۔ کوئی کام نہ تھا۔ بازاروں میں گھومتا پھرتا چورنگی جانکلا اس کا دل خوش تھا۔ ملونی صادق القول، راست گو آدمی ہی، اس نے قرض ادا کر دینے کا وعدہ کر کے ولیم کو بڑی فکر سے آزاد کر دیا تھا۔ ملازمت ترک ہونیکا ملال تو برائے نام ہی تھا جاتا تھا، جس آفس میں کام کروں گا وہیں پیٹ بھر کھانے کو مل جائے گا۔"

چورنگی میں وہائٹوے لیڈلا کی دوکان ہی، نہایت وسیع وعالیشان۔ ولیم دکان میں چلا گیا موزے، بنیان، مفلر، سوٹر، کپڑے، بوٹ، انواع واقسام کی چیزیں دیکھتا خریداروں کی آمدورفت سے جی بہلاتا ہوا لفٹ کے ذریعہ سے بالاخانہ پر پہنچا۔ سہ پہر کی چار نوشی کا وقت گزر چکا تھا، جماہیاں آرہی تھیں۔ ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوکر خانساماں کو کیک اور چار لانے کا حکم دیا۔ پانچ منٹ کے اندر کشتی میں، کیتلی، دودھ دانی، شکر، اور جملہ لوازمات، اُس کے سامنے میز پر چن دئے گئے۔ ہنوز چار کا پہلا ہی گھونٹ تھا، یکایک زنانہ لب ولہجہ میں یہ فقرات گوش گذار ہوئے "مسٹر ولیم! کیا چار نوشی میں آپ کی شریک ہوسکتی ہوں؟" اس نے مڑکر دیکھا، مس فلورین معمولی بناؤ چناؤ کے ساتھ کرسی کے برابر کھڑی مسکرا رہی ہی۔"

ولیم:۔ کھڑے ہوکر ہاتھ ملاتے ہوئے "ضرور، ضرور! آپ کی شرکت سے لطف بڑھ جائے گا۔"

کہنے کو تو کہہ دیا، لیکن دنیا سازی کی باتوں پر خود اُس کے دل نے ملامت کی! حقیقت میں وہ مس فلورین کی بنسبت کچھ اچھے خیالات نہ رکھتا تھا۔ فلورین کرسی کھینچ کر برابر

برابر بیٹھ گئی۔ ولیم نے چاء کی پیالی تیار کر کے آگے بڑھائی فلورین نے چمچہ سے شکر ملاتے ہوئے کہا "مجھے افسوس ہی! پرسوں شب کو مذاق مذاق میں آپ کو دس ہزار کا نقصان اٹھانا پڑا!"

ولیم "مس صاحبہ! آپ رنجیدہ نہ ہوں یہ اتفاقی امر تھا۔ اور کھیل میں تو دو ہی باتیں ہیں جیت یا ہار!"

فلورین "تاہم، آپ تو خود کھیل میں شریک بھی نہ ہوئے؟"

ولیم "ہاں! مجھے جوؤں سے بالکل دلچسپی نہیں"

فلورین "میرا بھی یہی حال ہی، احباب کی خوشنودی کے واسطے مجبوراً گوارا کرتی ہوں!"

ولیم "یہ آپ کا اخلاق ہی، کہئے کچھ کیک اور منگاؤں؟"

فلورین "آپ کا شکریہ! مجھے اب کسی چیز کی ضرورت نہیں"

تھوڑی دیر غپ شپ ہوتی رہی۔ ولیم کا دل نہ چاہتا تھا اخلاقاً باتیں کرنا پڑیں۔ خانساماں میز سے سامان اٹھانے گیا۔ بل طلب کرنے پر نکل سلور کی کشتی میں حساب کا پرچہ پیش ہوا۔ ولیم نے پانچ روپیہ کا نوٹ نکال کر دیا۔ چند منٹ میں بقایا رقم واپس ہوئی ولیم مس فلورین سے رخصت ہوا۔ اثنائے گفتگو میں کئی بار فلورین نے چاہا۔ ولیم سے اپنے مکان پر آنے کا وعدہ لے۔ مگر ولیم نے مطلب سمجھ کر تقریر کا رخ بدل دیا۔"

جب دکان سے ولیم باہر آیا اس وقت چھ کا عمل تھا۔ طبیعت بشاش ہونے سے دل چاہا تھیٹر جاکر تھوڑی دیر موسیقی سے لطف اندوز ہو۔ تماشہ نو بجے شروع ہوتا ہی، ابھی تین گھنٹے وقت باقی تھا۔ دو گھنٹے تک لیڈی بغیچہ میں چہل قدمی کی۔ آٹھ بجے گھر آکر کھانا کھایا۔ کپڑے تبدیل کئے اور تھیٹر کی نیت سے نکل کھڑا ہوا۔ ایمپائر تھیٹر میں یورپ سے ایک لیڈی آکر اپنا کمال موسیقی دکھانے والی تھی۔ وہاں جاکر اول درجہ کا ٹکٹ خریدا گو صف اول میں جگہ نہ ملی، کیونکہ مجمع کثرت سے تھا لیکن سوائے اتفاق سے ایک جنٹلمین کی طبیعت خراب ہوگئی۔ وہ ضبط کرنے پر بھی بیٹھ نہ سکا جاتے، وقت ولیم کو جگہ کا متلاشی پاکر نہایت مہربانی سے اپنی کرسی دے دی"

گانا شروع ہونے میں صرف پانچ منٹ باقی تھے۔ تماشائی گوش برآواز ہو رہے تھے آنکھیں اسٹیج پر لگی تھیں۔ یہاں وہ لوگ بھی موجود تھے جنہیں موسیقی نہیں بلکہ میڈم ڈگلس کا آوازہ حسن پروانوں کی طرح کھینچ لایا تھا۔ حقیقت میں ڈگلس محض گانے ہی میں

مشہور نہ تھی، کہا جاتا تھا امریکہ کی نمایش حسن میں اس نے اول درجہ کا تمغہ حاصل کیا تھا!"
وہ پانچ منٹ ولیم ارتھر نے سگریٹ پی کر گذارے۔ گھنٹی بجی، ساتھ ہی پردا اُٹھا۔
ڈگلس چست بھڑکیلی پوشاک میں ظاہر ہوئی۔ کپڑوں کی موزونیت نے اس کے گداز جسم کو سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ ولایتی مذاق کے لحاظ سے اس کے حسین ہونے میں کلام نہیں، سنہری زلفیں، نیلگوں آنکھیں، کشیدہ قامت، حاضرین پر اس کے جمال نے محویت طاری کر دی تھی، صرف ولیم تھا، جو ایسی جمیل صورت کو دیکھنے کے بعد بھی ہوش میں تھا۔ اُس نے ڈگلس کے عضو عضو کا مس وھائیٹ سے تقابل کیا، اور بغیر کسی دقت کے فیصلہ کر دیا کہ نقش اول اول ہی ہے!" وھائیٹ کا کیا کہنا! اس کے حسن کی صباحت میں ہندوستان کی ملاحت نے شریک ہو کر کچھ اور ہی کیفیت پیدا کر دی ہے!"
گانا شروع ہوا۔ ڈگلس نے اپنے کمال سے اسٹیج بھر کو مست و بیخود بنا دیا! اس کی آواز سحر تھی! جس سے گوش گذار ہوتے ہی قلوب کو مسحور کر دیا! لیکن ...... لیکن ولیم ارتھر کے کانوں میں جو صورت دلکش بھری ہوئی تھی، وہ اعجاز نمائی میں ڈگلس کی فسوں سازیوں سے بہت بلند تھی!"
گیارہ بجے گانا ختم ہوا۔ اس کے بعد کچھ مذاقیہ سین دکھائے گئے۔ ولیم کو دلچسپی ہوئی کھیل چھوڑ کر مکان چلا آیا! جس وقت گھر پہنچا بارہ بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔ جلد جلد شب خوابی کے ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہن کر بستر پر دراز ہو گیا۔ دیر تک نیند نہ آئی مختلف خیالات دماغ کو پراگندہ کرتے رہے۔ وھائیٹ کے والدین کا پتہ لگانے کی تدبیروں پر غور کرتے ہوئے پچھلی رات کو نیند آگئی!"
صبح دیر تک سوتا رہا۔ دن چڑھے آنکھ کھلی۔ فوراً منہ ہاتھ دھوکر مسٹر ولسن کی ملاقات کو روانہ ہو گیا! انشالی پہنچ کر اس کے مکان میں داخل ہوا۔ یہاں حسب معمول ہر جانب ظلمات کی سی تاریکی اور خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس نے دستک دینے کے قبل مکان کے نقشہ پر غور کرنا شروع کیا۔ مکان کے دروازے، کھڑکیاں، جنگلے بدستور مقفل تھے، اسی مکان کا دوسرا قطعہ یا اس سے ملحق عمارت ایک تیلی اور تاریک گلیاری کے ذریعہ سے علیحدہ ہوتی تھی۔ بظاہر وہ مکان بھی ویران معلوم ہوتا تھا۔ مکینوں کی چہل پہل نام کو نہ تھی! ولیم وہاں کے نقشوں پر غور کرتا ہوا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ چند زینے طے کرنے

کے بعد وہی کریہہ منظر افریقی دربان صفائی کرتے ہوئے دکھائی دیا۔
اس دربان سے خواہ مخواہ ولیم ارتھر کے قلب کو نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ وہ اس کی صورت دیکھنے کا روادار نہ تھا مجبوراً اسی سے ہم کلام ہونا پڑا۔ کیوں کہ اس نے بے تکلفی سے اوپر جانا چاہا۔ دربان اسے دیکھتے ہی راستہ روک کر بولا۔

دربان ۔" مسٹر ولسن موجود نہیں ہیں۔"

ولیم ۔" یہ وقت ان کے یہاں موجود ہونے کا ہے، تم مجھے دھوکا دینے کی کوشش نہ کرو۔"

دربان ۔" میں نے کہہ دیا وہ نہیں ہیں۔ تم اوپر نہیں جا سکتے۔"

ولیم ۔" بگڑ کر" تم بہت گستاخ ہو، میں مسٹر ولسن سے شکایت کروں گا۔"

ولیم کے تیور بگڑ گئے۔ بدتمیز دربان نے اس کی توہین کی تھی۔ وہ غصہ میں بھرا ہوا ایک زینہ اور بلند ہوا، خیال تھا، اوپر جاکر پہلے اس جنگلی آدمی کی شکایت میں لب کھولے گا۔ اس کا عزم پورا نہ ہوسکا دربان نے بیچ میں حائل ہوکر جواب دیا۔

دربان ۔" میں کبھی اوپر جانے نہ دوں گا۔ مسٹر ولسن کا حکم ہے" میری عدم موجودگی میں کسی کو نہ آنے دو" خصوصاً تم سا شخص، جو پہلی ہی مرتبہ یہاں آکر گونا کو تلاش کرنے لگا تھا۔"

ولیم غیظ وغضب سے تھرانے لگا۔ دل میں آیا۔ منھ سے زبان کھینچ کر بدتمیزی وگستاخی کا مزا چکھائے۔ محل وموقعہ اس کارروائی کا مقتضی نہ تھا۔ دو منٹ کھڑے ہوکر سوچا بالاخر واپس جانے کی رائے قائم کرکے دانت پیستے ہوئے کہا۔

ولیم ۔" تم بالکل وحشی ہو۔ میرے آدمی ہوتے تو اس وقت ہنٹروں سے کھال گرا دیتا۔ پرائے نوکر ہونے نے تمھیں اس تکلیف سے بچا لیا۔ تاہم یاد رکھو، مسٹر ولسن کو تمھاری شکایت تحریر کروں گا جو بھلے آدمی ضرورتاً ان سے ملنے آتے ہیں، تم ان کی توہین وتذلیل کرتے ہو۔"

اس دھمکی سے افریقی دربان کے تیوروں پر میل تک نہ آیا! شعلہ فشاں آنکھوں سے گھورتا رہا! ولیم پیچ وتاب کھاتا ہوا مکان سے باہر نکلا۔ سڑک پر آکر سوچنے لگا۔"

"افریقی دربان نے مجھے اوپر جانے سے کیوں روکا؟ ہو نہ ہو کوئی راز ضرور ہے۔"
"معمولی خادموں میں بھی اتنی طاقت ہے کہ شرفا ملاقاتیوں کو روک سکیں؟ غالباً۔"
"ولسن کے حکم نے یہ جرات دلائی! اس نے تو صاف صاف کہا تھا" مسٹر ولسن کی"

"اجازت نہیں کہ اُن کی عدم موجودگی میں کوئی مکان میں داخل ہو۔ اس کے ساتھ"
"کونا کونا تلاش کرنے کا الزام بھی دیا تھا۔ رہ اتفاقی امر تھا۔ اُس روز میرے بھٹک"
"جانے سے اتنی احتیاط کیوں ہے؟ سائڈرس نے کہا تھا" ولسن چوروں سے خائف ہے"
"یہ بیان غلط ہے، یقیناً کوئی راز ہے، ممکن ہے ولسن کسی جرم کے اخفا کرنے کو ایسی"
"احتیاط کرتا ہو۔ بہر نوع افریقی جانور نے جو بدتمیزی کی، یہ ولسن کے اشارے سے"
"ہے! یہ تو عجیب بات ہے! ولسن اپنے قرض داروں سے بھی ملنا پسند نہیں کرتا"۔
ولیم کو پہلے پہل اس مکان میں داخل ہو کر راستہ بھولنا اور ایک مقفل کمرے سے کسی عورت کا رونا یاد آگیا اس نے ولسن سے مل کر جب اُس واقعہ کا ذکر کیا تھا تو اُس کے جوابات غیر اطمینان بخش اور ناکافی پائے تھے۔ اُس وقت تو کچھ ایسا خیال نہ ہوا تھا۔ اگر کچھ سمجھا بھی تھا تو وہ قیاس! قیاس کی حد سے نہ بڑھا تھا! اِس وقت کی باتوں نے یقین دلا دیا "یہ کوئی سنگین راز ہے، جو ظلم و جرم کا پہلو لئے ہے!"
اپنی سلیم النفسی سے مجبور ہو کر ولیم نے طے کر لیا جس طرح ممکن ہوگا مظلومہ کی دادرسی کروں گا۔ اس تحقیقات میں تمام پیش پا افتادہ کاموں کو بالائے طاق رکھ کر پتا لگاؤں گا اور اُسے آزاد کرانے کی کوشش کروں گا۔ سب سے زیادہ اُسے ایک دقت یہ بھی لاحق تھی مقفل کمرے تک کیوں کر رسائی ہو سکے گی؟ ولسن اس قدر احتیاط کرتا ہے! بالفرض کسی بہانے سے وہاں جانا بھی چاہے تو افریقی دربان سدِ راہ ہوگا"۔
اِن خیالات کے بعد اُس نے کوئی ایسا رستا تلاش کرنا چاہا جو ولسن کے مکان سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ ایک گلی جو نہایت تنگ و تاریک تھی مگر ولسن کے مکان کی دیوار سے ملی ہوئی چلی گئی تھی اس کام کے واسطے موزوں تھی۔ ولیم اُسی گلی میں دیکھتا بھالتا آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ گلی پچاس قدم آگے بڑھ کے ختم ہو گئی تھی۔ اس کی دہنی طرف ولسن کا مکان تھا جس کی دیواروں کی تمام کھڑکیاں مقفل تھیں، بائیں طرف دوسرا مکان یا ولسن کی کوٹھی کا دوسرا قطع تھا۔ اُس کی فلک شکوہ دیواریں اندرونی حالت کو اس طرح چھپائے تھیں جیسے وکلا کسی مقدمہ کے خاص پوائنٹ کو فریق ثانی سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ بحالت مجموعی جیل خانہ معلوم ہوتی تھی! گلی، چوں کہ خاص تھی اس لئے آمد و رفت کا سلسلہ قطعی طور پر بند رہتا تھا۔ گھر کا کوئی آدمی بھی وہاں نہ جاتا تھا۔ خود ولیم بھی اُن لوگوں سے کچھ دریافت کرنا مصلحت

نہ جانتا تھا"

گلی کا خاتمہ ایک دیوار کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ وہاں پہنچ کر ولیم کو معلوم ہوا ایک دروازہ بھی ہے، جس پر گرد و غبار جما ہے، دروازے کا قفل بالکل زنگ آلود تھا، معلوم ہوتا تھا ایک مدت سے یونہیں بند پڑا ہے۔ دیوار جا بجا سے شکستہ ہو رہی تھی۔ استرکاری ٹوٹ ٹوٹ کر گر چکی تھی۔ سر اٹھا کر دیکھنے سے معلوم ہوا۔ بلندی پر شیشہ کا کمرہ بنایا گیا جیسے فوٹوگرافر اپنے مکانوں میں بنا لیا کرتے ہیں اور انھیں کمروں میں تصویر کشی کے وقت خاطر خواہ روشنی حاصل کرتے ہیں۔ کمرے کے شیشے میلے ہو رہے تھے اور چھت کے شیشہ بعض بعض مقامات سے ٹوٹ کر گر گئے تھے۔"

ولیم نے قفل کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ جیب سے اپنے قفل کی کنجی لگائی۔ قفل کھل گیا۔ ولیم کو اس کامیابی سے بہت خوشی ہوئی۔ آنکھوں میں کامیابی کی تصویر پھرنے لگی۔ بے اجازت کسی مکان کا قفل کھول کر داخل ہونا جرم ہے ولیم اس قانون سے ناواقف بھی نہ تھا۔ لیکن شوق تحقیقات تمام خطروں پر غالب آیا۔ وہ بلاپس وپیش مکان کے اندر داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچا۔ قرائن سے معلوم ہوتا تھا۔ کمرہ مدت سے خالی اور بے مرمت پڑا ہے۔ دیواروں کی استرکاری گر گئی تھی کہیں کہیں سے دو چار اینٹیں بھی کھسک کر گر چکی تھیں۔ جو باقی تھیں وہ بھی دانت نکالے گرنے پر آمادہ تھیں ہر طرف کوڑا کرکٹ پھیلا تھا۔ معلوم ہوتا تھا برسوں سے ستھرائی نہیں ہوئی ہے۔ صرف اسی کمرہ کا یہ حال نہ تھا اور بھی جتنے کمرے ولیم نے دیکھے سب اسی کس مپرسی کے عالم میں اپنے بانیوں کی روحوں پر نالہ کناں تھے۔ کئی کمروں کے معائنہ کے بعد شکستہ حال زینا دکھائی دیا جس کا تسلسل منتہائے بلندی تک چلا گیا تھا۔ مگر کوئی زینا ایسا نہ تھا جس میں کی دو تین اینٹیں کھسک کر آنہ رہی ہوں۔"

زینہ طے کرتا ہوا کوٹھے پر پہنچا۔ وہاں سے دور دور کا منظر صاف نظر آتا تھا۔ کوٹھی کے ایک طرف بائیں باغ تھا۔ جو بے غوری کے عالم میں بھی سرسبز و شاداب تھا۔ درختوں کی پتیاں خاک آلود ہو کر کاہی رنگ کے بدلے بھورے رنگ میں تبدیل ہو گئیں تھیں۔ لیکن خوشنمائی و دلکشی میں فرق نہ آنے پایا تھا۔ باغیچہ کو بلند چہار دیواری نے اپنی آغوش میں لے کر عوام کی نگاہوں سے مستور کر دیا تھا!"

نہ جانے کیوں؟ مگر از خود ولیم کو وھائیٹ کا وہ بیان یاد آگیا کہ "میں ایک خوبصورت

کوٹھی میں مقیم تھی جسمیں فرحت بخش باغ بھی تھا" کیا یہ ممکن نہیں یہی وہ مکان ہو؟ ولیم نے اپنے دل سے سوال کیا۔ مگر یہاں سے دریا فاصلے پر تھا اور دھائیٹ نے بیان کیا تھا" مکان یا تو دریا پر تھا یا دریا سے قریب" ولیم نے خود ہی اس خیال کی تردید ان الفاظ میں کی" دھائیٹ کی عمر صرف تین سال کی تھی ممکن ہو اس زمانے کی باتیں یاد نہ رہی ہوں۔ وہ کبھی اپنی دایہ اور کبھی اپنے والد کے ساتھ میدان اور دریا کنارے جاتی ہو۔ وہی خیال رہا۔ سواری پر جانا بھول کر سمجھ لیا مکان دریا کنارے تھا!"

اس نے ایک مرتبہ پھر غور کیا۔ باغ میں کوئی پھل دار درخت نہ تھا۔ یا تو پھولوں کے پودے تھے یا وہ درخت تھے جو صحت برقرار رکھنے کو گھروں میں لگائے جاتے ہیں جس چھت پر وہ کھڑا تھا۔ وہیں ایک مختصر سا کمرہ تھا جس کے دروازے اور جنگلے لوہے کی سلاخوں سے محفوظ تھے۔ غالباً وہ کمرہ کسی خاص مصلحت سے آہن پوش کیا ہوگا۔"

جیل نما کمرے کے بائیں جانب ایک بغیچہ اور بھی تھا۔ جو اسی باغ سے نسبتاً بہت شاداب و فرح بخش تھا۔ چاروں طرف لوہے کے رنگین و خوش منظر ریلنگ نصیب تھے۔ ہرے بھرے درخت اپنی زمردیں پتیوا میں میوے پھل چھپائے ہوا کی شوخیوں سے مسرور ہو کر جھوم رہے تھے سارے باغ میں بجز سرخی کٹی ہوئی سڑک کے سبزہ ہی سبزہ تھا۔ ہموار سطح زمین ہری ہری دوب سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس باغ میں ایک کوٹھی بھی تھی جو ظاہری حیثیت سے کسی خوش ذوق دولت مند کی معلوم ہوتی تھی کوٹھی کے خاتمہ پر ایک سڑک تھی، جو بڑھتی ہوئی نہ معلوم کدھر نکل گئی تھی۔"

ولیم نے وہیں کھڑے کھڑے غور کیا مگر کوئی آدمی نظر نہیں آیا! اس پر بھی اس کا خالی ہونا تسلیم نہیں کیا جا سکتا وہ کوٹھی بھی ایک گلیاری کے ذریعہ سے ولسن کی کوٹھی سے علٰحدہ ہوتی تھی۔ ولیم شوق تفتیش میں اور آگے بڑھا ایک زینا جو باغ کی طرف اترتا تھا ملا چند سیڑھیاں اتر کر ایک کمرے کی چھت پر پہنچا۔ یہاں سے سامنے والا مکان بخوبی نظر آتا تھا۔ کوٹھی کی سب سے آخری منزل ولسن کے مکان کی تیسری منزل سے ملی ہوئی تھی اور دو کھڑکیاں بھی کھلی تھیں۔ ولیم کو شبہہ گزرا" ہو نہ ہو اسی کمرے میں مظلومہ قید ہے"

ابتدا میں تو ولیم نے چاہا پولیس کو اس واقعہ سے مطلع کرکے اس کی مدد سے بے چاری محبوس ستم عورت کو نجات دلائے، ساتھ ہی خیال گزرا کلکتہ میں ہنوز اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے

پولیس محض اُس کے کہنے سے خاطر خواہ مدد نہ کرے گی اور پھر ولسن ایسے دولت مند کے مقابلے میں تو کامیابی کوسوں دور نظر آتی ہے نتیجہ یہ ہوگا۔ ولسن میرے عزائم سے خبردار ہو کر بنے قیدی کو پوشیدہ کر دے گا۔"

اُس نے اس خیال کو ترک کر کے غور کیا تو اس مکان کے قریب ایک اور عمارت نظر پڑی جو بالکل ملی ہوئی تو نہ تھی لیکن تھوڑے خطروں کا مقابلہ کرنے کے بعد اس کی چھت سے قیدی کے کمرے تک پہنچ ہو سکتی تھی۔ مزید احتیاط کی غرض سے ولیم نے خوب غور کیا تو ایک سائن لٹکتا دیکھ پڑا۔ سائن بورڈ پر "روم مس ٹو لیٹ" تحریر تھا ولیم کا دل خوشی سے اچھلنے لگا خیال کیا۔

اگر کسی طرح اس مکان کی تیسری منزل والا کمرہ کرایہ پر مل جائے تو ایک کمند کے ذریعہ سے قیدی تک پہنچنا مشکل نہیں۔ بس اُس کی چھت پر رسی باندھنے اور لٹک کر کھڑکی تک جانے میں جو کچھ زحمت یا خطرہ ہے، وہی ہے، اتنا خطرہ برداشت کرنا علی الخصوص میرے لئے نہایت آسان ہے! مگر یہ کیوں کر یقین کر لیا جائے کہ اسی کمرے میں وہ عورت قید ہے؟ اگر وہاں نہ ہوئی تو ساری محنت برباد گئی!"

اسی خیال نے تذبذب کی حالت پیدا کر دی۔ چند منٹ تک سر جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر جھک کر چھوٹا سا ڈھیلا اٹھا کر کھڑکی کی راہ سے کمرے میں پھینکا کئی مرتبہ تو ڈھیلا کبھی دیوار اور کبھی پٹوں سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ ایک دفعہ خوب زور سے پھینکنے سے کھڑکی کے اندر گیا۔ ولیم خوش تھا کہ کمرے میں رہنے والا فوراً سر نکال کر کھڑکی سے جھانکے گا۔ کئی منٹ گذر گئے اُس کے خیال کی تصدیق نہ ہوئی۔ یہ بھی تو نہ معلوم ہوا کوئی کمرے میں ہے بھی یا نہیں؟ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد مایوس ہو کر واپس ہوا۔ جن راہوں سے وہاں تک پہنچا تھا۔ انھیں راستوں سے گذرتا ہوا باہر نکلا۔ گلی میں پہنچتے ہی شانے سے مس ہوتی ہوئی کوئی چیز زمین پر گر پڑی! اُس نے جھک کر اٹھایا۔ دیکھنے پر معلوم ہوا وہی ڈھیلا ہے جو اس نے کمرے میں پھینکا تھا کسی نے کاغذ میں لپیٹ کر واپس کیا ہے بس واقعہ سے اُس نے سمجھ لیا کمرے کے رہنے والے نے میرے سوال کا جواب یا ہے کاغذ کھول کر ڈھیلا وہیں پھینک دیا۔ اور کاغذ کو دیکھا کسی اخبار کا کنارہ تھا۔ ایک طرف سرخ روشنائی سے کچھ تحریر تھا مضمون پڑھنے میں جب غور سے دیکھا تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے حقیقت عبارت لال روشنائی سے نہیں لکھی گئی تھی بلکہ کسی عضو کا خون لے کر لکھنے والے نے لکھا تھا۔ خون اور سرخ رنگ میں بیّن فرق ہوتا ہے ولیم اُس فرق کو اچھی طرح جانتا تھا۔ سواد خط زنانہ تھا۔ مگر حرفوں میں وہ بات نہ تھی جو قلم سے لکھنے میں ہوا کرتی ہے ذرا سا غور کر کے ولیم نے اس عقدے کو بھی حل کر لیا۔

جس عورت نے یہ عبارت لکھی ہے، اُس کے پاس قلم دوات موجود نہیں اس لئے غالباً جوڑا باندھنے والے کانٹے کو انگلی میں چبھو کر قلم دوات کا کام لیا گیا ہے!" عبارت لمبی چوڑی نہ تھی صرف دو جملے تحریر تھے۔ "مجھے بچاؤ" دوسرا جملہ کچھ اس طرح مٹ گیا تھا کہ ولیم سے پڑھا نہ گیا! قرائن سے معلوم ہوتا تھا لکھنے والے نے کسی کا نام تحریر کیا ہے۔

ولیم نے احتیاط سے وہ پرچہ نوٹ بک میں بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔ اب وہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہ تھی۔ نظروں سے بچ کر گلی سے باہر نکلا۔ اور ایک جانب روانہ ہوا۔"

باب ۱۴

"تھیٹر کی ملازمت"

عورت کون ہے؟ کیوں اس قید میں رکھی گئی ہے؟" یہ خیالات تھے جو ولیم ارتھر کے قلب و دماغ پر غالب تھے وہ اُن کی نسبت بڑے انہماک سے رائے زنی کرتا ہوا راستہ طے کر رہا تھا چلتے چلتے لور سرکلر روڈ پر پہنچا اور سیاہ تختی[1] والے کھمبے کے پاس کھڑا ہو کر ٹرام کا انتظار کرنے لگا بمشکل سے پانچ منٹ گذرے ہوں گے کہ سامنے سے ساؤٹرس آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ ولیم ارتھر کو دیکھ کر پاس آیا۔ مصافحہ کیا اور کہا۔"

ساؤٹرس "ولیم! یہاں کہاں؟ میں خیال کرتا ہوں "مسٹر ولسن سے ملنے آئے ہو گے؟"

ولیم "تمھارا خیال ٹھیک ہے، لیکن ملاقات نہ ہو سکی!"

ساؤٹرس "تم کو کچھ تاخیر ہو گئی۔ ولسن نو سے دس بجے تک انڈیا میں کام کرتے ہیں اُس کے بعد چلے جاتے ہیں۔ اب تو گیارہ بج چکے ہوں گے۔"

ولیم "میرا خیال ہے، ولسن گھر پر موجود ہیں۔ اُس کے افریقی دربان نے کسی وجہ سے مجھکو ملنے نہ دیا، ولسن کا گھر پر موجود نہ ہونا محض بہانہ ہے۔ اگر تم اس وقت وہاں جاؤ تو اُن سے ملاقات ہو سکتی ہے!"

---

[1] ٹراموے تار کے کھمبوں میں جا بجا سرخ و سیاہ تختیاں آویزاں ہوتی ہیں۔ سرخ تختی کے پاس مسافروں کی خواہش پر ٹرام رک جاتی ہے اور سیاہ تختی کے پاس ڈرائیور کا فرض ہے کہ ٹرام کو روک لے۔

ساؤتھرس "شاید ایسا ہی ہو۔ مجھے اُن سے کوئی کام نہیں ہے۔ تم کیوں ملنا چاہتے تھے؟"
ولیم "انھیں مطلع کرنا چاہتا تھا۔ کہ دو چار روز میں اُن کا روپیہ دے کر ہینڈ نوٹ واپس لینا چاہتا ہوں۔"
ساؤتھرس "ہر دو نوٹ میں تو تین مہینے کا وقت تحریر ہے؟ اُس کو بہت دن باقی ہیں۔"
ولیم "خوب! قرض ادا کرنے میں بھی وقت کی پابندی ضرور ہے۔ میرے پاس روپیہ آگیا ہے تو گھر میں کیوں رکھوں؟ مہاجن کے گھر میں اپنا ہینڈ نوٹ مدت تک رہنا پسند نہیں کرتا۔"
ساؤتھرس "روپیہ آگیا ہے تو ضرور دیدو" شاید تم اُس روپیہ کو کہتے ہو گے جو شیر مارکیٹ میں پیدا کیا ہے۔"
ولیم "نہیں! میں فریب کا روپیہ لینا پسند نہیں کرتا۔
ساؤتھرس "فریب کیسا؟ یہ تو تجارت ہے، کیا خرید و فروخت کرنے والے احمق ہیں یہ سمجھ نہیں سکتے؟ ولیم! تم سخت غلطی کرتے ہو جو اپنا حق قبول کرنے سے انکار کرتے ہو، میں تمھارا فائدا چاہتا ہوں اسی لیے اتنی کوشش کرتا ہوں۔"
ولیم "تمھاری ہمدردی کا مشکور ہوں، مجھے معاف کرو میں نے تصفیہ کر لیا ہے اس طرح اگر دنیا بھر کی دولت ملے تو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں۔ افسوس دوسروں کا مال فریب سے حاصل کرنا اور پھر تہذیب کے مدعی! یہ تو تہذیب کو بدنام کرنا ہے۔ ایسے روپیہ میں کچھ برکت نہیں ہوتی

مالِ حرام بود، بجاے حرام رفت!

کا مصداق ہے۔ ایسا روپیہ یا تو مقدمہ بازیوں میں وکلا کی جیبیں بھرتا ہے، یا علالت کی حالت میں ڈاکٹروں اور عطاروں کو مالامال کرتا ہے، کمانے والا فیض نہیں پا سکتا۔ میرا خیال تھا۔ حساب پر دستخط کر کے کل کا کل روپیہ تم کو دیدوں گا مگر اب سوچتا ہوں، جو باتیں اپنی ذات کے واسطے معیوب سمجھتا ہوں وہ دوسروں کے واسطے جائز کرنا اخلاقی جرم ہے اس لیے میں ہرگز دستخط نہ کروں گا!"
ساؤتھرس "رنجیدہ ہو کر" ولیم میں نے اپنی دانست میں تمھیں نقصان پہنچانے کی ترکیب نہیں کی اگر تم میری دوستیوں کی قدر کرنے سے قاصر ہو تو تباہیوں کی فکر بھی نہ کرو حساب پر دستخط نہ کرنے کے یہ معنی ہوں گے کہ شیر مارکٹ سے میرا بھرم مٹ جائے لوگ غیر معتبر خیال کر کے پھٹکنے نہ دیں اور یوں میں لاانتہا مصیبتوں کا شکار ہو جاؤں۔ ذرا دنیا کا رویہ تو دیکھو بڑے بڑے مرتاض پادری جو قربان گاہ کے سامنے کھڑے ہو کر مشیخت کا اظہار کرتے ہوئے

لوگوں سے دست بوسی کرلیتے ہیں۔ عین گرجے کے اندر بیٹھ کر اپنے معتقدوں کو غلطی میں مبتلا کرنے سے پس وپیش نہیں کرتے بشرطیکہ اُن کا تھوڑا فائدہ ہو جائے صرف تم ہی انوکھے ہو جو فائدے کو نقصان سے بدلنا چاہتے ہو۔ بہرنوع تم وہ روپیہ نہیں لینا چاہتے تو مجھے اصرار نہیں، ہاں اتنی خواہش ضرور ہی کہ قدیم دوستی کا خیال کر کے مجھے افلاس کے گڑھے میں ڈھکیلو۔"

ولیم :- "کیا خوب! اُلٹا مجھے الزام دیتے ہو؟ اول تو تم نے میرا استمزاج لئے بغیر میرے نام سے خرید وفروخت کی۔ اور وہ خرید وفروخت جسے میں پسند نہیں کرتا۔ تم اتنے نادان نہیں جو بھلائی برائی میں تمیز نہ کرسکو۔ کوئی شریف آدمی ایسے کام پسند نہیں کرتا۔ اگر تمھیں کرنا ہی تھا تو مجھ سے دریافت کیا ہوتا۔"

ساؤتھرس :- "بیشک مجھ سے غلطی ہوئی۔ مگر ولیم! تمھارا مزاج ایسا نہ تھا۔ تم تو ذرا میں مان جانے والے آدمی تھے یقیناً کوئی شخص خفیہ طور پر تمھیں بھڑکا تا رہتا ہی!

ولیم :- "تم پھر غلطی کرتے ہو، مجھے بھڑکانے والا کوئی نہیں۔ جو میری سمجھ میں آتا ہی، اُس پر عمل کرتا ہوں۔"

ساؤتھرس :- "ہرگز نہیں! ضرور کوئی آدمی ریشہ دوانی کرتا ہی عجب نہیں جو اسی معصوم بلی وھائیٹ نے کچھ کہا ہو۔"

ولیم :- "ساؤتھرس! حقیقت میں وہ معصوم لڑکی ہی، اس کا مرتبہ بہت بلند ہی، اتنا بلند! جس کے سمجھنے میں تمھاری عقل کی بلند پروازی عاجز ہی، تم کو چاہیئے اُس کا نام نہ لو۔"

ساؤتھرس :- "اخوہ! اس کا نام آتے ہی چراغ پا ہو گئے، اُس کے حسین وجمیل ہونے میں کلام نہیں ظاہری اخلاق بھی درست ہیں، لیکن تم جس قدر نیک و پاکباز سمجھے ہوئے ہو، ویسا نہیں ہی۔ اگر تم نے غور نہ کیا تو یاد رکھو ولیم! بے طرح دھوکا کھاؤ گے۔ وقت نکل جانے کے بعد پچھتاؤ گے اور افسوس کرنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔"

ولیم :- "میں بچہ نہیں ہوں جو ذرا ذرا سی باتیں نہ سمجھوں تمھیں میرے افعال سے کوئی تعلق نہیں، جو اپنے حق میں مناسب سمجھوں گا، کروں گا۔ آئندہ میرے کاموں میں دخل نہ دینا۔"

ساؤتھرس :- (غضبناک ہو کر) "ولیم! خیر مجھے مطلب نہیں۔ آئندہ دخل نہ دوں گا۔ لیکن اور سُن لو، تم نے مجھے جس قید میں جکڑ لیا ہی۔ ایک نہ ایک روز بند کاٹ کر آزاد تو ضرور ہو جاؤں گا

مگر تم سے انتقام ضرور لوں گا اور میرا انتقام سخت ہوگا۔ تم نے میری دوستی کی ناقدری کر کے مجھے ذلیل ہی نہیں بلکہ سخت مصائب میں مبتلا کر دیا۔"

ولیم:" کچھ مضائقہ نہیں، جو مزاج میں آئے کرنا۔ یہ گیدڑ بھپکیاں ڈرا دیا کریں تو دنیا کی نیکیاں مفقود ہو جائیں۔"

ولیم ارتھر اور ساؤ ٹرس کشیدگی کے ساتھ جدا ہو کر اپنی اپنی طرف راہی ہوئے۔ بات کو طول ہو جانے سے دونوں کے سینے جذبات غضب سے مملو تھے۔ انتقام کے شعلے بھڑک بھڑک کر قوت دور اندیشی کو فنا کر رہے تھے۔ کچھ دور نکل جانے کے بعد ولیم نے خیال کیا:"

"شکر ہے ایک مصیبت سے تو رہائی ہوئی۔ ساؤ ٹرس اچھا آدمی نہیں، اس سے"
"ملنے میں روز ایک نہ ایک فریب کا سامنا ہے۔ قدم قدم پر دھوکا بات بات"
"میں دنیا سازی چھپی ہے۔ دوستی ترک کرنے میں زیادہ مشکلیں نہ پڑیں۔"
"آئندہ شریف آدمیوں کی صحبت سے دل میں نیکیوں کی قوت اور مزاج میں ایثار"
"پیدا کروں گا۔ ان خوبیوں میں جو مسرت چھپی ہے، وہ خزانوں میں نام کو نہیں۔"

انھیں خیالات میں ڈوبا ہوا مسٹر ملوٹی کے وہاں پہنچا۔ دربان سے اطلاع کرانے کے بعد ملاقات کے کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں ملوٹی اس کا منتظر تھا۔

کمرہ نہایت آراستہ تھا۔ گو امیرانہ مصرف بیجا کی بدنمائی سے پاک تھا پھر بھی مختصر فرنیچر کچھ اس سلیقے سے رکھا گیا تھا کہ بادی النظر میں چوگنا معلوم ہوتا تھا۔ ولیم وہاں کے پر تکلف سامان سے متاثر ہو کر بولا:"

ولیم:" مسٹر ملوٹی! حقیقت میں آپ کی زندگی، وہ زندگی ہے، جسے سچی مسرت سے تعبیر کرنا غلط نہ ہوگا۔ آپ راحت و آرام کے محل سے واقف ہیں محنت کے وقت محنت اور راحت کے وقت راحت میں بسر کرنا جس طریقے کا نام ہے آپ اس سے کما حقہ آگاہ ہیں۔ آپ سے کوئی بات بے موقعہ ظاہر نہیں ہوتی!"

ملوٹی:" (مسکرا کر) ولیم! میں فوجی آدمی ہوں، میری عمر کا بیشتر حصہ عساکر شاہی میں بسر ہوا، تم کو تجربہ نہیں، سپاہیانہ زندگی کیسی کٹھن زندگی ہے، سپاہیوں نے لفظ راحت تو سنی ہے لیکن اس کا مفہوم نہیں سمجھتے ان کے قویٰ محنت و مشقت کے خوگر ہو تے

جنگ کے موقعوں پر اکثر تین تین روز کمر بن کھولنا نصیب نہیں ہوتا راحت و آرام تو ایک طرف بار ہا کھانے کو روٹی اور پینے کو پانی میسر نہیں ہوتا۔ بعض موقعہ ایسے پڑے ہیں کہ رسد کا ذخیر ختم ہو جانے سے گھوڑوں کو ذبح کر کے کھانے کی نوبت پہنچی ہے۔ اب سمجھ سکتے ہو جس نے جوانی سے پیری تک ان صعوبات کا مقابلہ کیا ہو، وہ اطمینان پا کر کیسے آرام کا متمنی ہوگا؟ اگر میں نے اپنی کوٹھی کو نمائشی چیزوں سے آراستہ کیا ہے تو تعجب نہ کرو۔ میں اپنے اعضا کے ساتھ ان مشقتوں کا نعم البدل کرنا چاہتا ہوں جو زمانہ دراز تک ان سے لیگئی ہیں تاہم اس ساز و سامان کے نظارے ہی تھیں یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ملوٹی عیش پسند و راحت طلب بن گیا ہے۔ ولیم ہو گیا ہے اور لیکن ضرورت پڑ جانے سے میں زیادہ مشقت کرنے پر قادر ہوں جب میدان میں طرفین کی فوجیں متحرک نظر آئیں گی اسوقت تم بوڑھے ملوٹی کو نوجوان سے زیادہ چالاک و چوبند پاؤ گے۔ خیر! یہ باتیں بے محل ہیں، ان کا تصفیہ امتحان ہونے پر معلوم ہو سکتا ہے میں تمہارا منتظر تھا کھانے کا وقت آگیا ہے ابھی باورچی نے میز تیار ہونے کی اطلاع بھیجی تھی چلو کچھ کھالیں تو اطمینان سے باتیں ہوں۔"

ملوٹی اٹھ کر کھانے کے کمرے کی طرف بڑھا۔ ولیم ادھر ساتھ ساتھ تھا۔ یہ کمرہ بھی خوب صورتی سے آراستہ تھا میز پر نہایت تکلف سے کام لیا گیا تھا ہر قسم کی لطیف و لذیذ غذائیں، اچار، چٹنی، مربے، پھل، مٹھائی وغیرہم موجود تھی۔ بیچ بیچ میں چینی کے بنے ہوئے فینسی گلدان تھے جن میں تازہ پھولوں کے گلدستے تھے۔ ان کی بھینی بھینی مہک سے مشام جاں کو خاص فرحت حاصل ہوتی تھی، نقرئی چھرے کانٹے نفیس چینی کے ظروف، اور سپید پوش ملازم حاضر تھے۔ ایک طرف گراموفون باجہ بج رہا تھا جس میں مختلف ریکارڈ لگائے جاتے تھے کبھی فوجی بینڈ کی سریلی اور دلکش صداؤں سے کمرہ گونج اٹھتا کبھی مذاقیہ گانوں سے دل کی شگفتگی بڑھتی۔ ملوٹی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا "

ملوٹی :"مجھے موسیقی سے بہت شوق ہے حقیقت میں یہ فن بہت اچھا ہے، مگر مطربوں نے خدا ان کا بھلا کرے اجرت پر ضایع کر کے اس کے درجہ کو کم کر دیا ہے۔ ان روح فروشوں سے کوئی پوچھے ایسی مقدس چیزوں کو اتنا ارزاں فروخت کرنے میں کیا خوبی ہے؟ میرے دل میں تو ایک واقعہ نے موسیقی کا احترام اور بھی راسخ کر دیا۔ جن دنوں ہماری فوجیں، ازبس دشمن کے مقابلے میں ہمتیں ہار چکی تھیں، قریب تھا، خائف ہو کر ہتھیار ڈال دیں کہ ایک پر جوش لڑکی جو مشکل سے بیس برس کی ہوگی، سنہری زلفوں کو شانوں پر بکھرائے ہوئے۔

جیسے ہوا کے جھونکے اڑا رہے تھے آخری صف کی پشت سے نکلی اور رسیلی آواز سے سپاہیوں کو جوش دلانے اور اُن کے خون کو رگوں میں دوڑانے والی نظمیں گاتی ہوئی ہر صف کے سامنے سے گذری۔ کرنل نے باجے والوں کو جنگی باجہ بجانے کا حکم صادر کیا ساتھ ہی بینڈ کی صدائیں بھی بلند ہو گئیں۔ اس تدبیر سے سپاہیوں کا منجمد خون ایک بار پھر زور و شور سے دورا کرنے لگا دلوں میں قیامت کا جوش بھر گیا۔ میرا تو یہ حال تھا کہ بے اختیار تلوار پکڑ کر تنہا لاکھوں میں گھس جانے کو جی چاہتا تھا اُس وقت نہ موت کی بھیانک صورت نظروں میں پھرتی تھی! نہ زندگی کی بہاریں بھاکر اپنی طرف کھینچنا چاہتی تھیں دنیا و آخرت کے تمام خیالات محو ہو گئے تھے کوئی احساس باقی تھا تو جنگ میں شرکت کرنے کا! ایسی حالتوں میں جو انجام ظاہر ہونا چاہیئے تھا، وہی ہوا، ہزیمت سے سہم جانے والے اس بلا کا لڑے کہ دیکھتے ہی دیکھتے جنگ کا نقشہ بدل گیا فاتح مفتوح اور مفتوح فاتح نظر آنے لگے، کچھ سمجھے بھی یہ کیا تھا؟ اسی جادو افزا نغمہ کی تاثیر تھی جس نے گویا مردوں میں تازہ روح پھونک کر پھر سے قوت جنگ ودیعت کر دی!"

ولیم:- "درست ہے۔ مجھے بھی موسیقی کی حرمت کا یقین ہے۔ کاش یہ مقدس فن مقدس ہی رہتا"

ملوونی:- "ہاں! دنیا ہے، سب ایک خیال کے نہیں ہوتے۔ میں خوش ہوتا ہوں اگر کوئی اپنا ہم خیال مل جاتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ میرے خیال کی تائید ہوتی ہے، بلکہ اچھے کام اچھے ہی ہوتے ہیں۔ بعض کمزوریاں جو مجھ میں کبھی پائی جاتی تھیں اور ممکن ہے، اب بھی ہوں اگر کوئی اُن کی مخالفت کرنے کے بعد خود کو حق پر ہونا ثابت کر دے تو میں اس سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہوں، اپنا محسن سمجھکر احترام کرتا ہوں کیونکہ اُس نے مجھے غلطی سے آگاہ کر کے اخلاق کی درستی میں حصہ لیا! خیر یہ طویل بحث ہے وقت اس موضوع پر گفتگو کرنے کا مقتضی نہیں۔ کہو کل سے آج تک کیا گذری اپنے مہاجن سے ملے یا نہیں؟"

ولیم:- "صبح اُس کے مکان پر گیا تھا۔ مگر ملاقات نہیں ہوئی"

ملوونی:- "مس وھائیٹ سے ملے تھے؟"

ولیم:- "آج دو بجے ملنے کا وعدہ ہے"

ملوونی:- "تم کو کوئی بھی اطلاع نہیں دے سکتا، خیر! مجھ سے سن لو"

ولیم:- "فرمائیے"

ملوُنی :۔ "آج صبح میں امپائر تھیٹر کے مینجر سے ملا تھا"......"
ولیم :۔ درمیان سے بات کاٹ کر "غالباً مس وھائیٹ کا ذکر کر دیا ہوگا؟"
ملوُنی :۔ "ہاں، میں نے مفید الفاظ میں وھائیٹ کی تعریف بیان کی۔ ایک سال کا عرصہ ہوا منیجر کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہوئی اتفاق سے کسی نے قرض نہ دیا۔ جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے حسب ضرورت روپیہ دے دیا، اسی روپیہ سے اُس نے اپنی ضرورتیں پوری کیں اس سال ادائی کا وعدہ تھا۔ اتفاق سے روپیہ فراہم نہ ہوسکا۔ میں نے بھی تقاضا نہ کیا اگر چاہتا تو اسکی جائداد نیلام کر کے وصول کر سکتا تھا۔ مگر مجھے ضرورت نہ تھی فضول اس کو نقصان پہنچا کر روپیہ سے بکس بھرنا اچھا نہ معلوم ہوا۔ اس لئے وہ میرا شکر گذار ہے، صرف یہی نہیں کہ محض میری مروت و شکر گذاری کی وجہ سے وھائیٹ کو نوکر رکھ لے اُسے خود بھی ایک ایکٹرس کی ضرورت ہے۔ ایکٹرس کا حسینہ و جمیلہ ہونا، کافی نہیں بلکہ اس کو فن موسیقی میں بھی کامل ہونا چاہیئے اور ساتھ ہی ایکٹ کرنے میں یدطولےٰ حاصل ہو۔ میں نے وھائیٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہہ دیا ہے، وہ گانے بجانے میں فرد ہے۔ ایکٹ کا کام کبھی نہیں کیا ہے تاہم امید ہے سکھانے سے بہت اچھی ایکٹرس ثابت ہوگی۔ مینجر اس خبر سے بہت خوش ہوا۔ آج ہی وھائیٹ کو بلا کر گانے کا امتحان لے گا۔"
ولیم :۔ "ہیں! آپ نے سب باتیں طے کر لیں؟ اور وھائیٹ کو ابھی تک اطلاع بھی نہیں؟"
ملوُنی :۔ مسکرا کر "ولیم! میں ادھوار کام کرنے کا عادی نہیں۔ مینجر سے رخصت ہو کر انڈین مر اسٹریٹ نمبر میں جا کر مس وھائیٹ سے ملا۔ سب حال بیان کیا اور تھیٹر جانے کا وقت بتا دیا۔ یقین ہے اس وقت وہ اپنا امتحان دے رہی ہوگی۔ امتحان کے بعد فوراً ہی ملازم ہو جائے گی تنخواہ بھی معقول ملے گی۔"
ولیم :۔ "بہت خوشی کی بات ہے۔ اس خبر نے میرا دل شگفتہ کر دیا۔ غریب بہت پریشان تھی۔ وہ تو آپ کی بہت ممنون ہوگی۔ وہ شریف ہے تمام عمر یہ احسان فراموش نہ کرے گی۔"
ملوُنی :۔ "ایسا نہ کہو، یہ جلد بازی کہلاتی ہے۔ جب کام پورا ہو جائے اس وقت ایسی باتیں کرنا غنیمت ہو سکتی ہیں ابھی امتحان دینا ہے، پہلے امتحان میں پورا اتر کر ملازمت کا حکم حاصل کرے، صرف ملازم ہو جانے پر بھی بھروسہ کرنا ٹھیک نہیں۔ صرف منیجر کے

خوش کر دینے سے پبلک خوش نہیں ہو سکتی۔ تھیٹر میں ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہوتا ہی، بہت لوگ تو عام مجموں میں منھ تک نہیں کھول سکتے۔ عوام کی خوشنودی حاصل کرنے کے بعد اطمینان ہو سکتا ہی"

ولیم "دھائیٹ کے نغموں میں کشش ہو، ہزاروں کے دل بھی اُسی طرح کھینچ سکتی ہی جیسے ایک دل! مجھے یقین ہی، دھائیٹ امتحان میں پوری اُترکر عوام کو خوش کرنے میں ناکام نہ ہوگی"

ٹلوٹی "امید تو یہی ہی۔ ہاں ایک خوف ہی، شائد کچھ روز بعد اُس کی ملازمت و شہرت تمھیں ناراض نہ کردے!"

ولیم "تعجب سے" ناراض ہوں گا؟ کون؟ میں؟"

ٹلوٹی "غالباً تم کو میرے تجربات سے انکار نہ ہوگا؟ انھیں تجربوں کی بنا پر کہہ سکتا ہوں تم کو دھائیٹ کے حسن، اخلاق، اور سادگی نے اپنا فریفتہ کرلیا ہی، تم، اُس کے محبت کے اسیر ہو۔ دھائیٹ نے تھیٹر کی نوکری کی ہی، وہ موسیقی میں کمال رکھتی ہی، ایک دن ضرور اس کام میں ترقی کرے گی۔ اُس کی ترقیوں کے ساتھ تمھارے تعشق میں اضافہ ہوتا جائیگا تم جوان ہو، جوانی کا مقتضے ہی محبوب نظروں سے اوجھل نہ ہو اس لحاظ سے تم روز تھیٹر میں جاؤگے۔ جب تک تماشہ ہوتا رہیگا اوسط درجہ میں بیٹھے دیکھا کروگے۔ تماشہ گاہ عام جگہ ہی، ہر شخص دام خرچ کرکے بے روک ٹوک آ سکتا ہی، جب دھائیٹ کی شہرت عام ہوگی تو لوگ کثرت سے آئیں گے اُن میں زیادہ وہ نوجوان ہوں گے جن کے باپ دادا نے اُن کی فضول خرچی کے لئے لاکھوں، کروڑوں کی دولت چھوڑی ہی، وہ بھی دھائیٹ کے حسن و کمال کو محبت کی نظروں سے دیکھیں گے۔ محبت کا ایک اصول یہ بھی ہی، رقیب کو نہیں دیکھ سکتی۔ اس وقت تمھارا بڑھتا ہوا عشق، تمھاری ولولہ خیز طبیعت رشک کی متحمل نہ ہوگی تم اُن لوگوں کو خونخوار نظروں سے دیکھوگے۔ یہی سبب بالآخر رنجیدگی کا ہوگا"

ولیم "اس وقت میرا دل پیچ و تاب کھائے یا نہ کھائے۔ تاہم میں کوئی ایسی حرکت نہ کروں گا جو لوگوں کو ہنسنے یا حرف زنی کرنے کا موقع دے"

ولیم "یہ ٹھیک ہی۔ جب دھائیٹ ایکٹرس کی حیثیت سے اسٹیج پر آکر اپنا فرض ادا کرے گی اُس وقت کی نظریں صرف تم پر نہیں پڑینگیں، پارٹ کرتے وقت وہ سب طرف ایکساں

مخاطب ہوگی ۔ سبھوں کو راضی کرنا اس کا فرض ہے اس حالت میں جب ان لوگوں سے نظر بہ لڑیں گی جنھیں اپنے زعم میں یا تم رقیب خیال کروگے اُس وقت تمھارا کیا حال ہوگا ؟ فرض کرو تمھارا حریف کننگھم بھی تمھاری کرسی کے پاس آکر بیٹھے اور وھائیٹ تمھاری ہی طرح اس کی طرف بھی مخاطب ہو تو تمھیں ضرور گراں گذرے گا ۔"

ولیم ارتھرا کوئی جواب نہ دے سکا ۔ ملونی نے چھبتی ہوئی باتیں کہیں تھیں ، اُس نے بہت غور کیا مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا ۔ ملونی نے سلسلۂ تقریر قائم رکھتے ہوئے کہا ۔

"یہ بھی دیسی تو لیڈی گرے گوری اور مس فلورین پہلے ہی روز تھیٹر میں جائیں گی وہ وھائیٹ سے عناد رکھتی ہیں اُس کی شہرت دیکھنا ہی پسند نہ کریں گی جب وقت ناظرین خوش ہو کر چرز دیں گے تو وہ اپنی پارٹی میں اُس کے خلاف ووٹ پاس کرے گی ، اس کی پہلی سعی یہ ہوگی کہ لوگ وھائیٹ کے کمال سے محظوظ ہونے کے عوض منغض ہوں اس صورت میں کیا تم ان لوگوں سے جو وھائیٹ کی برائیاں کر رہے ہوں گے ڈوئل لڑنا چاہوگے ؟ یا اُن کے کلام کی پرزور تردید کرتے ہوئے پبلک پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کروگے کہ وھائیٹ کی ملازمت تمھاری کوششوں کا نتیجہ ہے ؟"

ولیم "اس تقریر سے تو معلوم ہوتا ہے ، آپ وھائیٹ کی ملازمت کے خلاف ہیں ، مگر اس کی نوکری تو آپ ہی کی سفارش سے ہوئی ہے یا ہوگی ۔"

ملونی "بہت ٹھیک ہے ، اس تقریر سے میرا منشا ، یہ ہے تم اس سے دوستی کرو لیکن محبت نہ کرو ، کیوں کہ اس کے والدین کا پتہ لگانے کے بعد بھی تم شادی کی نیت نہیں کر سکتے ۔ مانا کہ وہ اسٹیج پر کمال موسیقی سے مشہور گانے والی ہو سکتی ہے ، لوگ یگانہ روزگار مطربہ سمجھ کر توقیر کر سکتے ہیں لیکن تھیٹر میں پارٹ کرنے کے بعد وہ کسی شریف کی بہو ، ورکسی غیور کی دلہن بننے کی قابلیت نہیں رکھ سکتی ۔"

ولیم "تال کر" آپ کو وھائیٹ کے متعلق کچھ اور کام کرنا ہیں ؟"

ملونی "ہاں ! میرا خیال تھا عظیم آباد جاکر اس کے والدین کا سراغ لگاؤں ۔ اب اس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی وھائیٹ کو ناٹک میں تعلیم لینا ہے اس وجہ سے میرے ہمراہ نہ جا سکے گی ، اور بغیر اُس کے جائے ہوئے اس مقصد میں کامیابی ناممکن ہے ۔ میری رائے میں تم بھی اس تحقیقات میں اپنا وقت ضائع نہ کرو ۔"

کھانا ختم ہوگیا۔ دونوں میز سے اُٹھ کر ملاقات کے کمرے میں آئے۔ کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد ناؤنی نے سگریٹ دیا۔ دونوں سگریٹ کا دھواں اڑانے لگے۔ ملونی نے کہا؟"

ملونی "دھائیٹ کے متعلق تو بہت دیر گفتگو رہی۔ اس درمیان میں تمھاری نسبت کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ ولسن سے ملاقات نہ ہوسکی تو خط کے ذریعہ سے اطلاع دیدو۔ میں ابھی تمھیں روپیہ دئے دیتا ہوں۔"

ولیم "روپیہ ابھی اپنے پاس رہنے دیجئے۔ میں اس سے ملے بغیر روپیہ لے جانا نہیں چاہتا۔"

ملونی "ہنس کر، مسٹر سنڈفرڈ کا روپیہ ہار کر تم اپنی ذات پر بھی بھروسہ نہیں کرتے! احتیاط بہت اچھی چیز ہے اس باب میں تم سے کچھ نہ کہوں گا۔ ہاں یہ تو بتاؤ شیر مارکٹ میں جو نفع ہوا تھا۔ تم نے قبول تو نہیں کیا؟"

ولیم "جی نہیں۔ میں نے سانڈرس کو صاف جواب دے دیا۔ دکل واقعہ دوہراکر) یقین ہے اب اسے کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوگی۔"

ملونی "خوش ہوکر" بہت اچھا ہوا، اُس کی صحبت تمھیں تباہ کئے بغیر نہیں رہتی۔"

ولیم "دھائیٹ کا ذکر چھیڑتے ہوئے" اس وقت آپ کی گفتگو نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ابھی کل تک آپ نے دھائیٹ کے والدین کا پتہ لگانے کی رائے دی تھی۔ آپ ہی نے دھائیٹ کو تھیٹر کی ملازمت دلوائی اب آپ ہی اس کے خلاف خیال ظاہر کرتے ہیں۔"

ملونی "میرا مطلب تم نے سمجھا نہیں۔ تھیٹر میں نوکری کرنے کے بعد دھائیٹ سے محبت کرنا تمھیں زیبا نہیں۔ تمھارا خیال ہے اُس کے والدین کو تلاش کرنے کے بعد دھائیٹ سے شادی کرکے زندگی کا لطف اٹھاؤ؟ ولیم! ایکٹرس ہونے کی حیثیت سے ممکن ہے دنیا اس کے کمال کو قدر کی نگاہوں سے دیکھے۔ لیکن وہ عزت نہیں دی جاسکتی جو شریف بہو بیٹیوں کو حاصل ہے۔ کوئی شریف شخص ایسی عورتوں سے مناکحت پسند کرے گا۔ یہی سبب ہے ایسی باتیں کرتا ہوں۔ میرے تجربوں نے تمھارے عشق کی داستان کہہ سنائی تھی اس لئے چاہتا تھا اس کے والدین کو ڈھونڈکر تمھاری شادی کردوں اب وہ اس قابل نہیں۔ خود اس کو میرے ساتھ عظیم آباد جانے کا وقت ہے۔"

ولیم "اس کام کے واسطے تو میں تنہا جانے کو تیار ہوں۔"

مُلوُنی "اس سے زحمت کے سوا کچھ فائدہ نہیں جب تک دھائیٹ ساتھ نہ ہو تب نہ چلے گا خیر ہو گا تم آج ہی ولسن کو ایک خط لکھ دینا"

باب ۱۵

"انجان طالب و مطلوب"

اس گفتگو کے بعد ہال میں خاموشی ہو گئی۔ دونوں اپنی اپنی فکروں میں مستغرق ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ولیم چونکہ اب کوئی بات مشورہ طلب نہ تھی۔ مُلوُنی سے رخصت چاہی۔ اجازت پاکر اٹھا رخصتی مصافحہ کیا اور گھر سے نکل کر انڈین مرراسٹریٹ روانہ ہوا"

آج صبح سے جہاں جاتا نیا غم اور نئی فکریں لے کر واپس ہوتا ولسن کے گھر کا واقعہ، تحقیقات، ساؤتھرس کی نامسعود ملاقات، مُلوُنی کی گفتگو۔ یہ تمام باتیں غموں کو بڑھانے افکار کو دوناکرنے والی تھیں۔ اگر دھائیٹ سے آنے کا وعدہ نہ کر لیا ہوتا تو شائد وہاں جانے کی جرأت نہ کرتا۔ ایفائے وعدہ نہ کرنا اس کی وضع سے بعید تھا۔ چلا تو سہی لیکن ہچکچاتا رکتا ہوا چلا، جیسے انڈین مرراسٹریٹ کے موڑ پر پہنچا، ادھر سے گاڑی پر آتے ہوئے مسٹر سنڈ فرڈ کا سامنا ہو گیا۔ اول تو کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں روپوش ہوتا۔ دوسرے چھپنے کا خیال پیدا ہونے سے قبل ہی سنڈ فرڈ کی نگاہ پڑ گئی۔ اس نے گاڑی روک کر ہاتھ کے اشارے سے قریب بلایا،

ولیم کو چار و ناچار جانا ہی پڑا! پاس پہنچنے پر سنڈ فرڈ نے کہا"

سنڈ فرڈ "ولیم! تمھیں اس طرح بے کار پھرتے دیکھ کر رنج ہوتا ہے، یہ مجلے جہاں نوجوان جوکر کو کے سوا کوئی کام نہیں دن دھاڑے تمھارا آنا افسوسناک ہے، تم جوان ہو، ترقی کے دن ہیں، وقت کو بیکار ضائع نہ کرو۔ میں یار، وڈ آرتھر کا دوست ہوں اُس کی اولاد کو مطمئن دیکھنا اور نیک نام سُننا چاہتا ہوں۔ اگر واپس ہونا چاہو تو میرے ساتھ چل سکتے۔ تمھارے مکان پر اُتار دوں گا"

ولیم کیا جواب دیتا؟ حیران تھا، کوئی جواب نہ سوجھتا تھا۔ کبھی کبھی اتفاق انسان کو کچھ اس طرح مجبور کر دیتا ہے کہ کچھ بنائے نہیں بنتی! اس کے مستحسن عمل بھی نامستحسن سمجھے جاتے

ہیں! ولیم نے کوئی بات ایسی نہ کی تھی جو بدنامی کا موجب یا عتاب کا سبب ہوتی۔ دو چار یوم سے تمام باتیں الٹی ہوتی جاتی تھیں! ہوائیں الٹی چل رہی تھیں! زمانے کا رخ بدلا معلوم ہوتا تھا۔ مگر ولیم چپ تھا۔ اور اپنی قسمت پر شاکر! اُس نے سنڈ فرڈ کی باتوں کا جواب بہت مختصر دیا۔"

ولیم "مجھے ایک ضرورت سے یہاں آنا پڑا۔ کام کرنے کے بعد گھر واپس جاؤں گا۔ آپ کا مشکور ہوں، اس وقت واپس نہیں ہو سکتا۔"

سنڈ فرڈ کی گاڑی روانہ ہو گئی، ولیم! تھوڑی دیر تک دم بخود کھڑا رہا۔ اتفاق پر اتفاق یہ ہوا کہ سنڈ فرڈ کی گاڑی تھوڑی ہی دور گئی ہوگی کہ اُدھر سے مس فلورین لیڈی گرے گوری کے ساتھ اس طرف آتی دکھائی دی۔ ولیم انھیں دیکھتے ہی تازہ فکر میں مبتلا ہو گیا! سنڈ فرڈ تو خیر! ناواقف تھا یہ لوگ دیکھتے ہی تاڑ جائیں گے کہ مس دھائیٹ کے پاس آئے ہیں!"

یہ خیال تھا جو دل میں سماتے ہی بچھو کے ڈنک کی طرح تمش زن کرنے لگا۔ اُسے اپنا تو اس قدر خیال نہ تھا البتہ مس وھائیٹ کی فکر بےچین کئے تھی۔ وہ جانتا تھا، فلورین اور لیڈی گرے گوری، خاص طور پر مس دھائیٹ سے عناد رکھتی ہیں، اس کی بدنامی کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں گی!

نمبر ا کے دروازے پر دستک دی۔ مس دھائیٹ شاد شاد پھاٹک پر آئی۔ گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ اور کمرے میں لے گئی۔ جب دونوں، کرسیوں پر بیٹھ چکے تو بولی"

وھائیٹ "میں آپ ہی کی منتظر تھی۔ سب پہلے آپ سے اظہار تشکر کرتی ہوں، آپ ہی کی کوششوں نے مجھے سوح فرسا مصائب سے بچا کر طمانیت بخش حالت کو پہنچا دیا۔ آج میں امپائر تھیٹر میں معقول تنخواہ پر ملازم ہو گئی۔ فی الحال پانچ سو روپیہ ماہوار مقرر ہوا ہے، یہ ابتدائی تنخواہ ہے کام سیکھنے کے بعد ہزار روپیہ ہو جائے گا۔ رہنے کو مکان، سواری کو گاڑی، بھی کمپنی کے ذمے ہے اب میں بہت اچھی ہوں، امید ہے آئندہ خوش و خرم زندگی بسر کر سکوں گی۔"

ولیم "آپ کا ملازم ہو جانا۔ قابل مسرت ضرور ہے، اس میں میری کوششوں کو دخل نہیں امسٹر ٹلومی نے تحریک ضرور کی وہ بھی زیادہ شکریہ کے مستحق نہیں۔ اصل میں آپ کا کمال اس ملازمت کا باعث ہوا۔ تھیٹر کے مالک سفارشوں کا لحاظ کم کرتے ہیں، جوہر ذاتی دیکھتے ہیں، اور وہ خدا کے فضل سے آپ میں موجود ہیں۔ آپ کے بیان کرنے سے قبل ہی میرے کانوں کو یہ مژدہ مسرور کر چکا ہے گویا آپ کا فرمانا قند مکرر ہے۔"

وھائیٹ "ہیں! آپ کو کیونکر اطلاع ہوئی؟"
ولیم "آج مسٹر ملونی نے میری ضیافت کی تھی۔ انھیں کی زبانی ان حالات کی اطلاع ہوئی، وہ بھی بہت خوش تھے۔ حقیقت میں انھیں آپ کے ساتھ سچی ہمدردی ہے، اگرچہ آپکے کمال نے خاص طور پر آپ کی سفارش کی لیکن اُن کی تحریک نے آپ کے کمالات کو چمکانے میں خاصی سعی کی ہے۔"
وھائیٹ "میں اُن کی بہت مشکور ہوں، یہ احسان ایسا ہے جسے مدت العمر فراموش نہ کروں گی۔ ساتھ ہی آپ کا شکر گذار ہونا ضروری ہے۔ اس تحریک کے بانی آپ ہی ہیں۔"
ولیم "مس صاحبہ! اتنا نہ بڑھائیے کہ میں مغرور دلوں میں شامل ہو جاؤں! مجھ میں کسی تحریک کی قابلیت کہاں۔ خود اپنی مدد کرنے سے عاجز ہوں! انسانیت کا فرض تھا جو ادا کیا گیا۔ آپ صاحب کمال نہ ہوتیں تو غالباً ہم لوگوں کی سعی مشکور نہ ہوتی۔ آپ کو اپنے فن کا شکر گذار ہونا چاہیئے اور بس۔"
وھائیٹ "خیر یہ نہیں سہی! تو بھی آپ کی انسانیت کی ممنون ہوں۔ مسٹر ولیم! آج کل آدمیوں میں آدمیت باقی نہیں، یہ آپ ہی کا ظرف ہے جو احسان کر کے منکر ہوتے ہیں۔ ورنہ دوسرا تو سر سے تنکا اتار کر احسان کا چھپر رکھ دینے کے عادی ہیں!"
ولیم "ان باتوں کو چھوڑیئے، یہ بتائیے آپ نے تھیٹر کا ہال بھی دیکھا؟"
وھائیٹ "جی ہاں! منیجر نے اپنے ساتھ لے جا کر سب چیزیں دکھائیں، بڑا ساز و سامان ہے! لاکھوں کی تیاریاں ہیں! منیجر مجھ سے بہت خوش تھا۔ میوزک ماسٹر نے گانا سن کر جب میری تعریف کی تو جواب دیا، گانے کے علاوہ ایکٹ میں بھی مس صاحبہ کمال رکھتی ہیں! امید ہے چند روز میں ان کی شہرت اور ہمارا مالی فائدہ اندازے سے باہر ہوگا! میوزک ماسٹر نے جواب دیا "حقیقت میں مس صاحبہ اپنے فن میں کامل ہیں ان کا گانا لیڈی مالوڈ سے ملتا ہے، میں اُن کی باتیں سُن سُن کر خوش ہوتی تھی۔ اس لئے نہیں کہ میری موسیقی سراہی جاتی تھی بلکہ اس لئے کہ یہ کلام میری ملازمت کا خوش آئند پیغام تھے۔ امتحان دیتے وقت میرا کلیجا کانپ رہا تھا! سچ تو یہ ہے رعب غالب آ گیا تھا۔ گائی تو ضرور لیکن جیسا گانا چاہیئے تھا نہ گا سکی! شکر ہے، اس امتحان میں ناکام نہ رہی میرے ممتحن بہت خوش ہوئے۔ سب نے متفق الرائے ہو کر میرے موافق ووٹ دئے اور منیجر نے

مجھے ملازم رکھ لیا۔"

ولیم "مجھے تو قبل ہی سے یقین تھا آپ کا گانا سنتے ہی سب فریفتہ ہو جائیں گے۔ تھیٹر کی خوش نصیبی ہی جو آپ ایسی ایکٹریس مل گئی! ایسے مقاموں پر بہت کم اچھی گانے والیاں ملازمت کرتی ہیں۔ مس صاحبہ! اس وقت کی پیشین گوئی لکھ رکھیئے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہی جب آپ کا آوازۂ شہرت فلک الافلاک تک جا پہنچے گا!"

وھائیٹ "میں تو امتحان دینے کے واسطے وہاں جاتے ہوئے خوف کھاتی تھی کہ آپ رنجیدہ نہ ہوں، مجھے اتنا وقت ہی نہ ملا جو آپ سے مشورہ کرتی۔ معاف کیجئے گا اس خود مختاری نے مجھے بہت خجل کر رکھا ہی۔"

ولیم "ہنس کر" خوب یہ ایک ہی ہوئی۔ بھلا ایسی باتیں رنجیدگی کے قابل ہیں؟ آپ امتحان دینے جائیں اور میں مخالفت کروں؟ یہ تو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ نہ وہاں جانے سے رنجیدہ ہونے کا حق ہی ہی۔"

وھائیٹ "مسٹر ولیم! آپ کے اخلاق اور ہمدردیوں نے ظاہر کر دیا ہی کہ آپ انسان کے قالب میں فرشتہ ہیں! مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہی، دل چاہتا ہی ہر کام میں آپ سے مشورہ لوں، اسی لئے امتحان دینے کو جاتے ہوئے پس وپیش کرتی تھی۔ (رک کر) آپ نے میرے والدین کو تلاش کرنے کا وعدہ کر کے میرے دل میں دبے ہوئے ذوق جستجو کو پھر تازہ کر دیا۔ رات کو دیر تک پرانے واقعات یاد کرتی رہی حافظہ پر ضرورت سے زیادہ زور دینا پڑا۔ دو بجے رات تک نیند نہ آئی۔"

ولیم "اتنی کوشش میں کچھ یاد بھی آیا؟"

وھائیٹ "جی ہاں، صرف ایک بات!"

ولیم "کیا؟"

وھائیٹ "جہاں تک میرا حافظہ مدد دیتا ہی، یاد پڑتا ہی میری والدہ مجھے "رزفاسٹر" کہہ کر پکارتی تھیں۔"

ولیم ار تھر "روزفاسٹر" سنتے ہی چونک سا پڑا! اُسے یاد آگیا آج ہی صبح جب دلسن کے مکان سے نکل کر گلی والے مکان میں کم نصیب قیدی عورت کو آزادی دلانے کی فکر میں داخل ہوا اور ڈھیلا پھینکنے کے بعد اس کا جو جواب ملا تھا اس کی ایک لفظ پڑھی نہ گئی غالباً

پاک مسیح نے چاہا تو بہت جلد کامیاب ہوں گا۔ آپ مطمئن رہیے جو آغوش دشمنوں نے آپ سے چھڑائی ہے اُسے پھر حاصل کیجیے گا۔ یہ کسی امید پر کرنا نہیں چاہتا، صرف آپ کی مایوسیوں نے مجھے امادہ کر دیا کہ انھیں یقین سے بدل دوں۔

وھائیٹ "خدا آپ کی مدد کرے۔"

وھائیٹ کی پر رونق آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔ ولیم ارتھر نے اُس کا غم غلط کرنے اور بہلانے کے خیال سے اس ذکر کو ترک کر کے تھیٹر کی باتیں چھیڑ دیں۔"

ولیم "کس روز سے تھیٹر میں جا کر تعلیم لیجیے گا؟"

وھائیٹ "کل صبح سے جایا کروں گی۔ ابھی تو پارٹ دیا گیا ہے، ایک ماہ تک یاد کروں گی اس کے بعد ایک ہفتہ تک وسیل میں شریک ہو کر، اسٹیج پر جاؤں گی۔"

ولیم "پاک مسیح آپ کو کامیاب و سرخ رو کریں،

وھائیٹ "آمین"

ولیم "آپ سے ایک اجازت حاصل کرنا چاہتا ہوں، میرا ارادہ ہے خصوصیت سے آپ کی عنایت اپنے حال پر مبذول کراؤں۔"

وھائیٹ "وہ کیا؟"

ولیم "آج سے آپ کو مس وھائیٹ کے عوض روز فاسٹر کے نام سے پکارنے کی اجازت چاہتا ہوں؟"

وھائیٹ "مسکرا کر" آپ کی یہی مرضی ہے تو میں بھی آپ کے منہ سے اپنا پرانا نام سن کر دل خوش کروں گی۔ مجھے بہر طور آپ کی خوشنودی درکار ہے۔"

ولیم "آپ کا مشکور ہوں آپ نے میری درخواست قبول کر کے عزت افزائی فرمائیے اچھا رخصت پھر کبھی حاضر ہوں گا۔"

وھائیٹ "کبھی کا لفظ استعمال نہ فرمائیے کبھی کے بدلے اکثر کہیے۔"

جملہ تمام کر کے ہاتھ بڑھا دیا ولیم نے کسی قدر ہاتھ دبا کر مصافحہ کیا اور رخصت ہو کر دروازے سے باہر نکلا اُس وقت اس کا دل جذبات محبت سے مملو ہو رہا تھا۔ اُس نے پختہ ارادہ کر لیا جب تک مس وھائیٹ کے خاندان کا پتا نہ لگا لوں گا کوئی کام نہ کروں گا۔"

وہ بھی نام تھا، خشک ہونے سے پہلے ہی کاغذ لپیٹ دیا گیا اس لئے حرف پھیل کر مٹ گئے اور صاف طور پر پڑھا نہ گیا!"

"تو کیا وہ کم نصیب عورت مس وھائیٹ سے کچھ قرابت رکھتی ہو؟"

خود بخود ولیم کے دل میں یہ سوال پیدا ہو گیا۔ دیر تک سر جھکائے کچھ غور کرتا رہا بالاخر وھائیٹ سے مفصل کیفیت بیان کر دینا تجویز کیا۔ رائے قائم ہوتے ہی اس نے تمام و کمال واقعات دوہرا دئیے۔

وھائیٹ "ایک نام کی بہت سی لڑکیاں اور لڑکے ہوا کرتے ہیں، کچھ ضروری نہیں اس بدنصیب عورت کی روز فاسٹر میں ہی ہوں۔"

ولیم "میرا تو دل گواہی دیتا ہے آپ ہی کی نسبت لکھا گیا ہے۔"

وھائیٹ "ممکن ہے، آپ کا خیال صحیح ہو۔"

ولیم "کیا واقعی آپنے اپنے والدین کے ملنے کی توقع اٹھا دی ہے؟"

وھائیٹ "بیشک! دو سبب ایسے قوی ہیں کہ مجھے امید ولی سے دامن چھڑانے پر مجبور ہونا پڑا۔ جس زمانے میں مجھے آغوش مادر کا لطف نصیب تھا ان دنوں بالکل بچہ تھی۔ امتداد زمانہ نے ہماری صورتوں میں زمین و آسمان کا تفاوت پیدا کر دیا بلفرض محال وہ لوگ مل بھی گئے تو مجھے پہچان نہیں سکتے۔ نہ میں انھیں پہچان سکتی ہوں۔ قرائن سے گمان ہوتا ہے میرے والدین دولت مند تھے۔ اس حالت میں ایک غریب لڑکی انھیں والدین تسلیم کرنے کے بعد نیک نیت نہیں سمجھی جا سکتی۔ ہر شخص بے عذر شک کرنے کو تیار ہو جائے گا میرے لئے لالچی، طامع، کیاد، چالاک اور نہ جانے اسی قبیل کے کتنے خطاب والقاب تجویز کئے جائیں گے۔" علاوہ بریں ان کا تلاش کرنا طلسم کشائی سے کم نہیں۔"

ولیم "اول الذکر باتیں تو دنیا میں ہر شخص کو پیش آتی ہیں، کہنے والے نیک و بد نہیں دیکھتے ان کا خیال کرنا غلطی ہے، رہا تلاش کرنا تو تھوڑی دیر کے لئے مجھے طلسم کشا سمجھ لیجئے!"

وھائیٹ "اس حالت میں، دنیا کو ترک کر کے والدین کی خدمت اختیار کروں دنیا میں اس نعمت سے بڑھکے کوئی نعمت نہیں ہے۔"

ولیم "جس طرح بھی بنے گا آپ کے والدین کو تلاش کروں گا۔ اگر وہ زندہ ہیں، تو میری نظر سے نہ بچ سکیں گے مس وھائیٹ میں آپ کی گمشدگی کا راز دریافت کئے بغیر نہ چھوڑوں گا

آوارہ رئیس زادے تھے جو اس کو اپنی بزم عیش کی وقتی زینت خیال کر کے ناجائز محبت کا اظہار کر بیٹھتے تھے مگر شادی کا نام آتے ہی نشہ محبت خمار سے بدل جاتا۔ اور وہ اپنے ادعائے الفت واپس لینے پر مجبور ہوتے۔"

لیڈی گرے گوری نے اس کام کے لئے، کچھ دے کر چند آدمی معین کئے تھے، جو بھلے گھر کے لڑکوں کو دم دلاسا دے کر اس کے حسرت کدے میں لاتے، وہاں کے عیش و لذت کی بہار دکھا کر پھانسنے کی تدبیریں کرتے۔ انھیں دلالوں میں ساؤرس بھی تھا، جو ولیم ارتھر کو پاس پھونس کر لے آیا۔ ولیم پہلی ہی ملاقات میں فلورین کی کمینہ عادتوں سے متنفر ہو گیا۔"

ولیم ارتھر خوش رو نوجوان، شریف النسل، اور فطرتاً غیور تھا۔ اُس کی آنکھوں میں خداداد چمک تھی جو دلوں کو اپنی طرف راغب کرنے میں قوت کہربائی دکھاتی تھی۔ مس فلورین نے دیکھتے ہی پسند کیا بطیب خاطر اس سے شادی کرنے پر مستعد ہو گئی۔ لیکن غرور نے اجازت نہ دی جو اپنی محبت کا اظہار کرتی، اُس کی خواہش تھی۔ ولیم ارتھر بیتاب عاشقوں کی طرح، اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر تعشق کا اظہار کرے، گڑگڑا گڑگڑا کر شادی کا پیغام دے اور وہ مغرور ہستیوں کی طرح ادائے خاص سے اس پر رحم کرتے ہوئے امید دلائے! ظاہر ہے یہ امید کہاں تک معقول تھی؟"

فلورین کی یہ توقع ہتک آمیز انداز سے ٹھکرا دی گئی۔ امیدوں کے خلاف ولیم ارتھر، فلورین کے بجائے مس وھائیٹ سے بہ محبت پیش آیا!"

ولیم کے واسطے یہ طریقہ بُرا ہو یا بھلا وھائیٹ کے حق میں خوب نہ تھا۔ فلورین اُس کی صورت سے بیزار ہو گئی، تیغ زبان کے ایسے ایسے زخم دئے کہ غریب کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔"

اب فلورین نے دوسری چال چلنا چاہی۔ ولسن! اس کو بہت دوست رکھتا تھا۔ اتنا دوست کہ ضرورت پڑنے پر اپنی آدھی دولت قربانی کرنے کو تیار تھا۔ فلورین نے معمولی معنوں میں اس سے مافی الضمیر بیان کیا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ روپیہ کے زور سے ولیم ارتھر کو قابو میں لانے کی کوشش کرے۔ اس کی بے ایمان فطرت نے مقصد برآری کے لئے ہر شیطانی عمل کو جائز قرار دے لیا۔ سب سے پہلے مس وھائیٹ کو شرمناک الزام لگا کر برطرف کیا۔ اگرچہ وہ الزامات خود اُس کی صحبت والوں نے بھی تسلیم نہ کئے۔ پھر ولیم کو قرض کے بار سے دبانے کی کوشش کی۔"

باب ۱۶

"مس فلورین"

مس فلورین نے دولت وعیش کی آغوش میں آنکھ کھولی اور پرورش پائی تھی۔ تربیت کرنے والے بھی ویسے ہی ملے تھے جو روپیہ کو خدا سمجھ کر پوجتے، اور ہر اچھے برے عنوان سے دولت جمع کرنے کو مقصد حیات خیال کرتے تھے۔ اس وجہ سے اُن کی خو بو مس فلورین میں سرایت کر گئی تھی۔ وہ بچپن ہی سے عیش پسند۔ مطلب پرست اور متکبر واقع ہوئی تھی چاہتی تھی دنیا میں سب سے زیادہ دولت مند، سب سے زیادہ حسین، اور سب سے زیادہ عزت دار سمجھی جائے۔ اس مطلب کے حاصل کرنے میں کسی قربانی سے دریغ نہ تھا"

اس کا دولت مند چچا جس نے کبھی اپنی صورت نہ دکھائی تھی! ہمیشہ روپیہ پیسے سے امداد کرتا رہتا تھا۔ ہر مہینے میں فلورین کے مصارف بیجا کے لئے ہزاروں روپیہ دیتا رہتا تھا۔ یہ سب کچھ تھا لیکن تربیت کی طرف سے بالکل غافل تھا، لیڈی گرے گوری، جو آوارہ وبد چلن عورت تھی جس طرح چاہتی پرورش کرتی تھی۔ اتنا ضرور تھا فلورین کا عیش مقدم تھا، اسی لاڈ پیار نے فلورین کو بالکل ہی از خود رفتہ کر دیا تھا۔ اس کا دماغ غرور سے بھر گیا تھا۔ ساری دنیا کے شرفا اُس کے سامنے ذلیل! خدائی بھر کے دولت منداس کے در کے گدا! اور عالم بھر کے حسین اُس کے سامنے کا داک مورتیں تھیں!"

یہ عیوب معمولی عیوب نہ تھے! جن سے شرفا چشم پوشی کر لیتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اچھی سوسائٹی اسکی روادار نہ تھی شرفا ونجبا کے دروازے اُس پر بند تھے۔ کوئی بھلا آدمی شادی کرنے کی ہامی نہ بھرتا تھا"

فلورین! جوان تھی، بہار کا عالم، امنگوں کا زمانہ، نہ قابل برداشت جذبات آنکھوں سے ٹپکنے لگے تھے اس معاملے میں دولت کو بھی بالائے طاق رکھ کر کسی شریف خاندان میں شادی کرنا چاہتی تھی۔ خود اُس کے چچا نے بھی اجازت دیدی تھی۔ لیکن خفیف الحرکاتی، تکبر اور خودنمائی کے عیب نے، اس قابل ہی نہ رکھا جو کوئی نوجوان شادی کر کے راحت کی توقع کرتا۔ کچھ

مشورہ کرنا ہے۔ ماما بھی اسی واسطے تشریف لائی ہیں۔"
ولسن "بے شک اس طرف آپ سے ملنے کا بہت ہی کم اتفاق ہوا! آج کل امید سے زیادہ کام کرنا پڑا۔ پھر بھی آپ کی خدمت سے غافل نہیں ہے

ہر چند ہوں رہیں ستم ہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہیں

فلورین "آپ سے ایسی ہی توقع ہے اور۔۔۔۔۔۔"
ولسن ۔ بات کاٹ کر "اُنھ! ان باتوں کو چھوڑیئے، اصل مطلب پر آئیے۔ فرمائیے مجھ سے کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟"
فلورین "ایک پرائیویٹ امر میں آپ کی امداد چاہتی ہوں۔"
ولسن "کہئے کہئے، میں تو ہمیشہ آپ کی بہتری کا طالب ہوں۔"
فلورین "مجھے اپنی شادی کے متعلق مشورہ کرنا ہے۔"
ولسن "میں تو ہر طرح تیار ہوں آپ نے غور کر لیا تھا۔ اس سے قبل کی ملاقات میں جو خدمت میرے سپرد کی گئی تھی اُسے بحسن وجوہ انجام کو پہنچا دیا۔ وہ ہمارا مقروض ہے۔ اس لئے غالباً ہم لوگ اس کو دبانے اور مجبور کرنے پر قادر ہیں۔ سادرٹرس نے بھی مجھ سے سب کچھ کہا ہے۔ حقیقت میں بہت جمیل شخص ہے۔"
فلورین "کون ولیم آرتھر؟"
ولسن "ہاں مس صاحبہ! آپ کی خواہش کے مطابق میں نے دس ہزار روپیہ قرض دے دیا ہے۔"
فلورین "آپ اُسے کیسا خیال کرتے ہیں؟"
ولسن "بہت اچھا! بہت اچھا! اس قابل ہے کہ آپ سی پری جمال و معزز لڑکی سے بیاہ آباد کر سکے۔ لیکن۔۔۔۔۔۔"
فلورین "کہئے کہئے، خاموشی کی سند نہیں ہے۔"
ولسن "وہ شادی کرتے معلوم نہیں ہوتا!"
فلورین "یہ اس کی غلطی ہے، کیا آپ اُسے راضی نہیں کر سکتے؟"
ولسن "ولیم ارتھر، نہایت سنجیدہ اور مستقل مزاج جوان ہے، اُسے راضی کرنا بہت دشوار ہے، کوشش کروں گا، کوشش کرنے میں برائی نہیں۔ مقروض ہونے کی جہت سے

فلورین کا خیال تھا، جب ولیم ارتھر، مس دھائیٹ سے بدظن ہو کر متنفر ہوگا، تو میرے بے پناہ حسن کی کشش اور دولت فراواں کی طمع کھینچ کر میرے قدموں پر لا ڈالے گی۔ حسین زمین دولت مند بیوہ کا تذہبی نہ چھوڑے گا۔ ہر چند اس کو معلوم تھا، ایسی محبتیں حقیقتاً محبت نہیں کہی جاتیں غرض اور مطلب ہی، لیکن اس کو محبت کی ضرورت بھی نہ تھی۔ وہ تو کسی عالی خاندان نوجوان کو اپنا غلام بنانا چاہتی تھی۔ ولسن نے ایک مرتبہ اُسے غور کرنے کی صلاح دی تھی۔ کئی روز تک غور کرنے کے بعد، فلورین نے طے کر لیا کہ ولیم کی محبت نہیں چاہتی صرف ولیم کو چاہتی ہے۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہی شریف گھر کی بہو اور عالی خاندان نوجوان کی بیوی کہلائے!

ولسن پر اپنا فیصلہ ظاہر کرنے گھر سے روانہ ہوئی۔ لیڈی گرے گوری کو ساتھ لے لیا۔ کہ بوڑھے ولسن کو خاطر خواہ جوابات سے ہموار کر سکے کبھی کبھی لیڈی گرے گوری اُس کی رائے سے بالکل متفق نہ ہوتی تھی، تو بھی اُس نے کسی وقت کسی زمانے میں فلورین کی رائے پر نکتہ چینی نہیں کی۔ بہت مرتبہ اختلاف قلبی ہونے پر بھی فلورین کی تائید کر چکی تھی۔ وہ اُس کی ضدی طبیعت اور خود رائی سے بہت خائف تھی!"

دونوں کی گاڑی ولسن کے مکان پہنچ گئی۔ لیڈی گرے گوری اور مس فلورین اتر کر مکان میں داخل ہوئیں اُس وقت ولسن کے کمرے سے باتوں کی آواز آ رہی تھی۔ اُس کی مخاطب کوئی عورت تھی، لب و لہجہ بالکل زنانہ معلوم ہوتا تھا۔"

فلورین "لیڈی گرے گوری سے" دیکھئے مسٹر ولسن کسی عورت سے گفتگو میں مصروف ہیں"

لیڈی گرے گوری "کون عورت ہے کچھ پہچانا؟"

فلورین "شاید امپائر تھیٹر کی ایکٹرس جوزفائن ہے، کچھ مضائقہ نہیں مسٹر ولسن اُسے ہٹا کر ہم دونوں سے ملاقات کریں گے"

دونوں آگے پیچھے برآمدے سے گذرتی ہوئی ہال اور ہال سے اس کمرے میں داخل ہوئیں جہاں ولسن جوزفائن سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ ان دونوں کو آتے دیکھ کر اٹھا مصافحہ کیا۔ اور کوچ پر بیٹھنے کو کہا"

فلورین "مسٹر ولسن! آپ سے تو ملاقات ہی نہیں ہوتی! مہینوں گذر جاتے ہیں آپ میرے یہاں جھانکتے تک نہیں! خیر مجھ کو کوئی شکایت نہیں، جانتی ہوں بلا وجہ آمد و رفت میں کبھی نہیں ہو سکتی۔ کاموں سے کہیں آنے جانے کی فرصت نہ ہوتی ہوگی۔ مجھے آپ سے ضروری

کچھ دباؤ بھی کھا سکتا ہی، حسن اتفاق سے مسٹر سنڈ فرڈ کے آفس سے بھی علیحدہ کر دیا گیا۔ کننگھم نے جوئے میں ہارنے کا واقعہ اُن سے بیان کر دیا تھا، یہی وجہ اُن کی برہمی کو کافی تھی۔"

فلورین "یہ سب تدبیریں سامیری مقصد براری کو کی گئی ہیں، حیف ہی جو اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔"

لیڈی گرے گوری "ہیں! کیا وہ بالکل مفلس قلاش ہی؟ ایسے فلاکت نصیبوں سے فلورین شادی کرنا چاہتی ہی؟"

ولسن "ہنس کر" آپ سے کس نے کہا، ولیم مفلس ہی؟ وہ شریف ہونے کے علاوہ روٹی دال سے خوش ہی، عظیم آباد میں اُسکے والد کی کافی جائداد ہی، ولیم ازخود اپنے باپ کی کمائی اڑانا پسند نہیں کرنا چاہتا ہی اپنے قوت بازو سے پیدا کرے اس لئے کلکتہ میں پڑا ہی، اس کی غیرت و حمیت کا یہی حال رہا تو ایک روز، دولت و عزت کو اس کے قدموں سے لگا سمجھے۔"

لیڈی گرے گوری "فلورین کے چچا بھی اس شادی کو پسند کرتے ہیں؟"

ولسن "ہنوز اُن سے تذکرہ نہیں ہوا، تاہم یقین ہی مسٹر فاسٹر اس رشتہ کو بہت پسند کریں گے۔"

لیڈی گرے گوری "آپ سے تو مراسلت ہوگی؟ آج کل کہاں ہیں؟"

ولسن "قریب ہی ہیں" دس بارہ روز میں کلکتے پہنچ جائیں گے۔ اس طرف جو خطوط وصول ہوئے، اُن سے ظاہر ہوتا ہی، انھیں بہت کم زندہ رہنے کی امید ہی، آئے دن کی بیماریوں نے مایوس کر دیا ہی، سن سے زیادہ بوڑھے معلوم ہوتے ہیں۔ اُن کا قصد ہی اسی سال مس فلورین کی شادی کرکے وصیت نامہ تحریر کر دیں۔ اُن کے آنے پر ولیم کے متعلق کہوں گا، انھیں روپیہ سے زیادہ خاندان و شرافت کا خیال ہی، ولیم کو بہت پسند کریں گے۔ ولیم بظاہر تو راضی نہیں لیکن دس ہزار کے قرض سے دبا ہوا ہی، بعض ذریعوں سے اطلاع ملی ہی، وہ اپنے والد مسٹر بارڈ کو اس زیر باری کی اطلاع نہیں دینا چاہتا، نہ اپنی ملکیت رہن کرنے کی خواہش ہی، نوکری سے برطرف ہو گیا اس حالت میں اگر میں تقاضا کروں تو سخت مصیبت میں پھنس جائے۔ بس یہ دھمکی امید افزا معلوم ہوتی ہی۔"

لیڈی گرے گوری "اُسے معلوم ہوگیا کہ آپ نے ہم لوگوں کے مشورہ سے یہ کارروائی کی ہی تو ہم لوگوں سے بھڑک جائے گا۔ ابھی تو شادی سے انکار ہے آگے چل کے ظاہر

بظاہر نفرت جتانے لگے گا!"

ولسن "وہ دنیا کے تین پانچ نہیں جانتا، سیدھا آدمی ہے، اِن امور کی خبر تک نہ ہوگی۔ البتہ اُس کا ایک دوست یہاں ہے، اُس سے اندیشہ ضرور ہے"

لیڈی گرے گوری "کون ؟"

ولسن "کمانڈران چیف مسٹر ملوئی!"

لیڈی گرے گوری "اوہ! وہ تو ہمارے بھی دوست ہیں اکثر دعوتوں میں شریک ہوتے ہیں"

ولسن "سنجیدگی سے" آپ دوست سمجھتی ہیں تو سمجھئے! میرے خیال میں اُن سے زیادہ آپ کا دشمن کلکتے بھر میں نہیں! مسٹر ملوئی، وقتاً فوقتاً ولیم ارتھر کو مشورہ دیتے رہتے ہیں۔ انھیں کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے ولیم نے ساؤٹرس کے دوستی ترک کردی! خیر! ان امور کا دفعیہ تو ممکن ہے، مشکل اتنی ہے کہ ولیم ارتھر مس فلورین سے شادی کرنا نہیں چاہتا! اُسے ایک غریب چھوکری سے محبت ہو گئی ہے"

فلورین "بہت ٹھیک ہے، مجھے بھی ایسا ہی خیال ہوتا ہے"

ولسن "آپ کی خادمہ دھائیٹ کی سریلی آوازوں نے اُس کے دل پر جادو کر دیا ہے۔ وہ اسکی محبت میں مست ولایعقل ہو رہا ہے، سب سے پہلے آپ کو چاہیئے اس محبت کو نفرت سے بدل دیجئے پھر کوئی دوسری تدبیر کیجئے"

لیڈی گرے گوری "فلورین کا اشارہ پاتے ہی میں نے اُسے نکال دیا، اب وہ میرے مکان پر نہیں آسکتی"

ولسن "سر ہلا کر" آپ اس کارروائی کو پسند کرتی ہیں! میرے نزدیک تو یہ اور بھی برا ہوا، ابھی دھائیٹ کو اپنے قبضے میں رکھنا ہی خوب تھا"

لیڈی گرے گوری "ابھی وہ قابو میں ہے، جس گھر میں مقیم ہے، میں اس کا کرایہ پیشگی دے چکی ہوں"

ولسن "اس سے کچھ نہ ہوگا۔ مکان والے یا دھائیٹ سے کرایہ طلب کرنے کا آپ کو حق نہیں ہے"

لیڈی گرے گوری "بہت صحیح ہے، لیکن مکان میرے نام سے ہے، اگر ابھی

اشارہ کر دوں تو اس کا اسباب سڑک پر پھینک دیا جائے !"

ولسن :۔ "معاف کیجئے گا ! اس سے دھائیٹ کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ کلکتہ میں ہزاروں کمرے کرایہ کے واسطے خالی ملیں گے وہ کوئی نہ کوئی کمرہ لے کر رہنے لگے گی۔ تدبیر دہ ہو کہ ولیم ادھر اس سے نفرت کرنے لگے۔ کوئی دل چالاک امیر دھائیٹ کو معشوق بنا کر اپنے پاس رکھے اور اسے پھانسنے میں روپیہ بھی کوڑیوں کے مول اٹھا سکے بس پھر میدان ہمارے ہاتھ ہے۔"

فلورین :۔ ہنس کر، "اس وقت تو آپ نے میرے منھ سے بات چھین لی۔ ایک سکنڈ آپ توقف کرتے تو میں بھی مشورہ دیتی !"

لیڈی گرے گوری :۔ "ایسا ایک شخص ہے اس کو دھائیٹ سے محبت بھی ہے، اسے حاصل کرنے میں روپیہ بھی صرف کر سکتا ہے لیکن شادی کرنا نہیں پسند کرتا اس لئے ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے۔"

فلورین :۔ "شاید آپ مسٹر کننگھم کے متعلق کہہ رہی ہیں ؟"

لیڈی گرے گوری :۔ "ہاں !"

ولسن :۔ "بہت اچھی تدبیر ہے، دھائیٹ اس کے پاس رہے تو اس کے خوش رکھنے کو لاکھوں صرف کر سکتا ہے آج کل اسے بہت نفع ہو رہا ہے، کئی کروڑ پیدا کر لیا ہے، حقیقت میں دھائیٹ حسین ہونے کے علاوہ خوش نصیب بھی ہے، جو کننگھم اس کی خواہش کرتا ہے۔ دو مہینے کے اندر اندر کننگھم کی طرح بہت سے امیر زادے اس کی خواہش کرنے لگیں گے۔"

فلورین :۔ "کیوں ؟ کیا دو ماہ میں جادو چل گیا ہے ؟"

ولسن :۔ "اس نے امپائر تھیٹر میں نوکری کر لی ہے، جب چمکیلے کپڑے پہن کر اسٹیج پر ناز و نزاکت کے کرشمے اور ہوشربا افسوں سازی دکھائے گی تو خود بخود لوگوں کے دلوں میں جذبۂ محبت پیدا ہو جائے گا۔"

فلورین :۔ "ہیں ! تھیٹر میں نوکری کر لی ؟"

ولسن :۔ "ہاں ! ہاں ! مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔"

فلورین :۔ "کیا امپائر میں شہزادی کا پارٹ لے گی ؟"

ولسن :۔ "آپ کو تعجب ہوا ؟ حالانکہ دھائیٹ کا حسن حقیقت میں ان شہزادیوں سے

سے زیادہ ہی حسن کا پارٹ کرنے والی ہی! اس پر خداداد گلا، رسیلی آواز! کوئی شک نہیں وہ اپنے عہد کی بہترین گانے والی ایکٹریس ہوگی۔"

لیڈی گرے گوری "بیشک وہ برا نہیں گاتی۔ مگر امپائر تھیٹر میں کس نے پہنچایا؟"

ولسن "آپ کے دوست مسٹر ملوُنی نے زبردست سفارش کی۔ تھیٹر کا منیجر و مالک اُن کا دباؤ کھاتا ہی، پارسال وہ مالی مشکلات میں گھرا ہوا تھا، روپیہ کا بندوبست نہ ہوتا تھا۔ ملوُنی نے بہت سا روپیہ محض ہینڈ نوٹ پر قرض دیدیا۔ جب سے وہ ملوُنی کی بے حد عزت کرتا ہی اور اُن کے اشاروں پر چلتا ہی!"

فلورین "بھویں کھینچ اور ناک سکوڑ کر، امپائر کا منیجر بڑا احمق ہی ہی! جو اُن کے اشاروں پر چلتا ہی! بھلا وھائیٹ سے تھیٹر کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہی۔ محض گانا پبلک کو خوش نہیں کر سکتا موشن کی اہلیت وھائیٹ میں نہیں، وہ بالکل شرمائی بلی ہی، موشن جس بلا کی ڈھونڈھتا ہی، وھائیٹ میں نام چار کو بھی نہیں۔"

ولسن "منیجر کو تو پورا اطمینان ہی! ابھی تعلیم دے رہا ہی۔ کچھ روز بعد اسٹیج پر لائی جائے گی۔ ابھی سے لمبے چوڑے اشتہارات شایع ہونا شروع ہو گئے ہیں!"

لیڈی گرے گوری "آپ کو یہ واقعات کیونکر معلوم ہوئے؟"

ولسن "خود منیجر نے بیان کیا۔ اُس کے ذمے تھوڑا روپیہ واجب الادا تھا۔ وہی دینے آیا تو سب باتیں بیان کیں۔ اگر میرا روپیہ نہ دے دیتا تو یقیناً نالش کر کے وصول کرتا۔ اُس نے اپنی نالائقی سے میرے ایک دوست کو رنج دیا ہی۔"

فلورین "مسکرا کر، میں سمجھ گئی! منیجر نے جوز فائن کو موقوف کر دیا!"

ولسن "متعجب ہو کر، بیشک آپکا قیاس صحیح ہی۔ واقعی آپ کی ذہانت و ذکاوت نے حیرت انگیز ترقیاں کی ہیں (ہنس کر) اب تو دلوں کے بھید چھپ نہیں سکتے! ذرا سے اشارے میں مطلب پا جاتی ہیں! خدا آپ کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ جوز فائن سے ایک عرصہ سے ملاقات ہی، منیجر نے صرف ملوُنی کی خوشی اور وھائیٹ کو جگہ دینے کے واسطے جوز فائن کو بے خطا موقوف کر دیا۔"

فلورین "منہ بنا کر، سخت ناانصافی و ظلم کا برتاؤ کیا گیا! جوز فائن ہر حیثیت سے بہتر ہی، حسن، فن، موشن، تجربہ، الغرض کسی بات میں وھائیٹ سے ہیٹی نہیں! اب سوال

تعلیم دے سکتی ہی۔ دھائیٹ سو مرتبہ مر کے جئے گی تو بھی جوزفائن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ منیجر کی شامت آئی ہی، جو لوگوں کی سعی سفارش سنتا ہی اور پرانے ایکٹروں کو چھڑا کر نئے ایکٹر نوکر رکھتا ہی۔"

ولسن "جوش میں آ کر" کچھ ہرج نہیں، اس بے ہودگی کا مزا چکھایا جائے گا، جوزفائن اور میں نے آپس میں طے کر لیا ہی ہم لوگ ایسی تدبیر کریں گے کہ اسٹیج پر آتے ہی دھائیٹ پر تھڑی تھڑی ہونے لگے! - بہت سے تماشائی تھیٹر میں ایسے جاتے تھے جنھیں صرف جوزفائن کے ایکٹ اور موشن دیکھنا تھے۔ اُن لوگوں کو سازش میں شامل کر لیا جائے گا۔ جونہی دھائیٹ اسٹیج پر قدم رکھے گی یہ لوگ، غل و شور کر کے اُسے نکلوا دیں گے جوزفائن کو اسکی جگہ دلانے اور بے عزتی کا انتقام لینے میں، میں بہت روپیہ صرف کر دوں گا۔"

فلورین " میں نے بارہا تھیٹر میں اُن کا کمال دیکھا ہی، کبھی ملنے کا اتفاق نہیں ہوا مجھے جوزفائن سے تعارف پیدا کرنے کا بہت شوق ہی۔ آپ ہم لوگوں سے اُنھیں کیوں نہیں ملاتے؟"

ولسن " مجھے معلوم نہ تھا، آپ کو جوزفائن سے ملنے کا اشتیاق ہی۔ ورنہ کب کا ملا چکا ہوتا۔ حسنِ اتفاق سے اس وقت بھی وہ یہاں موجود ہیں۔ میں نے آپ لوگوں کی آہٹ پا کر دوسرے کمرے میں بھیج دیا ہی۔"

فلورین " آہا! پھر دیر کیا ہی؟ بلائیے۔ میں بہت خوشی سے ملنا چاہتی ہوں۔"

باب ۱۷

"میڈم جوزفائن"

ساحلِ فرانس سے قریب سو میل کے فاصلے پر، وسطِ بحرِ روم میں، جزیرہ کورسیکا کے ممتاز شہر جیشوکا میں، جوزفائن کی ولادت ہوئی۔ اُس کے والدین معمولی کسان کی حیثیت رکھتے تھے اور تنگ حالی میں بسر ہوتی تھی۔

جب جوزفائن پانچ برس کی ہوئی تو اُنھوں نے مقامی اسکول میں بھرتی کر دیا۔ جوزفائن ذہین وطباع لڑکی تھی اُسی زمانے سے اُس کی ذکاوت قلبی کے جوہر کھلنا شروع ہو گئے تھے۔ دو ہی سال میں وہ اپنی تمام ہمسن لڑکیوں پر سبقت لے گئی۔ لیکن خود رائی اور ضد کا یہ حال کہ سات برس کی عمر میں جو بات ذہن نشین ہو جاتی اُسے پورا کرنے میں ہر ممکن العمل تدبیر سے کام لیتی۔ اکثر اس کے نفروں اور چالاکیوں نے اُس کے والدین کو بڑی غلطیوں میں مبتلا کر دیا تھا۔ اسکول میں جس لڑکی سے رنجیدہ ہوتی، اُس کا اطمینان اور کھیل کو دغارت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتی اُستانیوں سے صدہا جھوٹے سچے واقعات گڑھ کر بیان کرتی اور بے قصور کو مختلف سزاؤں کا مستوجب قرار دیتی!"

رفتہ رفتہ تحصیل علوم کے ساتھ اُس کی عمر بڑھتی گئی۔ بارہویں سال میں قدم رکھتے ہی جوزفائن کچھ سے کچھ ہو گئی پہلے وہ حسین غنچہ تھی، مگر اب بنکھڑیاں کھلنے کے لئے کشادہ ہو چلی تھیں۔ چہرے پر آمد شباب کے دلکش نشانات اُبھر رہے تھے، سنہری زلفوں میں، چمک، نہایت دل فریب! چمک پیدا ہو گئی تھیں نیلی پتلیاں، نینوں سازی میں مشاق ہو چکی تھیں۔ جزیرہ جیشو کا میں اُس کے حسن گلو سوز کے افسانے بیان ہونے لگے تھے!"

خود جوزفائن اپنے اندر نمایاں انقلاب محسوس کرتی تھی۔ اُس کے جذبات شباب اُسے بے اوڑسنے کی کوشش کرتے تھے اور وہ جوانی کے غرور میں زمین پر قدم رکھنے کی روادار نہ تھی آنکھوں سے شاہانہ رعب وداب ظاہر کرنا فرض اولیں تھا"

یہی وہ باتیں تھیں جنھیں دیکھ کر اہل بصیرت اُس کے خلاف رائے رکھتے تھے اور اس قابل نہ جانتے کہ حسین جوزفائن شریف بہو بیٹیوں کی صحبت میں بیٹھے۔ اُس کے ہم وطن اُسے حسین قالب میں ناپاک روح خیال کرتے تھے۔ جوزفائن کو ان امور کا ذرا بھی خیال نہ تھا۔ وہ روز بروز اپنی آزادیوں کو وسیع کرتی جاتی تھی!"

چودھویں سال وہ ایک ایسے جوان رعنا سے ملاقی ہوئی جو خود بھی جوزفائن کی حسن فروش اداؤں کا دلدادہ اور اس کے افعال شنیعہ کو پسند کرتا تھا۔ اس کا نام بیرس تھا۔ اگرچہ وہ کسی اچھے خاندان سے تعلق نہ رکھتا تھا اور جب تک جیشو کا والوں کو یہ بھی علم نہ تھا کہ وہ کس کا بیٹا، اور کس جگہ کا ہو تاہم وہ نہایت شکیل اور مضبوط ہاتھ پاؤں کا جوان تھا۔ اُس کے چہرے پر جوانی کی بہاریں لوٹ رہی تھیں، حسن پرستیوں میں تمام جزیرے والوں سے

گوئے سبقت لے گیا تھا!"

از بسکہ جوز فائن اور بیرس کے اطوار و عادات ملتے جلتے تھے، اس لئے دونوں میں خوب بنی! ایسی بنی کہ اُن کے والدین کی متفقہ کوششیں بھی اُن کے میل جول، اور بڑھتے ہوئے محبت کے سیلاب کو نہ روک سکیں! جزیرے والوں کے طعنے تشنیع اور تھوڑی تھوڑی نے بھی اُن کے باہمی تعلقات کو نقصان نہ پہنچایا اور جزیرہ جیشو کا کے ناریلی جھنڈ ناریخ کے ثمرور اور سایہ دار کنج اُن کے جذبات و شہوات شباب کا گہوارہ بن گئے! وہاں کی گل پوش جھاڑیاں، سرسبز وادی ابتک اُن کی محبت پاشیوں کی آئینہ داری کر رہے ہیں!"

یہ تعلقات پورے دو سال قائم رہے۔ اُن کے نازیبا افعال حد سے متجاوز ہو گئے تو ہم وطنوں کی لعنت و ملامت سے جوز فائن کے والدین تنگ آ گئے! ناچار ایک روز انھوں نے خود اختیار لڑکی کو جیشو کا سے چلے جانے کا مشورہ دیا!"

جوز فائن کے سر پر محبت کا بھوت سوار تھا، اس نے اس مشورے پر بداعمالیوں سے توبہ کرنے کے بجائے وہاں سے پیرس کا عزم کیا اور اپنے دلدادۂ حسن بیرس کو ہمراہ لے کر چل کھڑی ہوئی"

جس زمانہ میں اس کا داخلہ شہر پیرس میں ہوا، وہاں کی حسن پرستیاں اور نمائشیں عالم بھر پر تفوق حاصل کر چکی تھیں۔ گلی گلی حسن فروشوں کی کثرت سے معمور تھی ایک طرف تھیٹروں کے اسٹیج حسن کا منظر پیش کرنے میں پرستاں بنے تو دوسری طرف نظارت بخش سیرگاہیں اپنی آغوش میں ناز آفریں مہوشوں کو لئے ضیائے حسن سے خشک و تر میں یکساں نورانیت پھیلا رہے تھے! لیکن پر شباب جوز فائن اس عہد کے حسینوں کی سرتاج تھی اس کی بیباکیاں اور جاں ستاں ادائیں مردوں کو بیدار مجروح کرتی تھیں! پیرس کی نازنیں عورتیں جو حسن و جمال کے غرور سے زمین پر قدم رکھنا گناہ عظیم سمجھتی تھیں، جوز فائن کی تعریف میں اُن مردوں کی ہم آہنگ ہو گئیں جو، جوز فائن کو حسن کی دیوی سمجھ کر پرستش کرنے کو تیار رہتے"

جوز فائن، خود بھی پیرس کا فیشن، آرائش و زیبائش دیکھ کر شیدا ہو گئی جیشو کا میں ان باتوں کا وہم بھی نہ ہوا تھا اس نے پیرس کی فیشن ایبل لیڈیوں کی طرح بنے سنورنے کی آرزو میں ایک تھیٹر میں ملازمت اختیار کر لی۔ اس موقع پر فطری بیباکیاں بہت کام

آئیں: انھیں کی بدولت نن موشن میں بہت جلد شہرت حاصل کر لی۔ پیرس کے امیرزادے اُس کی ایک نگاہ غلط انداز حاصل کرنے کی امید میں لاکھوں صرف کرنے لگے"

جوزفائن اس موقعہ کو چھوڑنے والی نہ تھی اُس نے دل کھول کر اپنے عاشقوں کی حوصلہ افزائی و قدر دانی کی کوئی تنگ آغوش ایسی نہیں جو اس نازنین کو اپنے حلقہ میں نہ لے چکی ہو، اور کوئی تشنہ وصال ایسا نہ تھا جس نے اس کے شربت وصل سے اپنے نفس کی آتش فرد نہ کی ہو!"

چند روز تک بیرس یہ رنگ رویہ دیکھتا رہا۔ مگر اب اس سے ضبط نہ ہو سکا جوزفائن کو بدکرداریوں سے روکنا شروع کیا۔ وہ روپیہ بٹورنے اور حسن کے اثر سے کام لینے میں کچھ ایسا مصروف تھی کہ بیرس کی تنبیہ بادہوائی سے زیادہ وقعت نہ رکھ سکی۔ زیادہ اصرار پر اُس نے قدیم عاشق کو صاف جواب دے دیا"

بیرس کو صدمہ تو بہت ہوا، مگر کرتا تو کیا؟ جوزفائن پر اُسے قانونی یا شرعی حق حاصل نہ تھا۔ قانون محبت نے کچھ فائدہ نہ بخشا! وہ اس قدر بودا تھا کہ خفیف جھٹکے میں ٹوٹ گیا! ناچار فوج کی ملازمت کر کے ایک مہم پر چلا گیا۔ جہاں دشمنوں کی گولیوں نے اُس کی المناک زندگی کا خاتمہ کر دیا اور جوزفائن کے دل سے وہ کانٹا نکل گیا۔ جو کبھی کبھی خلش پیدا کرتا رہتا تھا"

پیرس میں جوزفائن بارہ تیرہ برس تک حسن فروشی کرتی اور عیش اڑاتی رہی۔ رفتہ رفتہ جوانی کی دوپہر ڈھلی۔ عاشقوں کی تعداد گھٹی آمدنی میں کمی واقع ہوئی۔ جو عورتیں اُس کے روبرو لب تک نہ ہلا سکتی تھیں، اب پوجی جانے لگیں۔ غضب تو یہ ہوا خود اُس کے وہ عشاق جو ادنیٰ اشارے پر سونے چاندی کے ڈھیر لگا دیا کرتے تھے اُن چھوکریوں کی کمند محبت کے اسیر ہو گئے! کبھی وہ جوزفائن کے نگاہ غلط انداز کے متمنی تھے اب خود جوزفائن اُنھیں مخاطب کرنا چاہتی ہے، مگر وہ پھر کر بھی نہیں دیکھتے۔ آنکھیں تو وہی تھیں لیکن فسوں سازی کی قوت صلب ہو چکی تھی، بظاہر صفِ مژگاں میں فرق نہ آیا تھا مگر اُن سے تیر دل کی ربا ہوشش نہ ہوتی تھی!"

اِن سوختیوں کی تاب نہ لا کر جوزفائن نے پیرس کو خیرباد کہا دو چار برس مختلف مقامات پر پھرتی رہی۔ اس عرصہ میں چند عاشق فراہم ہوئے۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا وہ لوگ جوزفائن کے بدلے اُس کی دولت کے فریفتہ تھے، جو کچھ لغزش میں مطالب حاصل کر کے

رفوچکر ہو گئے۔"

الغرض دولت حسن کے ساتھ مال و متاع بھی لٹا کر جوزفائن نے ہندوستان میں قدم رکھا اور امپائر تھیٹر میں ملازمت کر کے خوش و ناخوش زندگی بسر کرنے لگی۔ اب شباب تو باقی نہ تھا جو نوجوان عاشق کمند زلف میں اسیر ہو سکتے۔ البتہ کبھی کبھی بڈھے امیر جنھیں جوان لڑکیاں باوجود اُن کے تمول کے بھی نظر اٹھا کر دیکھنا پسند نہیں کرتیں، جوزفائن کے نشتر غمزوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اُنھیں امیروں میں مسٹر ولسن سود خوار کا پہلا نمبر ہے۔"

اس وقت جوزفائن اُن سے اپنی رام کہانی اور غم انگیز داستان بیان کر کے مشورہ لینے آئی تھی اُس نے لیڈی گرے گوری اور مس فلورین کے پاؤں کی چاپ سُن کر پہلو والے کمرے میں چھپا دیا تھا۔ لیکن فلورین کی درخواست پر آواز دے کر بلایا۔ جوزفائن نے پردے کے قریب آکر تہذیباً دریافت کیا۔"

جوزفائن ۔" کیا میں اندر آسکتی ہوں؟"

ضرور ضرور! کہتی ہوئی فلورین اپنی جگہ سے اٹھی۔ دروازے تک استقبال کو گئی۔ جوزفائن سے تپاک و گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور لیڈی گرے گوری سے ملانے لائی۔ گرے گوری مغرور تھی اور اپنے غرور کو ٹھیس نہ لگنے دیتی تھی۔ ایک رقاصہ جو تھیٹر میں ناچ گا کر اپنا رزق فراہم کرتی ہو اس سے اس قسم کے برتاؤ کرنا اس کی کسر شان تھا۔ فلورین کی کوتہ اندیشی اور جلد بازی کبھی کبھی ایسے موقعے پیش کر دیتی تھی، مجبوراً لیڈی گرے گوری نے بیٹھے بیٹھے جوزفائن سے مصافحہ کیا۔"

جوزفائن ۔" کرسی پر بیٹھ کر بے تکلفی سے" پیاری فلورینا مجھے تم سے ملنے اور محبت کا برتاؤ کرنے سے جو خوشی ہوئی لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً اس امر نے میری مسرت کو اور بھی زیادہ کر دیا کہ تم بھی میری رقیب وہائیٹ سے ویسی ہی نفرت کرتی ہو جیسے میں! مجھے نوکری چھٹنے کا ذرا بھی ملال نہیں، یاد رکھو امپائر تھیٹر کا کام بغیر میرے نہیں چل سکتا۔ بہت جلد اپنی جگہ بحال ہو جانے کی امید رکھتی ہوں۔ لیکن وہائیٹ زیادہ دنوں نہیں ٹک سکتی وہاں کے بہت ایکٹرس میرے واقف ہیں، نیز تماشہ دیکھنے والوں میں ایک گروہ میرا دم بھرتا ہے۔ معمولی سے اشارے میں وہ لوگ وہائیٹ کو نکلوا دیں گے اور اتنا بدنام کر دیں گے کہ کوئی کمپنی رکھنے کی روادار نہ ہوگی۔"

فلورین ۔ "مجھے تمہارے خیال سے موافقت ہے۔ آج کا دن بہت مبارک تھا کہ میرے دوستوں میں ایک نامور اور صاحب کمال ایکٹرس کا اضافہ ہوا۔ امید ہے آئندہ تم مجھ سے وقتاً فوقتاً ملنے کی کوشش کروگی۔ میں بھی تم سے مل کر بہت محظوظ ہوں گی۔"

جوزفائن ۔ "ضرور، ضرور! تمہاری دو ہی باتوں نے مجھے پرچا لیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا عرصہ سے ہم تم ساتھ رہتے ہیں! خود بخود دل چاہتا ہے تم سے محبت کرے! (فلورین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر) میں اپنی محبت کا ثبوت دوں گی۔ اگر تم نے اپنے رازدل میں مجھے شریک کر لیا تو میری پیاری فلورین! تمہارا کوئی کام اٹکا نہیں رہے گا۔ میں گھاٹ گھاٹ کا پانی پئے ہوں۔ نظر دیکھ کر دل کا حال معلوم کر سکتی ہوں، اس لئے تمہیں رازوں کی ضرورت نہیں۔"

فلورین ۔ (طنزیہ) "ہاں تھیٹر کی ملازمت نے تمہیں تجربہ کار بنا دیا ہے۔ جب تم بھڑکیلے کپڑے پہن کر اسٹیج پر آتی ہوگی تو تماشائیوں کی نگاہیں پڑتی ہوں گی اُسوقت تمہیں نظریں پہچاننے کا خاصہ موقع ملتا ہوگا۔"

جوزفائن ۔ (کچھ خیال نہ کر کے) "تمہارا خیال صحیح ہے پوشاک کا جو ذکر کیا تو ہم لوگ چمکدار کپڑے پہنتے پہنتے عادی ہو جاتے ہیں، اکثر سیر و تفریح میں بھی ویسا ہی لباس پہن لیتے ہیں۔ لیکن مسز فائن کپڑوں کو پسند نہیں کرتے۔ اسوقت جو کار چوبی کپڑے پہنے ہیں یہ اپنی خوشی سے نہیں بلکہ اپنے کرم فرما مسٹر ولسن کو خوش کرنے کے لیے پہنے ہیں، یہ مجھے سادے لباس سے زیادہ ان کپڑوں میں دیکھنا پسند کرتے ہیں جب اپنے ساتھ موٹر پر گھمانے لے جاتے ہیں تو تاکید ہوتی ہے کہ پوشاک خوب چمکدار اور نفیس ہو، تاکہ راہگیر مجھے حیرت کی نظروں سے دیکھیں! انھیں اس طرح بڑا لطف آتا ہے۔"

فلورین ۔ (ہنسکر) "معاف کرنا سب مسٹر ولسن کے ہمخیال نہیں۔"

جوزفائن ۔ (ٹال کر) "پیاری فلورین! ابھی تک میں نے مسٹر نسیم الدین کو نہیں دیکھا ہے۔ بہت حسین و جوان ہوں گے، تمہاری پسند ایسی ویسی تو ہے نہیں۔ مجھے تو یوں بھی ہر جوان شخص بہت بھلا معلوم ہوتا ہے بوڑھوں کو دیکھکر تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے لیکن کلکتہ میں جوانوں سے زیادہ بوڑھوں کو عشق بازی کا خبط ہے۔" (ہنسکر) "مسٹر ولسن، معاف کیجئے گا یہ فقرے آپ کیلیے نہیں کہے گئے کیونکہ آپ بوڑھے نہیں، ادھیڑ ہیں۔"

ولسن ۔ جوزفائن تم بہت شوخ ہو۔ بھلا میرا کیا ذکر تھا۔

فلورین:- جوزفائن! تم نے غلطی کی مسٹر ولسن نوجوان نہیں پھر بھی جوان تو ضرور ہیں چونکہ تم جوانوں کو پسند کرتی ہو اسی سے مسٹر ولسن پر نظر انتخاب ڈالی ہے۔

ان دونوں کو بے تکلفی سے گفتگو کا موقعہ دینے کے لیے لیڈی گرے گوری اور مسٹر ولسن اُن سے اُٹھ کر باہر چلے گئے گویا کسی خاص باب میں مشورہ کرنا ہے۔ اُن دونوں سے ان کے جانے کے بعد بغیر کسی رکاوٹ کے گفتگو شروع کی۔

جوزفائن۔ پیاری فلورین! مجھے میرے انتخاب کیلئے ملازمت نہ کرو۔ ولسن بوڑھا ہے اُس سے محبت کرنا آسان نہیں لیکن وقت کو کیا کیا جائے ضرورت بُرے سے بُرا کام کرا لیتی ہے۔ تھیٹر میں نوکری کرنے والی عورتوں کو ایک دولت مند مربی کی ضرورت ہوتی ہے، جو روپیہ صرف کرنے میں حاتم کو بھی مات کرے۔ نوجوان خود عورتوں سے محبت کے طالب ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں محبت کا جواب محبت سے ملے۔ اس حالت میں اُن کا روپیہ صرف کرانا ممکن نہیں، کیونکہ جب خود ہی محبت کریں گے تو خود غرضی نہیں ہو سکتی۔ بوڑھے لوگ خوب سمجھتے ہیں کمسن عورتیں اُن سے تفاوت سن کی بدولت محبت نہیں کر سکتیں اس لیے اُن کے پھانسنے کو روپیہ صرف کرتے ہیں۔ مجھے بھی اسی ضرورت نے مجبور کیا۔ میں چاہتی ہوں ہندوستان میں رہ کر ترقی کر دوں۔ لوگ مجھے دولت مند سمجھکر عزت کریں۔ محض ایکٹرس ہونا باعث عزت نہیں جب تک حسن و دولت نہ ہو۔ ترقی کرنیوالی ایکٹرس عورتوں کی ترقی راز دریافت کرو گی تو اسی نتیجہ پر پہنچو گی جو میں نے بیان کیا تمہارا کیا ہے مسیح نے سب کچھ دے رکھا ہے، روپیہ، شباب، حسن، جس سے چاہے شادی کرو۔ کوئی انکار نہ کرے گا ہم لوگوں کو مشکل ہے پہلے روپیہ پیدا کرے، پھر حسن کے جال میں کسی کو پھانسیں۔

فلورین۔ تمہاری بعض باتیں ٹھیک ہیں۔ لیکن بعض باتوں سے اختلاف ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ میں جس سے چاہے شادی کر سکتی ہوں کوئی انکار نہ کرے گا۔ ثبوت موجود ہے مجھے ولیم سے دلی محبت ہے، لیکن وہ میرے حسن و جمال، میرے بے انتہا دولت کی پروا نہ کر کے گم خاندان مفلس اور معمولی صورت والی لڑکی وہائیٹ پر فریفتہ ہے۔ اگر اس نامعقول چھوکری کا قدم بیچ میں حائل نہ ہوتا تو غالباً اب تک منگنی ہو چکی ہوتی!

جوزفائن۔ پیاری بہن! یہ تمہاری سادگی ہے، جو ایسا خیال کرتی ہو حسن وہ حربہ ہے جسے سلطنتیں بھی نہیں روک سکتیں، لیکن حربہ کرنے والا ہوشیار ہو تو بھلا ولیم میں بھی یہ طاقت ہے کہ آنکھوں سے برسنے والے تیر، بھووں کے کھنچے ہوئے خنجر، اداؤں کی سر تیز نشتروں سے

دل کو محفوظ رکھ سکے۔ یا دھائیٹ سی ناکارہ لڑکی اپنے حسن میں وہ شان پیدا کر سکے جو تمہارے لیے معمولی بات ہے جس وقت آرائش و زیبائش کر کے ولیم سے لگاوٹ کی باتیں کرو گی اور اثنائے گفتگو میں مژگاں کی برچھیوں سے کام لیتی جاؤ گی تو ولیم لوٹ ہی تو جائے گا۔"

فلورینا۔ اُوہ! ان باتوں کا اثر نہیں ہوتا! دھائیٹ کا گلا بہت سریلا ہے، وہ موسیقی کے اثر سے قلوب پر فتح حاصل کر سکتی ہے۔ اگر ناٹک سے نکالی نہ گئی تو۔

جوزفائن۔ (بات کاٹ کر) کچھ پرواہ نہیں اُس کے گانے کا جادو ہمارے دوستوں کو مسحور نہیں کر سکتا۔ وہ لاکھ اچھا گائے ہمارے طرفدار شور و غل کر کے اس کی آواز کا نوں تک نہ جانے دیں گے اس تدبیر سے وہ بہت جلد نکال دی جائے گی البتہ کمانڈر ان چیف ملٹونی سے خوف ہے وہ بہت بڑے افسر ہیں اُن کے آگے ہماری تدبیریں ناکارہ ثابت ہو سکتی ہیں! (کھڑکی کی طرف دیکھ کر) ہیں! وہ کون ہے؟ مسٹر ملٹونی تو نہیں۔۔؟

باب ۱۸

اتفاقیہ ملاقات

ملٹونی علی العموم سہ پہر کو ہوا خوری کے لیے نکلا کرتا تھا۔ آج بھی حسب معمول گھر سے چلا اتفاقیہ اس طرف آنکلا جس وقت اُس کی گاڑی ولسن کے مکان کے قریب پہونچی، لیڈی گریس گور بھی ولسن کے ساتھ ٹہل ٹہل کر باتوں میں مشغول تھی۔ ملٹونی نے خیال کیا۔

"نہ جانے اس وقت لیڈی گریس گور کس ضرورت سے ولسن کے یہاں آئی ہے؟ کیا یہ ممکن نہیں مس دھائیٹ یا

"یا ولیم ارتھر کے متعلق کوئی سازش کی جاتی ہو۔

اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اُس نے اُن لوگوں سے ملکر بھید لینے کا ارادہ کر لیا۔

لیڈی گریس گور بھی مسٹر ملٹونی کو معزز عہدہ دار اور بار سوخ آدمی خیال کر کے بہت آؤ بھگت سے پیش آتی تھی اُس کے گھر پر جس قسم کی صحبتیں ہوا کرتی تھیں اُن سے آئے دن جھگڑے فساد اُٹھنے کا خوف دامن گیر تھا۔ ایسے وقتوں کے لیے مسٹر ملٹونی کو ملائے رکھنا اُنکی

دور اندیشی پر مبنی تھا۔ فلورین نہ جانے کیوں خار کھاتی تھی! آج سے نہیں! ہمیشہ سے یہ عادت تھی! ادھر ملونی کو دیکھا اور آگ بگولا ہو گئی!"

ملونی نے گاڑی رکوا کر ولسن کے مکان میں داخل ہوا۔ ہنوز برآمدے پر نہیں آنے پایا تھا کہ لیڈی گرے گوری کی نظر پڑ گئی، پڑی تو اس طرح کہ ملونی نے بھی دیکھا۔ ادھر ملونی نے سلام کرنے کو ٹوپی اتاری ادھر لیڈی گرے گوری نے مسکراتے ہوئی نظروں سے جواب سلام دے کر دریافت کیا۔

لیڈی گرے گوری: "خیریت ہے کس طرف نکل آئے"

ملونی: "شکر ہے آپ کو یہاں دیکھا جی چاہا ملتا چلوں۔ مسٹر ولسن سے بھی دو باتیں ہو جائیں گی"

لیڈی گرے گوری: "آیئے آیئے۔ چشم ما روشن دل ما شاد"

ملونی: "آپ کی عنایت کا شکریہ! حاضر ہوتا ہوں"

ملونی زینے طے کر کے کوٹھے پر پہنچا برآمدے میں جا کر پہلے لیڈی گرے گوری سے ہاتھ ملایا پھر ولسن سے مصافحہ کیا۔ مزاج پرسی کے بعد ولسن نے کہا۔

ولسن: "تو کمرے میں چلکر بیٹھیے وہاں کچھ اور بھی ملاقاتی ہیں"

ملونی: "ہاں۔ جب تو میں بہت خوش قسمت ہوں، کون کون لوگ ہیں؟ ضرور چلیے تھوڑا وقت باتوں میں گذر جائے گا"

لیڈی گرے گوری: "فلورین اور جوزفائن کمرے ہی میں باتیں کر رہی ہیں"

ملونی: "کون جوزفائن! وہی تو نہیں جو امپائر تھیٹر میں پارٹ کرتی ہیں"

ولسن: "جی ہاں! کیا آپ انھیں جانتے ہیں"

ملونی: "یہ نہ پوچھیے ایکٹرس کو ہر شخص جانتا ہے۔ البتہ ملاقات نہیں ہے"

ولسن: "تعجب ہے! چلیے اس وقت مل لیجئے۔ اپنے فن کی کامل عورت ہے۔ پیرس میں بڑا نام پایا ہے"

ملونی: "مفصل تو نہیں مگر کسیقدر ان حالات سے کان آشنا ہیں"

تینوں آدمی کمرے کی طرف بڑھے۔ ملونی کو جوزفائن سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔ چند بار امپائر میں پارٹ کرتے ہوئے دیکھا تھا، نج کی صحبتوں میں ملنے اور گفتگو کرنے کا موقع نہ ملا تھا اس نے جو۔ شہر کی داریوں کے عبرت آگیں کارنامے سنے تھے نیز یہ بھی معلوم تھا، امپائر کے منیجر نے اسے ہے بدوں سبب کو بحال کیا تھا جس کا لازمی نتیجہ عداوت تھی۔ اس لحاظ سے اسے یقین تھا،

دھائیٹ کی طرفداری میں جوزفائن اور اس کے ہواخواہوں سے مقابلہ ہوگا۔ اس لیے جوزفائن سے ملکر اس کے اخلاق و عادات کا اندازہ کرنا ضروری تھا۔

کمرے میں داخل ہوکر سب سے پہلے ولسن نے جوزفائن سے انٹروڈیوس کرایا۔ مصافحہ کرتے ہوئے ٹلونی نے چند وہ الفاظ کہے جو ایسے موقعوں پر کہے جاتے ہیں۔ اس کے بعد سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

لیڈی گری گوری۔ مسٹر ٹلونی! آپ ہم لوگوں کے واسطے اسقدر بے مروت کیوں ہوگئے؟ کئی ہفتہ گذر گئے آپ ایک مرتبہ بھی تشریف نہ لائے۔"

ٹلونی۔ کیا عرض کروں لیڈی صاحبہ! انسان ہر کام پر قادر نہیں۔ جی تو بہت چاہا پر بکھیڑوں میں ایسا پھنسا کہ نہ آسکا۔ آپ تو جانتی ہیں مجھے حسین لیڈیوں سے ملنے اور اُن کی تو ملحیز باتوں میں ایسا لطف آتا ہے، خیر آپ سی عنایت فرما نازنین!

فلورین۔ دھنسکر، کیسی حسین؟ مس دھائیٹ کے مانند؟

ٹلونی۔" نہیں مس فلورین جیسی پر جمال لڑکیوں کو کہتا ہوں؟

فلورین۔" ملونی کی آنکھوں میں آنکھ ڈالکر" آہا! مجھے تو بالکل ہی علم نہ تھا کہ آپ اپنی عنایت سے مجھے ایسا ممتاز درجہ عنایت فرماتے ہیں! واقعی میری خوش نصیبی میں کلام نہیں، میں آپ کی بہت بہت مشکور ہوں خیر! یہ تو فرمایئے وہ سفید گلاب کا پھول کہاں اور کیسا ہے؟"

ٹلونی۔ ذرا صاف صاف فرمایئے مس میری عقل میں نہیں سماتے!"

فلورین۔" طنزاً۔ آپ نہیں سمجھے، خیر اپنے دوست اولیم ارتھر سے پوچھیے وہ اس معمے کو بخوبی حل کرسکتے ہیں۔"

ٹلونی۔" ہاں! اب بخوبی سمجھ گیا۔ مس صاحبہ! آپ نے جس لڑکی کے متعلق دریافت فرمایا ہے افسوس کئی دن سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی اس لیے کچھ کہہ نہیں سکتا۔

فلورین۔" یہ کیوں کر مانا جاسکتا ہے؟ آپ ہی نے سفارش کرکے امپائر تھیٹر میں نوکری دلائی ہے۔"

ٹلونی۔ دتعجب سے) اچھا وہ نوکر ہوگئیں! مجھے آپ ہی سے یہ حال معلوم ہوا! واقعی بہت خوشی کی بات ہے۔ مجھے اُمید ہے مس ڈھائیٹ بہت جلد ترقی کرکے مشہور ہوجائیں گی۔"

فلورین۔ دبگڑ کر، ہرگز نہیں! میرا خیال ہے اُس کا غرور موسیقی خاک میں مل جائیگا۔ کمانڈنٹ

ہوتی جاتی ہے! جوں جوں وقت گذرتا ہے غصہ کا ٹمپریچر بڑھتا جاتا ہے! جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسز ٹکری اُن کارروائیوں سے باخبر ہو جائے جو اُس کے آنے سے پہلے یہاں تجویز کی گئی تھیں۔ کئی سکنڈ تک سوچتا رہا۔ جواب بن نہ پڑا تو سے اُٹھ کر دوسری طرف جا بیٹھا اور کھڑکی کی راہ سے سڑک کو دیکھتے ہوئے مونچھیں مروڑنے لگا!

ملونی دل میں خوش تھا کہ خوب یہاں آ گیا! جو اُن لوگوں کے کمینہ جذبات سے واقفیت حاصل ہو گئی اور اتنا وقت مل گیا کہ وھائیٹ اور ولیم ارتھر کو خطروں سے آگاہ کر کے ہوشیار رہنے کی تاکید کی جا سکے، اُس نے چاہا چند ملائم الفاظ کہہ کر فلورین کا غصہ فرو کرنے کی سعی کرے، لیکن ابھی کچھ اور بھی باتیں معلوم کرنا تھیں۔ ملونی اچھی طرح جانتا تھا فلورین نہایت پیٹ کی ہلکی ہے غصہ کے وقت کسی راز کی پرواہ نہیں کرتی، جس قدر زہر دل میں بھرا ہوتا ہے، اُگل دیتی ہے اس خیال سے اُس نے بھی کچھ جواب نہ دیا چپ چاپ اُس کے تمتمائے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتا رہا فلورین نے جواب پائے بغیر اسی لہجہ میں اپنی تقریر شروع کی۔

فلورین۔ صرف یہی نہیں! ولیم ارتھر بھی مسٹر ولسن کا مقروض ہے دس ہزار کا ہنڈ نوٹ میعادی تین ماہ کا اُن کے پاس موجود ہے، یہ ظاہر ہے ولیم ارتھر اتنی کثیر رقم آسانی سے ادا نہیں کر سکتا۔ اگر اسی وقت مسٹر ولسن اپنا روپیہ طلب کریں تو اس کی ہر ایک نام جائداد نیلام پر چڑھ جائے اور اُسے در بدر بھیک مانگنا پڑے کیا یہ ممکن نہیں؟ جس طرح وھائیٹ نے جوزفائن کی توہین کر کے مسٹر ولسن کا دل دکھایا ہے، مسٹر ولسن بھی ولیم ارتھر کو تباہ کر کے وھائیٹ کو صدمہ پہونچائیں اور اپنا کلیجہ ٹھنڈا کریں۔

فلورین جو جو کہتی جاتی تھی ولسن دل میں کٹا جاتا تھا۔ اس کا جی چاہتا تھا، آسمان سے بجلی گر کر یا تو اس احمق لڑکی کی زبان جلا دے یا مجھے خاک سیاہ کر دے، بار بار کچھ کہنے کو منھ کھولتا ہونٹوں کو جنبش دیتا اور پھر کسی خیال سے خون کا گھونٹ پی کر رہ جاتا۔

ملونی نے بھی وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا بات بڑھ رہی تھی۔ اُسے خوف تھا غصہ میں کوئی کلمہ ایسا نہ منھ سے نکل جائے جس پر بعد کو افسوس کرنا پڑے، نیز جو کچھ دریافت کرنا تھا اتنی ہی باتوں میں معلوم ہو چکا تھا۔ اس سے زیادہ معلوم ہونے کی اُمید نہ تھی۔ اُس نے اس وقت کی گفتگو سے تاڑ لیا ولیم ارتھر پر سخت حملوں کی سازشیں ہو رہی ہیں اگر جلد سے جلد اس کو خبردار نہ کر دیا گیا تو یہ لوگ اسے خطرے میں مبتلا کر دیں گے۔ روپیہ کی طرف سے تو اطمینان تھا یہ بھی ولیم ارتھر کو پریشان نہیں کر سکتی تھی دس ہزار روپیہ ملونی کی پاس تیار رکھا تھا جس نے

کسی کی آہ خالی نہیں جاتی۔ اُس نے میڈم جونز فائن کو بے خطا تھیٹر سے نکلوا کر ان کی جگہ حاصل کی
اُسے نوکری کرنا تھی تو اور بہت سی کمپنیاں موجود تھیں مگر خاص طور پر جونز فائن کو نقصان پہنچانا گویا
ہم لوگوں کو تکلیف دینا بھی کیونکہ جونز فائن ہم لوگوں کی دوست ہے۔

ملونی: "حقیقت میں اگر دھائیٹ نے کسی بری نیت سے میڈم جونز فائن کو نقصان پہونچانے کی
کوشش کی تو بہت بُرا کیا۔ بس صاحبہ اکثر حسین قالب میں خراب روحیں پائی جاتی ہیں! میرے لیے
یہ خبر بالکل نئی ہے کہ میڈم جونز فائن آپ کی دوست ہیں! کیا یہ واقعی ہے؟"

فلورین: ہاں! میڈم میری قدیم دوست ہیں، ہندوستان آنے کے بعد سے المپائر میں پارٹ
کرتی تھیں، دھائیٹ کی بدولت علیحدہ ہونا پڑا، گو ان کا نقصان نہیں ہوا تمام تھیٹر انکی خواہش
کرتے ہیں مگر دھائیٹ نے اچھا نہیں کیا (جونز فائن سے) جونز فائن! آؤ مسٹر ملونی کو پہچان لو یہ
دھائیٹ کے مربی و خیر خواہ ہیں!"

یہ طفلانہ بد مزاجیاں لیڈی گرے گوری کو پسند نہ تھیں، وہ جانتی تھی کہ ملونی دھائیٹ کا دوست
ہے اسکے منھ در منھ اپنی دلی کاوشیں ظاہر کر دینا کسی طرح مصلحت نہیں، اُس نے بوقت مطلوبہ
لڑکی سے بس نہ چلتا تھا کئی مرتبہ دل چاہا فلورین کو ان لغویات سے روک دے لیکن ملونی کی موجودگی
میں اُسے اتنی بھی جرات نہ ہوئی!

ولسن بھی اس حماقت انگیز گفتگو کو حقارت سے سُن رہا تھا۔ اُس نے سمجھ لیا تھا، مغرور فلورین
اپنی کوتاہ اندیشیوں سے وہ مواقع ضایع کر دے گی جو اتفاقیہ ہم لوگوں کو ملنے والے ہیں، وہ ایک مرتبہ
ملونی کی نظر بچا کر اشاروں سے چپ رہنے کا حکم بھی دیا۔ مگر فلورین بغض و حسد سے اندھی ہو رہی تھی!
اُس نے ان اشاروں کی طرف مطلق توجہ نہ کی اپنی دھن میں جو منھ میں آیا اول فول بکتی
چلی گئی!"

فلورین: مسٹر ملونی! یاد رکھیے دھائیٹ کو انجام کار پچھتانا اور کف افسوس ملنا پڑے گا۔ میڈم
جونز فائن مسٹر ولسن کی محبوبہ ہیں! انھیں اپنی محبوبہ کی توہین گوارہ نہیں ہو سکتی، ایک خوبصورت
کی ہتک، کرانا ہی کافی ہے کہ وہ بقصور اپنی جگہ سے علیحدہ کر دی گئی، اس حماقت کا خمیازہ المپائر
کے منیجر کو بھی اُٹھانا پڑے گا۔ (ولسن سے) کیوں مسٹر ولسن! میں نے آپ کے خیالات و جذبات کی
غلط ترجمانی تو نہیں کی؟!

ولسن! سخت مشکل میں گرفتار ہو گیا! کوئی جواب بن نہیں پڑتا! فلورین ہے کہ آپے سے باہر

ارادہ کر لیا تھا ولسن کا روپیہ فوراً ادا کر دیا جائے۔ البتہ وہ جال جو ان دو مظلوم روحوں کو پھانسنے کے لیے بچھائے جانے والے تھے ضرور پر خطر نظر آتے تھے! اُن سے بچنے کی آسان تدبیر اس کے سوا نہ تھی کہ وھائیٹ اور ولیم ارتھر کو دشمنوں کے منصوبوں کی اطلاع دے کر ہوشیار کر دیا جائے۔ ان باتوں پر غور کر کے اُس نے وہاں سے اُٹھنا چاہا اور اجازت طلب انداز سے کہا:"

ملکوتی:- مس صاحبہ! آپ نوجوان ہیں ہر شخص جذبات کا تابع ہوتا ہے۔ خواہ وہ کسی قسم کے کیوں نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے جو مس وھائیٹ پر اس درجہ غصہ ہے! میرے نزدیک وھائیٹ بھی بے قصور ہے! اُس نے عمداً میڈم جوزفائن کو نقصان پہونچانے کی کوشش نہیں کی، جہاں تک میرا خیال ہے وھائیٹ بے آزار لڑکی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ المپیاٹر کا منیجر کسی سبب سے ناتجربہ کار چھوکری کو آزمودہ و مشاق جوزفائن پر ترجیح دے اور پھر بقول آپ کے میڈم جوزفائن کو نوکری جانے سے ذرا بھی نقصان نہیں پہونچا! کمال ہر جگہ ہر عالم میں عزیز سمجھا جاتا ہے! جس جگہ چلی جائیں گی لوگ سر آنکھوں پر جگہ دیں گے، حقیقت میں جو باتیں انھیں آسان ہیں وہ وھائیٹ کے لیے کوہ کندہ سے کم نہیں! یہ معاملات تن پوشی و شکم پری کے ہیں ہر شخص روزگار کا خواہاں ہے۔ اگر وھائیٹ نے ملازمت کی کوشش کی تو غلطی نہیں کی جا سکتی، اس کا سہارا کوئی نہیں، آپ نے جواب دیدیا کلکتہ کا صرف! ان باتوں کو دیکھتے ایسے الزام دینے کی جرأت نہیں ہو سکتی بہت ممکن ہے آپ کا اسی وقت کا جوش غضب آگے چل کر رحم و کرم سے بدل جائے اس وقت جو نظریں وھائیٹ کے خون کی پیاسی ہیں اُس کی بے کسی اور نہ وہ حالت دیکھتے ہی لطف رحمت سے لبریز ہو جائیں! اسی بنا پر مجھے دخل دینے کی ضرورت نہیں، نہ میں وھائیٹ کی طرف سے عذر کرنا چاہتا ہوں نہ آپ کا پیامی بن کر اس کو معتوب ہونے کی اطلاع دوں گا رہا میرا سفارش کرنا، اس کے متعلق اب مجھ کو کوئی الزام نہیں دے سکتیں، نہ آپ نے مجھے کوئی ہدایت کی تھی جس کی خلاف ورزی کی گئی ہو، وھائیٹ ایسی گنہگار بھی جو واجب الرحم نہ سمجھی جاتی! وہ میرے پاس بھی نہیں آئی اتفاقیہ مجھے اُس کی موقوفی کا حال معلوم ہوا! انھیں دنوں میں المپیاٹر تھیٹر کے منیجر نے مجھ سے ایک ایسی عورت کی خواہش کی تھی، جو جوان، خوبصورت، خوش گلو ہو اور ساتھ ہی تہذیب یافتہ بھی ہو! میرے نزدیک یہ صفات وھائیٹ کی ذات میں موجود تھے میں نے منیجر سے بیان کر دیئے اور وھائیٹ کا پتہ بتا دیا، پھر معلوم نہیں کیا ہوا! اس وقت آپ کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ نوکر ہو گئی۔

فلورین پھر کچھ کہنے والی تھی لیکن لیڈی گرے گوری نے اس مرتبہ اُسے بولنے کا موقعہ نہ دیا، ملوٹی کا جملہ تمام ہوتے ہی بول اُٹھی۔"

لیڈی گرے گوری:- "مسٹر ملوٹی! مجھے اس وقت کی ناگوار گفتگو پر افسوس ہے! آخر تو فلورین بچہ ہی ہے! ذرا ذرا سی باتوں میں سخت برہم ہو جایا کرتی ہے! جوش میں نہ جانے کیا اول جلول بکنے لگتی ہے، حقیقت میں یہ ایک دماغی عارضہ ہے، جو ایام صباحت سے اس میں پایا جاتا ہے، میں نے حتی الامکان اس کے دفعیہ کی کوشش کی بڑے بڑے ڈاکٹروں سے مشورہ لیا، علاج معالجہ میں بھی کوتاہی نہ کی مگر فائدہ نہ ہوا، پہلے تو دورے کے طور پر مہینے میں ایک مرتبہ ایسی کیفیت ہو جایا کرتی ہے۔ اب کبھی کبھی دورا پڑتا ہے۔ اس وقت آپ نے غصہ کی حالت دیکھ لی دو چار روز بعد دیکھیے گا تو اس سے زیادہ دھائیٹ کا دوست کوئی نظر نہ آئے گا! آپ نے خیال کیا ہوگا، میں اب تک بالکل ساکت رہی، خموشی اسی سبب سے تھی اگر ایک لفظ بھی بول اٹھتی تو یہ دیوانوں کی طرح غصہ میں کپڑے نوچ ڈالتی! بال پریشان کر لیتی، اور بے سر و پا باتوں کا طومار باندھ دیتی۔ چوں کہ آپ کو پہلی مرتبہ اس حالت کا مشاہدہ ہوا ہے، اس واسطے ضرورت پڑی کہ تمام واقعات سمجھا کر بیان کر دوں۔ مسٹر ولسن تو بار بار معائنہ کر چکے ہیں، اُنھوں نے مطلق اثر نہیں لیا۔"

ملوٹی سمجھ گیا لیڈی گرے گوری رنگین گفتگو کے فریب میں مبتلا کر کے دھوکا دینے کی کوشش کر رہی ہے، مگر بہ مصلحت ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے جواب دیا۔

ملوٹی:- "درست ہے! میں حیران تھا، خلاف اصول گفتگو نے یہ رنگ کیوں اختیار کیا، اصلیت دریافت ہونے کے بعد اب مطلق خیال نہیں، فلورین بہت سمجھدار لڑکی ہے! افسوس کہ ایسے عارضہ میں مبتلا ہے، لیڈی صاحبہ آپ ایک مرتبہ پھر کسی اچھے ڈاکٹر سے رجوع کیجیے۔ غصہ بہت خراب چیز ہے، خون جوش کھا کر جل جاتا ہے، اور خطرناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں، کلکتہ میں ڈاکٹروں کی کمی نہیں ایک سے ایک اچھا ڈاکٹر موجود ہے، حال میں امریکہ سے ایک ڈاکٹر آیا ہے، اُس کی تدبیریں تو اعجاز کی حد تک پہونچ گئی ہیں۔ ہوٹل میں ہر وقت لوگ بھرے رہتے ہیں۔ اگر آپ جانا چاہیں تو صبح ۸ بجے سے دس بجے تک جا سکتی ہیں۔"

لیڈی گرے گوری:- "میں آپ کی ممنون ہوں، ممکن ہوا تو کل ہی جا کر ملوں گی، یہ موقعہ اچھا ہے فلورین مرض کے دورے میں مبتلا ہے تشخیص مرض میں آسانی ہوگی۔"

"ملوٹی نے" ہنسی روک کر "لیڈی صاحبہ! آپ بتا سکتی ہیں، دورہ کتنے دن تک قائم رہتا ہے؟"
لیڈی گرے گوری۔ "کوئی تعداد معین نہیں کبھی ایک ہی دن میں مزاج اصلاح پذیر ہو جاتا ہے کبھی ہفتوں نہیں!"
ملوٹی نے۔ "اوہ! بڑی زحمت ہوتی ہوگی۔ آپ کو جلد سے جلد اس کمین ڈاکٹر سے ملنا چاہیے!"
لیڈی گرے گوری۔ "کل ضرور ملوں گی!!"

فلورین الگ بیٹھی ہوئی غصہ سے ہونٹ چبا رہی تھی، وہ صریحاً دیوانی بتائی جا رہی تھی، لیکن تردید کرنے کی قدرت نہ رکھتی تھی! ذرا دیر کی خاموشی نے اتنا احساس ضرور پیدا کر دیا تھا کہ اب اپنے جوش و خروش پر نادم تھی! اور سمجھتی تھی مسٹر ملوٹی سے وہ باتیں بیان کر دیں جو دل سے زبان تک لانے کے قابل نہ تھیں یہی باعث تھا کہ اُس نے خفتناک الزام قبول کیا مگر لیڈی گرے گوری کو دنداں شکن جواب نہ دیا! اُس کا تکبر بڑے چھوٹے کا امتیاز کرنے کا عادی نہ تھا، وہ اپنے گھر کی معمولی خادمہ اور لیڈی گرے گوری میں غصہ کے وقت فرق نہ کرتی تھی! مگر جب اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا تھا اُس وقت انتہا کی غم خوردہ بن جاتی تھی۔

ولسن پہلے تو بہت کچھ پیچ و تاب کھا کر اسی طرح لڑکی کی طرف دیکھنے لگا تھا، گویا کہ اُسی کے دورہ سے خالی ہوا لیکن لیڈی گرے گوری کو گڑی بات بناتے دیکھ کر پھر اس طرف مخاطب ہو گیا، اُس کے چہرے سے خوشی کے علامات ظاہر ہونے لگے، کبھی کبھی اس طرح سر ہلا دیتا تھا، گویا اشاروں میں لیڈی گرے گوری کے بیان کی تصدیق کرنا چاہتا ہے"

ملوٹی عام کی طرح معمولی دماغ والا شخص نہ تھا جو میٹھی میٹھی باتوں کے پھسلانے میں پڑ کر مطلب سے دور ہو جاتا، اُس نے لیڈی گرے گوری کے بیان کو سر سے پاؤں تک سفید جھوٹ سمجھ کر مطابق اقتضائے نظاہر ہاں میں ہاں ملا کر اُنھیں کامیابی کا یقین دلا دیا، حقیقت میں یہ ملوٹی کی حد درجہ کی دانائی اور دور اندیشی تھی اگر وہ ایسا نہ کرتا تو ولیم اور دھائیٹ کے عدد اپنی پہلی تدبیروں کو ترک کر کے نئے منصوبے گانٹھتے جو ملوٹی کی لاعلمی کی بدولت کامیاب ثابت ہوتے!

چراغ جل چکے تھے، ملوٹی کو ولسن کے یہاں آئے قریباً دو گھنٹے ہوئے تھے، اُس نے زیادہ بیٹھنے کو مصلحت نہ خیال کیا، لیڈی گرے گوری سے مخاطب ہو کر کہا!!
"ملوٹی نے" بہتر ہے آپ کل صبح ڈاکٹر سے ملیے گا، غالباً سہ پہر کو خیریت مزاج دریافت کرنے کی غرض

میں بھی حاضر ہوں گا، معاف کیجیے گا میں نے بہت سمع خراشی کی، اب اجازت چاہتا ہوں۔"
لیڈی گرے گوری:۔ (ہنسکر) آپ مسٹر ولسن کے مہمان ہیں اُن سے دریافت فرمایئے۔"
ملوٹی:۔" بے شک! لیکن لیڈی صاحبہ! جب دوستی کو کافی وسعت دی جاتی ہے تو دوستی کی حد سے بڑھ کر قرابت کا درجہ پیدا ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک مسٹر ولسن، اور لیڈی گرے گوری جدا جدا نہیں اس لحاظ سے، آپ سے اجازت طلب کرنا ایسا ہی گویا مسٹر ولسن سے رخصت چاہی!"
ولسن:۔" بہت صحیح ہے، اچھا خدا حافظ، امید ہے آئندہ بھی غریب خانہ کو عزت بخشتے رہیے گا!"
ضرور حاضر ہوں گا" کہہ کر ملوٹی نے ٹوپی اُٹھائی، گڈ بائی کہہ کر مصافحہ کیا اور سیڑھیاں اتر کر چلدیا۔"

باب ۱۹

"یارڈو کا خط"

ولسن کے گھر سے روانہ ہو کر، ملوٹی سیدھا ولیم ارتھر کے مکان پہنچا۔ بوئے سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا، ولیم گھر ہی میں موجود ہے۔ ملوٹی اسی خادم کی مدد سے ولیم ارتھر کے کمرے میں جا پہنچا۔ ولیم اس وقت میز کے سامنے بیٹھا ہوا خط پڑھ رہا تھا، جو اُسی وقت کی ڈاک سے اس کے پاس آیا تھا۔ کمرے میں پاؤں کی چاپ پاکر سر اُٹھایا، دیکھا مسٹر ملوٹی کرسی کے برابر کھڑا مسکرا رہا ہے۔"
ولیم:۔" ہیں! مسٹر ملوٹی! اس وقت آپ کہاں؟"
سوال کرتے وقت ولیم ارتھر نے سر اونچا کر کے ملوٹی کی طرف دیکھا، دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ اس وقت ولیم ارتھر کی آنکھوں میں آنسو بھرتے تھے۔ بعض بعض حلقۂ چشم سے ڈھلک کر بھرے ہوئے رخسار دل پر بہہ آئے تھے!"
ملوٹی:۔" تم سے ملنے چلا آیا۔ ہیں! تمھاری آنکھیں پُر نم کیوں ہیں؟ تم تو بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی ایسی کمزوری ظاہر کرنے والے نہیں، آخر کچھ کہو تو کیا ماجرا ہے؟"
ولیم:۔" رومال سے اشک پاک کرتے ہوئے" کچھ نہیں، یونہیں دل بھر آیا!"

"لیکن پوسٹ مین نے دونوں خط ساتھ لاکر دیئے۔ میری روح کو تم سے جو تعلق"
"ہے، اُس نے مجبور کیا کہ مسٹر سنڈ فرڈ کے خط سے پہلے تمھارا خط کھولوں اور"
"ایسا ہی ہوا" تم اپنے دل کو نہ کڑھاؤ، دنیا میں بہت سے واقعات اس سے"
"زیادہ ہوئے، ہوتے ہیں اور آئندہ ہوں گے۔ البتہ، نیت صاف رکھو خدا"
"مددگار ہے، تمھاری مدد کرے گا۔ روپیہ ہاتھ کا میل ہے، آگیا تو جانے دو میں"
"بہت جلدی کوئی تدبیر کرکے روپیہ روانہ کردوں گا۔ اس واقعہ نے تمھیں"
"جتنی تکلیف پہنچائی ہے، وہ پاداش عمل کو کافی ہے۔ گذری ہوئی باتوں سے دل کو"
"تکلیف نہ دو البتہ سبق حاصل کرو، یہی غلطیاں آگے چل کر مشعل راہ ہوں گی"!
"پیارے لڑکے! روپیہ کی کمی تھوڑی سی تکلیف پہنچاسکتی ہے، غریب کے"
"تن پر میلے چیتھڑے ہوسکتے ہیں غریب کو غربی فاقہ کش بناسکتی ہے، لیکن غریب کے"
"قلب میں جو نورانیت ہے، اس پر مفلسی اپنا اثر نہیں ڈال سکتی۔ جب تک ایمان"
"اور انسانیت کو ضائع نہ کروگے، اچھے رہوگے۔ عزت و وقعت ہوگی، اس"
"نعمت کا مالک دنیا کی تمام نعمتوں کا مالک ہوتا ہے، آدمی دل سے غنی ہوتا ہے،"
"روپیہ سے غنی نہیں ہوتا! نیت سالم ہے تو گھر بھرا ہے، نیت بخیر نہیں تو سونے"
"چاندی کے ڈھیر بھی دہن آز بھرنے سے قاصر ہیں!"
"مجھے امید ہے تم نے اپنے دل کا نور، نیت کی پاکیزگی کو ہاتھ سے نہ دیا"
"ہوگا۔ تمھاری رگوں میں وہی خون نوساری ہے جو نسلاً بعد نسل ودیعت ہوتا"
"آیا ہے۔ ہمیں کوئی فخر ہے تو یہی کہ بیکرل خاندان میں کسی نے ایسا کام نہیں کیا جو"
"اُن کی بدنیتی یا بے ایمانی پر محمول کیا جاسکے! ولیم ارتھر! تم کو آگاہ ہونا چاہیئے"
"کہ اس خاندان کا ہر فرد اس فخر کی حفاظت کرتا آیا ہے، وہ بھی جنھیں زمانے کی"
"موافقت نے بلند مراتب دے رکھے تھے اور وہ بھی جو افلاس میں فاقہ کشی"
"کرتے ہوئے دنیا سے گذر گئے! میرا زمانہ قریب ختم ہے! بیماریوں نے توڑ دیا،"
"دست وپا پر قدرت نہیں، زبان کہے میں نہیں! ہاں سارے اعضا میں دل پر"
"قابو ہے، تیر قضا چل چکا ہے۔ وہ وقت قریب ہے، جب میں بھی دنیا کے بکھیڑوں"
"سے الگ ہوکر اپنے اسلاف سے جاملوں"!

ملّونی "کیا خوب! مجھ سے بھی راز داری کو دخل دیتے ہو؟ بتاؤ کیا بات ہے؟"
ولیم "والد کا خط آیا ہے آپ پڑھ لیجیے۔ اسی کے مضمون نے میرا دل پانی کر دیا!"
ملّونی نے ولیم ارتھر کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا۔ وہ حیران تھا، یارڈ نے کیا لکھ دیا ہے؟ جس سے ولیم کی یہ حالت ہے؟ اس نے پہلے سرسری طور پر شروع سے آخر تک خط پر نگاہ ڈالی۔ پھر بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا:

"پیارے ولیم! تمھاری خطاؤں کا انکشاف مسٹر سنڈفرڈ اور تمھارے"
"خط سے ہو گیا! اس غلطی نے، جو تم سے دانستہ یا نادانستہ سرزد ہوئی، میرے"
"دل کو بہت تکلیف دی! مگر تم نے جن لفظوں میں اپنے قصور کا اعتراف کیا ہے"
"ان سے غیرت اور شرمندگی ٹپکتی ہے۔ خط کے انھیں الفاظ نے میرے زخمہائے"
"قلب و جگر پر مرہم کا کام دیا، جس کے واسطے مشکور ہوں! میں خوش ہوں"
"باوجود خطاکار ہونے کے بھی تم نے اپنی خطاؤں کو مخفی کرنا پسند نہ کیا اور صاف"
"صاف تسلیم کر لیا۔ اسی کا نام انصاف پسندی اور شرافت ہے، جس میں یہ وصف"
"ہوگا وہ ایک سے زیادہ غلطی نہیں کر سکتا۔ کوئی انسان ایسا نہیں جس نے"
"مدت العمر میں کبھی غلطی نہیں کی، لیکن کلیہ فطرت سے مجبور ہو کر ہر خاطی"
"اپنی خطا سے منکر ہوتا ہے، کبھی کبھی اتفاق اس کی کیا دیں اور انکار قصور کو"
"باور کرا دیتا ہے، لیکن اس کے یہ معنی ہوے کہ وہ ہر خطا کے بعد جری ہوتا جاتا"
"ہے، رفتہ رفتہ، جھوٹ بولنے اور جرائم کرنے کا اتنا عادی ہو جاتا ہے کہ تمام زندگی"
"انھیں آوارگیوں میں بسر کرنا پڑتی ہے! مگر جن کے پہلو میں تمھارے مانند منصف"
"مزاج دل ہوتا ہے، جو لوگ غلطیوں کا اعتراف کر کے اپنے قصوروں پر نادم ہونے کا"
"راز سمجھتے ہیں، وہ آگے چل کر ٹیڑھے راستوں خراب صحبتوں اور بد اعمالیوں"
"سے کلیتاً آزاد ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ حقیقی شریف ہوے ہیں، ان کی نسل"
"اعلیٰ، ان کا خاندان رفیع العزت ہوتا ہے۔ مجھے اس امر سے اور بھی خوشی ہوئی"
"کہ خطا کا احساس ہوتے ہی، تم نے مجھے آگاہ کرنا چاہا۔ اور کچھ گھنٹے بھی اپنی"
"لغزشوں کو چھپانا پسند نہ کیا! اگر مسٹر سنڈفرڈ کا خط تمھارے خط سے پیشتر"
"پہنچ جاتا تو میں نہیں خیال کر سکتا، اس وقت میرے قلب کا کیا عالم ہوتا!"

"تمھیں ناشدنی دنیا میں رہنا اور کام کرنا ہے، جو چاہے کرو مگر نیکیوں سے"
"قدم نہ ڈگیں، نیت میں فرق نہ پڑنے پائے۔ وہ فخر جو بے مشقت ہاتھ آگیا ہے"
"جان کے برابر رکھو، یہ چیزیں ہر کس و ناکس کو میسر نہیں آتیں۔ اس کے حاصل"
"کرنے کے لئے نفس کشی کی اشد ضرورت ہے۔ اس پر بھی کامیابی معرض شک"
"میں رہتی ہے، نیت کی خفیف خامی، زندگی بھر کی ریاضت کو مٹا سکتی ہے۔ تم"
"سمجھدار ہو اور خاندانی افتخار کے حامل۔ اسلاف کی آن بان اور عزت کو محفوظ رکھنے"
"کے لئے فاقہ کرنا پڑے جیتھڑے لباس میں چلچلاتے جاڑے بسر کرنا لیکن...... لیکن"
"میرے عزیز فرزند! اس افتخار کا دامن نہ چھوڑنا، اُس وقت تک جب تک خدا کا"
"حکم تم تک نہ پہنچے۔"

"ایک سال ہو گیا، تم مجھ سے جدا ہو، میرا دل تڑپتا ہے۔ چاہتا ہوں اپنی"
"عمر کے آخری دنوں میں تمھیں نیت بھر کر دیکھوں۔ تم کو میرے پاس رہنا چاہیئے۔"
"مجھ جیسے دائم المرض کی زندگی کا کیا بھروسہ؟ تمھیں ایسے پر آشوب شہر میں"
"مجھ سے الگ رہنا ٹھیک نہیں۔"

"جب تک میرا وعدہ پورا نہیں ہوتا، میرے ہی پاس رہو۔ ہر چند جانتا ہوں"
"اس عمر میں کلکتہ سا خوشنما شہر چھوڑ کر عظیم آباد کیا پسند آسکتا ہے؟ تاہم تمھیں"
"اس حق پر نظر کرنا چاہیئے جو منجانب اللہ مجھے ملا ہے۔ تمھاری دل بستگی کے سامان"
"فراہم کرنے کی حتہ المقدور کوشش کروں گا۔ خاندان میں نیک اور خوبصورت"
"لڑکیاں موجود ہیں اُن کی کوئی لڑکی تمھیں اپنی سریلی باتوں میں محو کر لے گی میری"
"دلی تمنا ہے، مرنے کے پہلے تمھارا بچہ دیکھ لوں۔ غالبًا تم میرا مطلب سمجھ گئے"
"ہوگے؟ خیر! کسی قدر عبارت واضح کئے دیتا ہوں۔"

"تمھارے لئے جو دلہن تجویز کی ہے، وہ حسن و جمال کے علاوہ صاحب"
"جائداد بھی ہے، اُس کے والدین حیات ہیں اور ایک ہی لڑکی ہے جو ساری جائداد"
"کی مالک ہے، اُن کی ماہوار آمدنی اتنی معقول ہے کہ تم میاں بیوی تمام عمر"
"عیش فراغت سے بسر کر سکتے ہو۔"

"لڑکی والے تمھاری آمد کے منتظر ہیں۔ آؤ! جلد آؤ!"

"تمھارا بوڑھا باپ"

"بارڈو"

ملونی :- "مسٹر بارڈو اپنی تحریر میں کس لڑکی کا ذکر کرتے ہیں؟"

ولیم :- "میرے خاندان میں مس وکٹورین، نہایت خلیق و صاحب جائداد لڑکی ہی۔ گذشتہ سال، جب میں عظیم آباد گیا تھا تو اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ اگر میری خواہش ہوتی تو اس کے والدین بڑی خوشی سے کورٹ شپ کی اجازت دیتے لیکن میں نے شادی سے قطعی انکار کر دیا اس لئے بابا کو اصرار کرتے نہ بنا!"

ملونی :- "تم نے غلطی کی۔ خاندان میں کوئی اچھی لڑکی موجود ہونے پر غیر خاندان میں شادی کرنا مناسب نہیں۔ اب تو وقت ہی گذر گیا! تم مس دھائیٹ کی محبت میں وارفتہ ہو رہے ہو بھلا وکٹورین کا خیال کیوں کر آسکتا ہی؟ لیکن میں تو فوراً عظیم آباد جانے کا مشورہ دوں گا۔ کہو تمھاری کیا رائے ہی؟"

ولیم :- "میں اسی فکر میں ہوں"

ملونی :- "فکر بے سود ہی، بوئے کو حکم دو ٹیکسی بلا لائے!"

ولیم :- چونک کر "ٹیکسی کیا ہوگی؟"

ملونی :- "اسٹیشن چلنے کو"

ولیم :- "اتنی تعجیل کا حکم تو بابا بھی نہیں دیتے طرز تحریر سے ظاہر ہی وہ تھوڑی مہلت دینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں آج ہی ایک خط لکھ کر چند روز کے قیام کی اجازت طلب کروں گا۔

ملونی :- "اوہ! میں سمجھتا ہوں تم جس کشاکش میں مبتلا ہو۔ ایک طرف بوڑھے والد کا خیال دامن کھینچتا۔ دوسری طرف دھائیٹ کی محبت عناں گیر ہوتی ہی! کیوں یہی بات ہی نا؟"

ولیم :- "ایک حد تک آپ کا قیاس صحیح ہی۔ میں نے دھائیٹ سے امداد دینے کا وعدہ کیا ہی، نیز اس کو یقین دلا دیا ہی کہ تمھارے والدین کو تلاش کرنے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھوں گا اگر اس سے ملے بغیر چلا جاؤں گا تو وہ اپنے دل میں کیا کہے گی؟ مجھے اپنے قول کا بہت پاس ہی۔ چاہتا ہوں جس سے جو وعدہ کروں۔ اسے پورا کرنے میں جان لڑا دوں"

ملونی :- "ہاں! مجھے معلوم ہی، ولیم! میں تمھاری طبیعت سے اتنا ہی واقف ہوں جتنا تم خود

سمجھتے ہوا میں تمھارے وعدوں میں خامی پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ تم جو مناسب سمجھو کرو، مگر جلد سے جلد عظیم آباد جانے کی کوشش کرو۔ میں جس کام کے لئے اس وقت آیا تھا وہ سن لو۔ آج سہ پہر کو میں اپنی گاڑی پر سیداں جانے کے قصد سے نکلا۔ اتفاق سے مسٹر ولسن کے مکان کی طرف جا نکلا۔ اس وقت لیڈی گرے گوری، ولسن کے ساتھ برآمدے میں ٹہل رہی تھی انھیں دیکھ کر دل میں آیا ان سے بھی ملتا چلوں، اس خیال سے گاڑی رکوا کر اتر پڑا۔ اس وقت وہاں جانا ہی مناسب ہوا۔"

ولیم "غور سے سنتے ہوئے۔ ہاں تو کس لحاظ سے مناسب ہوا؟"

ملوُنی "لیڈی گرے گوری، مس فلورین کے ساتھ وہاں گئی تھی۔ شاید اُس کے جانے کے قبل یا بعد میڈم جوز فائن اٹمیاٹر کی ادھیڑ ایکٹرس جو بد قسمتی سے ابتک اپنے آپ کو حسین نازنین خیال کرتی ہی۔ آگئی۔ یہ لوگ آپس میں مشورہ کر رہے تھے کہ کس عنوان سے دھائیٹ کو زک دینا چاہیئے۔"

ولیم "ایک مرتبہ مجھے بھی شک ہوا تھا کہ لیڈی گرے گوری، مس فلورین اور ولسن سے گہرے تعلقات ہیں۔ مگر دھائیٹ سے عداوت کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی!"

ملوُنی "جوز فائن کو علیحدہ کر کے مینیجر نے دھائیٹ کو ملازم رکھ لیا ہی، جوز فائن اور مسٹر ولسن میں ناجائز تعلق ہی، وہ ولسن کے پاس دوڑی گئی، وہیں کچھ باتیں ہوئی ہوں گی جس سے لیڈی گرے گوری اور مس فلورین بھی اس کی طرفدار بن گئیں!"

ولیم "جوز فائن تو مشہور فاحشہ ہی، اس کی بدکرداریوں سے پیرس کی تمام خلقت واقف ہی!"

ملوُنی "خیر! جوز فائن جیسی ہی، سب جانتے ہیں۔ اب کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ یہ لوگ اپنی سازش میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ دھائیٹ کو بھی خبردار کر دینا چاہیئے۔ میں آج یا کل کسی وقت تھیٹر کے منیجر سے مل کر تاکید کر دوں گا کہ معقول انتظام رکھے۔ جس روز مس دھائیٹ اسٹیج پر لائی جائے اس روز پولیس کا بھی بندوبست ہو کہ لوگ شور و غل یا دنگا فساد نہ کر سکیں۔"

ولیم "بہت معقول رائے ہی۔"

ملوُنی "تم مسٹر پارڈو کو کیا لکھو گے؟"

ولیم "یہ مارچ کا مہینہ ہے، مئی تک یہاں رہنے کی اجازت طلب کر دوں گا، اور جون کی

ابتدائی تاریخوں میں عظیم آباد پہنچ جاؤں گا۔"

ٹلوٹی ۔" ولیم! مجھے تمھاری باتوں سے خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے تم سے ایک اقرار لینا چاہتا ہوں۔"

ولیم ۔" فرمائیے۔"

ٹلوٹی ۔" تم پاک مسیح کو گواہ کر کے وعدہ کرو کہ مسٹر پارڈو کی اجازت حاصل کئے بغیر کسی سے شادی نہ کرو گے۔"

ولیم ۔" کچھ سوچ کر،" پاک مسیح کو شاہد کر کے اقرار کرتا ہوں جب تک پاپا کی اجازت نہ لے لوں گا کسی عورت خصوصاً مس دھائیٹ سے شادی نہ کروں گا۔ خواہ میری جان ہی پر بن جائے۔"

ٹلوٹی ۔" بس بس! میرے اطمینان کو کافی ہے، تم صادق الوعدہ ہو، جو کہو گے وہی کرو گے۔ میں نے تمھیں احتیاطاً پابند کیا تھا اور خیال نہ کرنا۔ چلتے چلتے ایک تجربے کی بات بتانا چاہتا ہوں ممکن ہے ساؤٹرس کی طرح کوئی اور چالاک شخص تمھیں روپیہ کی طمع دلا کر پھانسنا چاہے تو تم ایسے وقت میں مسٹر پارڈو کا خط نکال کر پڑھنا اس کا مضمون پڑھنے سے تمھارے دل میں نور ایمانی چمک اٹھے گا اور تم ہر طرح کی غلطی سے محفوظ رہو گے۔ میں یہاں سے سیدھا بمبا ٹھٹیر جاؤں گا۔ منیجر سے مل کر آنے والے خطروں اور اُن سازشوں سے خبردار کروں گا جو تمھارے اور دھائیٹ کے دشمن خفیہ طریقے سے پھیلا رہے ہیں۔ میری دلی خواہش ہے، دھائیٹ ترقی کرے۔ نام نمود کے ساتھ دولت بھی کمائے۔ وہ نہایت نیک پاکباز لڑکی ہے۔ افسوس چند بد اطوار لوگوں کو اس سے بغض للّٰہ ہو گیا ہے! اگر پہلے روز سازشی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے تو یقیناً دھائیٹ کی ترقیاں دب کر رہ جائیں گی۔ ضرورت ہے پہلے روز ہر طرف واہ واہ کا شور مچے۔ خدا حافظ۔ ولیم تم پریشان نہ ہونا میں دھائیٹ کے لئے خاموش نہ رہوں گا۔"

باب ۲۰

"جاسوسی"

ٹلوٹی کے رخصت ہونے کے بعد۔ ولیم ادھر کو تھوڑے آرام کی ضرورت تھی! ایک

آرام کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔ اُس کے قلب و دماغ پر خیالات مختلفہ مستولی تھے۔ دھائیٹ کے والدین کی جستجو کا سودا کچھ اس طرح دماغ میں سما گیا تھا کہ ایک ایک منٹ جو کسی دوسرے کاموں میں صرف ہوتا تھا ایک ایک سال کے برابر تھا! مسٹر ولسن کے مکان میں جو عورت مقید تھی، اس کی نسبت ولیم ارتھر کے مختلف خیالات تھے۔ ہنوز طے نہ کر سکا تھا۔ حقیقت میں محبوس ستم دھائیٹ کی والدہ ہی یا کوئی اور؟ بہر نوع یہ تو طے شدہ تھا کہ وہ کوئی ہو لیکن دھائیٹ کو ضرور جانتی تھی، اس نکتہ تک پہنچ کر یہ خیال کرنا بے جا نہ تھا اگر اس عورت کو قید جفا سے رہائی دلائی گئی تو دھائیٹ کے خاندانی واقعات سب نہیں تو تھوڑے بہت ضرور بے نقاب ہو کر عالم آشکارا ہو سکتے ہیں۔"

پہلے روز کی تحقیقات میں جو جو انکشافات ہوئے تھے، وہ شاہد تھے کہ اس عورت کی زندگی بھی راز سے پر ہے۔ اگر وہ آزاد ہو کر اپنی سرگذشت بیان کرے تو یقیناً دنیا کے لئے تعجب خیز واقعہ ہو گا۔ اُس نے کھڑکی کی راہ سے میرے پیام کا جواب دیا۔ افسوس اصل چیز بھی نہ پڑھی جا سکی! دھائیٹ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے یقیناً وہ مٹی ہوئی لفظ روز فاسٹر ہی ہے۔ خون کے ابھرے حرف ماں کی ممتا کا پتا دیتے ہیں۔"

یہی وہ خیالات تھے جو ولیم ارتھر کو بے قابو کئے دیتے تھے وہ غریب قیدی کو چھڑانے کے لئے بے چین تھا۔ حالاں کہ اس کار خیر میں اس کی غرض بھی شامل تھی۔ وہ جانتا تھا۔ مسٹر پارڈو کسی ایسی لڑکی سے شادی کی اجازت نہیں دے سکتے جو روح فروشی یعنی گانے بجانے کا پیشہ اختیار کر چکی ہو یا تھیٹر میں اپنی دل کش اداؤں سے ناظرین کے قلوب پر غلبہ حاصل کرنا چاہے۔ دھائیٹ نے جب سے خود اپنا ازوقہ فراہم کرنا شروع کیا۔ گانے بجانے ہی کو ذریعہ معاش قرار دیا۔ واقعات پر غور کرنے سے اُس کی مجبوریاں واضح طور پر نمایاں ہو جاتی ہیں۔ غالباً مسٹر پارڈو دھائیٹ کے پیش پا افتادہ مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے معاف کریں گے۔ لیکن تھیٹر میں پارٹ کرنا معاف نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ قیدی عورت حقیقت میں دھائیٹ کی ماں ہی تو پھر کامیابی دور نہیں جب دھائیٹ اپنی والدہ کو پالے گی تو یقیناً ملازمت ترک کر کے اُس کے پاس رہے گی اس حالت میں والد کو رضی کر کے عقد کرنے میں زیادہ مشکلیں پیش نہ آئیں گی۔"

بہت دیر تک ولیم ارتھر انھیں خیالات میں ڈوبا رہا۔ جب ذرا ذرا ہوش آیا تو بوبی کو

بلاکر دو دستی کے ٹکڑے، ایک جیبی الکٹرک لالٹین، ایک ہتوڑی، دو سنسیاں لانے کا حکم دیا۔ پہلے تو ولائتو نے تعجب آمیز انداز سے اس حکم سُنا۔ لیکن ولیم کے چہرے کی متانت نے تعمیل کی تاکید کی اور وہ تھوڑی دیر میں سب چیزیں لے کر حاضر ہو گیا۔"

ولیم" ولائتو! آج آٹھ بجے شب کی گاڑی سے باہر جانا چاہتا ہوں۔ شاید ایک دن صرف ہو گا تم میرے کپڑوں کا ٹرنک درست کر دو، بس ایک سوٹ کافی ہو گا۔ تولیا، کنگھا، برش، آئینہ اور شیو کرنے کا سامان بھی رکھ دینا، پانی کا گلاس بھی بھولنا نہیں، ہاں، بجے شب کو ایک ٹیکسی بلا لینا۔ دوسرے حکم کی ضرورت نہیں۔ میری غیر حاضری میں تم کو گھر پر موجود رہنا چاہیئے۔ کل شب کا کھانا یہیں کھاؤں گا۔ میرا مطلب سمجھ گئے؟"

ولائتو" بخوبی۔ اِن احکام کی تعمیل میں فرق نہ ہو گا۔

ولائتو چلا گیا۔ ولیم ادھر لکھنے کی میز کے پاس گیا۔ کرسی پر بیٹھ کر قلم اُٹھایا اور اپنے والد کو خط لکھنے لگا۔ ولیم میں والدین کی خوبیاں تمام و کمال موجود تھیں۔ ضعیف و مفلوج والد کی خدمت کو اسی طرح فرض جانتا تھا جیسے اپنے پیدا کرنے والے کی نماز! فطرت نے اس میں سعادت مندی کے علاوہ دور اندیشی اور ذہانت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کس موقعہ پر کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اگر اخلاقی کمزوری (مروت) غالب نہ ہوتی تو شاید ہی کوئی اُسے تجویز شدہ پروگرام سے ہٹا سکتا! اُس نے مسٹر ہارڈ کے ملال کے خیال سے اُن ارادوں کو قلم بند نہ کیا جو قلب میں مستقل طور پر جم چکے تھے۔ اُن کے لکھنے سے ہارڈ کو صدمہ پہنچ جانے کی امید تھی اس لیئے اپنے آنے کے متعلق صرف اسقدر تحریر کیا کہ "بعض وجوہ سے فوراً کلکتہ نہیں چھوڑ سکتا لیکن بہت جلد آپ کی خدمت میں پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ ملازمت کے بارے میں اطمینان دلاتے ہوئے لکھا "ہر چند مسٹر سنڈرفورڈ کے یہاں سے جواب ہو گیا ہے۔ عنقریب اس سے اچھی نوکری ملنے والی ہے" ہر طرح مسٹر ہارڈ کے خط کا لفظ بلفظ جواب ختم کیا مگر شادی کے متعلق ایک فقرہ بھی ضبط تحریر میں نہ آیا!"

خط ختم کر کے لفافہ میں بند کیا، عظیم آباد کا پتہ لکھا اور ولائتو کو دیا کہ فوراً لیٹر بکس میں ڈال آئے۔ اُن کاموں سے فارغ ہو کر آئندہ کے لیئے سوچنے لگا۔ جس عنوان سے کام شروع کرنا چاہتا تھا اُس پر خوب غور کیا۔ یہ خاص عادت تھی جب غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا اُسی وقت زک پائی۔ خصوصاً ساوڈرس کے ساتھ دو مرتبہ پھنس جانے نے ہوشیار

کر دیا تھا اور اب وہ بغیر سوچے سمجھے گھر سے قدم نکالنا گناہ سمجھتا تھا!"

اسی غور و خوض میں دن تمام ہو گیا۔ شام ہوئی۔ چراغ جلے ولا ٹو نے ٹیکسی بلا کر سامان رکھا اور آ کر اطلاع کی۔ ولیم تو قبل ہی سے تیار بیٹھا تھا۔ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹیکسی پر بیٹھ کر سیالدہ اسٹیشن چلنے کا حکم دیا۔ ٹیکسی روانہ ہوئی۔ بازاروں سے گزر کر سیالدہ اسٹیشن پہنچا۔ ٹیکسی کا میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا قلی پر اسباب لدوا کر ویٹنگ روم میں چلا گیا"

کچھ دیر توقف کے بعد جب ایک ٹرین آئی اور اس کے مسافر اتر کر باہر نکلنے لگے انھیں مسافروں کے ساتھ ولیم بھی اپنا اسباب قلی کے سر پر لدوا کر اسٹیشن کے باہر آیا ایک ٹیکسی لے کر انٹھالی چلنے کا حکم دیا۔ ٹیکسی نے تھوڑی دیر میں انٹھالی پہنچا دیا۔ ولیم نے پہلے سے اپنے کاموں کے لئے جس مکان کو تجویز لیا تھا اس کے دربان سے دریافت کیا کہ

ولیم "تختی دیکھنے سے یہ تو معلوم ہو گیا کرایہ کے واسطے کچھ کمرے خالی ہیں۔ کون کون کمرے اور کس منزل میں ہیں؟ یہ معلوم نہیں مہربانی کر کے مجھے دکھا دو۔ مجھے ایک کمرے کی ضرورت ہے"

دربان "چوتھی منزل پر ایک کمرہ خالی ہے۔

ولیم "اف! بہت بلند ہے، کیا لفٹ ہے؟"

دربان "جی ہاں، آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ سب سے الگ ہوادار اور آسائش وہ کمرہ ہے"

ولیم "کیا پہلی یا دوسری منزل میں کوئی کمرہ خالی نہیں؟"

دربان۔ "جی نہیں، شاید پندرہ روز میں ایک کمرہ خالی ہو سکے"

ولیم "خیر! اب مجھے ایک نظر خالی کمرہ دکھا دو میری بسر ہو سکی تو لے لوں گا۔ شہر میں تو بہت مکان مل سکتے ہیں لیکن میں شور و غل کو پسند نہیں کرتا۔ تمام دن محنت کرنے کے بعد شب کو آرام نہ ملے تو صحت درست نہیں رہ سکتی اور میں تو دیہاتی ہوں ہنگاموں سے بہت ہی گھبراتا ہوں!"

دربان! لفٹ کے ذریعہ سے ولیم ارتھر کو چوتھی منزل پر لے گیا۔ خالی کمرے کا قفل کھول کر دکھایا۔ شاید کمرہ عرصہ سے خالی پڑا تھا ستھرائی نہ ہونے سے دیواروں

اور دروازوں پر دھول جم گئی تھی۔ زمین پر کوڑا پڑا تھا ولیم نے کسی قدر ناگواری سے دیکھا۔ مطلب سمجھ کر دربان نے کہا "

دربان "اوہ یہاں کا آدمی بہت خراب ہی معلوم ہوتا ہی یہاں کبھی آتا ہی نہیں۔ آج اس پر خفا ہوں گا۔ کچھ مضائقہ نہیں مسٹر! میں ابھی کمرہ جھڑوا کر صاف کرا دوں گا (جھنگلے کھول کر) یہ دیکھئے کیسا اچھا نظارا ہی۔ یہاں کسی قسم کا شور و غل نیند میں مخل نہیں ہو سکتا ہر وقت تازی ہوا آتی ہی جس سے صحت پر اچھا اثر پڑے گا میرے خیال میں آپ کے لئے یہ کمرہ نہایت موزوں ہی "

ولیم نے جنگلے سے جھانک کر دیکھا، ولسن کا مکان یہاں سے بہت قریب تھا۔ خصوصاً اس کمرے کی چھت جس میں عورت اسیر تھی اس قدر قریب تھی کہ کمند کے ذریعہ سے وہاں پہنچنا کچھ مشکل نہ تھا "

ولیم " واقعی اِدھر کا منظر خوش آئند ہی ہوا تازی اور سناٹا۔ یہ سب چیزیں میرے مطلب کی ہیں "

دربان " یہ کمرہ اطمینان سے کام کرنے والوں کے لئے بہت مناسب ہی "

ولیم " ہاں! اکثر راتوں کو مجھے کام کرنا پڑتا ہی "

دربان " کیا آپ کے ساتھ کچھ اسباب بھی ہی؟ معاف فرمائیے گا یہ اس لئے دریافت کرتا ہوں کہ کمرہ بہت چھوٹا ہی "

ولیم " کچھ ہرج نہیں ایک ٹیبل، ایک کرسی، ایک مسہری، بخوبی آ سکتی ہی، غالباً وہ بھی آپ ہی کو فراہم کرنا پڑے میرے ساتھ صرف ایک ٹرنک اور ایک بستر ہی، وہ ٹیکسی سے اٹھوا منگایا جائے گا "

دربان " کیا آپ نقشہ بناتے ہیں؟ "

ولیم " نہیں، میں مصنف ہوں، عہدِ عتیق کی تاریخ لکھی ہی، خطوط کے ذریعہ سے ایک پریس نے طلب کی تھی، اُسے دکھا کر حق تصنیف کے متعلق گفتگو کرنے کو کلکتہ آیا ہوں۔ اگر سودا طے ہو گیا تو تخمیناً تین، ماہ قیام کرنا پڑے گا۔ اپنے سامنے چھپواؤں گا پروف بنانا اور کاپی درست کرنا اپنے ہی ذمہ لوں گا۔ آج کل مطابع تصنیف کو غلط چھاپنے میں کمال کر دکھاتے ہیں! "

اس نے اخلاقاً دربان سے اظہار شکر گذاری کیا۔ تھوڑی دیر ادھر اُدھر کی باتیں کیں پھر دربان کو رخصت کر کے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اندر سے سٹکنی لگالی۔"

پندرہ بیس منٹ تک خاموش کچھ سوچا کیا۔ پھر ٹرنک کھول کر۔ رسی کے ٹکڑے لالٹین۔ ہتوڑی اور سنسیاں نکال کر ٹیبل پر پھیلا دیں۔"

قمری مہینے کی آخری اندھیری رات نصف سے زیادہ گذر چکی تھی۔ ہر طرف خواب کی ملکہ حکومت کر رہی تھی بازاروں پر سکوت طاری تھا۔ ولیم نے پہلے سے ہی جس مکان کو اچھی طرح دیکھ رکھا تھا اور اپنی جاسوسی کے عنوان کو طے کر لیا تھا۔ اسی پر مستعد ہوگیا۔ ہر چند تاریکی میں صاف طور پر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی لیکن دل کے اندر جو نقشہ کھنچ چکا تھا، وہ اب بھی اسی طرح روشن تھا۔ اس نے کمرے کی کھڑکی میں رسّی کا ایک سرا خوب مضبوطی سے باندھ دیا۔ دوسرا سرا لٹکا دیا۔"

تیس منٹ تک پھر خاموش رہا اُدھر گھڑی نے ساڑھے بارہ کا ادھا بجایا ادھر ولیم ارتھر اپنے کام پر آمادہ ہوگیا۔ رسی کو مضبوط پکڑ کر آہستہ آہستہ ولسن کے گھر کی چھت پر جا پہونچا۔ یہاں چند منٹ توقف کرنا پڑا اس نے ایک مرتبہ تجسس آمیز نظروں سے چاروں طرف دیکھا گویا چھت سے کمرے تک جانے کا راستہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کچھ ہی منٹ میں عقل کی مدد سے ایک تدبیر ذہن نشین ہوگئی۔ وہ دبے پاؤں کانس پر پہنچا، رسی کا چھوٹا ٹکڑا نکال کر دیوار کے روزن سے مضبو باندھ کر نیچے کی طرف لٹکا دیا۔ دوسرا سرا اس کھڑکی تک جاکر ختم ہوگیا۔ جہاں سے مقید عورت نے کاغذ کا ٹکڑا ڈھیلے میں لپیٹ کر نیچے پھینکا تھا۔ ایک بار ولیم نے کان لگا کر سن گن لی۔ اطمینان کر کے رسی کے سہارے لٹک کر اترنا شروع کیا۔

باب ۲۱

"ناکام مراجعت"

آدھی رات کی سنسان تاریکی میں، پرائے مکان میں اس طرح لٹکنا جس قدر خوفناک تھا وہ ولیم ارتھر سے مخفی نہ تھا۔ ڈر سے اس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ اس لئے

رسی کے سرے کو دروازے میں اٹکا کر دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا۔ پہلے تو اندھوں سے ٹٹول کر آگے بڑھنا چاہا۔ نئی جگہ اور تاریکی میں اس طرز عمل سے وقت ضایع کرنے کے سوا کوئی فائدہ نظر نہ آیا۔ اُس نے دل مضبوط کر کے برقی لالٹین روشن کر کے وہاں کے ساز و سامان کو دیکھا۔"

کمرہ بہت وسیع تھا۔ باہر کی طرف جنگلے اور اندر کے رخ متعدد دروازے تھے۔ درمیان سے ایک کپڑے کا پردہ ہال کو دو حصوں میں منقسم کرتا تھا۔ فرش فروش کچھ نہ تھا یکایک پاؤں کی چاپ سنائی دی جیسے کوئی ناتوان پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہا ہو چور کا دل مشہور ہے۔ ولیم خوف آبرو سے تھر تھر کانپنے لگا یہ حالت پانچ سکنڈ سے زیادہ قائم نہ رہی " سراغرسانی میں اول سے آخر تک خطرے ہیں۔ اس خیال نے دل قوی کر دیا۔ اُس نے لالٹین کو اسی طرح زمین پر رکھ دیا اور خود لپک کر رسی کے سہارے لٹک گیا۔ مگر اس طرح کہ آنے والے کی نقل و حرکت کا بخوبی مشاہدہ کر سکے۔

اُس کے ہٹتے ہی۔ دبلی پتلی بدر دہڑے نکلی ہوئی عورت پردا اٹھا کر اس طرف آگئی۔ روشنی سے اُس کی آنکھیں چوندھیائی ہوئی تھیں۔ گویا مدت کے بعد روشنی دیکھنے سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ جسم میں میلی کچیلی، ڈھیلی ڈھالی پوشاک تھی۔ چہرے کی ساخت تو ضرور دل کش تھی لیکن لاغری نے مدت ہوئی خوب صورتی کو نسیت و نابود کر دیا تھا۔ اب وہ مرقع حسن ہونے کے عوض عبرت و خوف کی سراپا تصویر تھی۔ اُس نے عجیب شے سمجھ کر لالٹین کو ہاتوں سے مس کیا اور اس طرح خوف سے اچھل پڑی جیسے کوئی سانپ کو پھنکارتے دیکھ کر ڈر جائے۔ کئی مرتبہ ہاتوں کو مجنونانہ طریقے پر ہوا میں بلند کیا اور چھوڑ دیا۔ چند غیر مانوس الفاظ زبان سے نکالے ایک مرتبہ کھل کھلا کر ہنسی! پھر خود بخود کچھ سوچ کر بسورنے لگی۔ تخمیناً پندرہ منٹ تک ایسی ہی حرکتیں کرتی رہی، پھر جس طرف سے آئی تھی اُسی طرف چپ چاپ چلی گئی۔"

جتنی دیر تک بد نصیب عورت لالٹین کے سامنے اپنی مخبوط الحواسی کا پارٹ کرتی رہی۔ ولیم ادھر بغور دیکھتا رہا وہ ایک مرتبہ بھی اُس کی طرف مخاطب نہ ہوئی حالاں کہ چاہتی تو بغیر کسی دقت کے ولیم کو دیکھ سکتی تھی۔ اُس کے جانے کے بعد

خوف طاری نہ تھا کہ مکان کا ظالم و جفا کار مالک اُس کے نیک عزائم سے خبردار ہو کر دفعیہ کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ ولیم شجاع تھا۔ اُس کے پہلو میں شریف اور بہادر دل تھا اس وقت خوف عزت نے رعشہ براندام کر دیا۔ حقیقت میں رات گئے کمند کے ذریعہ سے دوسرے مکان میں جانا اور کمرے میں داخل ہونے کی سعی کرنا مشتبہ تھا ہر پولیس مین آسانی سے چوری کا گمان کر سکتا ہے! کسی کانسٹیبل کی نظر پڑ جائے تو اُس کی گرفتاری میں کوئی کلام نہیں!"

تھوڑی دیر کے لئے ولیم ارتھر کی رائے تبدیل ہو گئی اُس نے عظیم خطروں کا احساس کرتے ہوئے واپس جانا چاہا! لامعلوم کون سی خفیہ طاقت تھی جو اُس کے اندر سما گئی تھی۔ ایک بار پھر دل قوی ہو گیا۔ وہ استقلال کے ساتھ "ہر چہ باداباد" کہہ کر کھڑکی کی کانس پر کھڑا ہو گیا۔ اندھیرے کی وجہ سے کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ ایک ہاتھ رسّی میں اُلجھا کر دوسرے سے ٹٹولا۔ کھڑکی بند تھی۔ زور کرنے سے نہ کھلی! شاید اندر سے بلّی لگی ہوگی

وہ گھٹنے ٹیک کر کانس پر بیٹھ گیا۔ ایک ہاتھ سے اوزار نکالے اور آہستہ سے کھڑکی کا ایک شیشہ کاٹ کر اندر ہاتھ ڈالا۔ بلّی کھول کر پٹ کھول دئے۔

دروازوں کے کھلنے سے خفیف آواز پیدا ہوئی، ولیم ارتھر سہم گیا۔ گھبرا کر رسّی پر چڑھنا چاہا۔ پھر دل مضبوط کر کے چند منٹ توقف کیا۔ کمرے میں قیامت کا سکوت طاری تھا کسی کے سانس لینے کی آواز بھی محسوس نہ ہوتی تھی! یا تو وہاں آلگھٹ تار دوڑا یا ہی گیا تھا یا جان بوجھ کر ہر وقت اندھیرا رکھا جاتا تھا۔ رات کی اندھیری نے مل جل کر کمرے کو بالکل ظلمات بنا دیا تھا۔ یکایک ولیم کے دل میں ہمت شکن خیال پیدا ہوا۔ اُس نے نہایت بے چینی سے اپنے دل سے سوال کیا۔

"اس کمرے میں کوئی ہے بھی یا نہیں؟"

اُف! کیسا دل شکن سوال تھا۔ ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے۔ عزت و آبرو کو بالائے طاق رکھ کر جس اُمید پر آیا تھا اگر اس میں ناکامی ہوئی تو غضب ہی ہو گیا! تھوڑی دیر تک غور کرنے کے بعد تصفیہ کر لیا کہ "ناکامی ہو یا کامیابی ایک مرتبہ کمرے کے اندر ضرور جانا چاہیئے۔"

ولیم پھر سوچ میں پڑ گیا۔

"کیا حقیقت میں یہ عورت دیوانی ہی؟ اس کا جنون ہی اس قید کا باعث ہوا"
"ہی؟ اکثر شرفا اپنے پاگل عزیزوں کو پاگل خانے میں دینا پسند نہیں کرتے"
"گھر ہی پر بند کر کے علاج معالجہ کرتے ہیں۔ یہ بھی ایسا ہی واقعہ ہی تو میرا"
"سڑی ہونے میں شبہہ نہیں محض امید موہوم پر اپنے آپ کو اتنے بڑے"
"خطرے میں ڈال دینا دیوانہ پن نہیں تو کیا ہی؟"

اس قبیل کے صدہا خیالات تھے جو ولیم ارتھر کو شرمندہ کر رہے تھے۔ مگر اب تو مکان میں آ ہی چکا تھا بغیر صحیح واقعات دریافت کئے واپس ہوتا اس کے استقلال سے بعید تھا۔ وہ پھر کمرے میں داخل ہوا اس مرتبہ پہلے سے زیادہ ہمت کی پردہ اٹھا کر ہال کے دوسرے حصہ میں داخل ہوا۔ یہ حصہ بھی مثل پہلے حصہ کے تھا البتہ اتنا ضرور تھا کہ یہاں ایک شکستہ چوکی پر پیال کا بستر لگا تھا اور وہ نحیف و مختل دماغ والی عورت گنڈلی منڈلی مارے پیال میں دبکی پڑی ہوئی تھی!"

ولیم ارتھر قریب گیا اور اس کے چہرے پر روشنی ڈالی۔ گو عورت کی دونوں آنکھیں بند تھیں لیکن ان میں آنسوؤں کی لڑیاں بندھی تھیں!"

ولیم نے شانے پر ہاتھ رکھ کر "مظلوم عورت! تو کون ہی؟ اٹھ اور مجھ سے اپنا حال بیان کر"

عورت نے جواب دینا کیا معنے آنکھ کھول کر ولیم کی طرف دیکھا تک نہیں! گویا پھر اسے ولیم کے الفاظ اس کے کانوں تک نہیں پہنچائے!"

ولیم نے مکرر ناشاد ضعیفہ! رونے سے فائدہ نہیں۔ میں تیری مدد کے لئے جان پر کھیل کر یہاں آیا ہوں مجھ سے اپنی پر غم داستان بیان کر دے"

عورت "آنکھیں بند کئے ہوئے" نہیں نہیں! میری جان نہ لو!"
ولیم نے اطمینان دلاتے ہوئے "ڈرو نہیں، میں دشمن نہیں، دشمنوں سے نجات دلانے والا ہوں"

عورت پھر خاموش ہو گئی۔ مگر آنکھیں کھول کر بھیانک نظریں ولیم ارتھر کے چہرے پر گڑو دیں۔ ولیم اس کا اداس چہرا، سوکھا جسم، خستہ حال دیکھ کر اتنا

اندازہ تو کر لیا کہ اس کا سن تیس اور چالیس کے درمیان میں ہے، لیکن روحانی صدمات اور جسمانی تکلیف نے سو برس کی بڑھیا بنا دیا ہے! ایک خیال کے آجانے سے ولیم نے عورت کے خط وخال پر ارتقائی نظر ڈالی۔ دیکھا، مکرر وسہ کرر دیکھ کر دل میں خیال کیا۔

"مس دھائیٹ سے اس کو کوئی نسبت نہیں! میرا خیال غلط تھا۔ یہ اس کی"

"ماں ہوتی تو چہرے سے ضرور کوئی نہ کوئی علامت ایسی پائی جاتی جو دھائیٹ"

"میں موجود ہے۔ ممکن ہے مدت دراز کی تکلیفوں نے اصلی حالت سے بدل کر اس"

"حالت پر پہنچا دیا ہو۔ بہر نوع قابل رحم عورت ہے، خواہ دھائیٹ کی ماں ہو یا نہ ہو"

ولیم "عورت سے۔ دیکھو! میں تمھیں اس عذاب علیم سے بچانے کے لئے بڑی محنت سے یہاں تک پہونچا ہوں۔ تم کو چاہیئے میری باتیں دھیان دے کر سنو، جو کہوں اس پر عمل کرو۔ اگر واقعی تم بجبر قید کی گئی ہو تو یہ دقعہ بہت اچھا ہے میرے ساتھ زندان بلا سے نکل چلو میں بڑی آسانی سے تمھیں کسی محفوظ مقام پر پہنچا دوں گا۔ تمھاری تکلیفیں دور کرنے میں کوئی ممکن کوشش اٹھا نہ رکھوں گا۔ بہت سا وقت فضول باتوں میں برباد ہو چکا ہے، ایسا نہ ہو تمھارا محافظ آجائے تو میں کچھ نہ کر سکوں۔

عورت "حواس درست کر کے "میرا محافظ رات کو یہاں کبھی نہیں آتا"

ولیم "میرے ساتھ یہاں سے بھاگنے پر رضامند ہو؟"

عورت "آنکھیں پھاڑ کر "تمھارے ساتھ!

ولیم "ہاں میرے ساتھ اسی وقت، ایک کمند کے سہارے سے، تم کچھ خوف نہ کرو میں تمھیں اس طرح لے جاؤں گا کہ معلوم تک نہ ہوگا"

عورت کے لاغر جسم میں تھرتھراہٹ پیدا ہو گئی۔ آنکھیں اب تک ولیم کے چہرے پر لگی تھیں۔ کئی مرتبہ لبوں کو کچھ جنبش ہو کر رہ گئی۔ شاید کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اپنا مطلب بیان نہ کر سکی۔ ولیم ارتھر نے اس انداز سے سمجھ لیا وہ اپنے قید کرنے والے سے خائف ہے"

ولیم "کیا تم ڈرتی ہو؟"

غمزدہ عورت نے منھ سے جواب دینے کے بدلے صرف سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔ ولیم ارتھر تسلی دہ انداز سے بولا"

ولیم "تمھیں ایسی جگہ پہنچا دیا جائے گا جہاں ستانے والوں کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ تم ہر طرح کے

عورت :- خاموش :-

ولیم :- خیر! اتنا تو بتا دو۔ تم کون ہو؟ کیوں قید کی گئی ہو؟ کب سے قید ہو؟ میرے ساتھ جاتے ہوئے پس و پیش کرتی ہو تو ہیں پولیس کے ذریعہ سے صبح ہی تمھیں آزاد کرا دوں گا :-

عورت اس طرح منھ تاکتی رہی گویا ولیم کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کا مفہوم اُس کی سمجھ ہی میں نہیں آیا!

ولیم :- جزبز ہو کر " تمھارا نام کیا ہے؟ یہ تو بتا سکتی ہو؟ "

عورت " چونک کر " نام! میرا نام؟ "

ولیم :- " ہاں! تمھیں سب کس نام سے پکارتے ہیں؟ "

عورت :- جھجکتے ہوئے :- مجھے کوئی پکارتا ہی نہیں! "

ولیم :- اب نہیں پکارتا۔ پہلے تو پکارتا ہوگا :-

عورت :- " ہاں بہت دن ہوئے! اتنے دن کہ اب یاد نہیں! "

ولیم :- حیرت سے " اپنا نام بھی بھول گئیں؟ "

عورت :- عجیب انداز سے ہاتھ مٹکا کر " بھول! بھول جانا ناممکن نہیں! :-

ولیم :- " تم کبھی دریا کنارے رہتی تھیں؟ "

عورت :- ہوش درست کر کے " ہاں لیڈی بغیچہ میں بہت گھومی ہوں۔ دریا کنارا بھی ہے۔ بینڈ بہت اچھا بجتا تھا۔

ولیم :- عظیم آباد بھی دیکھا ہے؟ :-

عورت :- ہاں کبھی دیکھا تھا :-

ولیم :- " ولسن کو جانتی ہو؟ "

عورت :- کچھ سوچ کر " ولسن! اس نام والے شخص کو نہیں جانتی :-

ولیم :- کچھ سوچ کر " اس وقت تم کہاں ہو؟ معلوم ہے؟ "

عورت :- نہیں :-

ولیم :- تم کلکتہ کے انتہائی محلے میں ایک عالیشان مکان میں ہو۔ اس کے باہر خوش نما نضرت بخش بغیچہ ہے :-

عورت "ٹھنڈی سانس لے کر" میں سبزے اور پھولوں کو بہت پسند کرتی تھی"
ولیم "بہت دن ہوئے تم ایک بغیچہ کی مالکہ تھیں، ٹھیک ہے نا؟"
عورت "یاد کر کے" ہاں! ہاں!! اس میں گلاب اعلیٰ قسم کے ہوتے تھے"
ولیم "وہ بغیچہ تم سے کیوں کر چھوٹا؟"

عورت پر پھر جنونی کیفیت طاری ہو گئی۔ جواب دیتے دیتے چپ ہو رہی۔ ولیم نے خیال کیا شاید وہ اپنے مصائب کا خیال کر کے ڈر گئی ہے۔ اس نے تسلی دیتے ہوئے کہا:
ولیم "تم یقین رکھو میں تمھارا خیر خواہ ہوں، بدخواہ نہیں۔ اگرچہ تمھاری حیات غم آگیں کے مفصل واقعات معلوم نہیں تاہم اتنا ضرور جانتا ہوں جب تم زندہ دل انسانوں کی طرح تھیں اس وقت ایک چھوٹی لڑکی بھی تھی اس کا نام روز فاسٹر تھا جو کسی طرح تم سے جدا کر دی گئی"
عورت "عالم جنون میں" روز فاسٹر! روز فاسٹر!! بہت پیارا نام ہے۔ مجھے اس نام سے بہت محبت ہے اکثر یہ نام میری زبان پہ رہتا ہے لیکن میری لڑکی! کیا میرے بھی کوئی لڑکی ہو سکتی ہے؟ نہیں تم غلط کہتے ہو میرے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی!"
ولیم "سلسلہ گفتگو قائم رکھتے ہوئے" روز فاسٹر کلکتہ میں موجود ہے۔ شباب نے اُسے حد کا جامہ حسین پہنا رکھا ہے۔ افسوس تم اپنی پیاری روز فاسٹر کو بھول جاتی ہو! یقین جانو ادھر اس کا سامنا ہوا اور فوراً پہچان لو گی"

عورت سر جھکا کر کچھ غور کرنے لگی گویا ایام گذشتہ کی یاد تازہ کرنا چاہتی تھی۔ ولیم انداز سے سمجھ گیا اور اس کا حافظہ چمکانے کو بولا:
ولیم "اگر میں تمھیں روز فاسٹر کے پاس لے چلوں تو چلو گی؟ کیا اس کا پیارا چہرا دیکھ کر تمھارا مغموم دل باغ باغ نہ ہو جائے گا؟ وہ غریب لڑکی تمھارے لئے رات دن بے قرار رہتی ہے، اس کی آنکھیں اپنی ماں کا محبت آلود چہرا دیکھنے کو ترستی ہیں، کیا تم اپنی بیٹی کی یہ آرزو پوری نہ کرو گی؟"
عورت "چونک کر" روز فاسٹر؟
ولیم "ہاں تمھاری بچھڑی ہوئی بیٹی روز فاسٹر تمھارے لئے بے چین ہے۔ بہت دنوں سے تم نے اس کو اور اس نے تم کو نہیں دیکھا ہے! تم اسے دیکھے بغیر کیوں کر آنا جا سکتی ہو؟

تم تو اس کی ماں ہو، مگر کیسی ماں ہو! جو اس کے پاس چلنے پر رضا مند نہیں ہوتیں! اگر میرے ساتھ چلو تو ابھی روز فاسٹر سے ملا سکتا ہوں۔"

عورت "میں کیوں کر جا سکتی ہوں؟ دروازہ تو مقفل ہی!"

ولیم "کس نے بند کیا ہی؟"

عورت "مجھے نام نہیں معلوم"

ولیم "کچھ سوچو شاید یاد آجاے"

عورت "کیا؟"

ولیم "یہی کہ تمھیں کس نے قید کیا ہی"

عورت (ہچکتے ہوے) "قید کیا ہی؟ ہمارے ملک الموت نے! تم دیکھتے نہیں میرا کیا حال ہی۔ مجھے برابر فاقے دئے جاتے ہیں اس کا مطلب یہی میں بھوکوں مر جاؤں۔ لیکن کم بخت جاں نہیں نکل چکتی۔ میں نے کئی بار خواہش کی کہ گلا گھونٹ کر مار ڈالو مگر وہ سسکا سسکا کر مارنا پسند کرتا ہی! ہاے اب یہ ظلم و بدعت نہیں سہی جاتی!"

ولیم "آخر تم کیوں ستائی جاتی ہو؟"

عورت "نہ معلوم"

ولیم "وہ کون ہی؟"

عورت "یہ بھی نہیں جانتی!"

ولیم "صورت پہچانتی ہو؟"

عورت "وہ یہاں جب آتا ہی چہرے پر موٹی سیاہ نقاب ڈال لیتا ہی۔ اس لئے آج تک اُس کی صورت نہیں دیکھ سکی!"

ولیم "بڑا چالاک ہی! خیر منھ سے تو بولتا ہی؟"

عورت "بات کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ جیسے جانوروں کے پنجرے میں جب چاہے کھانا پانی رکھ دیا جاتا ہی اسی طرح میرے ساتھ بھی برتاؤ ہوتا ہی"

ولیم (توجہ دلاتے ہوے) "مصائب نے تمھارے حواس ٹھکانے نہیں رکھے! اس لئے تم صاحب اولاد ہونے سے انکار کرتی ہو حالانکہ مجھے بخوبی معلوم ہی کہ تمھاری خورد سال لڑکی روز فاسٹر عجیب طریقے سے گم ہوگئی۔ تم نے غلطی سے اُس کی موت کا یقین کر لیا

اور اب بدحواسی کے عالم میں یہ بھی نہیں سمجھ سکتیں کہ حقیقت میں کوئی بچہ ہوا بھی یا نہیں! میں تمھیں یقین دلاتا ہوں روزفاسٹر ہنوز بقید حیات ہی اور تمھارے دیدار کی آرزومند۔ میں نے اس سے پختہ وعدہ کیا ہی کہ تمھیں تمھاری ماں سے ملادوں گا۔ محض ایفائے وعدہ کے لئے جان پہ کھیل کر یہاں آیا ہوں۔"

عورت نے جواب نہ دیا! اُس کے چہرے پہ دہشت برس رہی تھی۔ ہوش وحواس ٹھکانے نہ تھے۔ دو منٹ کے لئے ہوش آیا تو پندرہ منٹ کے واسطے غافل وخودرفتہ ہوگئی آلام کی کثرت نے اس قابل نہ رکھا تھا جو کسی کی باتیں سن کر مفہوم سمجھ سکتی! اُس کی صورت آئینہ تھی جو اندرونی کشاکش کو واضح کرتی تھی یا ایسی کتاب تھی جس میں جلی قلم سے مخبوط الحواسی کے افسانے درج تھے! ولیم ارتھر نے ارتقائی نظر ڈال کر معلوم کر لیا عورت میری تقریر سمجھنے سے قاصر رہی! اس نے سلسلہ جاری رکھتے ہوئے پھر کہا "

ولیم "سخت تعجب ہی تم پر تو رہائی کا مژدہ اثر پذیر ہوتا ہی نہ روزفاسٹر کا نام! وہی روز کی بات ہی جب میں ادھر سے گذر رہا تھا تو تم نے ڈھیلے میں ایک کاغذ لپیٹ کر میری طرف پھینکا تھا۔ جس میں خون سے تحریر کیا تھا "مجھے بچاؤ" اور آخر میں روزفاسٹر کا نام لکھا تھا۔ کیا وہ بھی بھول گئیں؟"

ولیم نے نوٹ بک جیب سے نکال کر خونی نوشتہ نکالا اور دیوانی عورت کو الکٹرک لائٹ میں دکھایا۔ نوشتہ دیکھتے ہی اس طرح چونک پڑی اگویا کسی نے گہری نیند سے شانہ ہلاکر جگادیا۔ اُس نے زور سے چلاکر کہا "

عورت "غلط! بالکل غلط!! تم مجھ پر جھوٹا الزام لگاتے ہو! یقیناً تم سازشی ہو۔ مجھے دھوکا دیکر قتل کرنا چاہتے ہو! جاؤ جاؤ اپنا راستہ لو! ہم ایسے فریبوں میں آنے والی نہیں ہیں۔ میں نے کبھی یہ نوشتہ نہیں تحریر کیا! نہ تمھاری طرف پھینکا۔ مجھ پہ رحم کرو۔ میں دکھیا، غمزدہ عورت ہوں، مہربانی کرکے فوراً واپس جاؤ، نہیں تو "چور چور" کا غل مچاکر تمھیں گرفتار کرادوں گی۔ تمھیں پرائے مکان میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں ہی! میرے آخری الفاظ یہی ہیں، اس کے بعد اگر تم کچھ دریافت کرنا چاہوگے تو ہرگز جواب نہ دوں گی۔"

اُس کے برتاؤ، وحشت زدہ صورت، اور گرفتار کرادینے کی دھمکی نے ولیم ارتھر کو ڈرادیا اُسے یقین ہوگیا عورت ضرور دیوانی ہی، اگر واقعی دھائیٹ کی ماں بھی ہی تو بھی

غموں نے اس کے دماغ کو بجا نہیں رکھا ہے"
عورت پلنگ کے بستر سے اُٹھ کر ایک گوشہ میں جا بیٹھی اور خوب زور زور رونا شروع کیا۔ اُس کی اس حرکت نے ولیم کو اور بھی ڈرا دیا، اگر اُس کی آواز سڑک پر گئی۔ یا مکان والوں نے سن لیا تو غضب ہی ہو جائے گا وہ لوگ مجھے بھاگتے دیکھ کر شک کریں گے۔ یقیناً انکی کارروائی سخت ہوگی"
ابھی وہ اسی سوچ میں تھا کہ باہر سے کچھ آہٹ محسوس ہوئی اور کسی شخص نے دروازے کو زور سے کھڑکھڑاتے ہوئے غیظ آلود لہجہ میں تحکمانہ انداز سے کہا!
"خاموش! خاموش" دیوانی عورت اتنا شور و غل نہ کر۔ اگر پھر منھ سے آواز نکلی تو بہتر ہے خبر لی جائے گی۔ تیرے مارے راتوں کی نیند حرام ہوگئی ہے اکم بخت مر بھی چکتی!"
ولیم ارتھر نے آواز سے پہچان لیا کہ یہ آواز ولسن کے افریقی دربان کی ہے۔ جس کی صورت و سیرت دونوں نفرت انگیز ہیں!"
وہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اُس نے سمجھ لیا تھا۔ عورت کے دل میں ہیبت سما گئی ہے ساتھ چلنے پر رضامند نہ ہوگی۔ صبح کچھ اور تدبیر کی جائے گی۔ وہ کھڑکی کی راہ سے باہر آیا پٹ جس طرح بند تھے بند کئے اور رسی کے سہارے چھت پر پہنچا وہاں سے سانپ کی طرح اپنے مکان کے کمرے میں داخل ہوگیا کمرے میں پہنچ کر سگار سلگا کر واقعات پر غور کرنے لگا۔ درجن بھر حیرت جل کر راکھ ہو گئے لیکن ایک رائے قرار نہ پائی! متضاد خیالات قلب و دماغ پر مستولی تھے"
"بالفرض محال دیوانی عورت وہائیٹ کی ماں ہے، تو بھی بے کار ہے محبوط الحواس"
"والدہ تو عذاب جان ہو جائے گی، علاج معالجہ اور تیمارداری کی روح فرسا"
"تکلیفیں۔ زندگی کی خوشیوں کو خاک میں ملا دیں گی۔ اول تو وہائیٹ مضغہ"
"ہو دوسرے پاگل عورت کے بطن سے پیدا ہونا والد کو شادی کی اجازت"
"دینے سے باز رکھے گا۔ کیا کروں؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ صبح مسٹر ملوٹی"
"سے مل کر مشورہ کرنا چاہیئے۔ اس موقعہ پر اُن کی صلاح بغیر مطلب برآری"
"مشکل ہے"
نیند کا غلبہ تھا آنکھیں از خود بند ہوئی جاتی تھیں۔ سگار کیس بھی خالی ہو چکا تھا۔

آخر مسہری پر لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کرنا تھیں کہ جوانی کی غافل نیند آموجود ہوئی اور چند منٹ بعد مختصر کمرہ نفیر خواب سے گونجنے لگا۔"

باب ۲۲

"طمع زار"

جوں جوں دن گذرتے جاتے تھے ولیم ارتھر اپنے دل میں دھائیٹ کی محبت کو زیادہ پاتا تھا اس کا دل کسی جذبہ سے متاثر ہو کر خود بخود دھائیٹ کی طرف کھنچتا تھا۔ کوئی گھڑی ایسی نہ گذرتی جو دھائیٹ کی یاد سے خالی ہوتی! اس نے بارہا اس مسئلہ پر غور کیا کہ کیوں دھائیٹ اس قدر عزیز ہوتی جاتی ہے؟ لیکن سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا۔ اس نے دھائیٹ سے گاہے ماہے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر کوئی دن ملاقات سے ناغہ نہ جاتا! یہ ضرور تھا تھیٹر میں جا کر کبھی نہیں ملا۔ فرصت کے وقتوں میں خود دھائیٹ موعودہ مقام پر آکر مل جایا کرتی۔"

دھائیٹ کی ذہانت وطباعی با اخلاق حمیدہ نے بہت جلد ناٹک کے اندر ہر دلعزیزی حاصل کر لی تھی امپائر تھیٹر کے تمام ایکٹر شمع پر پروانہ تھے۔ منیجر بھی اس کی بہت خاطر و تواضع کرتا تھا۔ دھائیٹ کے کمال موسیقی ایکٹ کرنے کے دل کش انداز سے چند ہی یوم میں ظاہر کر دیا تھا اگر وہ رہ گئی تو امپائر ولائت کے تھیٹروں پر فوق لے جائے گا!"

مسٹر ملونی بھی برابر تھیٹر میں جاتا، وہاں کا رنگ روپ دیکھتا اور اپنے مشوروں سے امداد کرتا رہتا تھا کوئی نیا کھیل پبلک کو دکھانے سے قبل پرائیویٹ طور پر مشق کرائی جاتی ہے جسے ریسل کہا جاتا ہے۔ دھائیٹ بالکل نئی تھی اُسے روزانہ ایکٹ کی تعلیم دیجاتی تھی۔ ملونی اکثر ریسل میں شریک ہوتا تھا اور دھائیٹ کے بے نظیر ایکٹ کو دیکھ کر دل ہی دل میں عش عش کرتا تھا۔ اُس نے طے کر لیا تھا ایک دن دھائیٹ ہندوستان میں وحید عصر ایکٹرس ہوگی۔ قدرتی آواز گلا، خداداد ایکٹ کی قابلیت اسے آسمان کمال پر نیر اعظم کی طرح چمکائے گی۔"

ولیم ارتھر اور مسٹر ملونی میں اکثر ملاقاتیں ہوتی تھیں صلاح و مشورے کی صحبتیں گرم تھیں۔ زیادہ تر دھائیٹ کے متعلق گفتگوئیں ہوتیں، ولیم نے کسی خاص وجہ سے اب تک ملونی کو اپنی تحقیقات سے مطلع نہیں کیا تھا۔ گو اس نے پہلے دیوانی عورت کے راز سے آگاہ کرنے کا قصد کیا تھا۔ پھر کسی خیال نے نہ کہنے دیا! اس کا یہ تخیل کسی بنا پر کیوں نہ ہو لیکن بہت بڑی غلطی تھی جس کے خمیازے میں اس کے فراق کی مدت میں اضافہ ہو گیا تھا!

واقعات سے گھر کر ولیم کو ولسن سے مکرر ملنے کا اتفاق نہیں ہوا، نہ اس کی خبر ہی ملی ہنوز دس ہزار کا قرض بھی بیباق نہیں ہوا! ملونی کی رائے کے موافق اس نے ایک خط ڈاک کے ذریعہ سے ولسن کے پاس روانہ کر دیا۔ اب تک اس کا جواب نہیں ملا!"

دھائیٹ چھٹی کے دنوں میں جب ولیم ارتھر سے ملاقی ہوتی تو اپنی والدہ کے متعلق سوالات کا طومار باندھ دیتی ولیم ارتھر کے امید افزا جوابات سے ملاقات کی آرزوں کو دل میں جگہ دے کر اس مبارک گھڑی کا انتظار کرنے لگتی جب محبت والی ماں اپنی بچھڑی ہوئی دختر کو سینے سے لپٹا کر ماما کا اظہار کرے گی۔ وہ بالکل بھولی ہوئی تھی کہ میں تھیٹر کی ذلیل ایکٹرس ہوں، ایسی ننگ خاندان اولاد کو والدین کلیجے سے لگانے میں تامل کریں گے!"

دھائیٹ! ولیم ارتھر پر بہت اعتماد کرتی تھی، اپنی دلی کیفیات سے آگاہ کرنے میں مطلق پس و پیش نہ کرتی معمولی سے معمولی کاموں میں بھی ولیم کا مشورہ طلب کرتی روزانہ واقعات سے اطلاع دیتی۔ لیکن ایک راز ایسا تھا جو اس نے اب تک ولیم سے بیان نہ کیا تھا! جانتی تھی ولیم آگاہ ہو کر بے حد افسردہ رنجیدہ ہو گا! کئی روز سے اس کے پاس کچھ گمنام خطوط آنا شروع ہو گئے تھے۔ جس میں طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر اسے بد چلنی کی ترغیب دیجاتی تھی! ایک ہفتہ تک تو دھائیٹ نے کاغذی گھوڑوں کی پرواہ تک نہ کی! لیکن ایک ہفتہ کے بعد جو تحریر ملی اُس کا مضمون قابل غور تھا۔ لکھنے والے نے تحریر کیا تھا:

"مس دھائیٹ! میں نے درجنوں خطوط روانہ کئے! تم نے ایک خط پر بھی"
"اپنی توجہ مبذول نہ کی! دیکھو! ذرا آنکھیں کھولو! میری آواز کو گنبد کی صدا"
"نہ بناؤ۔ خدا نے مجھے دولت مند کیا ہے، اگر تم مجھے اپنی ناز برداری کے لئے"
"قبول کر لوگی تو دنیا بھر کی آسائشیں اپنے قدموں سے لگی دیکھو گی میں تمھیں"

"ایک ایسی خوشنما کوٹھی رہنے کو دوں گا جس کی دیواریں عشق پیچاں سے منڈھی "
"ہوں گی جس کے اندر زریں نقش و نگار ہوگا جس کی چھتیں اور دیواریں، مینا"
"کار ہوں گی فرنیچر نفیس اور گراں قیمت ہوگا جو تلاش کرنے سے کلکتہ میں سوا اس"
"کوٹھی کے کہیں نہ نکلے گا۔ کوٹھی کے چاروں طرف بہت بہت سی زمین افتادہ"
"ہوگی، جس میں ٹینس کھیلنے کا گراؤنڈ بھی بنا ہوگا۔ وہاں گلاب کے تختے اپنی"
"دل کشی اور شادابی کی بہاریں دکھا کر عنبر بیز نکہت سے مشام جاں کو معطر"
"و معنبر کرتے ہوں گے۔ ایک طرف گل نیلو فر کی اودا ہٹ نیل گوں سطح فلک کی"
"خوشنمائی میں اضافہ کرتی ہوگی ہندوستانی پھولوں کی لپٹیں فرحت بیز یاں"
"کرتی ہوں گی۔ پائیں باغ کو نہایت نفیس ریلنگ احاطہ کئے ہوگا ایک طرف"
"اصطبل اور شاگرد پیشہ لوگوں کے رہنے کے مکانات تعمیر ہوں گے اصطبل"
"میں نہایت نفیس انگلش موٹر کار، ایک لینڈو گاڑی اور جوڑی ہوگی جو"
"صبح و شام ہوا خوری کے کام آئے گی۔ بینک میں دو لاکھ نقد تمہارے نام"
"سے جمع ہوگا اور تم تنہا، کوٹھی، بغیچہ، موٹر کار، گھوڑے گاڑی کی مالکہ ہوگی"
"ایک محبت پرست ناز برداری کرے گا۔ صرف یہی نہیں، جیب خرچ کو بارہ ہزار"
"روپیہ سال الگ سے دوں گا" امید ہے اس طرح تم اوائل عمر کے مصائب کی"
"تلافی کر سکو گی۔ یہ دولت تمہارے عیش و آرام کے لئے کفایت کرے گی"۔

"وھائٹ اپادر کھو تھیٹر میں ذلیل ایکٹرس بن کر نام پیدا کیا تو کیا کیا؟"
"عزت دنیا میں سب سے اچھی چیز ہے، جائز ناجائز کی پروا نہ کرو، روپیہ والے کو"
"کوئی نام نہیں رکھ سکتا روپیہ ہی عزت ہے، دنیا دولت مندوں کی وقعت"
"کرتی ہے اُن کی حرمت کی قائل ہے، کامل صرف کامل ہی رہتا ہے، مگر پیسے والا"
"اہل کمال کو بھی قدم چھواتا ہے" بولو کیا منظور ہے؟ ہوٹل اسٹیشن ماسٹر کے پتہ"
"سے جواب دو۔ فقط

ایک غریب لڑکی جو تھیٹر میں پانچ سو روپیہ ماہوار پر نوکر ہو کر پھولوں نہ سماتی تھی لاکھوں کی جائداد حاصل کرنے پر قادر ہے بشرطیکہ وہ اپنی عفت کو فروخت کر دے عصمت کا سودا کرنے پر آمادہ ہو جائے! بہت سخت امتحان تھا۔ انھیں موقعوں پر نو خیز لڑکیوں کی پارسائی نفسانی قوانین

خواہشات اور دنیوی عظمت پہ قربان ہو جاتی ہی لیکن دھائیٹ ایسی لڑکی نہ تھی وہ عصمت و عفت کی قدر و قیمت سے واقف تھی۔ ساری دنیا کی دولت بھی ان موتیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی جنھیں پاکدامنیں عصمت و عفت کے لقب سے یاد کرتی ہیں اُس نے خط کو نفرت انگیز نظروں سے گھور کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تاہم غور کرنے سے اتنا ضرور سمجھ لیا تھا جو شخص محبت کے معاوضہ میں ایسی کثیر دولت دینے کو تیار ہی، وہ دل شکنی کا انتقام لینے میں ظالم سے ظالم بھی ثابت ہو سکتا ہی۔ امرا کی دوستی اور دشمنی دونوں خوف ناک ہیں اُس نے ولیم ارتھر کو محض اس خیال سے رازدار نہیں بنایا کہ وہ واقعات معلوم کرتے ہی اُس رہزنِ عصمت کا پتہ لگانے اور بھگانے کی سزا دینے پہ آمادہ ہو جائے گا! یہ طریقہ اُس کے لیے سخت مشکلات فراہم کرنے والا ثابت ہو کر رہے گا۔ پھر بھی وہ ثابت قدمی سے آخری سانس تک عصمت بچانے اور مصائب کا مقابلہ کرنے کو تیار تھی!"

دھائیٹ ان فکروں میں مبتلا تھی، اُدھر ایمپائر کے منیجر نے اشتہارات کا سلسلہ شروع کر دیا تصویر دار اور بے تصویر کے ہزاروں اشتہارات شایع کر دئے جن میں دھائیٹ کو لمبے چوڑے خطابات دئے تھے اور تعریفوں کے پل باندھے تھے۔ اشتہاروں کا مضموں لکھوانے میں خاطر خواہ روپیہ صرف کیا تھا پبلک اشتہاروں کا طویل سلسلہ دیکھ کر دھائیٹ کی مشتاق ہو گئی تھی نہایت ذوق و شوق سے اس کا پارٹ دیکھنے اور گانا سننے کو تیار تھی سارے شہر میں دھائیٹ دھائیٹ کا شور تھا۔ انڈین اور یوروپین طبقے کے لوگ بے چینی سے اسی روز کا انتظار کر رہے تھے جب دھائیٹ زریں لباس میں طاؤس مست کی طرح اسٹیج پہ رقص کو ظاہر ہوگی، موسیقی کے اثر سے سامعین کو مسحور کرے گی!"

اپنی تعریف سن کر خوش و مسرور ہونا انسانی فطرت ہی خصوصاً تھیٹر کی خود نما ایکٹرس تو ہمہ وقت اپنی شہرت و ناموری کی خواستگار رہتی ہیں۔ جب اشتہاروں میں تعریف و توصیف کے ساتھ اُن کے نام شایع ہوتے ہیں تو خوشی سے پھولے نہیں سماتیں۔ دھائیٹ اس کلیہ سے مستثنیٰ تھی! باوجود اسقدر اشتہار بازی اور شہرت کے اُس کے دل پہ کوئی خاص اثر نہیں پڑا تھا۔ لوگ آآ کر اس کو مبارکباد دیتے تھے اور وہ چہرے سے مسرت کے آثار ظاہر کئے بغیر سر جھکا کر خاموش ہو جاتی تھی!

وہ ناموری کی حیات سے گمنامی کی زندگی کو ترجیح دیتی تھی! اس نے تھیٹر میں دھائیٹ کے بدلے مس کلیر نام لکھوایا تھا اور اسی نام سے کلکتہ میں اس کی شہرت ہوئی تھی ۔"
اس کے حسن و کمال کے آوازے گلی گلی گونج رہے تھے خلقت اپنے اپنے خیالات آزادی سے ظاہر کرتی تھی بعضوں کا خیال تھا ۔ مالک یورپ حال میں وارد ہو کر تھیٹر میں داخل ہوئی ہے۔ کوئی کہتا تھا منیجر اُسے کسی شوقین لیڈی سے اجازت لے کر لایا ہے جسن پرستوں کے تخیئل نو جوآسمان سے بھی پار گذر گئے تھے، محض حور و پری ہی نہیں بلکہ وہ اسے ان جنسوں سے بھی علیحدہ کوئی جنس خیال کرتے تھے۔ وینس تھی جو رومیوں کا عہد گذر جانے کے بعد آسماں سے اعجاز حسن دکھانے کو اتر آئی تھی !!"
ان شہرتوں نے غیر معمولی اثر پیدا کیا پندرہ روز پہلے اسٹیج کے ٹکٹ جو گنی چوگنی قیمت پر فروخت ہو گئے ! تماشائی تھے کہ اُمڈے ہی آتے تھے منیجر حیران تھا کیوں کہ سب لوگوں کے بٹھانے کی جگہ بنائے سرونٹ درجہ بھی خاص بنا دیا گیا پھر بھی پوری نہ پڑی ! سیکڑوں نہیں ہزاروں تماشائی مجبوراً کسی دوسرے روز امید پر پہلے دن تھیٹر جانے سے محروم رہ گئے !"
مجمع کی کثرت اور مسٹر ملوئی کی صلاح سے منیجر نے خاص طور پر پولیس کا انتظام بھی کر لیا کہ کھیل شروع ہونے کے بعد کسی قسم کا شور و غل یا دنگا فساد نہ ہونے پائے !"
ملوئی کو معلوم تھا ایک پارٹی دھائیٹ کے خلاف سازش کر رہی ہے یقیناً تھیٹر میں تماشہ شروع ہونے کے بعد دھائیٹ کا رنگ بگاڑنے کو آوازے کسے گی ، اس لئے اس نے اپنے احباب میں سے ایک گروہ اس قسم کا تھیٹر میں جانے کو تیار کر لیا جو دھائیٹ کے ظاہر ہوتے ہی تعریفوں کی بوچھار کر دے اور بے انتہا مسرت ظاہر کرے ، یوں کہ اس کے مخالفین کی آوازیں دب کر رہ جائیں !"
کچھ ملوئی کی صلاح کچھ اپنے اخلاق سے دھائیٹ نے تھیٹر والوں سے ایسے برتاؤ ظاہر کئے کہ وہ لوگ بندہ بے درم ہو گئے - جو لوگ اس سے خار کھاتے تھے اُن کو بھی عداوتیں بھول کر دوستی کا دم بھرنا پڑا ۔
جس روز تماشہ ہونے والا تھا اس سے ایک روز قبل تعلیم کے وقت ملوئی کے مشورہ سے تھیٹر کے دروازے بند کر دئے گئے اور بجز ایکٹروں کے کوئی بیرونی

شخص اندر نہ رہنے پایا حتٰی کہ اخبارات کے رپورٹر بھی اندر نہ جانے پائے گو اس سے کوئی خاص بات مقصود نہ تھی۔ صرف تماشائیوں کا اشتیاق بڑھانا تھا۔ جس وقت اخباروں میں یہ واقعہ نکلا تو لوگوں کے دلوں میں اشتیاق کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور ایک رنڈی کا ٹھنا مشکل ہو گیا!"

جس دن شب کو کھیل ہونے والا تھا۔ دن کو ولیم ارتھر نے ملونی کے ساتھ کھانا کھایا۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر انڈین مرر اسٹریٹ نمبر ا میں دھائیٹ سے ملاقات کی دیر تک دونوں میں مختلف موضوع پر گفتگو ہوتی رہی پھر تھیٹر کا ذکر آیا اور شب کے متعلق صلاح و مشورہ شروع ہو گیا!"

بعد صلاح و مشورے کے قرار پایا جب کھیل ختم ہو جائے تو ولیم ارتھر تماشہ گاہ کے پھاٹک پر ٹیکسی لئے موجود رہے اور دھائیٹ کو اپنی حفاظت میں انڈین مرر اسٹریٹ پہنچا دے لیکن اس کے قبل دونوں میں سے کوئی بھی ملنے کا ارادہ نہ کرے!"

ساڑھے نو بجے شب کو تماشہ شروع ہونے کا ٹائم تھا۔ جو جو وقت نزدیک آتا جاتا تھا ولیم کا اضطراب بڑھتا جاتا تھا۔ اس نے آٹھ بجے رات کو کھانے سے فراغت کر لی اور کپڑے بدل کر گھر سے نکل کھڑا ہوا اس کے دل میں تخیل کا طوفان برپا تھا کبھی ٹہلتا تھا، کبھی کسی ریسٹورنٹ میں جا کر بیٹھ جاتا تھا۔ حقیقت میں کیسا اضطراب تھا؟ اس سوال کا جواب خود اس کا دل شائد دے سکے ورنہ اور کسی میں یہ قدرت نہیں جو اندازہ کر کے بتائے!! سیر و تفریح میں دل نہ لگا پھر گھر واپس آیا۔ ساڑھے آٹھ ہو چکے تھے۔ ولائیتو اخدمت گار حاضر تھا"

ولیم "ولائیتو!

ولائیتو "حضور"

ولیم "صورت دیکھ کر، کچھ کہنا چاہتے ہو؟"

ولائیتو "جی ہاں"

ولیم "کہو"

ولائیتو "شب بھر کی رخصت......"

ولیم "اچھا! اچھا!! شائد تھیٹر جانا چاہتے ہو، مجھے عذر نہیں چاہو تو جا سکتے ہو"

ولائتو:" علی الصباح حاضر ہو جاؤں گا۔

ولیم:" مضائقہ نہیں" دیکھو پونے نو بجے ہیں ٹھیک نو بجے ایک ٹیکسی بلا لینا میں [illegible]
باہر جاؤں گا۔

ولائتو:" بہت خوب"

ولیم:" میرے کپڑے بھی نکال دو"

ولائتو:" میں نے پہلے ہی نکال کر کھونٹی پر لٹکا دئے ہیں"

ولیم:" تم بہت سمجھ دار ہوئے ہو لکھنے کی میز پر سربند لفافہ دیکھکر) یہ خط کب آیا؟"

ولائتو:" ابھی کی ڈاک سے۔ آپ باہر تشریف لے گئے تھے"

ولیم نے لفافہ اٹھا کر سرنامہ پڑھا۔ سواد خط بالکل اجنبی تھا۔ آج سے پہلے ولیم نے کبھی ایسا خط نہیں پایا تھا! اس نے دو چار مرتبہ تعجب سے لفافہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا! اُس کے پاس اجنبی لوگوں کے رسل و رسائل شاذ ہی آتے تھے۔ تھوڑی دیر تامل کر کے لفافہ چاک کر ڈالا۔ کاغذ نکال کر نگاہوں سے پڑھنا شروع کیا۔ تحریر یہ تھا:"

"ولیم ارتھر! تم نے خوب غیرت کو کام دیا! مسٹر ملونی اور وھائیٹ کا جوڑا"
"بہت ہی مناسب و موزوں ہے! افسوس! تم سادگی سے ملونی کے فریب"
"میں آگئے۔ اس نے تمھیں باتوں کے جادو سے تسخیر کر لیا ہے اور تم اس کی"
"حرکتوں سے انجان رہ کر ملونی کے کلمہ گو بن گئے ہو! آنکھیں کھول کر دیکھو"
"ملونی اپنی ناپاک خواہشات کی پیاس بجھانے کو کیسے کیسے جتن کر رہا ہے"
"ملونی کا سن شباب کی حدود سے پار ہو چکا ہے، وہ دولت و عزت پر"
"گھمنڈ کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ فاقہ مست مگر خوبصورت چھوکری سے باقاعدہ"
"شادی کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اُس نے تمھیں بے وقوف بنا کر اپنی"
"مطلب براری کا آلہ بنایا ہے! کیا سچی ہمدردی اور حقیقی دوستی اسی کا نام ہے"
"میں جانتا ہوں مجھ پر تمھیں اعتماد نہ ہوگا ورنہ زبانی مل کر کہتا بہر نوع"
"ذرا بھی عقل ہے تو میرے مشورے پر عمل کروگے۔ اگر حقیقتاً وھائیٹ"
"سے محبت ہے اور اس کی عزت و آبرو بچانا چاہتے ہو تو جلد سے جلد شادی"
"کر لو۔ کم از کم اس تدبیر سے اتنا تو ضرور ہوگا کہ دنیا وھائیٹ کو مسز [illegible]"

کہے گی اور اس کی بداعمالیوں پر پردا پڑ جائے گا ممکن ہو آئندہ وہ غلط راستہ"
"چلنے سے احتراز کرے۔ آج کی شب تمہارے واسطے ہولناک رات ہو"
"وقت پر خود ہی تحقیق ہو جائے گا مجھے لکھنے کی ضرورت نہیں ٹھیٹر میں"
"آنا تو لیکن ہوشیار آنا۔ فقط"
خط کے ختم ہوتے ہی، دل سے ایک شعلہ بلند ہوا ممتا دلیم کے چہرے پر زردی دوڑ گئی۔ عشق میں بدگمانیاں لازم و ملزوم ہیں۔ ولیم محبت کرتا تھا ایسی محبت! اس تحریر نے تلوار کا کام کیا۔ اس نے عالم خیال میں سیکڑوں دنیائیں بنا ڈالیں ہزاروں طلسم بن بن کر ٹوٹ گئے۔ لیکن حقیقت کا چہرا بے نقاب نہ ہوا۔ ملونی شریف و پاک منش آدمی تھا۔ ولیم اس کی خوبیوں کا معرف و معترف تھا۔ خط کسی دشمن نے لکھا تھا مگر دوستی کے پردے میں۔ بار بار اس کی غیرت کو سر ابھا گیا تھا
"اس نے سوچا اصلیت کیا ہو؟ خط کا مضمون تو حیرت انگیز راز کا انکشاف"
"کرتا ہو، یہ سچ ہو؟ نہیں، ملونی اور دھائیٹ کو ایسے ذلیل الزام سے"
"متہم کرنا خلاف عقل ہو، وہ دونوں نیکیوں کے فرشتے باعفت و عصمت کے"
"مجسمے ہیں! اُن سے یہ خطائیں ناممکن! ہنوز کوئی بات ایسی نہیں دیکھی"
"گئی جو ان کے افعال پر نکتہ چینی یا شبہہ کیا جا سکے۔ یقیناً کسی بدمعاش"
"دشمن کی کارستانی ہو مگر اس سے مطلب؟ اوہ! دل دکھانے اور آپس"
"میں تخم ملال بونے کے علاوہ بھی کوئی مطلب ہو سکتا ہو؟"
اس تخیل نے اس کے دل کو مطمئن کر دیا اس نے طے کر لیا دشمن کے حملوں کو رد کرنا یہی ہو کہ اُن کی آوازوں پر توجہ نہ کی جائے!"
ہر چند ولیم نے اپنے دل میں مصمم قصد کر لیا کہ وہ مسٹر ملونی سے بدظن نہ ہوگا۔ مگر بدظن نہ ہونا امکانی بات نہ تھی محبت کی بدگمانیاں اپنا رنگ جما ہی لیتی ہیں۔ یہاں تو تحریک بھی ہو چکی تھی۔ اس نے خط کے مضمون کو بہت بھلانا چاہا لیکن بار بار ایک کانٹا تھا جو دل میں کھٹک کر رہ جاتا تھا۔ آہستہ آہستہ دل میں شکوک جگہ کرنے لگے اور ٹالنے پر بھی کچھ نہ کچھ خیال پیدا ہی ہو گیا!"
"ملونی اکثر دھائیٹ سے ملنے جاتا ہو۔ وقتاً فوقتاً مشوروں سے امداد"

"کرتا ہے، اس نے دھائیٹ کو پانچ سو ماہوار کی ملازمت دلوائی ہے۔ یہ امور"
"تالیف قلوب کو نا کافی نہیں۔ روپیہ جو کام نہیں کر سکتا اخلاق آسانی سے"
"کر سکتا ہے! دنیا میں اور بھی بہت سی مفلوک الحال مجہول النسب حسین"
"ولو خیز لڑکیاں ہیں۔ کیا وہ واجب الرحم نہیں؟ ملوٹی نے اور کسی سے"
"ہمدردی نہ کی دھائیٹ میں کیا خصوصیت تھی؟ وہی دل کا لگاؤ! اف!"
"ایسا ہی تو ملوٹی واجب القتل ہے، اسے فوراً گولی مار دینا چاہیئے! (چونک کر)"
"توبہ توبہ! میں دیوانہ ہو گیا ہوں! ایسا نہیں ہو سکتا۔ دھائیٹ ملوٹی کی"
"بیٹی کے برابر ہے۔ وہ اس پر بدنیتی سے نظر ڈالنا گوارا نہیں کر سکتا۔ دھائیٹ"
"دھائیٹ نیکیوں کی پتلی ہے اس کے پاک دل میں محبت کے قابل قدر جذبات"
"پائے جاتے ہیں۔ وہ دغا کی دیوی ہے بے وفائی نہیں کر سکتی۔ ان لوگوں"
"سے بدگمان ہونا کم عقلی ہے۔ ان لوگوں سے غلطی کا ارتکاب نہیں ہو سکتا"

اس نے طے کر لیا دشمنوں نے آپس میں لڑوانے کی چال کی ہے۔ اس خط کی اصلیت اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی۔ اب غور کرنا شروع کیا، یہ کام کس کا ہے؟ لیڈی گرے گوری، مس فلورین، اور ولسن۔ انھیں لوگوں میں سے کسی ایک نے گم نام خط روانہ کیا ہے! دھائیٹ کی ترقیوں میں اگر کوئی سدراہ ہو سکتا ہے۔ تو یہی تین نفوس ہیں! انھیں لوگوں کی آنکھوں میں دھائیٹ خار کی طرح کھٹکتی ہے! ناٹک ختم ہونے کے بعد یہ تحریر مس دھائیٹ اور مسٹر ملوٹی کے سامنے پیش کی جائے گی ہر چند اس کے مطالعہ سے دونوں کا دل دکھے گا مگر بغیر اس تدبیر کے معاملہ صاف ہونا محال ہے۔ جب تک مدعیوں کا زور نہ توڑا جائے گا چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوگا۔ آئے دن ایک نہ ایک اشتعالہ اٹھا کرے گا"

ولیم ابھی اسی دھن میں یہاں تک سوچنے پایا تھا کہ ولایتو نے ٹیکسی حاضر ہونے کی اطلاع کی۔ ولیم خط جیب میں رکھ کر تھیٹر جانے کے لئے ٹیکسی پر جا بیٹھا۔ تھیٹر شروع ہونے کا وقت قریب آگیا تھا۔ گرجوں کی گھڑیاں نو بجا رہی تھیں۔ تماشہ شروع ہونے میں صرف ۲۰ منٹ باقی تھے۔ امپائر تھیٹر بہت فاصلے پر نہ تھا۔ ٹیکسی نے پانچ منٹ کے اندر تماشہ گاہ کے پھاٹک پر پہنچا دیا۔ ولیم نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور اپنے بکس میں جا بیٹھا۔

باب ۲۳

"آتش زنی"

سارا اسٹیج اور ہال برقی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ چھت، دیواریں، ستون بقعۂ نور معلوم ہوتے تھے۔ سرخ و سبز روشن قمقموں سے "ویل کم" اور تھیٹر کا نام تحریر تھا۔ کرسیاں اور بکس تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرے تھے۔ سیکڑوں شوقین جگہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔ بہت سے ناکام کوشش کرکے واپس ہوگئے تھے اور بہت سے جگہ مل جانے کی امید موہوم پہ ہال میں داخل ہو رہے تھے!

جن لوگوں نے دو ہفتے قبل سے بکس ریزرو کرائے تھے۔ بہ اطمینان دو دو چار چار کی ٹولیوں میں آئے اور ٹکٹ چیکر کی امداد سے اپنے اپنے بکسوں میں بیٹھتے جاتے تھے اُن آنے والوں میں زیادہ حصہ فیشن ایبل لیڈیوں اور نوخیز مسوں کا تھا۔ جو اپنے حسین جسموں کو نفیس و نادر پارچوں اور نظر فریب آرائشوں سے بنا سنوار کر مس ہائیٹ کے سحر موسیقی سے مسحور ہونے آئی تھیں۔ اُن کے ساتھ ناز بردار و وفا کیش عشاق کا جم غفیر تھا۔ بعض خوش نصیب و شادکام تھے جنہوں نے دست سیمیں تھام تھام کر گاڑیوں اور موٹروں سے اتارنے کا افتخار حاصل کیا تھا اور اب جلوداری کی خدمت انجام دے کر شوخ دلرباؤں کے ساتھ بکسوں میں بیٹھے ہوئے برق پاش اداؤں سے قلوب پاکو مجروح کر رہے تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے بدقسمتی سے جن کی رسائی محبوب تک نہ تھی تماشہ گاہ میں دور سے ایک نظر دیکھ لینے کی آرزو میں بحسرت و شوق تھیٹر میں سایہ کی طرح قدموں سے لگے چلے آئے تھے!

تماشہ شروع ہونے میں بیس منٹ باقی تھے ناظرین و سامعین ہمہ تن انتظار بنے بیٹھے تھے اُن کی نگاہیں اسٹیج کے پردۂ اولین پر جمی تھیں کان اس گھنٹی کی آواز کے مشتاق تھے جس کے ساتھ ڈراپ اٹھ کر کھیل شروع ہو جاتا ہے"

چھ ماہ پہلے سے امپائر تھیٹر میں اتنا مجمع نہیں دیکھا گیا تھا۔ کیوں کہ تھیٹر میں

کوئی ایکٹرس ایسی نہ تھی جو حسن و جمال کے ساتھ ہی کمال موسیقی میں بھی ممتاز پایہ رکھتی ہو. اسی وجہ سے برابر مالک کمپنی کو خسارہ برداشت کرنا پڑتا تھا. نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی اگر ایک سال بیشتر ملوئی روپیہ کی مدد نہ دیتا تو دیوالہ نکالنا پڑتا! اب مس وھائیٹ کے آنے سے سوتی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی تھی خیال ہوتا تھا دو تین مہینے میں مالک کمپنی بار قرض سے سبکدوش ہو کر ایک مرتبہ پھر گذشتہ شہرت و دولت مندی کا مالک بن سکے گا۔"

تماشہ شروع ہونے سے دس منٹ پہلے ملوئی اپنے احباب کے ساتھ تھیٹر پہنچ گیا سیٹ رزرو ہونے سے زحمت نہ ہوئی۔ تھیٹر کے ایک آدمی نے ٹکٹ کے نمبر دیکھ کر اُن لوگوں کو اُن کی جگہ پر لے جا کر بٹھا دیا۔"

ملوئی کی آمد کے صرف دو منٹ بعد ساؤٹرس بھی ہال میں داخل ہوا اور ولیم ارتھر کے قریب والے بکس میں بیٹھ گیا۔ ولیم ارتھر کی نظر اس کی نگاہوں سے لڑی لیکن صاحب سلامت یا بات چیت کرنے کے قبل ہی ولیم نے اس طرف سے نظریں ہٹالیں! سامنے والے بکس میں کننگھم آراستہ پیراستہ تکبر آمیز انداز سے بیٹھا ہوا تماشائیوں کو گشتی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ لیڈی گرگسے گوری، مس فلورینا اور میڈیم جوزفائن ایک ہی بکس میں بیٹھی تھیں۔ انھوں نے ولیم ارتھر اور ملوئی کو دیکھا تھا مگر عمداً اس طرف ملتفت نہ ہوئی تھیں آپس میں ہنس ہنس کر باتوں میں مشغول تھیں کبھی کبھی پردے کی طرف اشتیاق آمیز نظروں سے دیکھتی جاتی تھیں۔"

ساڑھے نو بجے ٹھیک گھنٹی بجی۔ سب لوگ اسٹیج کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جب تک پردا اُٹھے اُٹھے سارا اسٹیج سیٹیوں اور تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا! پردے کو جنبش ہوئی اور آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہوا۔ پردا اُٹھ گیا۔ تماشہ شروع ہوا۔ اس تماشہ کا نام "پھولوں کی شاہزادی" تھا. شاہزادی کا پارٹ مس وھائیٹ کے لئے مخصوص تھا لنڈن کے گداختہ دل مصنف نے یہ عاشقانہ ڈراما لکھا تھا۔ اور ایسا لکھا تھا یورپ کے تمام اہل قلم نے اس کی بہتری تسلیم کر لی تھی۔ گویا پاک جذبات محبت اور اعلیٰ دفاکوشیوں کا بہترین مرقع تھا۔ جا بجا اخلاق درست کرنے والے پُر مذاق لطیفہ بھی شامل تھے۔ دلچسپی کے ساتھ سبق آموزی کا سامان بھی فراہم تھا۔ مختصر یہ کہ اپنی نوعیت و خوبیوں میں یہ ڈراما بے نظیر تھا۔"

پردا اُٹھتے ہی مس وھائیٹ ایک اور ایکٹرس کے ساتھ سفید زرتار پوشاک میں اسٹیج پر نمایاں ہوئی اُس کے گلے میں گوہر والماس کا کنٹھا تھا۔ کانوں میں ہیرے کے آویزے دل کش انداز سے جھول رہے تھے، ہاتوں میں دُر خوش آب کی تین تین چوڑیاں تھی، اور سر پر گلاب کے پھولوں کا تاج تھا جس میں جواہر نگار کلغی اور ہما کے پر لگے تھے۔"

اس وقت اُس کے حسن کی بہار عجیب کیفیت رکھتی تھی۔ ممکن نہیں کہ سراپا اتارنے کی کوشش کر کے کامیابی حاصل کی جا سکے جس قدر خوب صورتی خیال میں آ سکتی ہے، جتنا حسن سوچا جا سکتا ہے، وہ اُس سے سیکڑوں درجے بڑھی ہوئی تھی، تماشائیوں میں کسی نے پری سمجھا تو غلطی کی کیوں کہ پریوں کا حسن وجمال کتابوں کے ذریعہ سے جو ہم تک پہنچا ہے وہ ہرگز اس قابل نہیں جو وھائیٹ کے حسین چہرے کی خوبیاں ظاہر کرنے میں کفایت کر سکے! بہتوں نے حور جانا۔ لیکن حوروں کی صباحت وھائیٹ کے حسن ملیح وصبیح کے مقابلے میں ادنیٰ ثابت ہونا یقینی ہے۔ وہ حور و پری سے زیادہ تھی۔ ایک طرف دل فریب اداؤں سے پریوں کو مات کرتی تھی تو دوسری جانب صفائی نفس و پاکبازیٔ دل سے حوروں کو شکست دیتی تھی۔ جس وقت اسٹیج پر ظاہر ہوئی اُس کے یاقوتی لبوں پر جاں نواز تبسم کی جھلک تھی۔ آنکھوں سے تیز چمک نمایاں تھی جس کے دامن سے بیشمار بجلیاں اٹھی تھیں جنھوں نے گر گر کر آن واحد میں حاضرین کے قلوب مجبور وح کر دئے! وہ نور کی پتلی معلوم ہوتی تھی جو لباس نور زیب بسر کئے عالم نور سے اُتر آئی تھی!!

چند سکنڈ توقف کرنے کے بعد خدا کی حمد میں ایک نظم گائی گئی۔ ہوائیں سروں میں ڈوب گئیں! تماشاگاہ کے در و دیوار مست الست ہو کر جھومنے لگے! سامعین پر از خود رفتگی کا عالم طاری ہو گیا! نظم چار پانچ شعروں سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن پہلے ہی شعر نے قلوب کا یہ حال کر دیا کہ بعد والے چار اشعار سن ہی نہ سکے! یہ بھی نہ معلوم ہوا کب نظم ختم ہو گئی! وھائیٹ کی لوچ دار شیریں آواز کانوں میں گونج رہی تھی۔ اور تو اور خود اُس کے بر اجانے والے ایسا مبہوت ہوئے کہ غل شور مچانا بھول گئے خود فراموشی ... طاری ہو گیا، ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں تنفس کا احساس بھی بمشکل ہو سکتا تھا

صدائیں بلند کیں تالیوں کی صداؤں سے اسٹیج بھر گیا۔ جو لوگ اب تک خود رفتگی کے عالم میں یہ سمجھ رہے تھے کہ دھائیٹ نظم گا رہی ہے! اِن آوازوں سے چونک پڑے گویا بیدار ہو گئے! انھوں نے بھی تعریف و توصیف میں سبقت کرنے والوں کا ساتھ دیا۔ دوبارا پھر نظم شروع ہوئی گویا آسمان سے لیے اور سر پر سننے لگا۔ آواز کا لوچ پہلو سے دلوں کو کھینچے لیتا تھا! دوسرے شعر کا پہلا مصرع شروع ہوا تھا کہ پھر وہی خود فراموشیوں کا عالم طاری ہو گیا!"

المختصر اسی نظم پر تین مرتبہ ونس مور کی صدائیں گونجیں۔ تین دفعہ دھائیٹ نے ایک ہی نظم کو گایا! سامعین کا شوق بڑھتا ہی جاتا تھا۔ دل چاہتا تھا یہی نظم آخر تک گائی جائے! چوتھی مرتبہ مینجر کو ونس مور نہ کہنے کی فہمائش کرنا پڑی!"

اب کھیل شروع ہوا دھائیٹ اس مرتبہ چرمی لباس میں آئی جو روئیں دار بکری کی کھال سے تیار کیا گیا تھا۔ پاؤں میں جو شوز تھے وہ بھی روئیں دار کھال کے تھے اور اُن میں بجنسہ بکری کے کھر لگے ہوئے تھے سر پہ کھال کی ٹوپی تھی جو ماتھے پر دو سینگ نمایاں کرتی تھی۔"

اس لباس میں دھائیٹ کا حسن اور بھی چمک اٹھا تھا۔ وہ جنگل کی دیوی معلوم ہوتی تھی۔ اُس کے گرد چرم پوش سہیلیوں کا مختصر گروہ تھا۔ حسن کے اصرار سے وہ اپنے عشق کی داستان بیان کرنے پر مجبور ہوئی تھی اُس کا دل جذبات محبت سے لبریز تھا دل سے تعشق انگیز لہریں اٹھ رہی تھیں۔ عاشق کی یاد نے نازک دل کو مضطرب کر دیا تھا چشم نرگسی پرنم تھی۔ صورت سے فراق کے غم افزا آثار نمایاں تھے۔ موشن دیکھ کر مصنوعی جذبات کو تاڑنا مشکل تھا۔ دھائیٹ اس وقت جو پارٹ کر رہی تھی۔ معلوم ہوتا تھا۔ تماشہ نہیں، واقعہ ہے! اور آنکھیں جو کچھ دیکھ رہی ہیں اُن کی اصلیت میں شبہہ کی گنجائش نہیں!"

کننگھم نے اپنے بکس سے چیخ چیخ کر تعریف کرنا شروع کی۔ بار بار تالیاں بجاتا اور سیٹی دینا شروع کیا اِس عنوان سے دھائیٹ کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا چاہتا تھا۔ مگر دھائیٹ اپنے فرائض کو سمجھے تھی۔ اُس نے اِن امور کا ذرا بھی خیال نہ کیا! صرف کننگھم ہی پر موقوف نہیں تمام سامعین خوشنودی کا اظہار کر رہے تھے۔ کوئی اور

ایکٹرس ہوتی تو خوشی سے پھولے نہ سماتی لیکن دھائیٹ نے مطلق توجہ نہ کی۔ یہ فخر اُس کے قالب کو سرور سے پُر نہ کر سکا!"

ٹھیک اسی وقت دھائیٹ کی گشتی نظر اسٹیج اور ہال سے گھومتی ہوئی ولیم آرتھر کی پر اشتیاق نظروں سے چار ہوگئی۔ ایک بجلی تھی جس نے دونوں طرف برابر اثر کیا! ایک جذبہ تھا جس سے دونوں کے لبوں پر ہلکا تبسم نمایاں ہوگیا! اس تبسم کو صرف انھیں دونوں نے محسوس کیا۔ تھیٹر میں موجود ہونے والے آدمیوں میں کسی پر ظاہر نہ ہو سکا!"

تماشہ کا پہلا باب ختم ہوگیا۔ ڈراپ گرتے ہی۔ بعض باہر نکل گئے۔ دوکانوں پر سوڈا لیمونیٹ چاء، کیک، بسکٹ، اڑنے لگے۔ سب آج کے تماشہ کے متعلق اظہار خیالات کرتے تھے۔ ایک نے چاء کا گھونٹ حلق سے اتار کر کہا"

پہلا تماشائی"۔ غالباً یہ کھیل سو مرتبہ سے کم نہ کھیلا جائے گا! سیکڑوں نہیں ہزاروں آدمی اشتیاق ہی میں رہ گئے! منیجر کو اُن لوگوں کا خیال ضروری ہے۔

دوسرا تماشائی"۔ کھیل کی بہار مس کلیر کے دم سے ہے، وہ جس تماشہ میں پارٹ کرے گی ایسا ہی ہوگا۔ حقیقت میں خدا نے اُسے حسن کے ساتھ موسیقی میں بھی کمال دیا ہے"۔

تیسرا تماشائی"۔ نور کی آواز، نور کا گلا۔ ممکن نہیں کوئی سنے اور ہوش قائم رکھ سکے!"

پہلا تماشائی"۔ مجھ سے تو قسم لے لو پہلی نظم دو شعروں سے زیادہ نہیں سن سکا! اگر پروگرام پاس نہ ہوتا تو یہ بھی نہ معلوم ہوتا مس کلیر نے کیا گایا!"

ایک طرف تو اس قبیل کے ذکر اذکار رہتے۔ ایک طرف مس فلورین، ولسن، لیڈی گرے گوری، میڈم جوزفائن جن جن کے عیب نکال رہے تھے۔ اُن کی عیب جوئی اُن کی پارٹی سے باہر نہ جاسکی۔ خوش ادیوں نے ہاں میں ہاں ملا کر دل خوش کردیا ورنہ عوام نے اُن کی آوازوں پر کان بھی نہ دیا۔ حق تو یہ ہے خود وہ لوگ بھی سچے دل سے برائی نہ کرتے تھے۔ زبان پر تھڑی تھڑی اور دل میں واہ واہ تھا! دھائیٹ کی ستائش سن سن کر اُن کے رشک و حسد کی آگ اور بھی شعلہ فشاں ہوگئی۔ فلورین تو ایسا جلی کہ [illegible] جھلس کر رہ گیا!"

بن کر اسٹیج پر آئی۔ یہاں اس کا عاشق بھی آنے والا تھا۔ مصنف نے ایک باغ کا ذکر کیا تھا جہاں بکثرت پھولوں کے کنج تھے۔ ایک جانب گل پوش پہاڑی تھی جس کے آبشار ترنم خیز انداز سے جاری تھے۔ آفتاب کی طلائی کرنوں سے بہتا ہوا پانی گنگا جمنی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ باغ میں گلپوش شہزادی عاشق کے انتظار میں مستانہ وار ٹہل رہی تھی، جلو میں دو ہمراز شوخ و شنگ سہاییاں تھیں، جو قدم قدم پہ دلربایانہ چہل بازیاں کرتی اور نازک شاخوں سے پھول توڑ توڑ کر شہزادی پر برساتی جاتی تھیں۔"

شہزادی نے اپنے دست نگاریں سے کچھ گل و غنچے جمع کر کے ایک گلدستہ تیار کیا تھا اور اسی امید سے ہاتوں میں لئے تھی کہ اپنے عاشق کے آنے پہ ہدیہ محبت پیش کرے گی!

ناگاہ سامنے والی پہاڑی پر ایک خوشرو نوجوان سپاہیانہ لباس میں نمودار ہوا، دوش پر ترکش، ہاتوں میں کماں، کمر میں آبدار خنجر لگا تھا۔ چہرے سے رعب و جلال، تیور۔ دل سے شجاعت، انداز رفتار سے استقلال و پامردی نمایاں تھی۔ لبوں پہ دلنواز تبسم تھا۔ اس نے بلندی سے چمن میں گشت کرنے والے طاؤس (شہزادی) کو دیکھا اور فرط مسرت سے کھل گیا جیب سے شفاف رومال نکال کر ہلانا اور ہوا میں گردش دینا شروع کیا۔"

شہزادی کی ایک سہیلی نے دیکھا خوش ہو کر شہزادی کو مطلع کیا۔ شہزادی فرط مسرت سے اچھل تو پڑی مگر ظاہرا منہ بنا کر خفگی کا اظہار کیا۔ غصہ محض اس وجہ سے تھا کہ اُسے انتظار کی ناگوار مصیبت برداشت کرنا پڑی تھی۔

عاشق پھولوں کی ڈالیوں کو ہاتھوں سے ہٹاتا سبزے کو قدموں سے پامال کرتا ہوا باغ کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اتنا راستہ سیکڑوں منزلوں سے کم نہ تھا! اشتیاق چاہتا تھا۔ ایک چھلانگ میں دلربا نازنیں کے قریب ہو۔ دست شوق بڑھیں اور وفور مسرت سے بھڑکتا ہوا سینہ، اپنے کلیجے سے لگالے!"

ہنوز دو فرلانگ کی مسافت باقی تھی کہ کمین گاہ سے دشمنوں کی جماعت نے نکل نکل کر حملہ کر دیا۔ دشمن تعداد میں ایک درجن سے کم نہ تھے۔ لیکن بہادر سرفروش کے تیوروں پر میل نہ آیا اس نے کمر سے آبدار خنجر نکال کر بے جگری سے مقابلہ شروع کر دیا۔ دست بدست جنگ ہونے لگی!"

آہ! یہ خونیں منظر شہزادی نے دیکھا اور تڑپ گئی۔ بے قرار ہو کر اپنے عاشق کی

مدد کو دوڑنا چاہا مگر دوڑا نہ گیا۔ بے تاب ہو کر آہ کی اور گر پڑی۔ گری اور بے ہوش تھی!"
سین بدل گیا۔ دوسرا پردا گرا دوسرا پارٹ، دوسرا ایکٹ شروع ہوا۔ ٹھیک یہی وقت تھا کہ تھیٹر کے ایک ملازم نے ولیم ارتھر کے ہاتھ میں لفافہ دیا جس پر ولیم ارتھر تحریر تھا!
رقعہ پاکر ولیم ارتھر کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ بہت غور سے بار بار لفافہ پر نظر کی بکس کے نمبر تک تحریر تھے کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا! تھیٹر میں رقعہ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس نے سوچا"
دھائیٹ نے تو کسی ضرورت سے رقعہ نہیں لکھا ہی؟ غور کرنے سے اس خیال کی تردید ہوگئی۔ دھائیٹ کے ہاتھ کی تحریریں اب سے پہلے بہت سی دیکھ چکا تھا۔ اُس کا سواد خط اور تھا۔ پھر کیا مسٹر ملوئی نے کسی امر کی اطلاع کی ہی؟ ملوئی نے اب تک ولیم ارتھر کو نوشتہ نہ بھیجا تھا۔ معلوم نہیں اس کے حرفوں کی کشش کیسی ہوتی ہی؟ یہ بھی ممکن ہی ولسن نے میرے خط کا جواب دیا ہو؟ یہ تو کوئی موقعہ نہیں وہ جواب دیتا تو ڈاک سے دیتا غالباً مس فلورین یا لیڈی گرے گوری نے لکھا ہو، وہ کیوں لکھیں گی؟ خدا جانے دشمن کا کام ہی یا دوست کا؟
اسی طرح ولیم ارتھر نے بہت سی باتیں سوچیں اور خود ہی تردید کردی۔ کسی ایک بات پر خیال نہ جمتا تھا! تھوڑا پس و پیش کرکے لفافہ چاک کیا کاغذ نکال کر پڑھا لکھا تھا:"

"ولیم ارتھر! مجھ سے فوراً مینوسپل آفس کے سامنے فٹ پاتھ پر ملو!"
"نہایت ضروری اطلاع دینا ہی۔ افسوس دشمن چال کر گئے! پانچ منٹ"
"کی بھی تاخیر ہوئی تو برسوں پچھتانا پڑے گا! غریب دھائیٹ کی خیریت"
"اسی میں ہی کہ ہم تم مل کر جو چال کھیلی گئی ہی اُس کے رد کرنے میں اپنی تمام"
"طاقت صرف کر دیں۔ زیادہ لکھنے کا وقت نہیں ہی، میں تمھارے"
"انتظار میں ٹہل رہا ہوں۔"

"ملوئی"

ولیم نے کئی بار رقعہ کو پڑھا۔ سمجھ میں نہ آیا، دھائیٹ کے ساتھ کیا چال کھیلی گئی ہی؟
جیا ملوئی ذرا متعدد، آدمی اپنی شخصیت کو بھول کر اتنا بدحواس ہی؟ مینوسپل آفس

بہت دور تو نہیں فوراً چل کر مل لینا چاہیئے یہ سوچ کر کرسی سے اٹھنا چاہا یکایک خیال آگیا "کہیں دشمن اسی عنوان سے مجھے ہٹانا تو نہیں چاہتے" پھر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ خیالات کا ہجوم تھا! طرح طرح کے وسوسے گھیرے تھے نہ تو جانے کو دل اٹھتا تھا نہ بیٹھا جاتا تھا۔ کشا کش میں جان تھی پانچ منٹ سے زیادہ نہیں گذرا دھا ئیٹ اطمینان سے اپنا پارٹ کر رہی تھی۔ اتنا جلد کون سی آفت جھپٹ پڑی؟ گھبرا کر کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ تجسس آمیز نظروں سے ہال کو دیکھا۔ ملونی کے دوست احباب اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے تھے، لیکن ملونی اُن میں موجود نہ تھا! اس کی کرسی خالی پڑی تھی"

اس واقعہ نے رقعہ کی تصدیق کی۔ یقیناً ملونی ہی نے رقعہ بھیجا ہی۔ شاید ابھی اُسے نئی سازش کی اطلاع ملی ہی اور دفعیہ کی تدابیر پر غور کرنے کے واسطے طلب کیا ہی یہ طے کر کے ولیم ارتھر تھیٹر سے نکلا۔ لمبے لمبے ڈگ رکھتا ہوا میونسپل آفس پہنچا۔ فٹ پر کچھ لوگ چل پھر رہے تھے۔ ولیم جھپٹ جھپٹ کر ہر آنے جانے والے کے قریب جاکر چہرا دیکھتا۔ اُن میں کوئی بھی ملونی نہ تھا! کم سے کم پچاس راہ گیروں کو شک میں ٹوکا اور بالاخر معافی مانگنا پڑی! رقعہ کی عبارت نے مجنون سا کر دیا تھا پندرہ بیس منٹ گذر گئے ملونی سے ملاقات نہ ہوئی خیال گذرا "ممکن ہی راستے پر مصلحتاً کھڑا ہونا نامناسب خیال کر کے سامنے والے ہوٹل میں چلا گیا ہو"

ہوٹل میں داخل ہوا۔ کچھ سو لجر جنٹل میں اور لیڈیاں شراب نوشی میں مشغول تھیں۔ ولیم نے گشتی نظر دوڑا کر معلوم کر لیا یہاں بھی ملونی نہیں ہی۔ پلٹنا چاہتا تھا جو ایک بونے نے دریافت کیا "کیا چاہیئے؟" "کچھ نہیں"، کہہ کر الٹے قدموں پھر باہر آیا۔ نیو مارکٹ بند ہو چکی تھی۔ احتیاطاً اُس کے گرد بھی ایک چکر لگایا۔ حاصل کچھ نہ ہوا۔ کہیں ملونی کا نشان تک نہ تھا! رو میں بڑھتے بڑھتے فری اسکول اسٹریٹ پہنچ گیا! جس شخص کو فٹ پر جاتے دیکھا، سمجھا ملونی ہی! جھپٹ کر قریب پہنچا دھوکا ہی ہوتا تھا۔ ایک گھنٹہ کامل ملونی کی تلاش میں رائگاں ہوا۔ پھر بھی ملونی سے ملاقات نہ ہوئی۔ ناچار یہ خیال کر کے "دشمنوں نے دھوکا دیا" ایمپائر تھیٹر کی طرف واپس ہوا۔ نیو مارکٹ کے سامنے پہنچا ہو گا کہ تیزی سے دمکلوں کے جانے کی آوازیں سنیں۔ ساتھ ہی موٹروں، گاڑیوں پر اور پیدل لوگوں کو بدحواسی سے بھاگتے دیکھ کر

متحیر ہوا۔ لپک کر جس کے قریب جا کے واقعہ دریافت کیا اُس نے کچھ جواب نہ دیا! اسی طرح بھاگتا چلا گیا! بہزار دقت اس نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُس نے بہت زور کیا مگر ولیم ارتھر نے ہاتھ نہ چھوڑا۔"

ولیم "مہربانی کر کے مجھے سمجھا دو، کیا واقعہ ہے؟ تم لوگ کیوں بھاگ رہے ہو؟ تو ہاتھ چھوڑ دوں گا۔"

بھاگنے والا "امپائر تھیٹر......"

ولیم "بات کاٹ کر، خیر تو ہے؟ امپائر تھیٹر میں کیا ہوا؟"

بھاگنے والا "بہت زور کی آگ لگ گئی۔"

وہ تو ہاتھ چھڑا کر بھاگا، ولیم ارتھر حیرت سے پتھر کی مورت بن کر رہ گیا۔ آگ لگ گئی! یہ اطلاع اُس کے واسطے پیک اجل سے کم نہ تھی۔ نہ معلوم غریب دھائیٹ کا کیا حال ہوگا؟ دیوانوں کی طرح تھیٹر کی طرف دوڑا۔ تھیٹر کے سامنے کثیر مجمع تھا۔ آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ دیکھنے والے بجھانے میں کوشش کر رہے تھے۔ آگ زور پکڑتی جاتی تھی معلوم ہوتا تھا قریب قریب کی عمارتوں کو بھی نذر شعلہ فشانی کر دے گی!"

ولیم ارتھر ہاتوں سے لوگوں کو چیرتا پھاڑتا پھاٹک کے قریب پہنچا۔ اور اندر جانے کا قصد کیا۔ لوگوں نے روکنا چاہا مگر وہ بالکل ہوش میں نہ تھا، اُس کے دل میں نہ معلوم جذبہ نہاں تھا جس نے مافوق الفطرت کام کرنے کی اہلیت پیدا کر دی تھی روکنے والوں سے ہاتھ چھڑا کر پاگلوں کی طرح ولیم آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں کی پروا کئے بغیر تھیٹر میں گھس گیا!"

اندر جا کر کونا کونا دیکھا لیکن، بجز شعلہ فشانی کچھ نظر نہ آیا۔ البتہ گوشہ میں ایک لیڈی بے ہوش پڑی تھی۔ ہنوز اس کے کپڑوں نے آگ نہ پکڑی تھی۔ گرمی اور آتش زدگی کی حدت نے بے ہوش کر دیا تھا اگر فرشتہ رحمت بن کر ولیم ارتھر اندر نہ پہنچ جاتا تو اُسکی جان جانے میں کوئی کسر نہ تھی۔"

ہرچند ولیم ارتھر کو دھائیٹ کے نہ ملنے نے شکستہ دل کر دیا تھا۔ اتنے بڑے خطرے میں جان ڈال کر بھی ناکام ہونا ہلاکت کا موجب ہو سکتا تھا مگر اُس نے خالی پلٹنا اچھا نہ سمجھا رگ ہمدردی کو جنبش ہوئی اُس نے بے ہوش عورت کو کاندھے پر

لاوا اور شعلوں سے بچتا ہوا جس تیزی سے داخل ہوا تھا باہر نکل گیا۔

حسن اتفاق سے یہ عورت مالک تھیٹر کی بیوی تھی جس کو تھیٹر کا مالک جان و روح سمجھتا تھا اور اُس نے اس وقت جب آگ کے شعلے ساری عمارت کو خاک سیاہ کرنے پر تلے ہوئے تھے پانچ ہزار کا اعلان اس شخص کے لئے کیا تھا۔ جو بھبھکتی ہوئی آگ میں گھس کر اُسکی زوجہ کو صحیح و سلامت نکال لائے "

کس کو اپنی جان دو بھر تھی جو موت کے منھ میں جانا گوارا کرتا۔ آگ بجھانے والے محفوظ لباس میں اندر جانے کی جرت نہ کر سکے! ایک شخص نے ذرا دل کیا تھا۔ لیکن ہال تک نہ پہنچ سکا الٹے قدموں واپس آیا۔ ولیم ارتھر کا بڑا نام ہوا۔ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو رہا تھا۔ اس عالم میں بھی تھیٹر کے مالک نے ولیم ارتھر سے شکر گذاری کے الفاظ کہے اور اسی وقت اپنی بیوی کو ہسپتال روانہ کر دیا۔ ولیم ارتھر کے دل کو مس دھائیٹ کی لگی ہوئی تھی۔ اُس نے شکر گذاری کے جواب میں صرف اتنا کہا" سب ایکٹر کہاں ہیں؟ جواب میں اطمینان بخش فقرے کہے گئے۔ معلوم ہوا آگ لگتے ہی تمام ایکٹر پوری حفاظت سے نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دئیے گئے اس خبر نے بہت کچھ ڈھارس دی۔ مگر ولیم جب تک مس دھائیٹ کو ایک نظر دیکھ نہ لے دل کو قرار نہیں! مکان کا پتہ دریافت کر کے سیدھا اُس طرف روانہ ہوا"

باب ۲۴

"دشمن کا وار چل گیا"

تماشہ نہایت خوبی سے ہو رہا تھا۔ تھیٹر کے ایکٹر دل لگا کر اپنا پارٹ کر رہے تھے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں آج سا کھیل برسوں سے نہیں دیکھا تھا!"

حاسد دھائیٹ کی تعریفوں سے انگاروں پر لوٹ رہے تھے۔ اُن کے ہلائے ہوئے ناپاک پروگرام کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اول تو کسی کے منھ پر دھائیٹ کی برائی آتی ہی نہ تھی اور کثیر مجمع میں چند خبیث نفس مذمت کرتے بھی تھے تو عوام سماعت نہ کرتے

تھے۔ خلاف توقع ناکامی نے دشمنوں کے دلوں میں آگ روشن کر دی تھی! جس کے شعلے اُن کے لہو کو کھولائے ڈالتے تھے!"

جب ولیم ارتھر، ملونی کا رقعہ پاکر تھیٹر سے باہر نکل گیا تو کسی بدمعاش نے موقعہ پاکر تماشہ گاہ میں آگ لگا دی! رات کے سناٹے میں اکثر ہوائیں تیز ہو جایا کرتی ہیں۔ بارہ بج چکے تھے جس وقت آتش مشتعل ہوئی۔ ہواؤں نے دھونک کر آناً فاناً میں ساری عمارت کو کرۂ آتش بنا دیا۔ جس سرعت سے آگ تیز ہو رہی تھی اسی تعجیل سے بجلی کی طرح آتش زدگی کی خبر پھیل گئی پانچ ہزار کا مجمع پانچ منٹ میں دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا! جو ہال آدمیوں سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ وہاں شعلوں کے رقص جان فرسا کے سوا انسان کا بنس نہ تھا۔ منیجر حیران تھا دفعتاً آگ کیوں کر لگی؟ بظاہر کوئی بات ایسی معلوم نہ ہوتی تھی جسے وجہ آتش زدگی خیال کیا جائے۔ بدمعاشوں کا آگ لگانے سے کیا منشا ہے؟ یہ ایک راز تھا جو عوام کے فہم و ادراک سے باہر تھا!"

تھیٹر کا مالک فطرتاً نیک دل و خدا ترس تھا۔ اس نے لاکھوں کے اسباب کا خیال نہ کر کے تمام ایکٹروں کو فوراً تھیٹر کی عمارت سے نکل جانے کی اجازت عطا کر دی ٹیلیفون کے ذریعہ سے دمکلے طلب کئے جو وہاں سے بہت ہی قریب تھے اور پندرہ منٹ کے اندر موقعہ واردات پر پہنچ گئے۔"

ایکٹروں کے ہمراہ مس دھائیٹ بھی اسی چمکیلے لباس میں باہر نکلی جس میں اپنا پارٹ ادا کرنے والی تھی۔ وہ ہنگام، نفسی کا تھا۔ ہر شخص جان کے خوف سے بدحواس بھاگ رہا تھا۔ ایک دوسرے کو پھر کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ دوستوں کو دوستوں کی کچھ خبر نہ تھی سب آگے پیچھے، گرتے پڑتے بھاگ رہے تھے۔ ہر متنفس سب سے پہلے خطرے سے محفوظ ہونے کی جدوجہد کرتا تھا!"

اس محشرستان مصیبت میں بہت سے کم زور مرد اور متعدد نازک اندام لیڈیاں گر گر کر پشت سے آنے والے گروہ کے قدموں میں پامال ہو گئیں! غنیمت ہوا کہ چوٹ ہی پر بلا ٹل گئی اور جانیں ضایع نہ ہوئیں۔ بہتوں کا گھبراہٹ و پریشانی کے عالم میں کثیر نقصان ہو گیا۔ کسی نازنین کے گلے کا کنٹھا کھل کر گر گیا جو ایک ہفتہ ہوا اس کے عاشق نے گھلا لال کشوری لال جوہری کی دوکان سے آٹھ ہزار کا خریدا تھا

کانوں سے الماس کے آویزے جاتے رہے۔ اِن کی قیمت پانچ ہزار سے کم نہ تھی، بعض پر پوش مسوں کے منی بیگ رہ گئے اس میں سیکڑوں کے نوٹ تھے؟

بدمعاشوں کی بن آئی خوب خوب ہتھے صاف کئے۔ ہزاروں کی گوڑی ہوئی۔ عالم طوفان میں کون پوچھتا ہی؟ کس میں ہوش جو ان امور کی طرف توجہ کرے؟ جس کا جدہر منھ اٹھ گیا بے غل و غش بھاگتا چلا گیا؟

دھائیٹ نے تھیٹر سے قدم نکال کر بھاگنے والوں کے سوا کسی کو نہ پایا۔ تمام ایکٹر متفرق ہو گئے تھے ناچار انڈین مرر اسٹریٹ جانے کے قصد سے بھاگنے والوں کے ساتھ ہولی۔ ہنوز تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ ایک اجنبی شخص نے ٹوکا؟

دھائیٹ ؟ گھبراہٹ میں ؟ تم کون ہو؟

اجنبی ؟ قاصد!"

دھائیٹ ؟ حیرت سے، کس کے قاصد؟"

اجنبی ؟ مسٹر ولیم ارتھر!"

دھائیٹ ؟ کیا کام ہی؟"

اجنبی ؟ آگ کے شعلوں نے انھیں جلا ڈالا ہی، وہ آپ کے واسطے بھڑکتی ہوئی آگ کی پروا نہ کر کے اسٹیج میں داخل ہو گئے۔ آپ کو نہ پا کر واپس ہو رہے تھے کہ شعلوں نے گھیر لیا جوں کر کے باہر تو آ گئے مگر تمام جسم پر آبلے پڑ گئے ہوا لگتے ہی غش طاری ہو گیا! اسی عالم میں مسٹر ملونی اٹھا کر اپنے یہاں لے گئے راستے سے ایک ڈاکٹر کو بھی ہمراہ لے لیا تھا۔ بمشکل ابھی آنکھ کھولی ہی۔ آپ کے لئے بہت پریشان ہیں مسٹر ملونی نے ڈاکٹر کے مشورے سے مجھے روانہ کیا ہی کہ آپ جہاں کہیں جس حالت میں ملیں فوراً اپنے ہمراہ وہاں پہنچا دوں۔ ڈاکٹر کا خیال ہی۔ جب تک مسٹر ولیم آپ کو نہ دیکھ لیں گے متعدد بار آنے والے غش سے نجات نہ ہو گی!"

اُف! کس قیامت کی اطلاع تھی؟ دھائیٹ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اُس کا دفاکوش ولیم محض اُسکے لئے جلتی ہوئی آگ میں پھاند پڑا۔ جان کا بھی خوف نہ ہوا! آخر شعلوں نے اُس کے حسین جسم کو ہیزم خشک کی طرح جلا ڈالا! ایسے سچے دوست دنیا میں شاذ ہی ملتے ہیں؟

دھائیٹ کو ٹیک دیکھی تمیز نہ رہی۔ محبت نے اندھا کر دیا۔ وہ کوئی سوال کئے بغیر
چپ چاپ اجنبی کے ساتھ ہولی۔ میونسپل آفس کے پاس ایک موٹر کار کھڑی تھی۔
اجنبی نے دھائیٹ کا ہاتھ تھام کر موٹر کار میں سوار کیا اور خود آگے بیٹھ کر موٹر چلانے لگا!"

اسٹارٹ ہوتے ہی کار ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ راستے بھر دھائیٹ غرق تخئیل
رہی۔ یہ بھی نہ معلوم ہوا موٹر کار کن راہوں سے گذر رہی ہے۔ اس کو ملوئی کے مکان پر
جانے کا کبھی اتفاق نہ ہوا تھا۔ یہ بھی نہ جانتی تھی کس محلے میں مکان ہے؟ اگر جانتی
بھی ہوتی تو اس وقت شبہہ کرنے کا ہوش نہ تھا!"

لورسر کلر روڈ پہنچ کر موٹر کار ایک خوبصورت کوٹھی کے گروئنڈ میں داخل ہوئی۔
کوٹھی کے چاروں طرف فرحت باش بغیچہ تھا۔ پشت پر چھوٹا سا خوشنما تالاب تھا جس
کے کنارے سنگ مرمر سے مضبوط و محفوظ کئے گئے تھے چار گھاٹ بنے تھے جن کی سیڑھیوں پر سنگ
موسیٰ اور مرمر سے پچے کاری کی گئی تھی۔ جابجا مرمریں بت نصب تھے جو رومیوں کے مذاق کے مطابق
آسمانی مخلوق کے مجسمے کہے جا سکتے ہیں ایک طرف ٹینس کھیلنے کی جگہ تھی۔"

کوٹھی کے برآمدے میں کار رکی اجنبی نے اتر کر موٹر کا پٹ کھولا اور مس دھائیٹ
سے اترنے کو کہا۔" وہ فکروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ گرد و پیش کی چیزوں پر نظر کرنے کی قدرت
نہ تھی جس طرح بازی گر تاروں کی مدد سے بے جان پتلیوں کو رقصاں کرتا ہے، دھائیٹ
اجنبی کے اشاروں پر کام کر رہی تھی! اُس کی آنکھوں میں ڈلیم ارتھر کا بستر مرگ پر کروٹیں
بدلتا پھر رہا تھا۔ وہ ڈاکٹر کی مایوس کن نظروں کو دیکھ رہی تھی۔ معلوم ہوتا تھا۔ ڈلیم
جان سوز شعلوں سے جلا بھنا بے ہوش پڑا ہے، آبلوں پر مرہم کی چکناہٹ چمک رہی ہے۔
مسہری کے قریب ڈاکٹر بیٹھا ہے، نظریں مردنی چھائے چہرے پر اور ہاتھ ٹھہر ٹھہر کر چلنے
والی نبض پر ہیں۔ ملوئی امید و بیم کی حالت میں ڈاکٹر کا منہ تاک رہا ہے اور جو طبیب کے
چہرے سے یاس کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اس کا رنگ پھیکا پڑتا جاتا ہے!"

کل دار مورت کی طرح دھائیٹ موٹر کار سے اتر کر اجنبی رہبر کے ساتھ ہولی۔ کوٹھی
میں قدم رکھتے ہی عود عنبر کی لپٹوں سے مشام جاں معطر ہو گیا۔ مرمریں زینے طے کر کے
بالاخانے کے سجے سجائے کمرے میں پہنچی۔ برقی روشنی سے سارا کمرہ جگمگ جگمگ کر رہا تھا،
زمین پر روئیں دار اونی قالین کا فرش تھا۔ وسط میں ابنوسی گول میز تھی جو اعلیٰ درجے کی

صناعی کا بہترین نمونہ کہی جا سکتی ہے۔ اصول جدیدہ کے موافق بڑی خوب صورتی سے نقش و نگار بنائے گئے تھے۔ میز کے گرداگرد انوسی تھے دار کرسیاں اور کوچیں پڑی تھیں۔ دروازوں پر رومی پردے تھے۔ دیواریں مینا کار تھیں۔ شاہاں یورپ اور نازنینان فرنگ کے نظر ربا مرقع قرینے قرینے سے آویزاں تھے "

سب کچھ تھا لیکن جس کے واسطے وھائیٹ کی نظریں حلقہ چشم میں بے قرار تھیں اُس کا نام و نشان نہ تھا، وہ تین متفکر و بیتاب ہستیوں کے دیدار کی متمنی تھی اور کمرے میں ڈاکٹر، ملوٹی۔ ولیم دکھائی نہ دیتے تھے عاشق ناشاد کے ویران دل کی طرح کمرہ ذی روح کی موجودگی سے خالی تھا!"

یہ پہلا موقعہ تھا کہ وھائیٹ کا دل شکوک سے بھر گیا۔ چاروں طرف نظر دوڑانے سے بھی آدمی کی صورت دکھائی نہ دی! اُس نے خیال کیا"

"یہ تو آراستہ پیراستہ کمرہ کسی شادکام دولت مند کی آرام گاہ معلوم ہوتا ہے"

"یہاں غم نصیب آتش زدہ ولیم کہاں؟ برقی جھاڑ فانوس کی روشنی۔ مٹے گلفام کے کنٹر اور جام بلورین پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ بیماروں کی جگہ"

"نہیں بلکہ عیش کے ماتیوں کا عشرت کدہ ہے"

دل کی پریشانی بڑھنے لگی۔ جو اجنبی رہبری کر کے یہاں تک لایا تھا۔ اُس کا بھی پتا نہ تھا۔ بظاہر اتنی بڑی کوٹھی میں وھائیٹ تنہا آنے والے واقعات کا مقابلہ کرنے رہ گئی تھی۔ وہ اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں داخل ہوئی۔ یہاں کا سامان آرائش بھی پہلے کمرے کے موافق بیش قیمت اور نفیس تھا۔ روشنی اسی کثرت سے تھی۔ لیکن آدمی کا پتہ نہیں! وہاں سے تیسرے اور تیسرے سے چوتھے کمرے میں داخل ہوئی ہر کمرہ آرائش و زیبائش میں دلہن بنا تھا۔ ہر کمرہ میں روشنی کی افراط و تفریط تھی۔ مگر جس کو دل تلاش کرتا تھا اُس کا نبض تک نہ تھا۔ اب اس نے ایک آخری مگر ناکام جستجو کا آغاز کیا۔ کوٹھی کے پچھواڑے تالاب کے سامنے والا کمرہ دیکھنے سے رہ گیا تھا۔ یہاں بھی امید موہوم کو کلیجے سے لگائے ہوئے پہنچی۔ یہ خواب گاہ تھا۔ چاروں طرف براکٹ پر گلدان تھے اور گلدانوں میں شاداب و تازہ گلدستے لگے تھے۔ کھڑکیاں اور جھروکے ہوا کی آمد و رفت کے لئے آغوش شوق کی طرح کشادہ تھے۔ بیچوں بیچ میں

اعلیٰ درجہ کی قیمتی مسہری لگی تھی۔ دیوار سے ملا ہوا اسپرنگ دار صوفہ تھا اور اس کے سامنے ولائتی ساخت کا جھولا چھت میں لٹک رہا تھا۔ گوشے میں چوبی گھوڑی رکھی تھی۔ اس پر کشمیری جامہ وار، روئیں دار ریشمی کمبل اور زرتار رضائیاں پڑی تھیں۔ نکاس کے دروازے کے داہنی طرف سنگار میز مع ضروری سامان کے اور بائیں جانب شیشے کی الماری جس میں شب خوابی کی پوشاکیں چنی تھیں۔ دیواروں میں خوشنما نقش ونگار تھے جا بجا نیم برہنہ حسین عورتوں کی تصویریں آویزاں تھیں۔ الغرض عیش وراحت پیدا کرنے کے جتنے سامان ہو سکتے ہیں۔ سب حسب ضرورت مہیا تھے۔"

اِن سامانوں سے قطع نظر کر کے دھائیٹ نے ولیم کو تلاش کیا اور ناکام مراجعت پر مجبور ہو گئی۔ ابتدا جس کمرے میں داخل ہوئی تھی پھر وہیں واپس آئی۔ سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کیا کرے؟ ہنوز اس سوال کا جواب نہ دینے پائی تھی کہ کسی آواز نے دلی الجھنوں کا خاتمہ کر دیا۔"

"مس صاحبہ! کہئے یہ نئی کوٹھی آپ کو پسند ہے؟"

دھائیٹ چونک کر مڑی۔ ایسے شخص پر نظریں پڑیں کہ اُس کا دل زور زور دھڑکنے لگا جس کو دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کی نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ جو اُس کے نزدیک بدترین بنی نوع انسان تھا وہی! ہاں! وہی کننگھیم اس کے روبرو کھڑا ہوا فاتحانہ انداز سے مسکرا رہا تھا! فوراً واقعہ کی اصلیت سمجھ میں آگئی۔ دھائیٹ نے سمجھ لیا "مجھے دھوکا دے کر کننگھیم نے اپنے دام تزویر میں اسیر کر لیا!"

کننگھیم نے مسکرا کر "مدہوش نازنین! جنگلے کے سامنے کھڑی کیا سوچ رہی ہو؟ ہوا بہت تیز چل رہی ہے، اندیشہ ہے نقصان نہ کرے۔ آؤ صوفہ پر اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ مجھے تم سے چند باتیں کہنا ہیں۔ غیرت کو دخل نہ دو یہ گھر پرایا نہیں۔ اپنا ہی خیال کرو۔ اُف! آج کی آتش زدگی نے تمھیں دہلا دیا ہے، سارا مُنہ ستّ کر رہ گیا۔ خدا کا شکر، اُس مصیبت سے بال بال بچ گئے۔ تھوڑا آرام لے لو۔ دل کا اضطراب کم ہو لے تو دو باتیں سُن لو۔"

دھائیٹ نے غضب ناک ہو کر "دغاباز و مغرور، میرے سامنے سے دور ہو جا!"

کننگھیم نے ہنس کر "غصہ ور حسینہ! مجھے بھی یہی الفاظ سننے کی امید تھی۔ تم تو حالت غضب میں بہت زیادہ حسین معلوم ہوتی ہو۔ تمھارا بانکپن دیکھنے کے لئے کبھی کبھی بجا اشتعال

انگیز گفتگو کو فرض سمجھ لوں گا۔ اُف! یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ فی الحال صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مکان محض تمہاری ذات کے واسطے حال میں خریدا گیا ہے رجسٹری ہوئے ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں گذرا۔ فرنیچر منگانے اور سجانے میں خواطر خواہ روپیہ صرف کیا ہے۔ غالباً تم یہاں امیرانہ زندگی بسر کر سکو گی۔ یہ مکان، اس کا فرنیچر، جس موٹر کار پر آئی ہو وہ موٹر کار اور میں، صرف تمہاری ایک نگاہ تلطف کا امیدوار ہوں۔ اگرچہ تمھیں دھوکا دے کر یہاں لایا گیا ہے لیکن اس میں تمہارا ہی فائدہ مدنظر تھا۔ تم کو میری محبت کی قدر کرنا چاہیئے زیادہ نہیں بس ایک نگاہ جاں نواز اور یہ سب تمہارا ہے۔"

دھائیٹ:۔ دریافت طلب لہجہ میں "میرے پاس جو اکثر گم نام خطوط آتے رہے ہیں وہ تمھیں نے لکھے تھے۔"

کننگھم:۔ "بیشک! وہ تحریریں میری تھیں۔ لیکن اُن میں فریب کا شائبہ بھی نہیں۔ میں نے جو کچھ بھی کیا تمہاری محبت اور دل کے تقاضوں سے کیا ہے۔ مس دھائیٹ اپنے حسن و جوانی کی قدر کرو۔ تھیٹر ایسی پری جمال لڑکیوں کے واسطے موزوں نہیں۔ یہاں کی بہاریں تمہارے حسن کو فروغ دیں گی۔ تم عزت و آبرو کی زندگی بسر کر سکو گی۔ سوسائٹی تمہارا خیر مقدم کرنا فرض سمجھے گی۔ یہ دل فزا بغیچہ، یہ آراستہ قصر، موٹر کار، اور دو ہزار ماہوار جیب خرچ تمہارے لئے ناکافی نہیں۔ دنیا دولت کی آرزو میں سر کا پسینہ پاؤں تک پہنچاتی ہے پھر بھی ہزار ہا بدنصیب مقصد میں ناکام رہتے ہیں۔ زمانے نے دولت کو تمہارے قدموں پر لا ڈالا ہے۔ اُسے ٹھکرانا عقل مندی کی دلیل نہیں۔"

دھائیٹ:۔ بلند آواز سے "تم اول نمبر کے مکار، اور سادہ لوح کو سبز باغ دکھا کر گمراہ کرنے والے ہو!"

کننگھم:۔ مٹھیاں باندھ اور دو قدم آگے بڑھ کر "بے وقوف چھوکری! تو دیکھتی نہیں کس سے ہم کلام ہے؟ امیروں کی توہین کرنے میں تجھ سے بیباک لڑکی دیکھنے میں نہیں آئی! اگر تیرا حسین چہرا رحم کی سفارش نہ کرتا تو یقیناً سخت ترین سزاؤں کی مستحق سمجھی جاتی۔ میں اس محبت کی وجہ سے معاف کرتا ہوں جو تیری طرف سے میرے دل میں اب سے بہت پہلے پیدا ہو چکی ہے۔ ایک مرتبہ پھر سمجھاتا ہوں۔ تجھے تھیٹر کے منیجر کی پرواہ نہ کرنی چاہیے اگر اس نے ایک مدت خاص کے لئے اقرار نامہ لکھا لیا ہے۔ تو بھی تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا

شیر بار کیپٹ کا سب سے بڑا اور دولت مند والاں تیری تیج پر لاکھوں روپیہ کوڑیوں کی طرح صرف کر سکتا ہے۔ اگر تجھے ٹھیٹر کی ذلیل زندگی مرغوب ہو تو بھی یہ ضروری نہیں کہ امپایر ہی میں ملازمت کی جائے بلاد ہند علی الخصوص کلکتہ میں بہت کمپنیاں ہیں جو تجھے بطیب خاطر سے قبول کر لیں گی۔ تنخواہ بھی معقول دیں گی۔ تیری خوشی کے لئے یہ بھی گوارا کر لوں گا۔ جو کچھ پیدا کرے گی وہ تیری آمدنی ہوگی۔ میں جو وعدہ کہتا ہوں آخر تک نباہوں گا۔ تیرا کمال موسیقی محتاج شہرت نہیں۔ جو ایک مرتبہ سن لے گا ہمیشہ کے لئے بلا قیمت بے دام ہو جائے گا۔ میری صرف اتنی خواہش ہے۔ اپنے دل میں میری محبت کو تھوڑی سی جگہ عنایت کر۔ میں تیرے لئے بے قرار ہوں، تڑپتے ہوئے دل کو نگاہ کرم سے تسلی دے ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھال اور ......"

آخری لفظوں پر زور دیتا ہوا کننگھیم دونوں ہاتھ پھیلا کر شوق ہم آغوشی میں دو قدم آگے بڑھا۔ دھائیٹ کے تیوروں پر بل پڑ گئے مگر دل میں توانائی اور نازک دست و بازو میں قیامت کی طاقت پیدا ہو گئی۔ اُس نے سنجیدہ چہرہ بنا کر نہایت متانت و ترش روئی سے کہا۔"

دھائیٹ "خبردار کننگھیم! ایک قدم بھی بری نیت سے آگے بڑھایا تو یاد رکھنا (کھلی ہوئی کھڑکی کی طرف اشارہ کر کے) اسی کھڑکی سے گر کر جان دے دوں گی۔"

جن تیوروں سے مذکورہ بالا الفاظ کہے گئے تھے اُن میں ہونٹ کی جھلک تک نہ تھی۔ چہرے کی سنجیدگی نے دلی استقلال کا اظہار کیا۔ کننگھیم سہم کر رک گیا۔"

کننگھیم "لجاجت سے" ہیں ہیں! ایسا غضب نہ کرنا۔ میں جو کچھ کہتا ہوں سنو اور غور کرو۔ میری تیج کام محبت ممکن نہیں سفارش نہ کرے۔ ضد کی اور بات ہے ورنہ تم ایسی سنگدل نہیں جو دل ٹوٹتے دیکھو اور جوڑنے کی کوشش نہ کرو۔ غور کرنے سے قبل رائے قائم کرنا جلد بازی ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔"

دھائیٹ "میں نے خوب غور کر لیا ہے۔"

کننگھیم "کیا؟"

دھائیٹ "تمہاری خواہشات ناقابل سماعت ہیں نیز یہ کہ میں اس ناپاک مکان میں ایک منٹ رہنا پسند نہیں کرتی۔"

کننگھم "میں تمھاری خوشی کو مقدم سمجھتا ہوں۔ میں نے تمھارے واسطے کوٹھی خریدی تھی اگر تم اُسے پسند نہیں کرتی ہو تو جہاں رہنا پسند کرو شوق سے رہ سکتی ہو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا"

وہائیٹ "مجکو جانے کی اجازت دو"

کننگھم "ابھی؟"

وہائیٹ "ہاں"

کننگھم "تم جانا چاہتی ہو تو میں زبردستی نہیں رکھ سکتا۔ مگر رات بہت آگئی ہے کل صبح شوق سے چلی جانا میرا خیال ہے۔ اس وقت غصہ کی حالت میں تم نے غلط رائے قائم کرلی ہے۔ بعد کو اس غلطی پر نادم ہوگی۔ اور اس مکان سے کہیں جانے کو دل نہ چاہے گا! آج رات کو میں تمھیں تنہا نہیں جانے دیسکتا۔ اندھیری رات اور سنسان مقام۔ کلکتہ میں بدمعاشوں کا زور ہے، دن دھاڑے ڈاکے پڑتے ہیں۔ آدھی رات کو نوجوان مس کا زرتار لباس میں تنہا نکلنا خطرے سے خالی نہیں"

وہائیٹ "یہ گھر شریف ڈاکو کا ہے، جو کمینے پن میں اُن رہزنوں سے بدرجہا زیادہ ہے جو صرف روپیہ لوٹتے ہیں لیکن یہاں عصمت وعفت پر چھاپے مارے جاتے ہیں اس لئے اُن ڈاکوؤں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جانا اچھا سمجھتی ہوں اور اس مکان میں رہنا گوارا نہیں کرتی"

کننگھم "غصہ ضبط کرکے" تم مجھ سے آزردہ ہو اس واسطے ایسا کہتی ہو، میری حمیت گوارا نہیں کرتی تمھیں جان بوجھکر خطرے میں جھونک دوں چند گھنٹوں کی بات ہی بہاں اطمینان سے بیٹھکر غور کرلو۔ میری باتوں کو قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے غور کرنے کے بعد جو فیصلہ کروگی بے عذر مان لونگا۔ میں نے صبح کو کھانے کا انتظام کیا ہے۔ دل چاہتا تھا ہم تم ایک میز پر بیٹھکر کھانا کھاتے۔ افسوس! تم پسند ہی نہیں کرتیں! کم از کم انسانیت ہی کو دخل دیا ہوتا۔ بہرطور میں تمھاری مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس وقت تم کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے تنہا چھوڑکر جاتا ہوں علی الصباح استمزاج دریافت کرنے آؤں گا۔ یقین ہے تم میرے ساتھ ناشتہ کرنے سے انکار نہ کروگی ہاں! یہ سامنے والی گھنٹی بجانے سے فوراً خدمتگار حاضر ہوگا میری غیبت میں کسی کا نام

کی ضرورت ہو تو فوراً گھنٹی بجا کر ملازم کو طلب کر لینا۔ میں نے ہدایت کر دی ہی یہاں کے سب ملازمین اشاروں پر کام کریں گے۔ غالبًا تم نے سونے کا کمرہ دیکھ لیا ہوگا۔ وہاں الماری میں آرام دہ کپڑے موجود ہیں۔ آڈر دے کر تمھاری ناپ کے بنوائے گئے ہیں، جو جی چاہے پہن کر آرام کرنا۔ اپنے جانے کے قبل صرف اتنا دریافت کرنا چاہتا ہوں آیا غور کرنے کے بعد میرے موافق فیصلہ کر سکو گی یا نہیں ؟"

وھائیٹ " تمھارا چلا جانا میرے لئے عافیت کا موجب ہی۔ رہا فیصلہ کرنا وہ اسی وقت کر چکی۔ یہ رائے اُس وقت تک تبدیل نہ ہوگی جب تک جسم میں زندگی کی خفیف سی چنگاری بھی مسئول ہی !"

کننگھیم " میں بجز تمھارے فیصلے کو بدلوانا پسند نہیں کرتا۔ خدا حافظ "

کننگھیم " کمرے سے نکل کر چلا گیا اُس کے چہرے سے رنج وغم یا غیظ وغضب کے آثار ظاہر نہ ہوتے تھے۔ گویا اس نے اِن باتوں کا کوئی اثر نہ لیا تھا جو وھائیٹ اور اُس کے درمیان میں ہوئی تھیں۔ اُس کے جانے سے وھائیٹ کو گونا اطمینان ہوا۔ چاہا چاروں طرف سے کمرہ بند کر کے اچانک حملوں سے محفوظ ہو جائے لیکن کامیاب نہ ہو سکی کمرے کے دروازوں میں اندر کی طرف کو زنجیر یا سٹکنی نہ تھی ! شاید عمداً کننگھیم نے یہ ترکیب کی تھی۔ ناچار کھڑکی کے پاس آ بیٹھی اور دل میں طے کر لیا اگر میرے ساتھ چال بازی کی گئی تو کوٹھے سے گر کر جان دے دوں گی !"

باب ۲۵

"وھائیٹ لاپتا ہی !"

ولیم ارتھر اسودائیوں کی طرح سڑکوں سے گذرتا ہوا اُس مکان میں پہنچا جہاں تھیٹر کے تمام ایکٹروں کا ہونا بتایا گیا تھا۔ ہنوز مکان کا دروازہ کھلا تھا۔ اور ایکٹر بدحواسی کے عالم میں آتش فرد ہونے کی خبر کے مشتاق تھے۔ ولیم ارتھر کے داخل ہوتے ہی سب نے یکزبان ہو کر عمارت کا حال دریافت کیا۔ ولیم کو اتنا ہوش کہاں ؟ جو اُن کے سوال کا

سمجھ کر جواب دیتا۔ اُس نے جنونانہ انداز سے خود ہی سوال کر دیا۔"
ولیم "مس کلیر کہاں ہیں؟ مجھے اُن سے ضروری کام کے لئے ملنا ہے۔"
بھاگتے وقت ایکٹروں کو دھائیٹ کا خیال بھی نہ تھا۔ سب کو اپنی جانوں کی پڑی تھی
جو جو مکان میں آتے گئے اُن اُن ایکٹروں کی اطلاع ہوتی گئی! اتنا خیال ضرور تھا وہ اسٹیج
سے نکلتے وقت اُن کے ساتھ تھی۔ پھر کہاں گئی؟ یہ علم کسی کو بھی نہ تھا۔ ولیم کے سوال کرنے
سے ایک نے دوسرے اور دوسرے نے تیسرے کا منھ دیکھا۔ بعض ایکٹر جنھیں دھائیٹ
سے ہمدردی تھی اُس کی تلاش میں مکان کے کمروں کو چھاننے لگے۔"
جو جو دیر ہوتی تھی ولیم کا اضطراب بڑھتا جاتا تھا۔ دل میں بنکھے لگے تھے۔ بار بار شبہہ
گذرتا تھا" خدا نہ کرے وہ اُس پیکر حسن کو بھڑکتے ہوئے شعلوں نے جلا کر خاکستر تو نہیں کر دیا!
جب تک دھائیٹ کی تلاش کرنے والے پلٹیں اُس نے بیس مرتبہ سے زیادہ موجود
ہونے والوں سے دھائیٹ کو دریافت کیا!"

دس بارہ منٹ کے جاں کاہ انتظار کے بعد ڈھونڈھنے والے ناکام واپس ہوئے۔
دھائیٹ کو نہ دیکھ کر ولیم کا سر چکرانے لگا۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا ہو گیا۔ بجبر طبیعت
سنبھال کر پوچھا۔"

ولیم "مس کلیر کہاں ہیں؟"
ایکٹر "افسوس! وہ یہاں نہیں ہیں۔"
ولیم "گھبرا کر" تھیٹر سے کہاں گئیں؟"
ایکٹر "معلوم نہیں!"
ولیم "آگ لگنے کے بعد اسٹیج سے تو نکل آئی تھیں؟"
ایکٹر "ہاں! وہ پیچھے پیچھے کچھ دور تک ہمارے ساتھ آئیں پھر نہیں معلوم کیا ہوا؟"
ولیم کے مردہ جسم میں جان آگئی" دھائیٹ زندہ ہے۔ آگ نے کچھ نقصان نہیں
پہنچایا۔ شاید انڈین مرر اسٹریٹ چلی گئی ہو۔"

وہاں ٹھہرنا بے کار تھا کچھ کہے بغیر الٹے قدموں واپس ہوا۔ اب اس کا رخ گول تالاب
کی طرف تھا کئی ٹیکسیاں برابر سے نکل گئیں، ولیم کچھ ایسا کھویا سا تھا کہ انھیں روکنے کا
خیال نہ کر سکا۔ پا پیادہ جس قدر تیز چلنا ممکن تھا گول تالاب اور گول تالاب سے انڈین

کے نکل گیا تھا۔

اس مایوسی نے ہمت توڑدی۔ وہائیٹ کا ایک یہی ٹھکانا ہے جہاں اُسکے ملنے کی امید کی جا سکتی تھی۔ ڈھیر سے صحیح و سالم نکلنا تو یقینی مگر گئی کہاں؟"

یکایک ایک خیال بجلی کی طرح دماغ سے دل میں پہنچا۔ ممکن ہے۔ ملونی نے خطرے میں دیکھ کر پہلے ہی نکال لیا ہو اور اس وقت اپنے گھر لے گیا ہو۔"

جس طرح ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہوتا ہے، ولیم ارتھر کو عالم مایوسی میں اس امید نے بہت کچھ دھارس دی جو پاؤں راہ جستجو میں شل ہو کر جواب دے چکے تھے اُن میں ازسر نو چلنے کی قوت آگئی۔ شوق محبوب نے فوراً ملونی کے یہاں پہنچنے پر مجبور کیا۔ ولیم چلا اُتنا تیز جس سے زیادہ اس سے ممکن نہ تھا۔ اگرچہ پیادہ چلنے کی قوت آگئی ایک گھنٹے کی مسافت کاٹنا بڑی تھی۔ لیکن ولیم نے صرف پندرہ منٹ میں راہ طے کر لی۔ دربان غافل پڑا خراٹے لے رہا ولیم کے گھبرا گھبرا کر آواز دینے سے چونک پڑا آج سے پہلے کبھی کسی آنے والے نے اس انداز سے نہ جگایا تھا۔ کسی واقعہ کا خیال کر کے اس کے جسم میں تھرتھری پڑ گئی اور دروازہ کھولے بغیر دریافت کیا۔"

دربان "آپ کون ہیں؟"

ولیم "مسٹر ملونی ہیں؟"

دربان "وہ تو سہ پہر سے باہر تشریف رکھتے ہیں!"

اف! کتنا مایوس کن فقرہ تھا؟ ولیم کا دل پاش پاش ہو گیا۔ بتیابانہ سر تھام کر فٹ پر بیٹھ گیا۔ قلب و دماغ میں تلاطم مچا تھا۔"

کچھ دیر تک عالم خود رفتگی میں سر جھکائے بیٹھا رہا۔ پچھلے پہر کی ٹھنڈی اور طمانیت بخش ہوا نے تڑپتے ہوئے دل کو تھوڑا بہت سکون بخشا۔ اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ ہر طرف ہو کا عالم طاری تھا۔ ملونی جس طرف رہتا تھا وہاں دس بجے رات کے بعد سے بہت کم گاڑیوں اور موٹروں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ آدھی رات کو تو شہر خموشاں کا سا سناٹا طاری ہو جاتا تھا ولیم نے ایسے وقت میں مشتبہ عنوان سے فٹ پاتھ پر بیٹھنا مناسب نہ سمجھا اور اپنے گھر کا راستہ لیا۔ ملونی کی ملاقات کو آفتاب نکلنے تک

کے لئے ملتوی کر دیا۔"
اب اس میں اگلا سا جوش و خروش اور قوت نہ تھی۔ قدم قدم پر دل بیٹھا جاتا تھا۔ اتفاق سے کوئی گاڑی یا ٹیکسی بھی دکھائی نہ دی۔ بہزار دقت و خرابی گرتا پڑتا گھر پہنچا دیکھا۔ لیمپ کی روشنی میں بیٹھا ہوا ولائتو اخبار پڑھ رہا ہے۔
ولیم "ولائتو! تم اب تک جاگ رہے ہو؟"
ولائتو، اخبار کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ ولیم ارتھر کے آنے کی اطلاع نہ ہوئی تھی اُسے دیکھتے ہی اخبار ہاتھ سے رکھ کر کھڑا ہو گیا۔"
ولیم "کچھ کہنا چاہتے ہو؟"
ولائتو "مسٹر ملونی........"
ولیم "بات کاٹ کر" کیا وہ یہاں آئے تھے؟"
ولائتو "وہ آپ کے منتظر ہیں!"
ولیم نے پھر کچھ دریافت نہ کیا جھپٹتا ہوا کمرے کی طرف بڑھا۔ میز کے قریب ایک کرسی پر ملونی سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اُس کے سنجیدہ چہرے سے افکار کی علامتیں نمودار تھیں ولیم کو دیکھتے ہی بولا۔"
ملونی "ولیم بہت دیر لگائی ڈھائی گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"
ولیم "میں آپ کی فکر میں آپ کے مکان گیا تھا!"
ملونی "خوب مجھے یہاں بلایا! اور خود میرے یہاں پہنچے؟"
ولیم "یہ ایک ہی بھولی" مہربانی کر کے بتائیے مس وہائیٹ کہاں ہے؟
ملونی "میں تم سے بھی سوال کرنے والا تھا!"
ولیم "آگ لگنے کے بعد آپنے وہائیٹ کو نہیں دیکھا؟ کیا وہ آپ کی تباہی ہوئی جائے پناہ نہ کہیں گئی؟
ملونی "افسردہ ہو کر" کیا تم دیوانے ہو گئے ہو؟ تمہاری عقل ٹھکانے نہیں؟ آخر ایسے بیہودہ سوال کیوں کرتے ہو؟"
ولیم "تیور بدل کر" آپ کو میں نے بزرگ کہا ہے، اس لئے تلخ باتیں گوارا کرتا ہوں۔ افسوس میں نے آپ پر بھروسہ کر کے بڑی غلطی کی!"

ملوئی کا چہرا سرخ ہوگیا۔ اس نے کئی مرتبہ مٹھیاں بند کیں اور کھولیں۔ ولیم ارتھر کو گھور کو دیکھا۔ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بجبر اپنے غیظ و غضب کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بدشواری طبیعت پر قابو حاصل کر کے بولا "

ملوئی "تم نہایت گستاخ خورد ہو! اور ساتھ ہی اول درجے کے بدعقل عشق کے جن نے تمہیں جامۂ انسانیت سے خارج کر دیا ہے۔ دوست دشمن میں امتیاز نہیں کر سکتے! اگر میں تم کو معذور نہ سمجھتا تو یقیناً سزا دیتا۔ تم نے محض قیاس پر میری توہین کی ہے!"

ولیم ارتھر نے جوش میں آ کر جیب سے دونوں خط نکال کر میز پر ڈال دئے اور سودائیوں کی طرح بڑبڑانے لگا۔

ولیم "یہی وہ نوشتہ ہیں جن سے میرے قیاسات کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ اپنی زبان سے حرف شکوا نکالنا نہیں چاہتا۔ ان خطوں کو دیکھ کر آپ خود ہی سمجھ لیجئے گا۔ افسوس! میرے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ میں دنیا میں زیادہ رہنا پسند نہیں کرتا۔ آپ کو کامیابی مبارک! میں دل کی آگ میں جل جل کر خاکستر ہو جاؤں گا!"

ولیم دیوانہ وار جو جو منہ میں آتا تھا بکے جاتا تھا۔ ملوئی نے اس کی بڑ کی پرواہ نہ کرکے دونوں خطوں کو باری باری غور سے پڑھا۔ جو جو عبارت نظر سے گذرتی جاتی تھی اس کا چہرا رنگ بدلتا جاتا تھا۔ جب دونوں خط تمام کر چکا تو سر جھکا کر غور کرنے لگا تھوڑی دیر میں اس کا چہرہ اصلی حالت پر آ کر اس طرح چمکنے لگا گویا اس نے اصلی راز دریافت کر لیا ہے۔ کرسی سے اُٹھا۔ آہستہ سے کمرے کے دروازے بند کئے تھوڑی دیر پیوں سے ٹیپ کر سن گن لی اور اطمینان ہو جانے سے اپنی جگہ بیٹھ کر کہا "

ملوئی "ولیم! تم جوان ہو، تمہاری عقل نہ دبنے والے ولولوں پر غالب نہیں ہو سکتی جب میرے سنوں کو پہنچو گے تو پختہ کاری آئے گی۔ تم آسانی سے اس فریب میں آ گئے میرے دل کو یہ خطوط مغالطہ نہیں دے سکتے۔ بدمعاشوں نے آج اپنے کاموں کی ابتدا اس خط سے شروع کی۔ اُن کا مطلب دلوں میں بدظنی پیدا کرنا تھا۔ تم نے خطوں کی عبارت کو صحیح مان لیا اور اُن کا وار چل گیا۔ مجھے بھی ایسے خطوط ملے ہیں۔ میں نے ان کا کچھ خیال نہیں کیا۔ تھیٹر میں بیٹھے بیٹھے مجھے اطلاع ہوئی کہ کچھ لوگ دھائیٹ کو ذلیل کرنے کے واسطے اسٹیج پر جوتیوں کا ہار پھینکنا چاہتے ہیں۔ حقیقت حال دریافت کرنے

باہر جانا پڑا۔ مگر وہ خبر بے بنیاد تھی ہنوز تھیٹر کے اندر جانے نہ پایا تھا کہ تمہارے نام سے
ایک رقعہ ملا جس میں تم نے مجھے اپنے گھر پر بلایا تھا۔ پہلے تو میں نے عبارت پر یقین نہ کیا
جب تھیٹر کے اندر جاکر تمہارے بکس پر نگاہ کی تو تم کو نہ پایا اس واقعہ نے مجھے بھی فریب
دیا۔ تھوڑے تامل کے بعد تمہارے گھر آیا۔ نوکر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا تم تھیٹر
سے واپس نہیں ہوئے۔ اسی وقت میرا ماتھا ٹھنکا فوراً الٹے قدموں واپس گیا۔ وہاں
پہنچا وہ قیامت کا وقت کہ شعلے آسمان تک بلند ہو ہو کر جا رہے تھے میں نے مینجر کو
مشورہ دیکر تمام ایکٹروں کو دھرم تلہ اسٹریٹ بھجوایا۔ دھائیٹ بھی سب کے ساتھ تھی میں
آگ بجھنے تک وہیں موجود رہا صرف تھوڑی دیر کے واسطے ہٹا تھا کہ سنا کوئی شخص
شعلوں کی پروا نہ کرکے اسٹیج میں گھس گیا اور وہاں سے مینجر کی زوجہ کو نکال لایا۔ فوراً میرا
ذہن تمہاری طرف منتقل ہو گیا جستجو کرنے پر بھی تم نہ ملے۔ تھوڑی دیر میں آگ فرو ہو گئی
پانچ لاکھ کا نقصان ہوا عمارت کا بیمہ تھا تھیٹر کے مالک کو صرف زحمت ہی۔ نقصان مل
جائے گا۔ البتہ ایک ماہ جو مرمت اور تعمیر میں صرف ہوگا اس وقت تک کی آمدنی بند رہے گی
خیر! آگ بجھنے کے بعد تمھیں تلاش کرتا دھرم تلہ اسٹریٹ پہنچا معلوم ہوا دھائیٹ وہاں
نہیں ہی۔ پھر دھائیٹ کے مکان گیا وہ بند پڑا تھا۔ خیال گذرا تم کو دھائیٹ مل گئی ہی
اور تم اسے لئے ہوئے اپنے گھر چلے گئے ہو اس وجہ سے یہاں چلا آیا اور اب تک
تمہارا منتظر رہا۔"

واقعات کا چہرا بے نقاب ہو گیا! یا تو ولیم ارتھر کا چہرا غصہ سے تمتما رہا تھا یا کیف
ندامت سے پیلا پڑ گیا! شرم سے شرر فشاں نظریں زمین میں گڑ گئیں۔

"خدا جانے حالت غضب میں کیا اول فول بک گیا؟ مجھے لازم نہ تھا حقیقت"
"سمجھ لینے کے بعد بھی مدعیوں کے جھانسہ میں آجانا پرلے درجے کی حماقت"
"ہی! ملوئی! محسن و خیر اندیش ملوئی کو سخت و سست الفاظ کہہ کر اپنے"
"حق میں کانٹے بوئے۔ خدا نخواستہ وہ میری امداد سے ہاتھ اٹھا لے تو"
"میرے کئے کچھ نہیں ہو سکتا۔ پھر اب کیا کروں؟ معافی چاہوں،"
"عذر خواہ ہوں؟ بے شک رفع ملال کی یہی ایک تدبیر ہی!"

ولیم کے دل میں اسی قبیل کے صدہا خیالات چشم زدن میں آئے اور نکل گئے!

معافی مانگناطی کرکے وہ اپنی نشست سے اُٹھا اور زمین پر گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہو گیا۔ زمین سے نظریں اٹھیں، ندامت آمیز انداز سے ملونی کے چہرے پر جمیں اور ولیم نے کہنا شروع کیا "

ولیم " معاف کیجئے! میرے پیارے محسن معاف کیجئے! محبت نے میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی۔ میں نے بدعقلی سے بدگمانی کا ارتکاب کیا جو میرے واسطے کسی طرح جائز نہ تھا۔ اب تک آپ نے بے غرض احسانوں سے میری دستگیری کی مجھے اعتراف ہے۔ افسوس بد معاشوں نے گرم گرم فقرے لکھ کر میری عقل خبط کردی ہجوم غم سے میں نیک و بد پر دھیان دئے بغیر آپ سے الجھ پڑا۔ بقول آپ کے فی الحال میری عقل جذبات کی تابع ہے۔ یہ جملہ میری تسلی کو کافی ہے غالبًا آپ نے اپنے خیالات کی بنا پر مجھے معذور سمجھا ہوگا اور کچھ دیر قبل جو ناشائستہ الفاظ میری زبان پر جاری ہو گئے تھے اُن کا اثر نہ لیا ہوگا۔ پیارے محسن! ندامت سے میری آنکھیں چار نہیں ہو سکتیں۔ میں زمین میں گڑا جاتا ہوں۔ مجھ پر رحم کیجئے منجدھار میں بے یار و مددگار نہ چھوڑیئے پاک مسیح اور کنواری ماں مریم کے واسطے سے کہتا ہوں میں نے خط پاکر بھی بدگمانی نہیں کی! اس تحریر کو دشمن کی چالوں پر محمول کیا۔ لیکن دھائیٹ کی گمشدگی نے عقل و ہوش زائل کر دئے۔ میرے حواس بجا نہیں۔ خدا جانے کیا کہنا چاہتا ہوں، منھ سے کیا نکلتا ہے؟ کیا کرنے کا قصد کرتا ہوں، اور کیا کر گذرتا ہوں؟ خدا کے لئے ایک مرتبہ اپنی زبان سے کہہ دیجئے میں نے تمھارے قصور بحل کئے ورنہ یہ ندامت سوہان روح ہو جائے گی "

ولیم جوش ندامت میں بھرا ہوا اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن آواز گلوگیر ہو گئی، اور وہ اس طرح دم بخود ہو گیا گویا پتھر کی مورت ہے!"

ملونی کو ہر چند اس وقت کی گفتگو گراں گذری تھی مگر وہ انتہا کا صاف اور بے لوث ملنے والا تھا اس کا شیشۂ دل غبار و کدورت سے پاک تھا۔ کینہ رکھنا جانتا ہی نہ تھا خصوصًا اپنے احباب سے ایثار و اخلاق میں سہوًا بھی خطا نہ کرتا تھا۔ ولیم ارتھر سے تو خاص طور پر اُنس و محبت تھی۔ اگر اُس کے کوئی اولاد ہوتی تو شاید ولیم ارتھر سے زیادہ محبت نہ کر سکتا!"

ولیم کو غم کی تصویر بنا دیکھ کر رہا نہ گیا۔ شفقت آمیز طریقے سے ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا اور تسلی دیتے ہوئے محبتانہ لہجہ میں جواب دیا۔"

ملونی :- "ولیم! تمھاری باتوں نے مجھے صدمہ ضرور پہنچایا۔ اُن کی تلخی سے انکار کرنا حقیقت کو اندھیرے غار میں جھونکنا ہے۔ لیکن وہ صدمہ دیر پا و مستقل نہیں خصوصًا اب جبکہ تم اپنی غلطی تسلیم کر کے اظہار ندامت پر مجبور ہوئے۔ مجھے شکایت کا موقعہ تھا جو تمھاری زبان صفائی نہ پیش کر دیتی۔ تم نے مجھ سے بدگمانی نہیں کی۔ یہ تمھاری محبت اور صفائے قلب کی دلیل ہے۔ میں قدر کرتا ہوں اور قدر کروں گا۔ رہی سخت کلامی! یہ کوئی چیز نہیں۔ غم والام انسان کے حواس خمسہ زائل کر دیتے ہیں۔ علی الخصوص تمسا نوخیز محبت پرست تو ایسی حالتوں میں جو نہ کر گذرے تھوڑا ہے تمھیں ان باتوں کا خیال نہ کرنا چاہیئے۔ جو گذرا گذرا ہو جانے والی باتوں کو بھلا دینا ہی خوب ہے۔ اُن کا خیال موجودہ تفکرات کو افزوں کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کرے گا سر دست ہمارے سامنے جو مہم پیش ہے اُس میں کامیابی کی تدابیر پر غور کرنا چاہیئے۔"

ولیم :- "میری عقل چکر میں ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا جو قابل عمل تدابیر پر غور کر سکوں اب جو طریقہ بتائیے یا حکم دیجیے اس کی تعمیل کے لئے تیار ہوں۔"

ملونی :- "کچھ سوچ کر" اگر کوئی دولت مند روپیہ کی طمع دلائے تو دھائیٹ قبول کر سکتی ہے؟"

ولیم :- "ہرگز نہیں: وہ پاکباز و عصمت پرست لڑکی ہے، عزت فروشی کا خیال بھی نہیں ہو سکتا۔"

ملونی :- "ہاں میرا بھی یہی خیال تھا۔ مجھے تو یقین ہے بدمعاشوں نے اُس کے ساتھ کوئی چال کھیلی ہے۔ وہ بھی اُس وقت، جب آگ لگ چکی ہے، اور تمام ایکٹر حفاظت جان کی دھن میں بدحواسی سے دھرم تلہ اسٹریٹ کی طرف پا پیادہ بھاگ رہے تھے۔"

ولیم :- "یقینًا یہی ہے، ولسن نے دھوکا دینے میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہوگا۔ میں بہت دنوں سے اس کا چال چلن مشتبہ پاتا ہوں۔"

ملوٹی :۔ "ولسن ہی پر موقوف نہیں بہت سے عمائدین کی شرکت ہوگی !"
ولیم :۔ "لیڈی گرے گوری، مس فلورین، میڈم جوز فائن بھی تو دھائیٹ سے خار کھاتی ہیں۔"
ملوٹی :۔ "دھائیٹ کے گم ہونے میں اُن کی مرضی بھی شریک ہوگی۔"
ولیم :۔ "کننگھم، دھائیٹ کی خلاف پارٹی کا گہرا دوست ہے ...."
ملوٹی :۔ "بات کاٹ کر، مجھے معلوم ہے۔ کہیں اُس سے رشک میں لڑ نہ مرنا۔ ہمیں ہر کام احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ دھائیٹ دشمنوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہماری تھوڑی غلطی اُسے بہت نقصان پہنچا سکتی ہے۔"
ولیم :۔ "آپ کا خیال صحیح ہے۔"
ملوٹی :۔ "کننگھم انتہا کا چالاک ہے، آسانی سے قابو میں نہ آئے گا۔"
ولیم :۔ "آخر کوئی تدبیر تو کرنا ہی چاہیئے۔"
ملوٹی :۔ "مسٹر ہیم چیف پولیس، سراغ رسانی کے کاموں میں بہت شہرت رکھتے ہیں حسن اتفاق سے میرے جگری دوست ہیں۔ صبح اُن سے ملوں گا۔ اُن کی مدد سے بہت جلد دھائیٹ کا پتا چل جائے گا۔ صرف یہی نہیں مسٹر ہیم کئی رازوں کا انکشاف کر دیں گے۔ ولسن، مس فلورین، لیڈی گرے گوری، کوئی بھی تحقیقات سے نہ بچے گا جو شخص خفیہ طریقہ سے مس فلورین اور لیڈی گرے گوری کو روپیہ کی مدد پہنچاتا ہے۔ اسے بھی تاریکی سے روشنی میں لے آئیں گے۔ مدتوں کی چھپی ہوئی باتیں آشکارا ہو جائیں گی۔ آہا! بڑے دلچسپ انکشافات ہوں گے کئی دولت مندوں کی قلعی کھل جائے گی۔"
ولیم :۔ "کیا باقاعدہ پولیس کی مدد لیجیئے گا؟"
ملوٹی :۔ "نہیں بعض امور باضابطہ کام کرنے سے مانع ہیں۔ مسٹر ہیم میرے دوست ہیں پرائیویٹ طور ان سے تحقیقات کر کے صرف مجھے آگاہ کر دیں گے۔ میں اپنے طور پر مناسب وقت کام کروں گا۔ معاملہ قانون کے سپرد کر دینے سے بجائے فائدے کے ہماری اغراض میں رکاوٹ پیدا کرے گا۔"
ولیم :۔ "جو آپ کی رائے۔"

باب ۲۶

"آزادی و گرفتاری"

اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے!

کننگھم مجہول المنسب ادنیٰ درجے کا انگریز تھا۔ اُس کے اسلاف کی عمریں مفلوک الحالی اور مفلسی میں بسر ہوئی تھیں۔ اُن میں اتنی استطاعت بھی نہ تھی جو اپنی اولادوں کو بھی تعلیم دلانے پر قادر ہوتے۔ اس خاندان کا بیشتر حصہ جہل کی تاریکی میں مبتلا رہ کر جسمانی خدمات سے ازوقہ بہم کرتا رہا۔ کننگھم کا باپ دارالسلطنت لنڈن میں ایک نواب کی ڈیوڑھی پر گھوڑوں کی گھاس لانے کی خدمت انجام دیتا تھا۔ اصطبل بڑا تھا۔ ضرورت تھی چند گھسیارے مستقل طور پر پابند کرلئے جائیں۔ خوش قسمتی سے انتخاب میں کننگھم کے باپ کا نام بھی آگیا۔ ملازمت! وہ بھی مستقل ملازمت ہاتھ آنے سے مالی مشکلات کا خاتمہ ہوگیا بفراغت زندگی بسر ہونے لگی۔ اس نے اطمینان حاصل کرتے ہی اپنی بیوی کو دیہات سے طلب کرلیا۔ نواب کے اصطبل میں رہنے کی کافی جگہ تھی۔ میاں بیوی بعافیت بسر کرنے لگے۔ ۱۸۵۰ء کے اوائل میں کننگھم کی ولادت ہوئی۔ اس خوش نصیب و فخر خاندان لڑکے نے اسی اصطبل میں پرورش پائی۔ ہنوز پانچ برس کا تھا کہ نمونیہ میں مبتلا ہوکر پہلے ماں اور اس کے ایک سال بعد باپ کا انتقال ہوگیا۔

والدین کے سوا کننگھم کا پالنے والا کوئی عزیز و اقارب نہ تھا۔ جو قرابت دار تھے بھی وہ افلاس کے مرض میں کچھ ایسے مبتلا تھے کہ خواہ مخواہ ایک ہستی کا بار لینا نہ چاہتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ نواب کو کننگھم کی لاوارثی و غریبی پر رحم آیا۔ اس نے کوشش کرکے لاوارث بچوں کے اسکول میں بھرتی کرادیا۔ ۱۸ برس کی عمر میں کننگھم تعلیم پاکر اسکول چھوڑنے پر مجبور ہوا۔ پہلے ایک اخبار کے دفتر میں ملازمت اختیار کی۔ لیکن اس کی متکبر طبیعت وہاں کے قیود برداشت نہ کرسکی ناچار ۶ ماہ بعد علحدگی کرنا پڑی۔ چند روز تک تو تلاش روزگار میں ادھر اُدھر گھومتا رہا۔ بعدہ ایک تاجر کے آفس میں نوکر ہوگیا۔

قلیوں کی نگرانی کا کام ملا ہے

حکومت کا سودا تو پہلے ہی سے دماغ میں بسا ہوا تھا۔ خوش قسمتی سے نوکری بھی ویسی مل گئی ۵ برس تک استقلال سے خدمات انجام دیتا رہا۔ اس مدت میں کوئی ظلم و جور ایسا نہ تھا جو غریب قلیوں کی جان پر نہ توڑا گیا ہو وہ غریب کننگھیم کی تعدیوں سے عاجز تھے لیکن شکایت کی مجال نہ تھی۔ اُن دنوں یورپ کے دولت مند تاجر غریبوں کو چوپایوں سے زیادہ ذلیل اور ناقابل رحم سمجھتے تھے۔ اُن کا خیال تھا غریب امیروں کی خدمت گذاری کو پیدا کئے گئے ہیں۔ امیروں کو حق حاصل ہے جس طرح چاہیں کام لیں! اِن وجوہ سے اُن کی شکایات مسموع نہ ہوتیں پھر بھی ظلم کی ناؤ ہمیشہ نہیں چلتی مظلوم کی آہیں رنگ لائیں۔ کننگھیم اپنے حاکم بالا سے کسی مسئلہ میں اختلاف کرنے پر مجبور ہوا۔ بظاہر یہ اختلاف ایسا نہ تھا جو طول پکڑتا۔ مگر مظلوموں کی آہوں کا اثر سمجھا جائے یا کچھ اور اختلاف نے کشیدگی کی صورت اختیار کر لی۔ افسر بالا قلی نہ تھا جس سے کننگھیم کی دھمکیاں سہا دیتیں۔ محکوم کو ادنیٰ سمجھنا مقتضائے فطرت ہے۔ افسر بالا دبتا تو کیوں کر؟ اُدھر کننگھیم کی سرکش طبیعت بھی دباؤ سہنے والی نہ تھی آخر کار نتیجہ بہت ہی ناخوشگوار ظاہر ہوا۔"

ایک روز کننگھیم عادت کے موافق قلیوں پر ہنٹر کا مینھ برسا رہا تھا کہ ایک قوی بازو قلی نے افسر بالا کے اشارے سے کننگھیم کو گرا کر خوب ہی زدوکوب کی۔ پانچ سال کے مظالم کا انتقام ایک ساعت میں لے لیا!"

ذلت و خواری کے بعد کننگھیم کا وہاں رہنا اعلیٰ درجہ کی بے غیرتی تھی جونہی قلیوں کے ہاتھ سے نجات پائی استعفا لکھکر جائے قیام چلا آیا۔ ایک ماہ بے کاری کی حالت میں بسر کیا۔ اخبار بینی سے بہت شوق تھا کوئی روز ایسا نہ تھا جب صبح و شام نکلنے والے اخبار پیش نظر نہوں سونے سے قبل نصف گھنٹہ اخبار دیکھنا لازمی تھا ایک روز اخبار پڑھ رہا تھا کہ اُس اعلان پر نظر پڑ گئی جو ایک تاجر کی طرف سے کیا گیا تھا۔ تاجر ہندوستان جا رہا تھا اور ایک ہوشیار کلرک کی ضرورت تھی۔ اخراجات سفر کے ساتھ ہی مشاہرہ بھی اچھا تجویز کیا گیا تھا۔"

بے تجربہ کے دولت پیدا کرنا محال ہے! کننگھیم نے اس راز کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ ایسے اچھے موقعہ کو ہاتھ سے دینا اُس کی چالاکیوں سے بعید تھا۔ صبح ہوتے ہی اخبار میں لکھے ہوئے پتے پر گیا۔ تاجر معقول تھا۔ اُس نے چند باتیں دریافت کر کے اُس کی خدمات کو

قبول کر لیا اور آئندہ ہفتے میں سامان سفر تیار رکھنے کا حکم دے کر رخصت کر دیا۔"
جنوری کے مبارک مہینے میں کننگھیم ہندوستان پہنچ گیا۔ لارڈ اور لیڈی ریڈنگ کی اقامت گاہ کلکتہ ہی تھی۔ اسی شہر میں اُس نے بھی قیام کیا۔ دو سال کے الٹ پھیر میں کننگھیم نے خاطر خواہ ترقی کر لی۔ ملازمت کی ضرورت باقی نہ تھی۔ نوکری ترک کر کے شیئر مارکیٹ کی دلالی شروع کی۔ قسمت چمک رہی تھی۔ زمانہ ساتھ دینے پر آمادہ تھا۔ ہزاروں لاکھوں کی آمدنی ہونے لگی چار سال کے اندر کروڑوں کی جائداد کا مالک ہو گیا اور اب کلکتہ میں اُس کے برابر کسی دلال کی آمدنی نہیں۔"

جب چاروں طرف سے روپیہ برس رہا تھا تو فکر کیسی دن بھر کی محنت و مشقت کی تلافی آفتاب غروب ہونے سے قبل ہی شروع ہو جاتی۔ عیاشی اُس کی زندگی کا بہترین و نمایاں مشغلہ تھا۔ ناز آفریں یورشین لیڈیوں کی ایک نگاہ غلط انداز پر جیسی گراں قدر قربانی کننگھیم کر سکتا تھا وہ اوروں کے خواب و خیال میں نہیں آسکتی اس کا خیال تھا دلدادۂ فیشن اپر یوریشین روپیہ کے بے پناہ جادو سے مسحور کی جا سکتی ہیں۔ اکثر موقعوں پر اس کے خیال کی تائید بھی ہو چکی تھی! بہت سی ناعاقبت اندیش مسوں نے اپنی ہستی کا بیش بہا تحفہ (عصمت) سنہری روپہلی سکوں پر نثار کر دیا تھا!"

وھائیٹ کے متعلق بھی کننگھیم کا ایسا ہی خیال تھا! شاید اُس کو معلوم نہ تھا کچھ پاک ہستیاں حفظ ناموس میں بعل ہی جان گنوا دینا اتنا ہی آسان سمجھتی ہیں جیسے شوہر کے پاک جذبات محبت کا علم حاصل کر کے مسکرا دینا۔ اس نے طمع آز کا جال بچھا کر وھائیٹ کے پھانسنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ مگر جادو نہ چلا! کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی! بہت ممکن تھا ڈرا دھمکا کر کام نکالنے کی کوشش کرتا لیکن وھائیٹ کی متانت و سنجیدگی نے باور کرا دیا تھا اگر ذرا بھی دائرۂ اعتدال سے قدم سرکایا تو وہ خودکشی کر کے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گی۔"

کننگھیم جہاں سخت دل، ناخدا ترس، اور ظالم تھا وہاں قانون سے ڈرتا بھی بہت تھا۔ وہ جرائم کرتا تھا لیکن اپنی ذات کو محفوظ کر کے دھائیٹ کا معاملہ دینے والا نہ تھا۔ ملونی اور ولیم ارھر زمین و آسمان ایک کر ڈالتے۔ یہ خوف اُس کے دل میں کبھی نہ مٹنے والے نقش کی طرح جم گیا تھا۔ وہ وھائیٹ کو تنہا کمرے میں چھوڑ کر حصہ زیریں میں

ولسن کے پاس پہنچا، جو دھائیٹ کی آبرو ریزی کا افسانہ سننے کو ہمہ تن گوش تھا۔ کننگھم کچھ گھبرایا ہوا آتے دیکھ کر بولا۔"

ولسن "خیریت تو ہی؟"

کننگھم "بھویں سکیڑ کر" خیریت کہاں؟ وہ تو بات بات پر بھپری جاتی ہی، نہ روپیہ کا جادو چلتا ہی نہ مکت خوشامد کام کرتی ہی! دھمکیوں کو تو وہ خیال ہی میں نہیں لاتی! اس قدر ترشی سے جواب دیتی ہی کہ میں اپنے شوفر سے بھی یوں ہمکلام نہیں ہو سکتا! میں نے قریب جانے کے قصد سے قدم اٹھانا چاہا تو جھرو کے سے گر کر خودکشی پر آمادہ ہوگئی! وہ عورت نہیں کچھ اور ہی! کیوں کہ فرقہ اُناث روپیہ کو بہت پیار کرتا ہی۔ وھائیٹ پیار کرنا کیا معنی کچھ حقیقت ہی نہیں سمجھتی!"

ولسن "میں اس کی افتاد طبیعت سے ناواقف ہوں۔ فلورین کی ضد دل نے کیا؟"

کننگھم "میں نے پہلے ہی کہا تھا اس قدر عجلت خوب نہیں سہولیت سے کام لینا چاہیئے آہستہ آہستہ محبت ظاہر کرنے سے رام ہو جاتی۔ اب تو ایسا بھڑکی ہی! زندگی بھر سیدھے منھ بات نہ کرے گی!"

ولسن "تمھیں یقین ہی، چند روز مطلق العنان چھوڑ دینے سے رضی ہو سکتی ہی؟"

کننگھم "پہلے ایسا ہی خیال تھا مگر ......؟"

ولسن "بات کاٹ کر" فرض کرو اس نے تمھاری خواہشات قبول نہ کیں؟"

کننگھم "اس صورت میں چھوڑ دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں"

ولسن "ہیں! چھوڑ دوگے؟"

کننگھم "مجھے لطف صحبت درکار ہے، عذاب صحبت تو زندگی کو تباہ کردے گا۔"

ولسن "خوب! قہقہہ اڑاؤگے۔ خاموشیوں میں ساتھ نہ دوگے؟"

کننگھم "زبردستی قید رکھنے میں اندیشہ ہی۔ ملونی اور ولیم ارتھر کو پتا لگ گیا تو غضب ہو جائے گا۔ چھوڑ دینے میں خوف نہیں۔ مجھے یقین ہی دھائیٹ میرے مقابلہ میں عدالت سے چارہ جوئی کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی۔"

ولسن "ملونی تو دبنے والا نہیں۔ اس کی شخصیت تم سے کم نہیں۔ تم کو روپیہ اور اس کو علم ریسے پر گھمنڈ ہی جس سا بچا کا دعوی کردے گا تو بنائے نہ بنے گی۔"

کننگھیم ''پھر تم نے بچاؤ کی کیا تدبیر سوچی ہی؟''
ولسن ''اگر اس نے خوشی سے تمھارے حکم کی تعمیل نہ کی تو دائم الحبس کی سزا دوں گا تمام عمر کے لئے تیرہ و تار کمرے میں بند کر دیجائے گی۔ جہاں دن کو آفتاب کی شعاعیں اور شب کو ماہتاب کی روشنی کا گذر نہ ہوگا!''
کننگھیم ''میں اس کے لئے تیار نہیں! پولیس میں آفت روزگار جاسوس موجود ہیں اُن کی نگاہوں سے چھپانا محال ہی۔ اگر ایسا ہی کرنا ہو تو میرا قدم اس درمیان سے نکال دو''
ولسن ''ہنس کر'' واہ وا! عیش تو تم مناؤ اور جیل میں چکی پیسنے کو بوڑھا ولسن جائے! خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ مس فلورین، لیڈی گرے گوری، میڈم جوز فائن کے لئے سب کچھ گوارا ہی۔ تم اسی وقت پھر وہائیٹ کے پاس جاؤ۔ اگر وہ نہ مانے تو فوراً جانے کی اجازت دے دو۔ امید ہی اسی وقت پاپیادہ جانے پر آمادہ ہو جائے گی۔ تم مطلق روکنے کی کوشش نہ کرنا۔ البتہ اتنا کام کرنا کہ سواری دینے سے مجبوری ظاہر کر دینا میں چند آدمیوں کو راستے میں مقرر کر دوں گا۔ وہ اس کو لے اوڑیں گے۔ اس تدبیر سے تم قانون کے خوف سے بالکل آزاد ہو جاؤ گے اور شکار بھی قبضے میں رہے گا''
کننگھیم ''بہت اچھی تدبیر ہے تمھارا دماغ ان کاموں میں بہت لڑتا ہی۔ مجکو حیرت تھی تم سے کٹھل طبیعت والے نے اتنی دولت کیوں کر پیدا کی؟ آج اپنا خیال غلط ماننے کو بخوشی سے تیار ہوں حقیقت میں تم چاہتے تو کسی اعلیٰ عہدے پر آسانی سے پہنچ سکتے تھے۔ تمھاری فطرتیں مدبرین عالم کو متحیر کر دینے والی ہیں۔ افسوس تم نے اپنی زندگی مفت ضایع کی۔ جس قدر ترقی کرنے کا امکان تھا اس کا ایک حصہ بھی حاصل نہ کیا!''
ولسن ''تمھاری ہمدردی کا شکریہ! یہ موقعہ باتوں میں وقت تلف کرنے کا نہیں ہی پہلے کام کر دو پھر مدح وستائش کا وقت بھی مل جائے گا۔ اطمینان سے بیٹھ کر میری بدقسمتی پر تاسف کر لینا''
کننگھیم! ولسن سے مشورہ کر کے مس وہائیٹ کے کمرے میں واپس آیا۔ وہ اب تک جھروکے کے پاس بیٹھی ہوئی خیالات کا تھواں گوتھ رہی تھی کننگھیم کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھکر تازہ مصیبت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوگئی ''

کننگھم ۔" یقین ہے میری غیر حاضری میں تم نے اُن باتوں پر غور کر لیا ہوگا جو تم سے بیان ہو چکی ہیں ؟"
وہائیٹ ۔" خوب اچھی طرح "
کننگھم ۔" کیا میں معلوم کر سکتا ہوں تم نے کیا فیصلہ کیا ؟"
وہائیٹ ۔" سنجیدہ صورت بنا کر " نہایت خوشی سے "
کننگھم ۔" کہو "
وہائیٹ ۔" تمھاری درخواست ناپاک اور ناقابل قبول ہے ۔ میں نہایت حقارت سے مسترد کرتی ہوں "
کننگھم ۔" کیا یہ فیصلہ ، فیصلۂ آخری ہے ؟"
وہائیٹ ۔" بے شک "
کننگھم ۔" خیر! میں بھی بجبر کام کرنا پسند نہیں کرتا ۔ میری خواہش تھی تمھیں ادنیٰ زندگی سے نکال کر جلیل القدر مراتب کی ملکہ بنا دوں ۔ تم منظور نہیں کرتیں تو اپنے فعل کی مختار ہو ۔ میری طرف سے اجازت ہے ، جب اور جہاں جانا چاہو جا سکتی ہو اگرچہ میں نے تمھیں دھوکا دے کر بلایا تھا لیکن اس سے حبس بے جا یا کسی طرح کا ظلم و جبر مقصود نہ تھا یقین ہے تم اس کا خیال کر کے میرے خلاف کوئی فتنہ اٹھانا پسند نہ کرو گی ؟"
وہائیٹ ۔" افسوس! میں تمھاری ہمدردیاں قبول نہیں کر سکتی ۔ میں گم خاندان لڑکی ہوں گمنامی کی زندگی بسر کرنا پسند کرتی ہوں ۔ تم کو اطمینان رکھنا چاہیے وہائیٹ بلاوجہ کسی کی درپے نہیں ہوتی ہر چند تم نے سخت فریب سے کام لیا ہے لیکن میں معاف کرنے کو تیار ہوں بشرط فوراً جانے کی آزادی دے دی جائے "
کننگھم ۔" میں تو روکتا نہیں ۔ اتنی دیر توقف کرو کہ سواری کا انتظام ہو جائے "
وہائیٹ ۔" سواری کی ضرورت نہیں ۔ پیدل جا سکتی ہوں ۔ راستے میں کوئی گاڑی یا ٹیکسی مل جائے گی "

اچھا جاؤ دروازے تک پہنچا دوں ۔ کہہ کر کننگھم زینے کی طرف بڑھا ۔ جس طرح کوئی شیر کے زبردست چنگل سے چھوٹ کر دل کے اندر مسرت کی لہریں محسوس کرتا ہے ۔ وہائیٹ بھی مژدۂ آزادی سے شاد شاد ہوگئی ۔ جواب دیئے بغیر زینے پر پہنچ کر سیڑھیاں

اتر نا شروع کر دیں۔ دروازے تک کننگھیم ساتھ آیا۔ رخصت کرتے وقت اس نے ٹوپی اتار کر سلام کیا "غالباً تم میری بد سلوکی کو بھول جاؤ گی، خدا حافظ" کہتا ہوا کوٹھی میں واپس ہو گیا۔ واپس ہوتے وقت فاتحانہ تبسم کے ساتھ اس نے دھائیٹ پر نظر ڈالی۔ لیکن دھائیٹ جانے کی دھن میں ایسی تھی کہ کننگھیم کی مسکراہٹ نہ دیکھ سکی۔"

سڑک پر پہونچکر چند سکنڈ توقف کرکے رستے پر غور کیا اور ایک طرف روانہ ہو گئی۔ سو پچاس قدم چلنے کے بعد ہی محسوس ہونے لگا کہ راستہ چلنے سے مجبور ہے۔ تھیٹر کی محنت و پریشانی۔ کننگھیم کے یہاں کے افکار گھر پہنچے اور ولیم ارتھر سے ملنے کے خیالات نے بالکل ہی خستہ کر دیا تھا۔ یہ بھی نہ معلوم تھا کدھر اور کتنی دور جانا چاہیئے۔ پھر ایک جگہ کھڑی ہو کر غور کرنے لگی۔ کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ ناچار جس طرف منھ اٹھ گیا چلنا شروع کر دیا کچھ دور جانے پر ایک خالی گاڑی دکھائی دی جو اپنے اصطبل کی طرف جا رہی تھی۔ دھائیٹ نے آواز دے کر گاڑی رکوائی۔ قریب جا کر کوچبان سے دریافت کیا۔"

دھائیٹ "کیا مجھے گھر تک پہنچا دو گے؟"

کوچبان "گھوڑے کھولنا ہیں۔"

دھائیٹ "کچھ مضائقہ نہیں، زیادہ دیر سواری میں نہ رکھوں گی۔"

کوچبان "کہاں جائیے گا؟"

دھائیٹ "انڈین مرر اسٹریٹ۔"

کوچبان "میم صاحب گھوڑے بہت تھک گئے ہیں۔"

دھائیٹ "اسی سے کرایہ بھی خاطر خواہ دیا جائے گا۔"

کوچبان "کیا ملے گا؟"

دھائیٹ "پانچ روپے۔"

پانچ روپیہ کا نام سن کر کوچبان سے انکار کرتے نہ بنا یا تو نیند سے اونگھ رہا تھا پانچ روپیہ کا نام سنتے ہی چونچال ہو گیا۔ جھٹ کوچ بکس سے اتر کر گاڑی کا پٹ کھول دیا دھائیٹ فوراً گاڑی میں جا بیٹھی ہنوز کوچبان نے ہانکنے کے لئے راس اٹھائی تھی کہ عقب سے تین چار بدمعاش ٹوٹ پڑے۔ دو گاڑی کے اندر گھس گئے اور دھائیٹ کے منھ پر ایک رومال رکھ دیا۔ رومال کلوروفارم میں تر تھا۔ دو ہی سکنڈ میں دھائیٹ

کو دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ جو بد معاش کوچبان کے پاس بیٹھا تھا اس نے بھی اسی ترکیب سے کوچبان کو بیہوش کر کے خود گاڑی ہانکتا ہوا جائے مقصود تک پہنچ گیا۔ گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے بد معاشوں نے دھائیٹ کو مردے کی طرح اتار کر ایک عالیشان عمارت کے کمرے میں لیجا کر فرش خاک پر لٹا دیا۔ جو بد معاش گاڑی ہانک کر آیا تھا وہ پھر اسی جگہ گاڑی لے گیا جہاں سے چلا تھا اور کوچبان کے منہ سے رومال ہٹا کر گلیوں میں غائب ہو گیا۔

بہت دیر بعد کوچبان کو ہوش آیا تو اپنے کو اسی جگہ پایا۔ خیال گذرا کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا تھا۔ آنکھیں ملتا ہوا اٹھا گاڑی کے اندر جھانک کر دیکھا وہ خالی پڑی تھی۔ سمجھا " نیند کا غلبہ بہت تھا، اونکھ گیا اسی عالم غنودگی میں خواب دیکھا، ان واقعات کی کچھ اصلیت نہیں ہے"

دل ہی دل میں اپنی حماقت پر ہنستا ہوا اصطبل کی طرف روانہ ہوا۔ اصطبل پہنچ کر گھوڑوں کو تھان میں باندھا اور کھٹیا پر لیٹ کر نیند کے مزے لینے لگا۔

باب ۲۷

"ناواقف ماں بیٹی"

بہت دیر کے بعد دھائیٹ کی غشی دور ہوئی۔ ہوش آگیا تھا لیکن کمزوری از حد محسوس ہو رہی تھی سر گھوم رہا تھا کئی بار اٹھنے کا قصد کیا۔ اٹھا نہ گیا۔ آنکھیں کھلی تھیں تاریکی کی وجہ سے کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ برسوں سے کمرے میں دھوپ کا گزر نہ ہوا تھا۔ زمین اور در و دیوار سے سیلن پیدا تھی۔ تعفن سے دماغ پراگندہ ہوا جاتا تھا۔

دھائیٹ نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے اور کمرے کی حالت معلوم کرنے کی کوشش کی کوششوں کا انجام ناکامیابی کے سوا کچھ نہ ہوا! آخر زمین پر کب تک پڑی رہتی؟ دل کڑا کر کے اٹھی۔ ہاتھوں سے ٹٹولتی ہوئی گھٹنوں کے بل آگے بڑھی۔ سیلن نے

سارا لباس تر کر دیا تھا۔ برودت سے ہر مرتبہ جسم کو جھرجھری کا احساس ہوتا۔ جیسے بخار کے قبل رونگٹے کھڑے ہو کر خفیف سردی معلوم ہوتی ہے۔"

دو قدم آگے چلی تھی کہ سانس پھول گئی چند منٹ دم لے کر پھر آگے بڑھی۔ سامنے سے کسی چیز کی ٹکر لگی۔ ٹٹول کر معلوم کر لیا تخت ہے۔ تخت کا مل جانا اس کے واسطے غنیمت ہو گیا۔ سیلی ہوئی زمیں پر پڑے رہنے سے نمونیہ ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

دھائیٹ اپنی غم انگیز زندگی سے تنگ ہونے پر جینا چاہتی تھی! والدین کے ملنے کی امید اور ولیم ارتھر کی محبتوں کا کیف دنیا میں رہنے پر مجبور کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی جو تاریک قید خانے میں سیلن سے محفوظ رہنے کی جدوجہد میں مصروف تھی۔"

تخت پر چڑھ کر لیٹ گئی قصد تھا تھوڑی دیر آرام کر کے تھکن رفع کرے جلو بتی میں کسی کے تنفس کی آواز سنائی دی۔ گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ اندھیرے میں سوجھتا تو کیا تاہم اُسے کسی اور کی موجودگی کا یقین ہو گیا۔"

"یا اللہ کیا دشمن ناموس کال کوٹھری میں بھی خباثت آمیز حملوں سے"

"سے باز نہ آئیں گے؟ یہ المناک زندگی خرخشوں ہی کی نذر ہو جائے گی؟"

دھائیٹ سارے جسم سے کانپنے لگی۔ نیند کا کانے کوسوں پتا نہ تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہلنے کی توانائی نہ تھی عظمت و عفت کو خطرے میں دیکھ کر نازک بازوؤں میں رستمانہ زور پیدا ہو گیا۔ وہ بڑی سے بڑی طاقت کے مقابلے کو اس طرح تیار ہو گئی۔ گویا ہاتھ کی ایک جنبش صفیں کی صفیں الٹ دینے کی قدرت رکھتی ہے۔ اگر اس تاریکی میں کوئی چیز اپنی نورانیت سے نمایاں ہو رہی تھی تو وہ دھائیٹ کی شعلہ فشاں آنکھیں تھیں اجن کی تیز تیز شعاعیں آفتاب کی مدہم کرنوں کے مانند کمرے میں پھیلی تھیں۔"

دو منٹ، چار منٹ، دس منٹ۔ نصف گھنٹا! وقت برابر گذرتا گیا کسی کمینے نے کمیں گاہ سے نکل کر حملہ نہیں کیا! تنفس کی آواز اب بھی محسوس ہو رہی تھی۔"

"کیا میرے خیال نے دھوکا دیا؟ بے شک دھوکا ہی تھا۔ اسیر کرنے والے "اندھیرے میں آنے کی جرات نہیں کر سکتے، اُن کے ساتھ روشنی کا انتظام "ہوگا۔ پھر تنفس کی آواز کیسی! شاید کوئی جانور ہوگا (غور کر کے) نہیں!"

"یہ بھی نہیں آہ! کیا میری طرح کوئی اور مظلوم بھی مبتلائے بلا ہے؟ یہ قیاس"

"غلط نہیں ہو سکتا تاریک محبس میں نہ معلوم کتنے آئے ہوں گے۔ جن کی"
"ہڈیاں ہی نکلی ہوں تو نکلی ہوں! خدا جانے کون ہی؟ کس نے قید کیا ہی؟"
"جب اپنے ہی صیاد کا حال نہیں جانتی تو کسی مظلوم کے بند کرنے والے کو"
"کیوں کر پہچان سکتی ہوں!"

نڈھال ہو کر تخت پر گر پڑی! اور غفلت طاری ہو گئی۔ مصیبت کی گھڑیوں میں غنودگی اعجاز مسیحا سے کم نہیں! یہ تو نہیں کہا جا سکتا کب؟ لیکن جب دنیا والی آزاد مخلوق کے سروں پر دوپہر کا آفتاب ضو فشانیاں کر رہا تھا۔ اُس کی شوخ و البیلی شعاعیں خلیج بنگال کی متحرک سطح پر مستانہ رقص کر رہی تھیں۔ اس وقت کال کوٹھری میں مقید ہونے والی دھائیٹ بیدار ہوئی آنکھیں بند تھیں، قوت احساس بیدار ہو چکی تھی کہ گرم گرم تنفس کی سرسراہٹ محسوس ہوئی" گھبرا کر آنکھیں کھول دیں"۔

ولیم ارتھر کی عنایت سے کئی روز پہلے کمرے کی کھڑکی کا ایک رنگین شیشہ اپنے حلقہ سے جدا کر لیا گیا تھا جس سے کچھ روشنی کمرے میں داخل ہو کر دن اور رات میں قابل احساس امتیاز نمایاں کر دیتی تھی۔ اُسی مدھم روشنی میں دھائیٹ نے میلے کچیلے کپڑوں میں لپٹی ہوئی لاغر اندام عورت کو اپنے برابر لیٹے پایا بس ہڈیاں ہی ہڈیاں ہیں جو کھال میں بھری ہیں! نہ جانے نظام زندگی ہی کیوں کر قائم ہی؟" اُس کا قابل رحم حال زار دیکھ کر دھائیٹ کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے! اپنی تمام مصیبتوں کو فراموش کر کے، اُس کی ہمدردی کو تیار ہو گئی۔ بعض! توں نے عالم مصیبت میں بھی اس کے دل کو خوشیوں سے لبریز کر دیا لیکن عورت کے دیوانہ ہونے کا راز دریافت کر کے از سر نو زندہ ہو جانے والی امیدیں پھر مردہ ہو گئیں"

تھوڑی دیر تک دھائیٹ ہمدردی کے ساتھ عورت کا منھ دیکھتی رہی، پھر تسلی بخش انداز سے بولی"

دھائیٹ "مظلوم ضعیفہ! کیا میری طرح ظالموں نے تمھیں بھی محبس تاریک میں ہور دو الگام کر رکھا ہی؟"

بڑھیا نے دھائیٹ کا کہنا سنا تو ضرور نظر اٹھا کر دیکھنے نے ظاہر کر دیا کہ ہوا نے اُن تمام لفظوں کو بجنسہ گوش گذار کر دیا، لیکن جواب نہ دیا! مجنونانہ ادا سے بعید المفہوم

لفظوں کی بڑ ھانکنے لگی۔ ایک سلسلہ مہمل تھا جو ختم ہوتے ہی کو نہ آتا تھا!"
بیس منٹ کی طویل و بے معنی تقریر سے "روز فاسٹر" نام سمجھ میں آیا۔ اس نام نے
دھائیٹ کو چونکا دیا۔ بہت زمانے کے بعد حافظہ پہ زور دے کے اس نے اپنا پیدائشی
نام یاد کیا تھا۔ ضعیفہ کی زبان سے اپنا نام سن کر اُس کے دل میں صدہا خیالات
ہجوم کر آئے۔"

دھائیٹ ۔" تمھیں روز فاسٹر سے کیا تعلق ہی؟ اگر کچھ قرابت ہی تو یقین مانو
روز فاسٹر میں ہی ہوں!"

بڑھیا کی دونوں آنکھیں غیر معمولی چمک سے معمور ہو گئیں۔ جوش میں کئی بار اٹھی
اور بیٹھ گئی۔ دھائیٹ کو گھورنا شروع کیا گو یا پہچان کر اپنا اطمینان کرنا چاہتی تھی۔
یکایک جنونی کیفیت طاری ہوئی اُس نے غضب آلود نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا!"

ضعیفہ ۔" دور! دور! میں تیرے فریب میں آنے والی نہیں۔ پہلے مرد بن کر مجھے
بہکانے کی کوشش کی اب روز فاسٹر بن کر آئی ہی، جا جا! اپنا کام کر مجھ دکھیا کو ستانے
سے کچھ حاصل نہیں۔ روز فاسٹر کو دنیا سے اُٹھے برسیں گذر گئیں۔ قبر میں ہڈیاں
بھی گل کر چونا ہو گئی ہوں گی!"

دھائیٹ ۔" اگر تم کسی ایسی روز فاسٹر کا ذکر کرتی ہو جو کبھی نہ ٹوٹنے والے خواب سرمدی
کے مزے لے رہی ہی تو خیر! ورنہ یقین جانو روز فاسٹر میرا پیدائشی نام ہی۔ جسے دنیا
نے تو حرف غلط کی طرح مٹانے کی بہت کوشش کی مگر کنواری ماں اور پاک مسیح کے
طفیل میں وہ دھائیٹ کے نام سے موسوم ہو کر جیتی جاگتی تمھارے سامنے موجود ہے!"

بڑھیا نے پھر نظریں دھائیٹ کے چہرے پر جمادیں۔ کئی منٹ تک غور کرنے
کے بعد چہرے پر سرخی نمودار ہوئی۔ اس حالت کو قیام نہ تھا۔ ہوا کا جھونکا تھا، آیا
اور نکل گیا۔ طبیعت کو سنبھال کر جواب دیا۔"

ضعیفہ ۔" روز فاسٹر ننھی سی جان تھی، تو جوان ہی۔ تیرے چہرے کی ساخت اُس سے
مشابہ ضرور ہی مگر وہ کہاں؟ آہ اُس کے فراق نے مجھے دیوانہ بنا دیا۔ میں اس کو
پہچان لینے پر بھی نہیں پہچان سکتی۔ میری روح اُس کی جدائی سے پھڑ پھڑا رہی ہی،
آنکھیں دیدار کی تمنا کرتے کرتے اپنا نور زائل کئے دیتی ہیں، پھر بھی وہ دکھائی نہیں دیتی

نہیں معلوم کتنے برس ہوئے کہ مجھے اس کی موت کا اعلان دکھایا گیا۔ کیوں کر یقین کروں کہ ایک نوخیز لڑکی روز فاسٹر ہی۔ مر کر زندہ ہونا ممکن نہیں۔ لڑکی خاموش رہ دکھتے ہوئے دل کو نہ دُکھا اگر مذاق کرنا ہی تو اپنے ہم سنوں میں بیٹھ کر میل بازی کر وہ لوگ جن کے قلوب نشہ شباب سے سرشار ہیں تیری ظرافت اسنجیوں کی داد دیں گے"۔

دھائیٹ! ضعیفہ کے چہرے کا اتار چڑھاؤ سے اُس کے کیفیات غم کا اندازہ لگا رہی تھی۔ لفظوں سے حزن ٹپکا پڑتا تھا۔ جو جو منہ میں آیا بڑھیا بڑ ہانکتی چلی گئی! لیکن یہ جملے اس کے افکارات کی ترجمانی کر رہے تھے جنون کے آثار نہ پائے جاتے تھے کوئی لفظ ایسی نہ تھی جو اپنا مفہوم ادا نہ کرتی ہو۔ دھائیٹ عجیب خلفشار میں تھی کبھی اُس کو ماں سمجھ کر بے اختیار گلے سے لگ جانے کو دل چاہتا تھا۔ گاہ توہمات مغالطہ دے کر بہکا دیتے تھے۔ ایسے تذبذب کی حالت میں استقلال سے کسی رائے پر قائم ہونا دھائیٹ کے واسطے دشوار تھا۔ اس نے راز دریافت کرنے کی سعی میں لب کشائی کی۔

دھائیٹ "کیا روز فاسٹر، تمہاری لڑکی تھی؟ افسوس لاغری نے تمھیں اس قابل نہ رکھا کہ مشابہت کے ذریعہ سے اپنے خیالات کی تصدیق کر سکتی!"

بڑھیا نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اُس کی خاموشی سے معلوم ہوتا تھا۔ حافظہ پر زور دے کر گذشتہ واقعات کی یاد تازہ کرنا چاہتی ہے۔ مصائب کی بھرمار نے بڑھیا کا دماغ بے کار کر دیا تھا اور اب بجز روز فاسٹر کے نام کے اسے خود اپنا نام بھی یاد نہ تھا نہ معلوم دماغ پر کیسے کیسے صدمات گذرے کہ وہ اپنی ہستی تک کو فراموش کر بیٹھی! اُس کو خاموش دیکھ کر دھائیٹ نے سلسلۂ کلام قطع نہ کیا برابر کہتی گئی"۔

خیر! روز فاسٹر تمھاری اکلوتی بچی ہی۔ مگر اپنا نام تو بتاؤ۔ شاید مجھے پرانی باتیں یاد آجائیں جب میں اپنے والدین سے جدا کی گئی تھی۔ اُس وقت بہت ہی کمسن تھی۔ وہ باتیں حافظہ میں محفوظ نہ رہ سکیں"۔

ضعیفہ "چونک کر" میرا نام؟ (سوچ کر) اب یاد نہیں آتا شاید کچھ نام ہوگا اب تو گمنام، سڑن دیوانی عورت ہوں! میرے پکارنے والے انھیں چند ناموں سے یاد کرتے ہیں"۔

دھائیٹ "غور کرو ممکن ہی نام یاد آجائے۔ غور و فکر سے بھولی باتیں یاد

آجایا کرتی ہیں۔"
ضعیفہ نے دونوں ہاتوں پر سر رکھ کر غور کرنا شروع کیا۔ اس وقت اُس کا مزاج درست تھا جنوں کے آثار چہرے سے ہویدا نہ تھے، ہر طرح غور وخوض کے قابل تھی۔ بڑی دیر تک سوچتے رہنے کے بعد جواب دیا" بعید القیاس مدت ہوئی جب لوگ مجھے ایلن ڈیزی کہتے تھے۔ اس کے بعد مسنر فاسٹر کے لقب سے پکاری جانے لگی۔ اب انھیں ناموں سے یاد کی جاتی ہوں جو پہلے بتا دئے ہیں!"
ایلن ڈیزی! فاسٹر! مسنر فاسٹر! ان ناموں نے دھائیٹ کو جنجھوڑ کر بیدار کردیا۔ پرانے قصے یاد آگئے۔ معلوم ہوا ان ناموں کو دبے ہوئے نقش کی طرح قلب چھپائے تھا جو ذرا سی تحریک میں ابھر آئے۔ اس وقت کی خوشی ناقابل بیان ہی۔ دھائیٹ نے بمشکل اپنے جذبات دبا کر مزید تحقیقات کی غرض سے دریافت کیا۔"
دھائیٹ "غالباً تم عظیم آباد میں رہتی تھیں؟"
ضعیفہ کا دماغ روشن ہو چلا تھا۔ ایک ایک کر کے گذشتہ واقعات حافظہ نشین ہوتے جاتے تھے اس نے فوراً کہا۔"
ضعیفہ "عظیم آباد نہیں۔ میں کلکتہ کے ایک خوبصورت بنگلے میں مقیم تھی جس کے چاروں طرف خوشنما فرحت بخش بغیچہ تھا۔ میری پیاری روز فاسٹر اپنی دایہ کے ساتھ کنجوں اور چمنوں میں کھیلا کرتی تھی۔ اُسے پھولوں سے بہت شوق تھا۔ اس کے باپ نے پیاری بچی کے لئے سیکڑوں قسم کے پھول بغیچہ میں جمع کر دئے تھے۔ ہائے یہ سب خواب کا سامان تھا جو آنکھ کھلتے ہی غائب ہو گیا، اگر اُس کی کچھ اصلیت ہو سکتی ہے، تو یقین جانو وہاں اب بھی شاداب پھول موسم بہار کی جان ہوتے ہوں گے۔ ہوا سے لہرانے والا سبزہ اب بھی اپنی طراوت سے نظروں میں ٹھنڈک بخشتا ہوگا۔ آہ میرے نصیب میں وہ لطف نہ تھا۔ میری بچی مجھ سے جدا کر لی گئی۔ میرا شوہر نہ معلوم زندہ ہے یا مر گیا! میں مدت دراز سے اندھیرے قید خانے میں سڑ رہی ہوں۔ زندگی شیطان کی آنت سے کچھ زیادہ دراز ہی جو جانستاں مصائب برداشت کرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوتی!"
ضعیفہ کی آواز گلوگیر ہو گئی ورنہ اور بہت کچھ کہتی۔ آنکھوں سے جوئے اشک جاری

ہو گئی۔ اسکی غم انگیز موثر داستان نے دھائیٹ کی عجیب کیفیت کردی اب بے اختیار رونے کو جی چاہا لاکھ لاکھ ضبط سے کام لیا لیکن آنسو نکل ہی آئے۔ نصف گھڑی تک خاموشی رہی صرف سسکیوں کی آواز فضائے سکوت میں گونج جایا کی۔ بمشکل اپنا دل سنبھال کر دھائیٹ نے کہا؛

دھائیٹ؛ "تمھاری روز فاسٹر بیمار ہو کر مرگئی یا کسی نے تم سے چھین لیا؟"

ضعیفہ؛ "بیمار پڑکے مرتی تو دل کو صبر آجاتا۔ آہ اس کا قصہ بڑا حسرت ناک ہے موسم بہار کے آغاز میں شام کو معمولاً بغیچہ میں کھیل رہی تھی۔ میں بھی چہل قدمی کر رہی تھی۔ سوئے اتفاق سے مجھے بنگلے میں کسی ضرورت سے جانا پڑا وہاں سے واپس ہو کر روز فاسٹر کو وہاں نہ پایا جہاں چھوڑ گئی تھی۔ خیال گذرا کسی کنج میں پھول چن رہی ہوگی۔ مگر یہ میری غلطی تھی۔ اسے کوئی چرا لے گیا چراغ جلنے کے بڑی دیر بعد خود باغ کا کونا کونا تلاش کیا۔ اس کا سراغ نہ ملا۔ آدمیوں کو جستجو کے لئے دوڑایا کچھ حاصل نہ ہوا۔ پولیس میں رپورٹ کی۔ انعامات کے اعلان شایع کئے۔ کچھ فائدہ نہ ہوا ایک ماہ بعد اس کی وفات کی خبر ایک مقامی اخبار میں شایع ہوئی۔ اس وقت تک میرے دل کو یقین نہ تھا۔ میں پاگل ہو گئی۔ اب تک اس کا نام حرز جان بنائے ہوں، مگر وہ کہاں؟"

دھائیٹ؛ "تم اس محبس میں کیوں کر آئیں؟"

ضعیفہ؛ "مجھے یاد نہیں جس قدر یاد ہے، وہ یہ ہے جب میں بیٹی کے غم میں دیوانی ہو گئی تو میرے شوہر نے چند تیمار داروں کی مدد سے مجھے ایک جہاز پر سوار کر کے سفر کیا، نہ جانے کب تک دریا میں رہی لیکن ترائی نے کچھ فائدہ نہ کیا، جنون بڑھتا ہی گیا۔ اس کے بعد نہ جانے کیوں کر یہاں پہنچا دی گئی؟"

دھائیٹ؛ "پھر؟"

ضعیفہ؛ "پھر کچھ معلوم نہیں! یہ بھی نہیں جانتی آج کل کہاں ہوں!"

دھائیٹ؛ "یہ مکان کلکتہ میں ہے محلے کے متعلق میں بھی نہیں کہہ سکتی، کل شب کو چند بدمعاش زبردستی بے ہوشی سنگھا کر یہاں لے آئے ہیں۔ ان کے اغراض کا علم اس وقت تک نہیں ہے! جس طرح تمھاری داستان غم انگیز ہے اسی طرح میرا

قصہ بھی دردناک ہی، تین برس کی عمر میں مجھے ظالموں نے میرے والدین سے چھڑا دیا۔ نہ معلوم انھوں نے میری خبر لی یا نہیں؟ مگر اب تک میں اُن کے ملنے کی آرزو کرتی ہوں۔ مجھے لوگوں نے عظیم آباد میں دریا کنارے خاک پر پڑا پایا تھا۔ میں اتنا کم سن تھی کہ اپنے والدین کا نام و پتہ نہ بتا سکی۔ وہیں کے ایک چرچ میں پرورش پائی لیکن اتنا یقین ہی میں عظیم آباد میں پیدا نہیں ہوئی!"

ضعیفہ "تم کیوں کر معلوم ہوا عظیم آباد میں پیدا نہیں ہوئی ہو؟"

دھائیٹ "میں جس مکان میں رہتی تھی وہ امیرانہ سامان سے آراستہ تھا اس کے چاروں طرف باغ تھا۔ شام اپنی کھلائی کے ساتھ بغیچہ میں کھیلا کرتی تھی۔ کبھی کبھی والد کے ساتھ دریا کنارے جاتی تھی۔ وہاں ایک پارک تھا۔ اُس میں بینڈ بجا کرتا تھا۔ ہزاروں آدمی وہاں ہوتے تھے۔ بہت سے بچے بھی آتے تھے میں ہم سن بچوں کے ساتھ بینڈ کی سریلی آواز پر خوش ہو کر رقص کیا کرتی تھی۔ ہائے وہ باتیں وہ طمانیت نصیب سے اجڑ گئی اور......؟

دھائیٹ کی گفتگو کے ساتھ ایلن ڈیزی (ضعیفہ) کا چہرا رنگ بدل رہا تھا وہ صبر و تحمل سے اُس کی گفتگو سن رہی تھی۔ مگر کچھ یاد آجانے سے ضبط نہ کر سکی دھائیٹ کی بات کاٹ کر اٹھی اور دھائیٹ کی گدی سے لہرانی والی زلفوں کو ہٹاتے ہوئے بولی" ایلن ڈیزی "میری روز فاسٹر کے پھوڑا نکل آنے سے آپریشن دیا گیا تھا۔ اگر تمھاری گدی میں نشتر کا نشان ہی، تو پھر کوئی شبہہ نہیں تم ہی میری روز فاسٹر ہو۔

دھائیٹ کی گردن پر نشتر کا نشان موجود تھا۔ جس کا خود دھائیٹ کو بھی خیال نہ تھا۔ ہمیشہ بالوں میں پوشیدہ ہونے کی وجہ سے کبھی اس کی نظر نہ پڑی تھی۔ ایلن ڈیزی نے کھڑکی کے ٹوٹتے ہوئے شیشے کی طرف دھائیٹ کی پشت کر کے نشان دیکھا دیکھتے ہی اس کی زبان سے نعرۂ مسرت نکلا اُس نے جوش میں دھائیٹ کے گلے میں بانہیں ڈال کر منھ چومتے ہوئے کہا"

"خدا کا شکر! اتنی مدت کے بعد میری پیاری لڑکی مل گئی۔ اب مجھے کوئی رنج نہیں اور........"

غیر متوقع شادمانی نے غشی طاری کر دی اور کہتے ہی آنکھیں بند کر لیں اور بے ہوش

ہوگئی۔ وھائیٹ بھی خوشی کے آنسو بہا رہی تھی ہرچند غش تو نہ آیا تھا لیکن بیخودی طاری تھی۔ ماں بے ہوش تھی اور اُسے اتنا ہوش نہ تھا جو ہوشیار کرنے کی تدبیر کرتی! کچھ دیر کے بعد حالت اعتدال پذیر ہونا شروع ہوئی۔ ایلین ڈیزی کو بھی ہوش آگیا۔

وھائیٹ "پیاری ماما! یہ امید کہاں تھی ہم لوگ یکا یک یوں مل جائیں گے پاک مسیح نے ہماری حالت زار پر رحم کھایا۔ آج کا دن یادگار ہے۔ غالبًا ہماری زندگی میں ایسا مبارک دن کوئی نہ ہوگا!

ایلین ڈیزی " ہاں اب مجھے گذرنے والے مظالم کی پروا نہیں۔ میں اپنی پیاری لڑکی کے سامنے اسی قید خانے میں شاد شاد مرجاؤں گی "

وھائیٹ " خدا نہ کرے ماما! ایسی باتیں زبان سے نہ نکالئے "

ایلین ڈیزی " خیر جانے دو۔ تم پر اتنے دنوں کیا گذری؟

وھائیٹ " واقعات دوہرا کر " یہ میری سرگذشت ہے "

وھائیٹ نے بھیڑئیے کی ملازمت کا قصہ نہ بیان کیا۔ اگرچہ اُس کے جسم میں بھیڑیے کی بھڑکیلی پوشاک تھی لیکن کچھ تو اندھیرے میں سوجھی نہیں، کچھ ایلین ڈیزی نے خیال بھی نہ کیا "

ایلین ڈیزی " تمھیں قید کرنے میں نہ جانے کیا مصلحت ہے۔ پیاری بیٹی! یہ لوگ بڑے ظالم ہیں۔ مجھ پر جو بد عتیں کی گئیں اگر پہاڑ پر کی جاتیں تو موم ہو کر بہہ جاتا! دیکھتی نہیں ہو ہڈی پسلی ایک ہو رہی ہے۔ آہ تم پر سنگین مظالم گذرتے کیوں کر دیکھا جائے گا۔ تم جس طرح ممکن ہو مجکو میرے حال پر چھوڑ کر بھاگ جاؤ مجھے یہ لوگ قتل بھی کر ڈالیں تو حرج نہیں۔ تمھارا رونیاں میلا نہ ہو۔ میری یہی تمنا ہے چند روز ہوئے ایک شخص یہاں آیا تھا اور تمھارا نام لے کر مجھے یہاں سے نکال لے جانا چاہتا تھا۔ کاش وہ پھر آجائے تو تم ضرور اُس کے ساتھ چلی جاؤ "

وھائیٹ " سوچ کر " یقینًا ولیم ارتھر یہاں آیا ہوگا۔ اُس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ " تمھارے والدین کا پتا لگا کر تمھیں اُن سے ملا دوں گا "

ایلین ڈیزی " ولیم ارتھر کون!

وھائیٹ " ایک شریف نوجوان ہے لیڈی گرے گوری کے یہاں مجھسے تعارف ہوا۔

ہوا تھا۔ بڑا نیک رحیم، خلیق ہے۔ میرے ساتھ بڑی ہمدردی کرتا ہی۔ یقین ہی مجھے تلاش کرتا ہوا ضرور آئے گا۔"

ایلین ڈینزی "تم ضرور اس کے ساتھ نکل جاتا۔"

وھائیٹ "میں آپ کو بھی لے چلوں گی۔ جب تک وہ آئے احتیاطاً ہم لوگوں کو اجنبی بنا رہنا چاہیئے اگر ہمارے گرفتار کرنے والے اس راز سے واقف ہو جائیں گے تو علیحدہ کر دیں گے۔"

ایلین "آہ یہ ظلم سہا نہ جائے گا۔ تم جو کہو گی میں وہی کروں گی۔"

وھائیٹ "اس وقت سے اب روز فاسٹر کا نام بھی زبان سے نہ نکالئے نہ مجھے بیٹی کہئے۔ جب ہمارے مددگار یہاں پہنچ جائیں گے اس وقت ہم کو اختیار رہیگا کہ اس راز کو ظاہر کر دیں۔"

باب ۲۸

"مسٹر فاسٹر"

ملوتی کے رخصت ہونے کے بعد ولیم ارتھر نے ساری رات تڑپ تڑپ کر بسر کی کسی پہلو قرار نہ پایا۔ آدھی سے زیادہ رات کو دوڑ دھوپ میں تمام ہو چکی تھی بقیہ حصۂ شب پریشان خیالیوں کی نذر ہو گیا!"

جب چڑیاں گھونسلوں میں بیدار ہو کر خالق عالم کی حمد و ستائش میں رطب اللساں تھیں۔ تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگ گئی۔ مشکل سے دو گھنٹے سونے پایا ہوگا کہ ولائتو نے بیدار کر دیا۔ خمار آلود آنکھیں ملتا ہوا اٹھا چار تیار تھی، جی نہ چاہنے پر بھی سستی دکاہلی دور کرنے کو ایک پیالی پی۔ ۱۱ بجے دن تک ملوتی کا انتظار کیا گمان تھا چیف پولیس مسٹر ہیم سے مشورہ کرنے کے بعد ملوتی ملنے آئے گا۔"

وقت گذرتا دیکھ کر طبیعت میں اضطراب پیدا ہوا۔ کپڑے پہنے، ولائتو کو حاضر رہنے کا حکم دے کر نکل کھڑا ہوا، کہاں جائے گا؟ کیا کرے گا؟ کچھ بھی طے نہ کیا۔ کوئی خاص کام

تھا، خاص ٹھکانا دل کی بیتابی ادھر سے اُدھر لئے پھرتی تھی!

سارا دن گھومنے پھرنے میں گذار دیا۔ اس کی دوڑ ملونی سے دھائیٹ، اور دھائیٹ سے ملونی کے گھر تک تھی۔ دن بھر میں دونوں گھروں کی خاک لے ڈالی مگر نہ تو دھائیٹ ہی کا سراغ ملا! نہ ملونی سے ملاقات ہوئی۔ جب وہاں گیا دربان نے کہہ دیا باہر گئے ہیں۔ دھائیٹ کے گھر میں دربان بھی نہ تھا کنڈے میں لٹکنے والا قفل دور ہی سے بے نیل مرام واپس کرنے کی کوشش شروع کر دیتا تھا!"

تمام روز کے بے گنتی بے حساب پھیروں نے ولیم کو بالکل ہی خستہ کر دیا تھا۔ غذا میں صرف وہی چار کی پیالی ہوئی تھی جو ولانٹو نے بغیر کہے کسنے معمولاً تیار کر کے دے دی تھی!"

ناکام کوشش سے اکتا کر شام کے بعد گھر واپس آیا! محنت شاقہ نے چہرا کمہلا دیا تھا۔ ولانٹو صورت دیکھتے ہی دلی کشاکش و اضطراب کو تاڑ گیا۔ وہ ادنیٰ خدمتگار تھا خواہ مخواہ کرید کرید کر واقعات دریافت کرنے کا مجاز نہ ہونے پر بھی سوال کر ہی دیا!"

ولانٹو "سرکار کئی روز ...."

ولیم "سمجھ کر" ہاں میں پریشان ہوں۔ بسا اوقات چھوٹے چھوٹے واقعات سخت پریشانیوں کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ تو بھی تردد کی بات نہیں۔ بہت جلد ان افکار سے نجات ہو جائے گی۔ کیا میری عدم موجودگی میں مسٹر ملونی آئے تھے؟"

ولانٹو "فقرہ سمجھ کر" جی نہیں یہ کل تھیٹر کی آتش زدگی اور ایک ایکٹریس کے غائب ہونے کا واقعہ اخبار میں چھپا ہے۔ آپ خود تشریف لے گئے تھے۔ آخر اصلیت کیا ہے؟"

ولیم "ٹال کر" کچھ بھی نہیں! اتفاقیہ آگ لگ گئی تھی۔ جاؤ باہر بیٹھو۔ اس وقت تنہائی میں کچھ غور کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر ملونی آئیں تو یہیں بھیج دینا"

ولانٹو چلا گیا۔ ولیم ارتھر کو خیالات نے گھیر لیا! دھائیٹ کی گمشدگی کا راز ہنوز تاریکی میں تھا اس کی عقل اصلیت معلوم کرنا چاہتی تھی۔ دھائیٹ سے بے دفائی کی اُمید کسی طرح نہ تھی۔ بخوبی جانتا تھا، اگر دنیا بھر کی دولت اُس کے سامنے ڈھیر کر دی جائے تو بھی نظر اٹھا کر نہ دیکھے! یقیناً کسی نے فقرے بہانے، یا جبر و ظلم سے گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار کرنے والوں میں لیڈی گرے گوری کی پارٹی پر توی شکوک اٹھے۔ دلسن ایک بلائے بے درماں تھا۔ کننگھم دولت کے غرور میں فرعون بے سر و ساماں بنا تھا بس فلورین

اپنی خواہشوں کے آگے دنیا ہیچ سمجھتی ہے۔ جوزفائن۔ اُف فرانسیسی ناگن فتنہ روزگار ہے۔ یہ لوگ اتفاق کرکے ہر ممکن بلا نازل کرسکتے تھے۔"

ولیم ارتھر کی آنکھوں سے شرارے گرنے لگے۔ چہرا غصہ سے تمتمانے لگا۔ جی چاہا اسی وقت ایک ایک کے گھر میں گھس کر چالبازیوں کا انتقام لے۔ اُف! کیسا مجبور تھا؟ ملونی نے سخت ممانعت کردی تھی کہ اس واقعہ کے متعلق زبان سے ایک جملہ بھی نہ نکلے! قہر درویش بجان درویش! جذبات قصاص کو گھونٹ گھونٹ کر سینے میں دبا دیا۔"

رات! کسی نہ کسی طرح بسر ہوگئی۔ صبح نمودار ہوئی۔ ناشتہ کرکے پھر کوچہ نوردی کو نکل گیا۔ ۲ بجے دن کو چورنگی کے رسٹورنٹ میں کھانا کھایا۔ اگرچہ نوالے حلق سے نکلے آتے تھے۔ مگر بے غذا رہ کر صحت کو معرض خطر میں ڈالنا حماقت تھی۔ کھانے سے فارغ ہوکر دو بجے تک گھومتا رہا۔ دو بجے کے بعد ملونی کے مکان پہونچا دربان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ابھی باہر سے تشریف لائے ہیں۔ اطلاع کو کہا۔"

خبر پاتے ہی ملونی نے اندر بلالیا۔ جیسا دربان نے کہا تھا حقیقت میں ویسا ہی تھا ملونی نے دو روز میں ہیم کے ساتھ رہ کر دنیا اندھیر کردی تھی۔ اور بہت کچھ واقعات دریافت کرلئے تھے۔ ولیم کو دیکھتے ہی بولا۔"

ملونی۔" خیریت تو ہے؟ منھ پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں؟ معلوم ہوتا ہے۔ اس درمیان میں تم نے ایک گھنٹا بھی آرام نہیں لیا!"

ولیم۔" آپ کا خیال صحیح ہے۔ تین راتیں اور دو دن جاگتے ہی گذرے۔ بمشکل سے چند گھنٹے نیند آئی، وہ بھی بدخوابیوں سے بھری تھی۔ کہئے کچھ پتا معلوم ہوا؟"

ملونی۔" ہاں تھوڑا بہت سراغ ملا ہے۔ توقع سے زیادہ مسٹر ہیم نے کوشش کی۔"

ولیم۔" وھائیٹ کہاں ہے؟"

ملونی۔" وھائیٹ کا حال اب تک مخفی ہے۔ کل دس بجے دن کو ہم اور یہاں آئیں گے۔ ہم لوگ اُن کے ہمراہ مسٹر فاسٹر کے پاس تحقیقات کو جائیں گے۔ ہمیں زیادہ تر مشکل اس وجہ سے پیش آتی ہے کہ باقاعدہ تفتیش نہیں کرتے۔ پولیس کے ہاتھوں میں تحقیقات دینا چند در چند مصلحتوں سے اچھا نہیں۔ اب تک جو کچھ دریافت کیا ہے، بالکل پرائیویٹ طریقے سے اور آئندہ بھی اسی عنوان سے کام چلایا جائے گا۔"

ولیم :" آپ کی مصلحتیں حکیمانہ افعال ہیں، میں اُن میں دخل دینا پسند نہیں کرتا۔ صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں، مسٹر فاسٹر کون بزرگ ہیں، اُنھیں اِن معاملات سے کیا علاقہ ہے؟"
ملوفی :" سردست تمھارے اطمینان کو اتنا ہی کافی ہے کہ مسٹر فاسٹر ایک دولت مند شخص ہے جس نے اپنی زندگی محض گمنامی میں بسر کرنا پسند کیا ہے، نہ وہ سوسائٹی میں کبھی شریک نہیں ہوتا۔ اُسی کے روپیہ سے ولسن اور لیڈی گرے گوری گلچھرے اڑاتی ہیں۔ وہی مس فلورین کا چچا بتایا جاتا ہے۔ میرے نزدیک اس کی زندگی راز ہے۔ اگر اس نے ہم لوگوں سے ملنا پسند کیا تو تعجب خیز رازوں کا انکشاف ہوگا۔"

چند باتیں کرنے کے بعد ولیم ارتھر رخصت ہو کر گھر آیا۔ ملوفی کی گفتگو تسلی بخش تھی، بارہا اُس نے دھائیٹ کے ملنے کی امید دلائی لیکن ولیم ارتھر کی پریشانیوں میں ذرہ بھر کمی نہ ہوئی۔ اُتنا دن اور رات بسر کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا محبت اور خیالات پریشاں ہمیشہ دست و گریباں رہتے ہیں۔ جو دل محبت پذیر ہوگا اس میں پریشان خیالیوں کی کثرت لازمی و ضروری ہے۔ بدشواری دن کٹا رات ہوئی۔ رات بھی وہ رات! جس کے بعد صبح کی صورت پر عنقا سے کم نہیں۔ طرہ یہ کہ انتظار کی تکلیف بھی ساتھ لگی تھی۔ خیر بہر طور رات بھی اپنی سیاہ چادر لپیٹ کر کافور ہوگئی۔ دس بجے دن کو مسٹر ہیم آنے والے تھے۔ ولیم ارتھر ٹھیک آٹھ بجے ملوفی کے مکان پہنچ گیا۔ دو گھنٹے اس قدر طویل ہو گئے اگر شاید دو روز بھی کے سامنے حقیقت نہیں رکھتے۔ ہر پانچ منٹ کے بعد ولیم کی نظر گھڑی پر جاتی تھی کوئی موٹر ادھر سے گذرا اور اُس نے ہیم کی آمد خیال کر لی! کوئی آہٹ ہوئی اور خیر مقدم کو کھڑا ہو گیا!

خدا خدا کر کے کلاک نے دس بجائے۔ اسی وقت دروازے پر ایک موٹر کار ٹھہری اور دربان نے مسٹر ہیم کے آنے کی خبر دی۔ دروازے تک دونوں شخص پیشوائی کو گئے تپاک و گرم جوشی سے ہاتھ ملائے گئے۔ ملوفی نے ولیم ارتھر کو ملوایا اور تینوں آدمی کمرے میں آکر بیٹھے۔"

ہیم! طویل القامت۔ لاغر اندام شخص تھا۔ چہرے پہ ہڈیوں کے سوا گوشت کا نام نہ تھا۔ ناک بڑی اور نتھنے پھیلے ہوئے۔ آنکھیں لمبوتری اور حلقوں سے ابھری ہوئی سر بڑا اور بال تھا آٹھ انگشت چوڑا سر پر گنج۔ انگریزی ڈریس استعمال کرتا تھا۔ صورت پر

رعب و داب نہ ہونے سے بھی دیکھنے والا اُس کے غور و خوص اور زیرکی کا اندازہ کر سکتا تھا اس صورت و شکل کے آدمی اکثر پُر فتن اور چالاک ہوتے ہیں۔ ہیم میں چالاکیاں تھیں۔ اُنھیں کی بدولت چیف پولیس کے عہدے پر ممتاز ہوا تھا۔ لیکن فطرتاً نیک، صاف دل اور شریف دوست تھا۔ مقدمات کی تفتیش میں پوری دلچسپی لینے کا عادی تھا۔ دوران تحقیقات میں لوگوں کے حفظ مراتب کا لحاظ ملحوظ خاطر رہتا۔ ایک طرف مجرموں کا قوی دشمن تو دوسری جانب بے قصوروں کا زبردست حامی تھا۔ دوستوں کے ساتھ پولیس کی چالیں چلنا سیکھا ہی نہ تھا۔ خلوص و ایثار ایسی نمایاں صفتیں تھیں جو سارے بنگال میں آفتاب کی طرح درخشاں تھیں"

ملونی! اس کا لنگوٹیا دوست تھا۔ اگرچہ برسوں دونوں سے ملاقات کی نوبت نہ آتی تھی مگر جب سامنا ہو جاتا تو وہی پرانی بے تکلفی قدیمی محبت کے برتاؤ برتے جاتے۔ دھائیٹ کے معاملے میں جب ملونی نے تحریک کی تھی، اپنا کام سمجھ کر انجام دہی پر طلا ہوا تھا"

کمرے میں آتے ہی اس نے ولیم ارتھر سے سوالات شروع کر دئے۔ چند باتوں سے مطلب نکالنا اس کے آگے معمولی بات تھی۔ محض پانچ منٹ کی گفتگو میں اُس نے ولیم ارتھر سے اُس جاسوسی کا حال دریافت کر لیا، جو ابتک راز کی طرح ولیم کے سینے میں مضمر تھا۔

ہیم "تو یہ کہئے آپ بھی آدھے جاسوس ہیں؟ کاش پہلے بتا دیتے تو اب تک مس دھائیٹ اور نامعلوم الاسم عورت آزاد کرائی جا سکتی تھی"

ولیم "آپ کو یقین ہی دھائیٹ بھی وہیں ہی؟"

ہیم "جی ہاں!

ولیم" تو ہمیں پہلے وہیں چلنا چاہئے۔

ہیم" نہیں! اب تو مسٹر فاسٹر سے ملے بغیر کوئی کام نہ کروں گا۔

بوے نے ٹیبل پر نقری کشتی میں لگا ہوا چاء کا سامان چن دیا۔ ملونی نے تین پیالیں بنائیں ایک ایک ولیم ارتھر اور ہیم کو دی ایک خود لی۔ چاء پی کر سب لوگ باہر آئے ملونی کی گاڑی تیار تھی سوار ہو کر مسٹر فاسٹر کے مکان کی طرف انتہائی روانہ ہوئے۔

راستے بھر آپس میں موجودہ مسئلہ پر باتیں ہوتی رہیں۔ ولیم نے کہا"
ولیم "اگر دھائیٹ اس عورت کی بیٹی ہے، تو ماں بیٹیوں کو ایک جگہ رکھنا اول نمبر کی بھول ہے!"
ملوئی "واقعی یہ غلطی اُن کے منصوبوں کو تباہ کرنے والی ہے"
ہیم "ولسن یا اُس کے اور صلاح کاروں کو شاید معلوم نہ ہوگا۔ وہ سمجھتے ہوں گے۔ دھائیٹ مجہول النسب لڑکی ہے!"
گاڑی فاسٹر کے دروازے سے جا لگی۔ تینوں شخص اترے پہلے ادھر اُدھر دیکھا مکان کی کھڑکیاں کھلی تھیں۔ معلوم ہوتا تھا کوئی شخص رہتا ہے۔ اکثر ولیم اور ملوئی کو ادھر آنے کا اتفاق ہوا ہے ہمیشہ مکان کو مقفل و غیر آباد پایا ہے"
ملوئی "ولیم! معلوم ہوتا ہے مسٹر فاسٹر گھر میں موجود ہیں۔ یہ بہت اچھا ہوا اگر ہمیشہ کی طرح آج بھی بنگلوں کو بند پاتا تو سخت مایوسی ہوتی"
ہیم " ولیم کے جواب دینے سے قبل" غالباً آپ لوگوں کے پاس ریوالور ہوں گے میں اندر جاتا ہوں آپ لوگ یہیں ٹھہریں۔ اگر کچھ اونچ نیچ ہوگی تو میں فوراً فیر کروں گا آپ لوگ مکان میں داخل ہو جائیے گا۔ پولیس کا انتظام بھی کافی ہے۔ کانسٹبل ولسن اور فاسٹر کے مکان کو گھیرے ہیں گھبرانے یا اندیشہ کرنے کی ضرورت نہیں"
ولیم اور ملوئی نے اُس کو تنہا جانے دینے سے انکار کیا لیکن ہیم نے سماعت نہ کی۔ انھیں گاڑی کے پاس چھوڑ کر فاسٹر کے مکان میں داخل ہوا۔ اندر قدم رکھتے ہی ایک سیاہ فام موٹے تازے دربان نے روک کر دریافت کیا"
دربان "آپ کس کے پاس جانا چاہتے ہیں؟"
ہیم "مسٹر فاسٹر سے ملنا چاہتا ہوں"
دربان "آج وہ کسی سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے!"
ہیم "کسی سے ملاقات کریں یا نہ کریں، مجھ سے ضرور ملاقات کریں گے۔ تم صرف اتنا کہہ دو ایک شریف آدمی ولسن کے بارے میں کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہے"
دربان پس و پیش کرتا تھا۔ ہیم نے کڑے تیوروں سے گھور کر ڈانٹا۔ ناچار وہ اندر گیا اور چند منٹ بعد واپس آ کر کہا"

دربان "صاحب نے سلام دیا ہے۔"
ہال کمرے میں پہنچ کر ہیم ایک ادھیڑ و خوب صورت شخص سے دوچار ہوا۔ اس کے چہرے سے سنجیدگی و متانت کے ساتھ تشویش و انکار نمایاں تھے۔ ہیم کو پولیس نے جو حلیہ بتایا تھا اُس سے پہچان لیا کہ یہی مسٹر فاسٹر ہیں۔"
ہیم "کیا میں مسٹر فاسٹر کے روبرو ہوں؟"
فاسٹر "سگار کا کش کھینچ کر" جی "ارشاد ہو جناب ولسن کے باب میں کیا کہنا یا پوچھنا چاہتے ہیں؟"
ہیم "جی ہاں انھیں کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بالکل ہی پرائیویٹ طور پر"
فاسٹر "یہاں میرے سوا کوئی نہیں، شوق سے فرمائیے۔ ہاں! پہلے مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ جو شخص مجھے گفتگو کی عزت دینا چاہتا ہے۔ وہ کون ہے؟"
ہیم "چیف پولیس مسٹر ہیم ڈیڈ یکٹو!"
فاسٹر "ہاتھ ملاکر" مجھے فخر نیاز حاصل کرکے بہت مسرت ہوئی (تعجب سے) لیکن مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ عرصہ ہوا میں نے دنیا ترک کردی، گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہوں سوسائٹی سے کوئی تعلق نہیں رہا!"
ہیم "مجھے معلوم ہے"
فاسٹر "خیر! اپنا مطلب فرمائیے"
ہیم "ولسن سے اور آپ سے کیا تعلقات ہیں؟"
فاسٹر "ولسن ایک زمانے میں میرا ملازم تھا۔ اب اُس نے دولت جمع کرکے خود مہاجنی کا کاروبار شروع کیا ہے"
ہیم "معاف کیجیئے گا! کیا آپ نے ایک عورت کو اُس کی مرضی کے خلاف ولسن کے مکان میں قید کر رکھا ہے؟"
فاسٹر کا چہرا سرخ ہوگیا۔ مگر فوراً جذبات کو دباکر اصلی حالت پر آگیا۔ اس تغیر و تبدل میں چند سکنڈ سے زیادہ وقفہ نہیں لگا"
فاسٹر "یہ کون کہتا ہے؟"
ہیم "محلے والوں نے پولیس میں رپورٹ کی ہے۔ اس کی گریہ وزاری سی انھیں

راتوں کو سونا نصیب نہیں ہوتا!"
فاسٹر "محض غلط! میرا پڑوسی ولسن کے سوا کوئی نہیں، خیر ان باتوں سے کیا فائدہ؟ میرا مکان حاضر ہے، اگر آپ دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں"
ہیم "غلط نہ کہئے۔ یہ خبر بالکل صحیح ہے"
فاسٹر "بالفرض صحیح ہے، تو مجھے کیا؟"
ہیم "ولسن آپ کی بدولت بڑا آدمی ہو گیا ہے، نیز معتبر ذریعوں سے معلوم ہوا ہے آپ ہر طرح اس کے شریک ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا پہلے آپ کو آگاہ کر دیا جائے۔ ورنہ سرکار سے ولسن کی گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو چکا ہے چونکہ میں کسی بڑے آدمی کی توہین پسند نہیں کرتا اسواسطے نجی طور پر معاملات طے کرنا چاہتا ہوں۔ حقیقت میں کوئی عورت اسیر کی گئی ہے تو اُسے راضی کر کے آزاد کر دیجئے۔ ورنہ پولیس کو آپ جانتے ہیں بال کی کھال نکالتی ہے۔ سیکڑوں برس کے پرانے واقعات پبلک میں آ جاتے ہیں۔ ہاں اگر عورت پاگل ہے۔ تو پولیس کو دست اندازی کا حق حاصل نہیں میں نے مختصراً کل حالات ظاہر کر دئے، آپ جو مرضی ہو کیجئے"
فاسٹر "بڑے غور کے بعد" آپ کا خیال غلط نہیں۔ وہاں ایک پاگل عورت ہے"
ہیم "کب سے پاگل عورت بند ہے؟"
فاسٹر "پندرہ سولہ برس سے!"
ہیم "آپ اس کے حسب و نسب یا واقعات سے واقف ہیں؟"
فاسٹر "کچھ سوچ کر" اگرچہ میری رسوائی کا قصہ ہے، لیکن بغیر ظاہر کئے چارہ نہیں، حقیقت حال یہ ہے کہ وہ میری بیاہتا بیوی ہے۔ قیام امریکہ کے زمانے میں اُس سے عقد کیا تھا۔ وہ میرے ساتھ اسی مکان میں رہتی تھی پندرہ سولہ برس ہوئے ایک واقعہ نے اُسکا دماغ خراب کر دیا دو سال تک ڈاکٹروں کے مشورے سے میں نے سمندر کی ہوا کھلائی۔ جب فائدہ نہ ہوا تو پاگل خانے میں دینے کا قصد کیا لیکن ولسن نے بدنامی کا خوف دلا کر اپنے پاس رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اُس کی سپردگی میں دیدیا۔ علاج معالجہ کو کافی رقم مقرر کر دی مجھے اس سے بے حد محبت تھی اس کی حالت زار دیکھی نہ گئی لہذا سیاحت شروع کی سال دو سال میں ایک مرتبہ

چند روز کے واسطے آتا ہوں۔ مگر اس کے پاس نہیں جاتا! کیوں کہ رنج ہوتا ہے۔ اسی زمانے سے میں نے دنیا سے قطع تعلق کر لیا۔ بقیہ زندگی سیر و سفر میں بسر کر دینا چاہتا ہوں!"

ہیمیم" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر" کیا لیڈی گرے گوری ان حالات سے واقف ہیں؟"

فاسٹر" چونک کر" لیڈی گرے گوری!"

ہیمیم" آپ حیران نہ ہوں، مجھے آپ کے اور ان کے تعلقات کا علم ہے۔ اگر آپ میرے سوالات کا ٹھیک جواب دیں گے تو یقین رکھئے یہ راز افشاں نہ ہوگا! مجھے یہ بھی معلوم ہے مس فلورین آپ کی صاحبزادی لیڈی گرے گوری کے بطن سے ہیں اور آپ انھیں اپنی تمام جائداد دینے کا قصد رکھتے ہیں!"

فاسٹر" تامل کرتے ہوئے" خیر! اس تذکرے سے کیا حاصل ہے؟ مجھے تمام باتیں تسلیم ہیں۔"

ہیمیم" چھیڑ کر" اس صورت میں غالباً آپ کی بیاہتا بیوی سے کوئی اولاد نہ ہوگی!"

فاسٹر" بمشکل گریہ روک کر" ہاں! بیاہتا بیوی سے ایک لڑکی ہوئی تھی۔ وہ بچپن میں عجیب عنوان سے گم ہو گئی۔ اس کے بعد اس کے مرنے کی خبر موصول ہوئی!"

ہیمیم" وہ آپ ہی کے یہاں سے گم ہوئی؟

فاسٹر" ہاں! اسی مکان سے!"

ہیمیم" آپ نے اسکی تلاش کی تھی؟"

فاسٹر" بہت"

ہیمیم" اسکے مرنے کی اطلاع کس نے دی تھی؟"

فاسٹر" ولسن نے"

ہیمیم" آپ کو فلورین سے بہت محبت ہے؟"

فاسٹر" فلورین! وہ نہایت مغرور لڑکی ہے۔ مجھے ذرا بھی محبت نہیں کیا کروں مجبوراً اسی کو جائداد کا مالک بناؤں گا۔ میں کبھی اس کو اپنے پاس نہیں بلاتا۔

اس نے اپنی ماں کے وتیرے اختیار کئے ہیں جو مجھے پسند نہیں!

ہیم "اگر آپ کی لڑکی زندہ ہو؟"

فاسٹر "اوہ! یہ کیوں کر ہو سکتا ہے! مسٹر ہیم آپ ایسے وقت میں مذاق کرتے ہیں جب میرا دل بجھ چکا ہے"

ہیم "یہ تو ناممکن نہیں" ممکن ہے وہ زندہ ہو اور کسی طرح آپ کو اس کے مرنے کا یقین دلا دیا گیا ہو"

فاسٹر "بفرض محال زندہ بھی ہے تو نہ معلوم کہاں اور کس عالم میں ہے؟ اب اس کے ملنے کی امید نہیں!"

ہیم "یہ نہ کہئے، خدا جامع المتفرقین ہے"

فاسٹر "ٹھنڈی سانس لے کر" کاش ایسا ہی ہو"

باب ۲۹

"گمشدہ لڑکی"

گذشتہ اذکار کے چھڑ جانے نے فاسٹر کو ملول وحزیں بنا دیا۔ باوجود ضبط شدید بھی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور وہ کچھ دیر کے واسطے ہر طرح کی گفتگو سے معذور ہو گیا ہیم نے بھی ازراہ دور اندیشی چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔ دیر تک بالکل سکوت کا عالم طاری رہا۔ وقت گذرنے دیکھ کر ہیم نے سلسلۂ کلام چھیڑا!"

ہیم "اگر ہرج واقع نہ ہو تو مجھے اپنی مخبوط الحواس زوجہ سے انٹرویو کرا دیجئے؟"

فاسٹر "حالت درست کرتے ہوئے" مضائقہ تو نہیں، خیال یہ ہے کہ وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں کہ نہ جانے کس طرح پیش آئے؟"

ہیم "آپ کچھ خیال نہ کیجئے میرے ہوش حواس درست ہیں۔ میں اُن کی باتوں کا خیال نہ کروں گا"

فاسٹر "ایک عذر اور بھی ہے۔ میں نے دلہن کو اپنے آنے کی اطلاع نہیں دی ہے۔ کیونکہ ایک

ہفتہ پہلے چلا آیا ہوں!"
ہیم "یہ تو ہمارے مقاصد کے لئے بہت بہتر ہے! اس کی ناواقفیت میں واقعات سمجھنے کا خاصہ موقعہ ہے۔ کیا اس کمرے کی کنجی آپ کے پاس نہیں ہے؟"
فاسٹر "کنجی تو ہے، قفل کی دو کنجیاں بنوائی گئیں تھیں ایک ولسن کے پاس رہتی تھی اور دوسری میرے قبضے میں!"
ہیم "پھر دیر کیا ہے؟ بسم اللہ کیجئے ع۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست!"
فاسٹر "جب آپ کو اس قدر اصرار ہے تو مجھے بھی عذر کی گنجائش نہیں۔ بارہ تیرہ برس بعد آج آپ کی وجہ سے میں بھی مسز فاسٹر کو دیکھ لوں گا۔ چند منٹ یہاں توقف کیجئے کمرے کی چابی لے آؤں۔"

فاسٹر چابی لینے چلا گیا۔ ہیم نے سمجھ لیا اس معاملے میں فاسٹر محض بے گناہ ہے، خرابیوں اور تباہیوں کا باعث ولسن اور لیڈی گوری ہے۔ غالباً انہیں دونوں نے سازش کر کے جائداد کی طمع میں دھائیٹ کو لاوارثوں کی طرح در در کی ٹھوکریں کھانے کو چھوڑ دیا۔ فاسٹر سادگی سے اب تک ان لوگوں کو دوست سمجھ کر اعتبار کرتا ہے، لیکن بہت جلد اسے اپنی عظیم ترین غلطی کا احساس ہو جائے گا۔

حسب وعدہ چند منٹ میں، فاسٹر مجلس کی کنجی لے کر واپس آ گیا اور ہیم کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے ولسن کے مکان کی طرف چل کھڑا ہوا۔ ہیم بھی چپ چاپ فاسٹر کے تعاقب میں ہو لیا۔ لیکن کیل کانٹے سے درست تھا پہلوں میں ریوالور تھا اور ریوالور پر ہاتھ ذرا سے کھٹکے میں فیر کا مصمم قصد کر لیا تھا!

فاسٹر کے مکان سے اندر ہی اندر ولسن کے مکان میں داخل ہونے کا راستہ تھا۔ آمد و رفت نہ ہونے سے جا بجا کوڑے کرکٹ کا ڈھیر لگا تھا۔ چلتے چلتے فاسٹر نے ہیم کو مخاطب کر کے کہا۔
فاسٹر "مسٹر ہیم آج پہلا موقعہ ہے کہ ولسن کے مکان میں جا رہا ہوں ورنہ آج تک میں وہاں کبھی نہیں گیا!"
ہیم "متعجب ہو کر" ہیں! آپ کبھی اس مکان میں نہیں گئے؟"
فاسٹر "ہاں یہ واقعہ ہے! مجھے امید ہے ولسن میری دوجہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ دیتا ہوگا۔"

انہی باتوں میں دونوں ولسن کے مکان میں داخل ہو گئے۔ دروازے پر پہنچ کر ہیم نے موجودہ ذکر کو ٹالنے کی غرض سے کہا "

ہیم " خدا میں سب قدرت ہی! آئیے پہلے موجودہ کام کو ختم کر لیں پھر کچھ اور باتیں کریں گے "

چوبی سیڑھیاں طے کرکے دونوں اس کمرے کے دروازے پر پہنچے جس میں بدنصیب ایلین ڈیزی اور مسز دھائیٹ مصیبت کی سخت ترین گھڑیاں بسر کر رہی تھیں۔ فاسٹر نے آہنی کنجی سے قفل کھولا۔ آگے پیچھے دونوں کمرے میں داخل ہوئے وہاں کی تعفن اور تاریکی دیکھ کر فاسٹر کا کلیجہ شق ہو گیا اور ولسن کی غداری و مکاری آئینہ ہو گئی اب اُسے سمجھ لیا مجھے سخت دھوکا دیا گیا۔ ایسے گندے کمرے میں دو گھنٹے صحت کا درست رہنا ناممکن ہی۔ اُسے اپنی حماقت پر سخت غصہ آیا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ ہونے والی باتیں ہو کر رہیں، تاہم جوش انتقام دل کو بیتاب کرنے لگا "

جس وقت یہ لوگ کمرے میں داخل ہوے ہیں، ایلین ڈیزی پر جنونی کیفیت طاری تھی۔ وہی بے سر و پا باتیں ہانک رہی تھی " دھائیٹ مجبورانہ ادا سے اُس کا منہ دیکھ کر خون کے آنسو بہا رہی تھی۔ حالت جنون میں بھی فاسٹر کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور چلا چلا کر کہنے لگی "

ایلین ڈیزی " فاسٹر! بے وفا ظالم فاسٹر! تو آگیا؟ اُف! تو نے مجھے مار ڈالا میری خبر تک نہ لی، میں اندھیری کوٹھری میں مرغ بسمل کی طرح پھڑپھڑایا کرتی تھی۔ کیا مجھے قتل کرنے کا ارادہ ہی؟ اچھا آ! کہیں اس المناک زندگی کا خاتمہ ہو چکے (دھائیٹ کو آگے بڑھاکر) لیکن مرنے والی کی نشانی کا خیال رکھنا ہائے میری گم شدہ بچی بہت عرصے کے بعد ملی ہی۔ تیری غفلتوں نے اسے روح فرسا مصائب کا شکار بنا دیا کاش مجھے آزاد رکھتا تو میں اپنے دل کے ٹکڑے کو کھوج کرکے نکال لیتی۔ پیاری روز فاسٹر دیکھ تیرا خود غرض باپ یہی ہی "

فاسٹر " روز فاسٹر! میری لڑکی! کیا یہ واقعہ ہی؟ کیا میں خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں؟ "

ایلین ڈیزی " جوش میں " ہاں ہاں! میری آنکھوں کا نور، میرے دل کا سرور پیاری روز فاسٹر یہی ہی۔ اسے مدعی جراکہ عظیم آباد لیگئے اور دریا کنارے لٹاکر غائب ہو گئے۔

ہیم:" یہ خیال درست نہیں ہو سکتا وہ......"

فاسٹر:" بات کاٹ کر، اُس نے ہمیشہ زبانی اور خطوط کے ذریعہ سے مجھے یقین دلایا ہی کہ مسنز فاسٹر کو سوا آزادی کے کسی بات کی تکلیف نہیں!"

ہیم:" مگر اُن کی گریہ وزاری شاہ راہ عام سے سنی جا سکتی ہی!"

فاسٹر:" ولسن کہتا تھا، راتوں کو اس کا جنوں دائرہ اعتدال سے متجاوز ہو جاتا ہی اسلئے بہت زور زور روتی اور شور کرتی ہی، دن کو عموماً افاقہ رہتا ہی!"

ہیم:" تقریر کا رخ بدل کر" کیا آپ نے کوئی وصیت نامہ تحریر کیا ہی؟"

فاسٹر:" ہاں! مس فلورین کو اپنی لڑکی تسلیم کرتے ہوئے تمام جائداد کا وارث مانا ہی! ہنوز وصیت نامہ پر رجسٹری نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں یہ بہت اچھا ہوا، آپ کی باتوں نے اس وقت میرے دل میں امید کی ہلکی روشنی پیدا کر دی ہی، کاش اس جائداد کا اصلی وارث مل......"

فاسٹر اگر کچھ نہ کہہ سکا، آواز گلوگیر ہو گئی اس نے بجبر آنسوؤں کو آنکھوں میں روکا مگر رخسارے زرد پڑ گئے، جبیں کی شکنیں دلی اندوہ و کشاکش کا پتا دینے لگیں۔ ہیم نے صراحت کے خیال سے کہا "

ہیم:" کون وارث؟"

فاسٹر:" وہی لڑکی جسے اب تک مردہ سمجھ رہا تھا! آہ وہ بہت پیاری لڑکی تھی تین برس کے سن ہی سے اس کے جوہر ہیرے کی طرح چمکنے لگے تھے۔ وہ جیتی ہوتی تو فرشتہ خصال ہونے میں ذرا بھی کلام نہ تھا۔ ہاں سے محبت کرنا میرا ادب اُس کے خمیر میں پڑا تھا۔ وہ سب سے محبتانہ پیش آتی تھی۔ اس کی بھولی باتیں سن سن کر ہم لوگ تو شاد ہوتے ہی تھے مگر میرے احباب بھی اس سے محبت کرنے لگے تھے!"

ہیم:" جانچنے کے خیال سے" فرض کیجئے وہ زندہ ہی اور آپ کو مل جائے تو....."

فاسٹر:" تو میں وصیت نامہ چاک کر ڈالوں۔ فلورین کو ایک حبہ بھی نہ دوں۔ وہ کس طرح میری جائداد کی مالک بننے کا استحقاق نہیں رکھتی وہ ناجائز تعلقات کا ثمر تلخ ہی بیلس نے لیڈی گرے گورہی کو کافی جائداد دیدی ہی اگر چلن سے چلے تو فلورین کی تمام عمر نہایت آسائش و فراغ بالی سے بسر ہو سکتی ہی میں نے بارہا اُسکی شادی کے لئے کہا۔ اب تک سماعت نہ ہوئی اُس عدول حکمی نے مجھے اور زیادہ متنفر کر دیا ہی!"

اس نے وہیں کے چرچ میں پرورش پائی اور اب طرح طرح کی محنت کرکے اپنا پیٹ پالتی تھی۔ ظالموں نے یوں بھی چین نہ لینے دیا یہاں قید کرکے لے آئے۔"

ایلین ڈیزی کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے، منھ سے کف جاری تھا۔ بار بار مٹھیاں باندھ کر کچکچاتی تھی۔ گو فاقہ کشی نے ہلنے کی طاقت نہ رکھی تھی۔ سوکھ کر ہڈی چمڑا رہگیا تھا۔ مگر اس وقت اس کی آواز سے مطلق ضعف و نقاہت کے آثار نہ پائے جاتے تھے۔

پے در پے واقعات نے فاسٹر کا دماغ معطل کردیا۔ وہ پوری طرح اپنی زوجہ کی حالت پر افسوس نہ کرسکا تھا کہ اچانک بیٹی کے ملنے کی اطلاع ملی۔ وہ بھی مخبوط الحواس پاگل کی زبان سے نہ یقین کرتے بنتا ہے، نہ انکار کرتے! تھوڑی دیر پہلے کلکتہ کے مشہور چیف پولیس ہیم کی زبان سے پر امید الفاظ سن چکا تھا۔ معاً خیال گذرا۔"

"اتنا زبردست و قابل ڈیٹیکٹیو بغیر سن گن پائے کوئی لفظ زبان سے"
"نکالنے کی جرات نہیں کرسکتا۔ کیا اس نے پہلے سے تحقیق کرلیا تھا؟"
"کیا یک بیک میری گذشتہ شادمانیوں کو پھر واپس کرنا چاہتے ہیں؟"
"میری غمگین زندگی خوش آئند مسرتوں سے بدل سکتی ہے؟" آہ!"
"اگر یہ سچ ہے تو خدا کی لاتعد ولاتحصا عنایتوں کا شکر واجب ہے۔"

فاسٹر۔" مزید اطمینان کے لئے" اگر یہ روز فاسٹر ہے، تو وہ نشان ......"
ایلین ڈیزی۔" دیکھو پوچھو، تم خود بالوں کو ہٹا کر امتحان کرسکتے ہو، وہ نشان بجنسہ موجود ہے!"

فاسٹر۔" آہ! یہ سچ ہے تو، موذیوں کو سخت سے سخت سزا دلوانا چاہیئے۔ انھوں نے میری تباہیوں میں ذرا بھی کسر نہیں رکھی۔ میری پیاری بچی کی زندگی برباد کی۔ میری بیوی کو پاگل بنایا۔ مجھے پندرہ سال تک خارج البلد رکھا۔ مسٹر ہیم! میں آپ سے امداد کا طالب ہوں میری مدد کیجئے۔"

ہیم۔" آپ اطمینان رکھئے جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔"

کچھ دیر تک فاسٹر سکتے کے عالم میں بت بنا کھڑا رہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب ذرا دل کی بھڑاس کم ہوئی تو بے خودانہ انداز سے دونو ہاتھ پھیلا کر "میری پیاری بچی" کہتا ہوا بڑھا۔ دھائیٹ کی رگوں میں بھی خون نے جوش کھایا۔

وہ سسکیاں بھرتی ہوئی باپ کے تڑپتے ہوئے کلیجے سے چمٹ گئی"
یہ منظر ایلن ڈیزی کے لئے بھی کشاکش پیدا کرنے والا تھا۔ کمزور ہاتھ پاؤں میں سنسنی شروع ہوئی سر چکرایا اور دہم سے بیہوش ہو کر گر پڑی۔

باب ۳۰

"راز عداوت"

عجیب عبرت انگیز منظر تھا۔ دھائیٹ فاسٹر کے سینے سے لگی زار زار رو رہی تھی۔ فرش خاک پر نازک اندام ایلن ڈیزی غش میں پڑی تھی ہیم گھبرا گھبرا کر ان کی حالتوں کو دیکھ رہا تھا"
ٹھیک یہی وقت تھا اور یہی منظر کہ فیر کی آواز نے سب کو چونکا دیا۔ دھائیٹ سہم کر اور زور سے چمٹ گئی۔ فاسٹر کی ریودگی میں خلل پڑا اور ایلن ڈیزی نے غش سے آنکھیں کھول دیں ہیم تجسسانہ انداز سے چاروں طرف دیکھنے لگا اس نے احتیاطاً اپنا پستول نکال لیا تھا۔ مشکل سے فیر کی آواز گونجے دو منٹ گذرے ہوں گے کہ کمرے میں برقی روشنی نمودار ہوئی۔ لائیٹ پڑنے سے ان لوگوں کو آنے والوں کی صورت نہ دکھائی دی ہیم نے پستول کی لبلبی پر انگلی رکھتے ہوئے ڈانٹ کر کہا؟

ہیم "خبردار! کون آتا ہے"
جملہ ختم ہوتے ہی ملونی اور ولیم ارتھر ہم زبان ہو کر بول اٹھے "خیر تو ہے؟ پستول کی آواز سنتے ہی ہم لوگ مدد کو پہنچ گئے"۔ ہیم کو اطمینان ہو گیا اس نے پستول جیب میں رکھتے ہوئے اُن لوگوں کو قریب بلایا۔ یہاں کی حالت دیکھ کر اُن کے حیرت ما ستعجاب کی انتہا نہ رہی۔ ولیم ارتھر نے قاعدہ سے اتنا تو سمجھ لیا کہ لاغر اندام عورت دھائیٹ کی والدہ ہی ہیں لیکن فاسٹر کا راز اب تک دریافت نہ ہوا تھا۔ وہ وقت ایسا تھا جو دریافت کرنے کا موقعہ ہی نہ تھا۔

ہیم "پستول کا فیر کس نے کیا تھا؟"
ملونی "معلوم نہیں"

ہیم :" فاسٹر سے " مسٹر فاسٹر۔ خطرہ قریب ہے! غفلت مقام نہیں۔ مسز فاسٹر کو لے کر آپ اور مس دھائیٹ فوراً اپنے مکان جائیے یہاں کی تحقیقات کر لوں گا۔"
فاسٹر :" میرے جانے کی کیا ......"
ہیم :" بات کاٹ کر " اصرار و انکار کا وقت نہیں مہربانی کر کے میری رائے پر عمل کیجئے۔"
فاسٹر کے بنائے کچھ نہ بنی اُس نے کمزور ایلین ڈیزی کا بازو پکڑ کر اُٹھایا اور مس ھائیٹ کی مدد سے نیچے گیا۔
اُس کے جانے کے بعد ہیم نے چند لفظوں میں واقعہ دوہرا کر " فیر" کی تحقیقات کرنا چاہی۔ مجلس سے نکل کر تینوں شخص غلام گردش میں پہنچے۔ پہلوں کے کمرے دیکھتے بھالتے۔ اس کمرے کے پاس پہنچے۔ جو ولسن کے مکان کے بیرونی زینے پر تعمیر تھا۔ جہاں افریقی دربان نے اپنی خونخوار صورت دکھا کر ولیم ارتھر کو مخوف کر دیا تھا! کمرہ دیکھتے ہی ولیم نے ذرا بلند آواز سے کہا"
" اوہ! افریقی دربان کا کمرہ! "
ہیم، ملونی، ولیم تینوں آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔ یہاں نہایت عبرت زا تماشہ نظر آیا انھوں نے دیکھا۔ چھت سے سفید ریشم کی رسی بندھی ہے اس کا دوسرا سرا افریقی دربان کے گلے میں بندھا ہے درد جاں کنی سے اُس کی آنکھیں حلقوں سے نکل پڑی ہیں منہ سے کف جاری ہے۔ ہاتھ پاؤں بر کر رہ گئے ہیں! ہیم نے خوف انگیز نگاہوں سے لاش کو دیکھا۔ نہایت بھیانک چہرا تھا، موت نے کچھ اور بھی بھیانک کر دیا تھا۔ ملونی نے چاقو نکال کر رسی کاٹ دی ولیم اور ہیم نے افریقی دربان کو زمین پر لٹا کر قلب کی حرکت اور نبض دیکھی۔ اس کی روح نکلے پندرہ منٹ سے زیادہ گذر چکے تھے"
ہیم :" معلوم ہوتا ہے ان لوگوں کو ہماری کارروائیوں کی خبر ہو گئی اسی سے خودکشی کر کے قانون کے شکنجوں سے نجات حاصل کر لی"
ولیم :" ممکن ہے ولسن نے کسی قصور پر سزا تجویز کی ہو؟"
ہیم :" ہو سکتا ہے۔ آپ تو یہاں آ چکے ہیں مہربانی کر کے اُس کے کمرے تک رہبری کیجئے"
ولیم آگے ہوا ملونی اور ہیم پیچھے پیچھے بالاخانے پر گئے۔ دروازے معمول کی طرح

بند تھے ان لوگوں نے خبردار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ دروازہ کھول کر یکایک کمرے میں داخل ہو گئے اف! یہاں تو افریقی دربان کے کمرے سے زیادہ حسرت وعبرت برس رہی تھی۔ ایرانی قالین کے نقش ونگار پر خون کی رنگ آمیزیاں تھیں۔ ولسن کو دم توڑے اتنا ہی عرصہ ہوا تھا جتنی دیر پستول کی آواز سنے کو گزری تھی۔ سینے کے گھاؤ سے اب تک خون ابل رہا تھا۔ پستول قریب ہی پڑا تھا جو تشنج مرگ کی وجہ سے ہاتھوں سے چھوٹ گیا تھا۔ ملونی نے بڑھ کر نبض دیکھنا چاہی، لیکن ہیم نے یہ کہکر روک دیا۔

کوئی کوشش ولسن کو بچا نہیں سکتی۔ موت کا فرشتہ اپنا کام کر گیا۔ اب وہ پاداش عمل سے محفوظ ہو گیا دنیوی طاقتیں کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتیں، البتہ منتقم حقیقی کا انتقام جو ہمارے انتقاموں سے کہیں زیادہ سخت ہے، اُسے اپنی طرف کھینچ رہا ہے!"

کمرے کا کل سامان بدستور موجود تھا۔ میز پر ایک سر بند لفافہ پا یا گیا جس پر مسٹر فاسٹر کا نام تحریر تھا۔ قرائن سے معلوم ہوتا تھا ولسن نے وصیت نامہ تحریر کیا ہے۔ ہیم نے لفافہ جیب میں رکھ لیا۔ اور پولیس کو مکان کی حفاظت پر تعینات کر کے لاشوں کو کالج روانہ کیا اور خود مسٹر فاسٹر کی طرف روانہ ہوئے۔

فاسٹر نے جب ایلین ڈیزی کی سقیم حالت دیکھی تھی ہوش وحواس بجا نہ تھے۔ مگر گھر پہنچتے ہی ٹیلیفون سے ڈاکٹر کو اطلاع دے کر طلب کیا۔ شوہر اور لڑکی کے مل جانے سے ایلین ڈیزی بہت کچھ سنبھل گئی تھی۔ لیکن ہنوز جنونی کیفیت زائل نہ ہوئی تھی۔ ایک بات سمجھ کے کہی تو چار باتیں سودائی پن کی کہیں! فاسٹر نے اُسے کوچ پر لٹا دیا تھا اور خود کرسی کھینچ کر قریب بیٹھا ہوا ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ کہ ہیم، ولیم، ملونی، پہنچے۔ چند منٹ تو یہ لوگ بھی خاموشی سے بیٹھے مریضہ کی حالت دیکھتے رہے پھر ہیم نے فاسٹر کو پریشان پا کر تشفی دیتے ہوئے کہا۔"

ہیم "مسٹر فاسٹر! تردد کا مقام نہیں، مسز فاسٹر بہت جلد تندرست ہو جائیں گی بارہ تیرہ سال کی تکلیف وشدائد نے یہ حال کر دیا ہے۔ آپ کو خوش ہونا چاہیئے خدا نے صحیح وسلامت ملا دیا۔ جو شخص مدت مدید تک آفتاب کی روشنی اور تازی ہوا نہ پائے اُس کا زندہ رہنا معجزہ ہے!"

ملونی "کیا آپ نے ڈاکٹر بلایا ہے؟

فاسٹر "ہاں"
ملونی "ایک نرس میری دوست ہے، نرسنگ کے کاموں میں اس کی عمر بسر ہوئی ہے
نہایت ہوشیار ہے اگر اجازت ہو تو ابھی بلوا دوں۔ اس سے مسز فاسٹر کو بہت آرام
ملے گا"
فاسٹر "ضرور!"
ملونی نے اپنے گھر میں دربان کو ٹیلیفون سے حکم دیا کہ میڈم ہربرٹ کو فوراً یہاں
پتے سے روانہ کرو اور فرانسیس ہریسن ہٹیوے کے یہاں سے چند زنانی پوشاکیں
جو تیار مل سکیں خرید کر بھیج دو۔"
تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آ گیا۔ مریضہ کو دیکھ کر نسخہ لکھا اور دو ہفتوں میں مرض
درست کر دینے کا وعدہ کر کے رخصت ہوا۔
عرصہ کے بعد آرام ملنے سے ایلین ڈیزی کو غفلت کی نیند آ گئی۔ ہربرٹ کی رائے
سے کمرہ خالی کر دیا۔ دھائیٹ اپنی ماں کے پاس سے ہٹنے پر رضامند نہ تھی، ہیم
کے اصرار سے اُسے بھی اٹھ جانا پڑا۔ دوسرے کمرے میں جانے پر ادھر اُدھر کی دو چار
باتیں کر کے ہیم نے سربمہر لفافہ پیش کیا۔ سواد خط دیکھتے ہی فاسٹر نے پہچان لیا کہ
ولسن کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ سب کو مضمون کا مشتاق پا کر قیدک چاک کی کاغذ نکالا
پڑھنا شروع کیا۔ لکھا تھا:
"مسٹر فاسٹر! میرا آخری خط تم کو اس وقت ملے گا جب میرے ناپاک وجود"
"سے دنیا خالی ہو چکی ہوگی۔ وقت کم ہے، چیف پولیس مسٹر ہیم میرے جرائم"
"سے مطلع ہو کر مکان میں داخل ہو چکے ہیں۔ مجھے خوف گرفتاری لگا ہے۔"
"میں عام مجرموں کی طرح پابجولاں عدالت میں جانا اور سزا کا حکم سننا"
"پسند نہیں کرتا۔ خوب جانتا ہوں، عدالت کیا سزا تجویز کرے گی؟ پھانسی"
"کے تختے پر کھڑے ہونے سے بہت اچھا ہے، اپنے ہاتھ سے طپنچہ مار کر"
"ہلاک ہو جاؤں۔ اور ایسا ہی ہوگا چند راز مدت مزید سے سینے میں بند"
"تھے۔ چوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انھیں عالم آشکارا کر دوں۔ لہٰذا تمھاری"
"آگاہی کو لکھے دیتا ہوں۔ مظلوم دھائیٹ یا مس روز فاسٹر! تمھارا"

"خون جگر ہی۔ اسے اب سے پندرہ برس پہلے میرے آفریقی دربان نے"
"چراگرہ عظیم آباد ہو بچا دیا تھا۔ تمھارے احسانات کا بدلا یہ نہ ہونا چاہیے تھا"
"لیکن اپنی کمینہ توز طبیعت سے مجبور تھا۔ اس کا قصہ نہایت شرمناک"
"اور میری سیاہ کاریوں کا آئینہ ہی۔ مجھے مسز فاسٹر سے تعشق ہو گیا"
"تھا۔ ہر ممکن العمل تدبیروں سے اُسے رام کرنا چاہا وہ سراپا عفت"
"وعصمت ہی، وہ نیکیوں کا پتلہ۔ وفا شعاریوں کی دیوی ہی۔ کسی عنوان"
"سے میرے ہتھے نہ چڑھی۔ پہلے تو اشارۃً کنایتاً اپنا عشق ظاہر کرتا"
"تھا۔ ایک روز موقعہ پاکر صاف صاف مافی الضمیر کر دیا! سنتے ہی"
"مسز فاسٹر غصہ سے تھرتھرانے لگی۔ مجھے کمرے سے نکل جانے کا"
"حکم دیا۔ تعمیل حکم نہ کرنے پر نوکروں کو بلا کر بے آبرو کرنے کی دھمکی سے"
"میری آنکھیں کھلیں اور اپنی غلطیوں کا خوفناک احساس ہوا۔ دغابازی"
"وفقرے سازی میں میرا داغ بہت لڑتا تھا۔ ایلن ڈیزی کے بگڑے"
"ہوئے تیور دیکھ کر فوراً حیلہ سوچا اور نہایت لجاجت سے ہاتھ جوڑ کر"
"قدموں پر گر پڑا۔ میں نے موثر الفاظ میں عذر خواہی کرتے ہوئے بیان کیا"
"چند روز سے میراق میں مبتلا ہوں کبھی کبھی بالکل بے عقلی کے کام کر گذرتا ہوں"
"اور بعد میں سخت پشیمانی ہوتی۔ اس وقت کی باتیں آپ بالکل بھول جائیے"
"میں نے جو کچھ کہا اسی میراق کا اثر تھا۔ ورنہ آپ میری محسنہ ہیں بھلا"
"آپ پر میری نیت خراب ہو سکتی ہی؟ اور بھی سیکڑوں باتیں بنا کر یقین"
"دلا دیا۔ اس نے سادگی سے میری باتوں کو سچ جانا اور وعدہ کر لیا"
"جب تک زندہ ہوں اس راز کو سینے سے باہر نہ نکالوں گی"

ایلن ڈیزی کا وعدہ پتھر کی لکیر تھا۔ میں اُس کی عادتوں سے بخوبی ماہر تھا اطمینان ہوتے ہی انتقام
کی سوجھی اور فکر میں لگا رہا۔ انھیں دنوں میں میڈم گرے گوری اور تمھارے تعلقات
کا علم ہوا کوشش کر کے تمھارا رازدار بنا۔ اور روز بروز ناجائز تعلقات بڑھانے کی سعی
کرنے لگا۔ میری کوششیں بارور ہوئیں۔ تم اسکے فریب میں آ گئے
"لیڈی گرے گوری حسن فروش دلدادہ سرشت لیڈی تھی۔ روپیہ کمایا"

"اس کا مقصد تھا۔ میں نے اپنی ناجائز خواہشوں کا اظہار کرتے ہوئے"
"دھمکی دی اگر وہ میری آرزوئیں پوری نہ کرے گی تو فاسٹر سے قطع تعلق"
"کرا دوں گا۔ بھلا ایسی فاحشہ عورتیں سونے کی چڑیا کو جال میں پھانس کر"
"آزاد کر دینا کیوں کر گوارا کر سکتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پالا میرے ہاتھ رہا۔"
"اُن دنوں مس فلورین بہت چھوٹی تھی کچھ اُس کی بھولی باتوں اور کچھ"
"لیڈی گرے گوری کے عشق نے مجھے اس سے محبت کرنے پر مجبور کیا۔"
"اب انتقام کا وقت آگیا تھا۔ ایک روز لیڈی گرے گوری نے مجھ سے"
"خواہش ظاہر کی کہ کسی ترکیب سے مس فلورین فاسٹر کی وارث قرار دی"
"جائے کہ اُن کی جائداد جانے نہ پائے۔ اس حیلے کے ساتھ ہی پرانا کینہ"
"ابھر آیا اور میں نے یہ صورت نکالی جو ظہور میں آئی۔ اپنے افریقی دربان"
"سے انعام کا وعدہ کر کے روز فاسٹر کو چرا لینے کی ترغیب دی۔ وہ انتہا"
"کا سفاک تھا۔ اشارا پاتے ہی معصوم بچی کو لے اُڑا۔ اُس کے غم میں"
"ایلین ڈیزی پاگل ہو گئی۔ ابھی ہمارے کلیجے ٹھنڈے نہ ہونے تھے"
"ایلین ڈیزی کے ہوتے جائداد مس فلورین پر منتقل نہیں ہو سکتی تھی"
"اس لئے ضرورت پڑی تم کو شیشے میں اتار کر ایلین ڈیزی کو اپنے قابو"
"میں کرنا چاہیئے۔ تدبیریں کارگر ہوئیں۔ ایلین ڈیزی میرے قابو"
"میں آگئی۔ میں نے افریقی دربان کی نگرانی میں رکھنا پسند کیا۔ اور"
"دربان کو تاکید کر دی کہ فاقے دے دے کر ایلین ڈیزی کو ہلاک کر دے"
"ادھر تو اُس کی جان لینے کے انتظامات تھے۔ اُدھر ایک سب سے"
"بڑی طاقت اس کی حفاظت پر تلی ہوئی تھی جس کو خدا رکھے اُس کو کون"
"چکھے۔ میری ظالمانہ و جابرانہ کوششوں سے کچھ نہ ہوا۔ وہ جیتی ہی"
"ہے اور میں عالم اجسام سے عالم ارواح میں اپنے اعمال کی سزائیں"
"بھگتنے کو جا رہا ہوں!"

"روز فاسٹر بھی ایک عرصہ کے بعد صحیح و سلامت دعائیٹ کے"
"نام سے کلکتہ آگئی۔ خدا کے کارخانے عجیب ہیں۔ فرعون کی آغوش میں"

"موسی مونے پرورش پائی اور دھائیٹ نے گرے گوری کے گھر میں عرصہ تک"
"زندگی بسر کی مگر بہت جلد دھائیٹ کے حسن صورت و حسن سیرت نے"
"فلورین کے دل میں حسد کے شعلے بھڑکائے۔ مجھے فلورین سے محبت"
"تھی۔ اس کا آتش رشک و حسد سے جلنا گوارا نہ ہوا۔ دوبارا دھائیٹ کی"
"آزار دہی پر آمادہ ہو گیا۔ اس وقت تک مجھے علم نہ تھا کہ یہ وہی رفنا شر"
"ہی شرارت سے جس کے مرنے کی اطلاع اخبارمیں شایع کرا کے"
"تم کو اس کی طرف سے مایوس کر دیا تھا۔ میں نے اس کی بربادی میں"
"کوئی فرو گذاشت نہ کی۔ لیکن قسمت نے اس کا ساتھ دیا۔ لوئی اور ولیم"
"کی کوششیں ہمیشہ دھائیٹ کو کامیاب اور مجھے ناکام کرتی رہیں۔"
"آج صبح کو میرے مخبروں نے دھائیٹ کے خاندانی راز سے آگاہ کیا"
"مگر بیکار تھا۔ تیر چٹکی سے نکل چکا تھا۔ ہیم مکان میں داخل ہو گیا تھا"
"بدحواسی میں خودکشی کے سوا کوئی علاج نہ سوجھا!"
"لیڈی گرے گوری اور مس فلورین بے قصور ہیں۔ سارا کیا دھرا میرا"
"ہے۔ تم اُن سے انتقام لینے کی کوشش نہ کرنا۔ ابھی انھیں بھی اطلاع دی"
"ہے۔ غالباً اسی وقت وہ شہر چھوڑ کر کسی دور دراز مقام پر چلی جائیں گی"
"میری جائداد کے برابر سے دو حصہ کر کے ایک حصہ مس فلورین کو دینا"
"بشرطیکہ اس کا پتا چلے اور دوسرا حصہ روز فاسٹر کی نذر کرنا!
"اگر فلورین کا پتہ نہ چلا تو اس کا حصہ نیک کاموں کے لئے وقف"
"کر دینا۔ والسّلام۔

"قصوروار ولسن"

رہا سہا شک بھی اس تحریر پڑھنے سے جاتا رہا۔ گذشتہ مصائب کا خیال کر کے فاسٹر کا دل کانپ گیا۔ اس نے پہلو میں بیٹھی ہوئی دھائیٹ کو پر محبت مگر ندامت آمیز نظروں سے دیکھا۔ اُس کی صورت سے دلی خورسندی نمایاں تھی۔ بڑی دیر تک دم بخود سنناٹے کے عالم میں بیٹھا رہا۔ آخر ہیم نے سکوت کو توڑ کر دریافت کیا۔"
ہیم "مسٹر فاسٹر۔ اس وقت تک ہم نے آپ کی خوشی و مرضی دیکھ کر سب کام کیا ہے۔

آئندہ بھی اس معاملے کو آپ کی مرضی پر چھوڑنا چاہتے ہیں۔ آپ چاہیں تو لیڈی گرے گوری اور مس فلورین گرفتار ہو سکتی ہیں!"

فاسٹر ؛ غور کرکے "مسٹر ہیم! میں عجیب مخمصے میں ہوں، نہ تو چھوڑتے بنتا ہے، نہ گرفتار کرتے! اُن لوگوں نے صرف میرے ساتھ عداوت کی ہوتی تو ہرگز متعارض نہ ہوتا۔ لیکن میری معصوم بچی، میری بے گناہ بیوی پر بھی ستم توڑے ہیں۔ اُن مظالم کو کسی طرح معاف نہیں کر سکتا۔ آپ اسی وقت باقاعدہ کارروائی شروع کر دیجئے؟"

دھائیٹ ؛ فاسٹر کے گلے چمٹ کر "نہیں نہیں! دشمن کے ساتھ احسان کرنا خدا کو پسند ہے، پاپا! میں معاف کرتی ہوں، ایک زمانہ تھا جب میں نے ملازمت کی حالت میں اُن کے یہاں ایک سال بسر کیا ہے، میں اس نمک کے خیال سے معاف کرتی ہوں۔"

فاسٹر ؛ پیشانی چوم کر "روزا! تو فرشتہ ہے! نیکوں کا، تو مجسمہ ہے! رحم و کرم کا، دشمن پر قابو پاکر رحم کرنا عالی ظرفوں کا شیوہ ہے، میں تیری درخواست قبول کرتا۔ لیکن اُنھوں نے تیرے علاوہ تیری ماں پر بھی جفائیں کی ہیں۔"

دھائیٹ ؛ میری ماں مجھ سے زیادہ رحیم ہیں۔ جب وہ اپنی لڑکی کی رحیمانہ فیاضیاں معلوم کریں گی تو خوش ہوں گی اور میری خوشی کے لئے معاف کر دیں گی۔"

ملوتی ؛ "مسٹر فاسٹر اگر دخل بے جا ہے! مگر میں معافی مانگ کر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مس دھائیٹ یا روز فاسٹر کے خیالات کی قدر کیجئے۔ اب تک سب کارروائیاں نجی کے طور پر عمل میں آئی ہیں۔ اس آخری کام کو بھی پرائیوٹ رہنا مناسب ہے، عدالت میں پہنچ کر بہت سے ایسے راز کھلیں گے جن سے آپ کے کیرکٹر پر خراب اثر پڑے گا مثلاً لیڈی گرے گوری کا ناجائز تعلق، فلورین کی ولادت وغیرہ۔ آپ کے دشمن قدرتی طور پر اُسی موت سے مرے جو قانون کے رو سے ممکن تھی۔ آسمانی انتقام سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ پھر آپ کو کد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیڈی گرے گوری بُری ہے یا بھلی، مگر ایک روز آپ کی پہلو نشین تھی۔ آپ بُرا سمجھ کے بھی محبت کرنے پر مجبور تھے۔ ایسے شخص کو سزا دینا استقلال مردانہ اور شرافت سے دور ہے۔ میری رائے میں اس معاملے پر خاک ڈالئے۔ گذشتہ باتوں کو خواب و خیال کی طرح صفحۂ دل سے محو کر دیجئے۔ دلسن کی تحریر کے مطابق اس واقعہ کے بعد لیڈی گرے گوری

تان ہیں نہیں رہ سکتی۔ اس طرح دل میں کھٹکنے والا کانٹا از خود نکل جائے گا۔
ہیم اور ولیم ارتھر نے بھی اس کلام کی تائید کی۔ بہت دیر تک فاسٹر سر جھکائے
بیٹا رہا۔ آخر اس نے بھی طبیب خاطر ملوانی کا مشورہ پسند کیا۔"

باب ۲۱

"خانہ آبادی"

مندرجۂ بالا واقعات کو دو ہفتے گذر گئے۔ لیڈی گرے گوری اسی روز کلکتہ چھوڑ کر
فرار ہو گئی تھی۔ وہ اس طرح غائب ہوئی کہ پھر کبھی اس کا نام بھی سننے میں نہیں آیا!
اس کے ساتھ ہی مس فلورس بھی عنقا ہو گئی اور یوں ان ناپاک ہستیوں کے شر سے
ہمارے ہیرو محفوظ ہو گئے۔

ایلن ڈیزی! یا مسز فاسٹر اچھی ہو گئی۔ جنون کا نام و نشان بھی نہیں صرف
زردی اور لاغری پائی جاتی ہے۔ وہ بھی مقویات کے استعمال سے روز بروز گھٹتی
جاتی ہے۔ اب وہ شام کو اپنے شوہر اور بیٹی کے ساتھ موٹر کار پر سوار ہو کر میدان
ہوا خوری کو جاتی ہے۔ گھوڑ دوڑ کے میدان میں پاپیادہ مشی کرتی ہے۔ گذشتہ عیش و
راحت پھر واپس ہو گئی ہے۔ وہی سجی سجائی خوشنما کوٹھی رہنے کو، وہی نضارت
بخش بغیچہ چہل قدمی کو مل گیا ہے۔ نوکر چاکر خدمت گذاری پر کمر بستہ رہتے ہیں اگر
کبھی گذرے ہوئے ایام کا خیال گذرتا ہے، تو روز فاسٹر اور فاسٹر باتوں ہی باتوں میں ٹالا کر
خیال ہٹا دیتے ہیں۔ ولیم ارتھر روزانہ آتا ہے، اس نے تیمارداری میں کافی
حصہ لیا تھا، چند روز فاسٹر کے ساتھ جو نمایاں سلوک کئے تھے، ان کی وجہ سے
فاسٹر اور ایلن ڈیزی اس سے اولاد کی طرح محبت کرنے لگے ہیں۔ انھیں ہیم اور ملوانی
کے ذریعہ سے اُن کی حیات معاشقہ کا علم بھی حاصل ہو گیا ہے۔ اور اس رشتے سے
خوش ہیں۔"

فاسٹر اور ایلن ڈیزی کی تحریک سے ولیم نے اپنے والد کو کلکتہ بلایا ہے۔ روز فاسٹر

اور ولیم اور تھر کو باہمی روابطہ ترقی دینے کی اجازت بھی مل گئی ہے۔ وہ لوگ کوٹھی کے پائیں باغ میں اکثر روشوں پر تنہا ٹہلتے پائے جاتے ہیں۔ کبھی لوہے کی بنچ پر برابر بیٹھے ہوئے پرندوں کی ترانہ سنجی سننے میں مصروف نظر آتے ہیں۔

ولیم اور تھر نے کھلے لفظوں میں اپنا مدعا بیان کر کے شادی کا اقرار بھی لے لیا روز فاسٹر اغریب مگر محبت پرست شوہر پانے کی توقع میں پھولے نہیں سماتی ہے۔ ہنوز ان دونوں کے عقد ہونے کو ایک مہینا باقی ہے لیکن یہ بیتاب شوق طالب و مطلوب گھڑیاں گن گن کر بسر کرتے ہیں! ؎

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد"

کا مصداق بنے ہوئے ہیں!

جب شادی ہونے میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ ایک سہانی شام کو دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے پائیں باغ میں ٹہل رہے تھے۔ چھوٹے چھوٹے پرندے دن بھر کی گشت کے بعد آشیانوں میں بیٹھ کر چہکار رہے تھے۔ کہ روز فاسٹر نے ایک پھول کی طرف اشارا کر کے کہا"

روز فاسٹر" آہا! کیسا شاداب پھول ہے؟ یہ تو اس قابل ہے کہ کسی نوشاہ کے سینے کی زینت ہو"

ولیم" محبت سے ہاتھ دبا کر" پیاری روز! کیا اس گل میں رخسار کی سی تازگی ہرگز نہیں۔ آہ میری نظروں سے دیکھو۔ ان پیارے پیارے عارضوں کی چمک اس غریب گل کو کہاں نصیب؟

روز فاسٹر" مسکرا کر" تم بھی ایشائی شعرا کی طرح مبالغہ پسند ہو؟"

ولیم" بالکل نہیں! مبالغہ کیا معنے اصلیت ہے! آہ! میری آنکھیں وہ سماں نہیں بھولتیں جب تم انمپائر میں پھولوں کی شہزادی کا روپ بھر کر ظاہر ہوئی تھیں مانا میں نے تمہارا عروسی جوڑا بالکل اسی وضع کا بنوایا ہے!"

روز فاسٹر" یہ کیوں؟

ولیم" مجھے اس لباس میں تم مجسم حور معلوم ہوتی ہو اور ....!"

میں تمہاری خوشی کر دوں گی۔ لیکن تم بھی سیاہیانہ لباس میں گرجا چلنا
نو تیس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔"
بھر جھوم کر" منظور! میری دلنواز محبوبہ منظور ہے! ہماری عروسی کا لباس
کھچھ زیب ہوگا۔"

یوں غریق لہجۂ محبت شوق میں ڈوبے ہوئے اس وقت تک باتوں میں
ہے جب تک الین ڈیزی نے بلانے کو ایک بوئے نہ بھیجا۔"

رفتہ رفتہ وہ مبارک گھڑی آگئی۔ جب دو محبت والے دل مقدس پادری کی
نکلنے والی پاک دعا کی زنجیروں میں ایک دوسرے سے ہمیشہ کے واسطے
یک زندگی بنائے جائیں گے۔ ڈلہوزی کا چرچ۔ دلہن کی طرح آراستہ
شمار رنگین بیرقیں ۶ بجے شام کی پر سرور ہوا میں لہرانے لگیں، رنگین
برقی روشنی، پھولوں کی بیلوں سے در و دیوار گلپوش کئے گئے۔

یک ٹائم پہ جوق جوق براتی جمع ہونے لگے۔ ادھر چرچ کے گھڑیال میں
ر اُدھر ولیم ارتھر اور مس روز فاسٹر کا عقد عمل میں آیا۔

لہا دلہن پر بے شمار پھولوں کا مینہ برسایا گیا۔ دوستوں نے تحائف
تہنیت دی اور سات بجتے بجتے یہ لوگ شاد کام و بامراد اپنے مکان
ہے گئے۔

تمام شد

فہرست کتب

اختری بیگم ایک خوبصورت امیرزادی بڑی دولت والی مگر نیک اور نیکبخت اکثر غیر لوگ اپنی دولت سے بے منت نفع پہونچاتی ہی جعلے دشمن در پے آزار ہین بہت سے مصائب پیش آتے ہین بڑی بڑی تہمتین لگائی جاتی ہین بالآخر نیکی کی فتح ہوتی ہی وفادار عزیزون اور دوستون کو نفع پہونچتا ہی بدمعاش ہاتھ ملتے رہجاتے ہین کچھ کسی کی بنائے نہین بنتی اختری آزادانہ زندگی عبادت الٰہی مین بسر کرتی ہی حسن وعشق کے مناظر بھی دکھائے گئے ہین مگر بدی و بدکاری کا کہین پتہ بھی نہین ہی۔ قیمت اصلی ایکروپیہ آٹھ آنہ رعایتی ۱۸؎ صفحہ ۱۸۶

خونی شہزادہ سائنس کے کرشمہ حسن وعشق کے مناظر، شاطرانہ چالین۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲؎ صفحہ ۲۲۸۔

خونی بھید زرد جواہر کا خواب جعلے دست برد کے لئے بیتاب ہین ایک بوڑھے روسی نواب دستاویز کو تعویذ بنائے ہوئے پھرتے ہین اور جوئے کے شیئے [illegible] [illegible] مین نہین [illegible] قیمت ایک [illegible] آنہ ۱۲ رعایتی ۷؎

اور بھی ہے میلین

امین و مامون خلافت بغداد جلیل القدر کیرکٹر کا خاکہ دربار عربون اور ایرانیون کی سیاسی کشمکش رشید اعظم کے فرزند امین و مامون پولیٹکل خفیہ اور پُراسرار انجمن جدوجہد معلومات کے خزانہ کو مالا مال واقعہ فراق و وصال صفحہ ۳۱۶ قیمت

ابن طولون تیسری صدی مصری اسلامی واقعات دلگداز سلیم اُردو کی محلاتی زبان قید معاشرت اسلام کا انصاف صفحہ قیمت ہے ر رعایتی عہ ر

شارل و عبدالرحمن سرزمین عربون کا حملہ اسلامی فتوحات ہے ر رعایتی عہ ر

عروس فرغانہ۔ خلیفہ معتضد عہد حکومت کی پُراسرار واقعات کرشمہ قیمت سے ر رعایتی عہ ر صفحہ ۲۷۶